گارڈ مھدی

وا ےوان مع تصویر

مع حالات ابتدائی فتنہ ہدے کی اور جنرل گارڈن کے زمانہ حکومت مین جو پیش آیا ہوئین
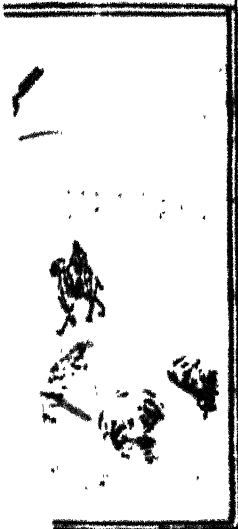
در مطبع ریڈنگ روم واقع چناچلیہ طبع شد

التماس

مین اس امر کا اقرار کرتا ہون کہ اس کتاب کا ترجمہ کرنا میرے لئے بہت مشکل تھا۔ نہ تو مجھے اتنی فرصت تھی کہ مین اس کام کو پورا کر سکتا اور نہ مجھ اپنے دانست مین ایسی لیاقت تھی کہ مین اس کتاب کے تمام انگریزی محاورون کے بوجے جوابکے ایف اُردو مین تحویل کر دیتا۔ بالخصوص جبکہ: ہان اُردو خود ہی ایسی محتاج ہے جسکے خزانہ مین کوئی ذخیرہ ایسے پرمضمون الفاظ کا موجود نہین مگر اس کتاب کے مطالعہ نے میرے دل کی حالت ایسی بدل دی تھی کہ مین اوسکے مضامین کے تصور مین پہرون گویا ہندوستان اور ہندوستان کے اپاہج خیالات سے بالکل باہر یا یون کہون کہ بارہ سو برس پہلے کے عربی زمانہ کا ایک تماشائی بنا رہتا تھا گورنمنٹ انگریزی کے انصاف نے ایسا امن و امان ہمارے ملک مین پھیلا رکھا ہے کہ شہر کے راستون مین لاٹھی چلنا ایک عظیم حادثہ اور ایک مہابھارت کا معرکہ معلوم ہوتا ہے اور لوگ نہایت ہی تعجب سے لاٹھی مارنے والون اور لاٹھی کھانے والون کی جرأت پر غش کیا کرتے ہین۔ عرب کی پچھلی تاریخ یا ایشیا و یورپ کے گذشتہ محاربہ بالکل بوستان خیال کے قصہ معلوم ہوتے ہین۔ ایسے زمانہ مین جب ہم ہندوستان کے امن و امان کے خسخانہ مین بیٹھے تھے عرب کے دشتون مین موجودہ دنیا کے بہادر گذشتہ بارہ سو برس کی پورانی لڑائیون کا ناٹک دکھا رہے تھے اور دیکھنے کے قابل یہہ بات تھی کہ جسقدر زمانہ نے ترقی کی ہے اُسیقدر عظیم الشان اور ہیبتناک اور تعجب خیز فنون حرب کی ترقی ان ناٹک کرنیوالون نے تماشہ مین دیکھائی تھی پہلے چڑھائی کرنیوالون بہادرون نے ایک شخص (جنرل گارڈن) کی جان بچانے کے واسطے نہ ایسی ہمدردی کی نہ ایسی ہمت کی نہ ایسی بہادری کی نہ ایسے عالمانہ فنون جنگ کا برتاؤ کیا اور نہ پہلے اپنے ملک کے وحشی محافظون نے نری جرأت سے ایسے حملون کے دفع کرنے مین قدرت حاصل کی۔ مین ایسے عالم محویت مین ایسے خیال کرنے پر مجبور رہتا۔ کاردو جاننے والے لوگ بالکل محروم رہے جاتے اگر اس کتاب کا ترجمہ نہ ہوا تو موجودہ دنیا کی کتاب کا یہہ سبق کہ قومی ہمدردی و ہمدردی کتنی کیا ہے اور اُس مین کیا کیا کرنا پڑتا ہے بالکل متروک ہوجاتا ہندوستان کے اُردو دان لوگ اپنی لاعلمی سے اُس فرض کے ادا کرنے مین محروم رہے جاتے ہین جو ان بہادرون نے نیشبہا خاندان پر جان نثار ہے کی داد دینے کا سارے دنیا پر ہے۔ مین خدا کا شکر کرتا ہون کہ مینے اس کام کو پورا کر لیا اور مجھے اُمید ہے کہ یہہ کتاب نہایت درجہ محبوب اور ضروری سمجھی جائیگی +

(سید سجاد حسین)

ایک قافلہ غلامون کا ملک سوڈان مین

گارڈن و مہدی نامہ

واقعات محاربہ سوڈان معہ تصاویر

باب اول

اسباب مین واقعات ذیل بیان ہوے ہین

ملک سوڈان کا سلطنت مصر مین شامل ہونا - اسمعیل پاشا کا قتل محمد بے کا معاوضہ اسمعیل کے قتل کا لینا - بغاوت اوقات مختلف مین سر سامول بیکر کی فتوحات اور بعدہ مستعفی ہونا - خدیو مصر اسمعیل پاشا کی مذہب فوائد مصر مین - بردہ فروشی سوڈان - زبیر کی واقعات جو سردار ایک ایسے قبیلہ مسلح کا تہا جو ہمیشہ بردی پکڑتے تھے - ملک جو مقام شکا مین زبیر کے قبضہ مین تھا - مصری فوج کا شکست عام اور بعدہ دارفور کی فتح - زبیر کا پاشا مقرر ہونا - رقعا کو اپنے بحکومت مطیع کرنا زبیر کا قاہرہ جانا اور وہان پہنچکر نظر بند ہوجانا ؁

جنرل گارڈن نے ان الفاظ کی پیرایہ مین اُن امور کا تذکرہ مصر کی ایک افسر اعلیٰ سے کیا جنکا انتظام اُنھون نی اپنے ذمہ لیا تھا اور فی الحقیقت وہ امور مشکل تھے - یعنی ملک سوڈان کی تغیر ایک ایسی عورت سے کرنی چاہیے جو ایک مصری حبالہ عقد مین رہی اور اوسکا طلاق ہو گیا اب اگر یہ عورت کسی دوسرے سے شادی کری تو وہ کر سکتی ہی اور بعد اس ازدواج کی سوڈان سے بہت کچھہ حاصل ہو سکتا ہی - ۱۸۱۹ء مین محمد علی سے طماع اور مستقل الارادہ حکمران جو بانی مبانی جملہ ترقیات ملکی اور فوجی کا ہوا اور جسنے مصر کی حالت تمام مسلمانی سلطنتون سے بڑھا دی اپنے ہاتھون کو قاہرہ کی جنوبی ریگستان کیطرف پھیلایا اور یہہ ارادہ کیا کہ اوس خطہ شاداب پر بھی قابض ہو جائے جہان سونی و غلہ و دھوری کی بکثرت پیداوار ہوتی تھی - چنانچہ اس ارادہ کی پورا کرنے کی لیئے ترکون اور البنیا کی اور دارسیا ہیون کو بھرتی کیا اسلئے کہ یہہ بھی لوگ ایک مرتبہ قبل اسکے قبیلہ مملوکی شکست دینے اور اوسمین بچے جو لوگ مقام دنگولا مین باقی رہ گئے تھے اونکے نیست نابود کرنے مین محمد علی کے لیئے عمدہ ہتیار تھے - سنار مین سونی کی کانون پر قبضہ کرنا جسکی سبب سے بہیا ذخیرہ قاہرہ مین مشہور ہوئین اور حبشیون کا جدید فوج مین بھرتی کرنا محمد علی کی ارادون کا ایک جز و تھا - محمد علی نے سوڈان پر فوج کشی کا یہہ بہانہ پیدا کیا کہ مین قبیلہ بنی اطلان کو جو ملک سنار سے خارج کر دئے گئے ہین پھر دار الحکومت دنگولا مین پہونچکر تخت نشین کرونگا - اسمعیل پادشاہ فرزند اکبر محمد علی کا سالار فوج مقرر ہوا - تاریخ ۱۸۲۰ء اسمعیل نے قبیلہ مملوک ڈنگولا سے نکال کر اور کوردی کو فتح کرکے نوبیہ پر قبضہ کر لیا - اور وہان سے خارطوم پہونچکر درمیان دو نیل ابیض اور ازرق کی ایک قلعہ تیار کیا - ۱۸۲۲ء مین اسمعیل قاہرہ لوٹتے وقت مقام شندی مین جو خارطوم و بربر کی درمیان واقع ہے ملک ابن نمیر حکمران شندی کی مکان مین مقیم ہوا اور اوس سے ایک کشتی پر از طلا اور غلامان حبشی کا خواستگار ہوا - بظاہر ملک مذکور نے اوسکے مطالبہ کا اقرار کیا لیکن اسمعیل پاشا کو مع ہمراہیان نشہ سے مدہوش کیا اور چارطرف مکان کے لکڑی کا انبار کر کی اوسمین آگ دیدی جس سے اسمعیل مع ہمراہیان جل کر خاکستر ہو گیا - بعد اس واقعہ کے محمد بے جو اسمعیل کا سالا اور کردفان کا دفتردار تھا اوسنے نہایت ہی سختی سے اوس خون کا بدلا لیا شندی کو جلا کر خاک سیاہ کر ڈالا اور تمام باشندون کو اوسکے قتل کر کے سنار و کردفان مین حکومت مصر کی قایم کردی اور خود ملک سوڈان کا حاکم ہو گیا - بعد محمد کی عثمان نے مع ایک فوج باقاعدہ کی اوس ملک پر حکمرانی کی اور اُن بدنصیب سوڈانیون کو یہہ بات جتادی کہ مین انتظام ملک کے غرض سے اس مین نہین آیا ہون بلکہ لوٹ و غارت کی لیئے - عثمان کے لشکر مین ایک توپ تھی جسکا نام اوسنے قاضی رکھا تھا چنانچہ جب کوئی

حلقہ بندی کیئے ہوئے محل سابق بادشاہان شیدی کی

سوڈانی اوسکی فوج کے کسی سپاہی کے شکایت اپنے استحفاظ کے لیئے پیش کرتا تو وہ مستغیث کو اوس قاضی کے پاس بھیجدیتا جہان
وہ توپ کے مونہہ بر باندہ کر اوڑا دیا جاتا تھا - غرضکہ یہہ ہی طریقہ عثمان کی عدالت کا تھا جسکا نام تمسخر سے اوسنے عدل رکھہ چھوڑا تھا
۱۸۳۰ء مین خورشید پاشا گورنر جنرل سوڈان کا مقرر ہوا اور گیارہ برس تک اوس ملک مین حکمران رہا - فشودا مین اوسنے دار الحکومت
قرار دی ور خارطوم کے باشندون کو بجاے چمڑے اور پھوس کے خشتی مکانات بنانے کی تعلیم دی - ۱۸۴۱ء تک سوڈان مین حکومت مصر
بلا کسی خرخشہ کے قایم رہی لیکن بعد اسکے مقام کسالا مین بغاوت نے سر اوٹھایا جو چند روزون تک [illegible] ور پھر دوسرے سال سر اوٹھا کر ہمیشہ
کے لیئے نیست و نابود کردیے گئے - اس زمانہ مین ملک سوڈان حسب ذیل سات ضلعون پر منقسم ہوگیا تھا - یعنی - **فزاک لو - سنار**
خارطوم - طاکا - بربر - ڈنگولا - کردفان - ۱۸۵۶ء مین نائب السلطنت سعید پاشا سوڈان مین گیا - اور اوسنے اپنے وہان جانیکا
یہہ نتیجہ قرار دیا کہ ملک سوڈان سے دست بردار ہوجائے لیکن مشایخ و رؤساے ملک نے اوسے اس ارادہ سے باز رکھا اس لیئے کہ ملک کا چھوڑ دینا
بغاوت عظیم کا باعث ہوگا چنانچہ سعید نے یہہ ارادہ اپنا فسخ کرکے مملکت کا حکم دیا جو ہمیشہ غفلت کے بہیر مین پڑا رہا - ایک کے بعد دوسرا
گورنر مقرر ہوا کیا جو بغاوتون کو روکتا رہا اور ابیسنیا کی سرحدی لڑائی کو قایم رکھتا گیا - ۱۸۶۵ء مین آٹھہ ہزار حبشی سپاہیون نے
جنکی تنخواہین باقی رہ گئی تھین مقام طاکا مین بغاوت کی یہہ بغاوت بدقت تمام رفع کی گئی اور حبشی فوج کو سوڈان سے نکال کر بجاے
اوسکے مصری فوج رکھی گئی - خدیو مصر اسمعیل پاشا کو سلطان روم نے سواحل بحر احمر سے مسوا تک کل تفویض کردیا - اسی سال کے
بعد اسمعیل پاشا لندن مین ملکہ معظمہ کا مہمان ہوا اور بعوض اون خدمات کے جو خدیو نے ملک انگلستان کے متعلق کی تھین
ملکہ نے خدیو کو خطاب کے سی بی کا عطا کیا - ممالک بوگوس و گلیات جو اب تک شاہ ابیسنیا کی قبضہ مین تھی ۱۸۶۹ء مین ملک مصر مین
داخل ہوگی اور چند ھی روز کے بعد بیکر پاشا نے جو اصلی باعث انسداد بردہ فروشی کا ہوا تھا ممالک وسط افریقیہ کو فتح کرکے سرحد جنوبی
سوڈان کو خط استوا کی ایک درجہ شمالی تک پہونچا دیا تھا سر سامول بیکر ۱۸۷۳ء تک اسمعیل پاشا خدیو مصر کیجانب سے گورنر جنرل
سوڈان کے رہے اور بعد اسکے از خود اس عہدہ سے کنارہ کش ہوگئے - خدیو مصر کو سر سامول بیکر سے یہہ امید تھی کہ وہ بردہ فروشی کا
انسداد معقول کرکے بجاے اوسکے تجارت جایز قایم کردینگے لیکن اونکے مستعفی ہونے سے خدیو کو تردد ہوا - مشہور ہے کہ کرنیل گارڈن کی سفارش
خدیو مصر سے بجاے سر سامول بیکر کے پرنس آف ویلس نے کی تھی حقیقتاً یہی اس عہدہ کے لیئے منتخب ہونے کے لایق تھی اور خدیو
اور اونکی یہہ جدید نائب دونو ملک سوڈان کی لیئے مناسب تھی - فی الحقیقت اسمعیل پاشا ایک لایق حکمران تھا جسکی تائید مسٹر جی سی
میگاڈن ممبر پارلیمنٹ کی تحریر مشتمل بہ واقعات مصر سے بخوبی ہوتی ہی مسٹر میگاڈن لکھتے ہین کہ مملکت مصر مین گورنمنٹ کے لیئے یہہ تھی
ایک شخص عالی دماغ و قوی بازو تھا اور سات سال اوسنے اسطرح حکومت اس ملک پر کی جیسے کوی کرنیل اپنی فوج پر حکمرانی کرتا ھے کوئی
صیغہ ملازمت سرکاری ایسا نہ تھا جسپر اوسکے رعب و داب کا اثر نہ پڑا ہو یا جسکو اوسنے مرتب مستحکم نہ کردیا ہو - اسمعیل کا دلی حوصلہ محمد علی
کے بلند خیالون کی پیروی سی یہہ تھا کہ مصر مین یورپ کی تہذیب و شایستگی اور قومی ہمدردی پھیلا کر اس ملک کو عربون کی لیئے ایک خود
مختار سلطنت بنادون اور کشت و خون یا ظلم و تعدی جو سالہا سال سے اس قوم مین رایج ہے باعث ان ترقیون کی ہو - خدیو اسمعیل
کے زمانہ سے عمدہ تر انتظام سوڈان کا کبھی نہین ہوا - ۱۸۳۰ء مین اسمعیل پیدا ہوا اور ملک فرانس مین تعلیم پائی بعدہ مصر مین
طریق حکمرانی کے مختلف تجربے حاصل کرکے ۱۸۶۳ء مین بجاے سعید پاشا اپنے چچا کے خدیو مصر ہوا - بہ تسلیم اسکے کہ اسمعیل
لایق ترین اولاد سے ابراہیم پاشا اپنے باپ کی تھا اسمعیل نے مصر و سوڈان کی حکومت نہایت ہی استقلال سے کی جسکی تائید خود اوسکے عہدہ انتخاب سے
ہوتی ہے کہ سر سامول بیکر و جنرل گارڈن سے چیدہ لوگون کو اوسنے عہدہ گورنری کی لیئے منتخب کیا - سر سامول بیکر نے مگر یہہ رای ظاہر کی

تھی کہ اگر خدیو اسمعیل کی حکومت قایم رہتی تو مملکت سوڈان اوسکی عہد حکومت مین اور وسیع ہو جاتیگی جسکا یہہ نتیجہ ہوگا کہ مصر کی ایک کمزور سرحد جو وادی حلفا اور اسوان تک تھے بڑھ کر نیل ابیض تک پہونچ جاے گی - سالانہ اخراجات کثیر جو انتظام ملک سوڈان مین پڑتی

تصویر اسمعیل پاشا سابق خدیو مصر (یہہ تصویر سنہ ۶۲ء مین لی گئی)

چند روزہ بھی اور جو نتایج و فوائد عمدہ کہ اوس سے مرتب ہوئے وہ اب دیکھی جاتی ہین - جنرل گارڈن نے تین سال پیشتر اسکی یہہ فقرات
تحریر کی تھی کہ بردہ فروشی سوڈانیون کی رگ و پے مین سرائت کر گئی ہے اور ہر غریب و امیر کا ابتدائی سبق یہہ ہی ہے کوئی شخص ایسا
نہین جو اس سے منتفع نہ ہوا اور ایسا تو کوئی شخص نہین جو آزادے کا خواستگار ہو یا اوسمین نصیحتاً نہ امداد کرے - سات ثمن آبادی خاص سوڈان
کی غلامون سے ہے لیکن جزایر مغربی کی حبشیون کے بہ نسبت سوڈان کے حبشیون کی حالت اچھی ہے - سوڈان مین یہہ غلام
یا خدمتگاری کی مصرف مین آتے ہین یا فوج مین بھرتی کیجاتی ہین مگر یہہ امر کبھی گوش زد نہین ہوا ہے کہ یہہ لوگ زراعت کے کام
مین رکھے جاتے ہین - جنرل گارڈن لکھتے ہین کہ ضروری اور لازمی طور سے غلامون کا آزاد کرنا با انصافانہ سمجھا جاتا ہے اور ان غلامان نو
لے نکر یا اسطرح کے ارادے سے جو جنرل گارڈن نے اونکے لئے تجویز کی تھی صریحی انکار کیا - جنرل گارڈن کی کوششہاے بلیغ بنسبت
غلامون کے ارادے کی بالکل مخالف اوس قوم کی تھی جو حدود سوڈان سے باہر جاکر بردے پکڑ لاتے تھے - سوڈان مین دو حکومتین
تھین ایک گورنمنٹ مصر کی اور دوسری بردہ فروشون کی چنانچہ گورنمنٹ مصر کو ہاتھی دانت سے اپنا فائدہ اوٹھانے اور یہہ دوسرے
حکومت اسے بڑھ کر بردہ فروشی سے منتفع نہ ہوتے - ہر چہار طرف ملک مین انھین بردہ فروشون کی خیمے استادہ نظر آتی تہی
جو متقابل خیمہ ہاے عساکر مصری کے زیادہ تر خوفناک و وحشت انگیز معلوم ہوتی تھی - ۱۸۶۰ء سے اس قوم کی قوت روز بروز
بڑھتی گئی یہان تک کہ جو تعلق مصر و ممالک متوسط افریقہ سے تھا اوسپر خطرناک اثر پڑنے لگا اور سوڈانی اسباب کا دعوی کرنے
لگے کہ یہہ ملک خود مختار ہے نہ یہہ کسی کے زیر حکومت ہے اور نہ یہان کسی کی حکومت مستقل ہے نہ لوگ اوس حکومت کی حفاظت
مین ہین بلکہ بردہ فروش ہی لوگ ہمیشہ اس ملک کے انتفاع سے متمتع ہوتے رہے ہین - ان اطراف کے ملکون مین جب کوئی شہر
تنہا فتح ہوتا تو ہر شخص اپنے کو بقدر اوس حصہ کے جسپر وہ قابض ہوتا اپنے کو مالک مستقل سمجھکر اوسکی محافظت کرتا اور زیادہ تر بردہ فروش
گورنمنٹ مقررہ کی حد حکومت سے باہر جاکر ان غیر مملوک آدمیون کو بردہ فروشی کے لئے پکڑ لاتے تھے چنانچہ یہہ طریقہ ابتدا خارطوم
سے شروع ہوکر دارفور کی راہ تک پہیل گیا - ۱۸۶۹ء مین مقام سکا جو بحر غزل پر واقع ہے بہت بڑا مرکز بردہ فروشی کا قرار پایا تھا
اور زبیر نے جو اس جماعت مسلح بردہ گیر کا سردار تہا اور جنوبی حصہ خارطوم کیطرف پھیلتا جاتا تھا سکا مین قلعجات مستحکم بنا کر ملک نم نم کے وسط مین اپنا صدر
مقام مقرر کیا - اور خود مقام سکا مین اسیطرح کے بہت مقامات پر قبضہ کر کی شاہانہ طور سے رہا کرتا تھا - زبیر کی ڈیوڑھی پر پاسبانان مسلح اور دیوان
خاص مین اوسکی شیر زنجیرون مین بندھی ہوئی اور غلامان مکلف لباس اور درویشان عبادت گذار حاضر رہتے تھے - زبیر کی زیر حکومت ایک جمعیت
فوج بردہ گیر رہا کرتی جسے وہ ہمیشہ بردہ گیری کے لئے بھیجا کرتا وہ لوگ قریون پر حملہ کرتے اور غریب باشندون کو لوٹتے اور اونھین لونڈی غلام
بنانے کے لیے پکڑ لاتے تھے چنانچہ لوگون کے قتل و گریز اور گرفتاری و بربادی سے وہ حصص ملک کے جو نہایت ہی آباد و شاداب تھے اب جنگل
ویران و برباد ہوگئی اور سکا کے راہین اون قیدیون کے ہڈی اور کھوپڑیون سے بھر گئی تہین جو اثناے راہ مین مر گئے تھے ایسے کہ ان اسیرون مین
سے نصف بھی مقام معین تک سلامت نہ پہونچتے تھے مگر جسقدر زندہ ہوتے اونمین سے زبیر بعض کو جو چست و چالاک مثل ہرن کی پائی جاتے
اور نہایت خوفناک و بیرحم بلکہ ہیبت مجسم وسط افریقہ کے ہوتے اوسے بردہ گیر فوج مین بھرتی کرتا اور بقیہ کو بازار و مین فروخت کے لیے بھیجدیا کرتا تھا
غرضکہ زبیر نے ایسی کوشش کی کہ سکا بردہ فروشی کا صدر مقام ہوگیا اور سالانہ ہزارون ہی خوردہ فروش ان انسانون کی خریداری کے لیے
زبیر کے پاس جمع ہوتے اور انکو خرید کر دریاے نیل کی راہ سے مصر کو لیجاتے - زبیر کے نام سے تمام سوڈان کانپتا تھا اور روز بروز اوسکی حکومت
بڑھتی جاتی تھے - ۱۸۶۹ء مین اسمعیل پاشا نے ایک فوج بہ سرکردگی ہلالی پاشا دارفور سے مقابلہ کو جو اوس وقت ایک خود مختار سلطنت
ہوگئے تھے سوڈان کیطرف روانہ کی لیکن اس فوج کی روانگی کا اصل مطلب یہہ تھا کہ اسے زبیر کا انسداد کیا جاوے مگر زبیر نے اس حکمت عملی کو سمجھکر

اپنی فوج فراہم کے اور ایک نزاع کے حیلہ سے سرکاری فوج کا مقابلہ کیا اور بالآخر مصری فوج کو مع سپہ سالار قتل کر ڈالا اور پھر اس کارروائی کی معذرت
کے لئے جو خدمات اوسنے گورنمنٹ مصر کے روبرو پیش کئے وہ مقبول ہوئے اور بعد کو وہ سوڈان کا حکمران مستقل ہوگیا۔ ء مین زبیر نے
سلطان دارفور سے تکرار کرکے اور اوسکے ملک پر حملہ آور ہوا گورنمنٹ مصر اوسکے روکنے سے مجبور اگر بلحاظ ضرورت وقت بشرکت اوسکے دارفور پر
حملہ آور ہوئے اور ان تدابیر مین شرکت کے جنکا سر موجد تھا چنانچہ افواج مصری شمال کیجانب سے اور زبیر جنوب سے دارفور مین داخل ہونے

عربون کا قافلہ صحرا مین

اور اس جنگ مین کشش وکوشش اور فتح وکامیابی زبیر ہی کے نام رہی۔ اس معرکہ جنگ مین زبیر نے بلا لحاظ طمع کے پانچ لاکھ روپیہ گلوا کر
اوسکی گولیان بنوائین اور اپنی فوج کے سپاہیون کو تقسیم کرائین جسکا یہہ نتیجہ سمجھا جاتا ہی کہ چاندی کی گولی کو کوئی جادو روک نہین سکتا۔
چنانچہ انہین سے ایک گولی خود سلطان دارفور کے خود مین لگی جسسے وہ گر کر ہلاک ہوگیا اور اوسکی دو بیٹے بھی اوسکے لاش کے قریب مارے گئے
بعد فتح دارفور کے زبیر نے اپنی خدمات کی جلدوین خدیو مصر سے یہہ درخواست کی کہ مجھے عہدہ گورنر جنرلی دارفور عطا ہو۔ خدیو نے اسی عہدہ کے
دینے سے انکار کیا مگر ساتھی اسکے اوسی پاشا کا خطاب دیا۔ زبیر کو یہہ امر ناگوار گذرا اور اوس نے اپنے تمامی رفقا کو ایک درخت کے نیچے جمع کرکے جو کہ
اور الیدکی شرک کے طرف واقع تھا یہہ اقرار حلفی لیا کہ دے لوگ بہ وقت ضرورت اوسکی مشارکت کرین اور خود زبیر ایک لاکھ لونڈ جمع کرکے اس
غرض سے قاہرہ کو روانہ ہوا کہ وہان پہونچکر خدیو مصر کے خیالات کو اپنے چرب زبانی سے پھیر دون اور سران سلطنت کو رشوتین دیکر اپنا مطلب
نکالون چنانچہ جب وہ قاہرہ مین پہونچا تو بہت اعزاز واحترام سے اوسکے ساتھ برتاؤ کیا گیا ساتھی اسکے زبیر کے کل امیدین بہ نسبت سوڈان
واپس جانے کی منقطع ہوگئین اور منتقم حقیقی نے ایسی ظالم کو خود گرفتار کرا دیا جسنے ہزارون انسانون کو پکڑ کر لونڈی غلام بنایا تھا گو قاہرہ
مین وہ آزادانہ طور سے پھرتا بنا اور سو پونڈ یعنے ایک ہزار روپیہ ماہواری پاتا تھا لیکن وہین سے بیٹھا ہوا سوڈان مین بغاوت کی تحریک
کرتا تھا۔ خدیو مصر اس امر کو بخوبی جانتے تھے کہ زبیر اور اوسکے رفقا مصر کے قوت سے آگاہ ہوکر چاہتے ہین کہ ایک حکومت خود مختار قایم کرین

لہذا اسمعیل پاشا کو ایسے حالت مین دو امور ضروری کا انتظام مدنظر ہوا ایک یہہ کہ بردہ فروشی کا انسداد قطعی سوڈان مین ہوجاے دوسرے یہہ شعلہ بغاوت جو مشتعل ہو رہا ہے فرو کردیا جاے چنانچہ ان دونون امور اہم کے انصرام کے لیے ایک نہایت ہی مدبر اور منتظم کی ضرورت ہوئی جسکے لیے جنرل گارڈن سے بہتر کوئی شخص نہ تھا - قبل اسکے کہ جنرل گارڈن کے حالات شجاعت و انتظام مفصل تحریر ہون ضروری ہی کہ کچھہ معاملات سوڈان اور اوسکے باشندون کے بیان کیے جائین +

باب دوم

مشتمل بہ واقعات ذیل

جغرافیہ سوڈان - اصلی شکل ملک کی - مختلف صوبجات اور اونکی وسعت - بڑے بڑے قصبات - وہان کی کیقدر زرخیز اور ریگستان مختلف قبایل جو سوڈان مین رہتے تھے - سوڈان کی مستقل باشندے اور بدوی قبایل کے حالات - اونکے عادات عجیبہ اور جنگی حوصلے +

سر ساموئل بیکر لکھتے ہین کہ سوڈان ایک لفظ مہمل ہے جس سے نہ تو کسی ملک کے حدود ارضی مراد ہے نہ کسی مہذب ملک کا نام ہے - بلکہ ایک ایسا ملک مراد ہے جہان حبشی بود و باش رکھتے ہین اور جسمین افریقہ کا ایک حصہ بحر احمر سے بحر اطلانتک تک شامل ہے - سوڈان مصر سے جانب شمال اور میان زا کی جہیلون سے جانب جنوب عرض البلد کے ۲۰ درجہ پر اسیطرح بحر احمر سے پورب اور سرحد دارفور سے پچھم واقع ہے - شکل اس ملک کے ناہموار ہے اور اضلاع جنمین یہہ ملک منقسم ہوا ہے بہت بڑا اختلاف اوسکے اصلی شکل مین ظاہر کرتے ہین چنانچہ سرحدین اسکے مثل مصر کے سرحدون کے جیساکہ سعید پاشا کی تحقیقات سے ہے ہمیشہ ردوبدل ہوا کرتی ہے - باستثناے ....۵۳ میل مربع صحراے نوبیہ کی جو دریاے نیل کے پچھلے آبشار کے جانب جنوب واقع ہے سوڈان بشمول ممالک کردفان و دارفور جانب مغرب اور سنار و طاکا اور سینٹ اور اضلاع ساحل سواکم کی اور مصوا جانب مشرق اور بربرات فشودا اور بحر غزال اور ممالک متوسط افریقہ جانب ....۱۶ ۵ میل مربع کا ایک ٹکڑہ ہے جسمین ....۶۷ میل مربع متعلق کردفان کے ہے اور ....۲۸ میل مربع دارفور مین داخل ہے - دریاے نیل خط استوا کی قریب کے جہیلون سے نکل کر تمامی ملک سوڈان کی سیرابی و رشد کا باعث ہوتا ہے مصر کے قدیم باشندے اگر اس دریا کی پرستش مثل خدا کے کرتے تھے تو کوئی مقام تعجب نہ تہا اسلیے کہ تمامی ملک اونکا دریاے اطبرا کے مٹی سے جو باج گذار دریاے نیل کا ہے پیدا ہوا تہا اور بغیر اسکے وہ ملک اسیطرح مثل ایک ریگستان ویران کے رہ جاتا جیساکہ اب تک اوس دریا کے پچہم طرف بڑے بڑے صحرا پڑے ہین دریاے نیل کے پانی کا بہاؤ جنوب و مشرق سے شمال و مغرب کو ہے اور وہ حصہ زمین کا جو پورب کی کنارہ پر اس دریا کے واقع ہے بہت زیادہ سیراب و سرسبز مقابل اون اضلاع خشک کردفان و دارفور کے ہے جو مغرب کیجانب واقع ہین - درمیان دریاے اطبرا کے جو کہ تہوڑے ہی فاصلہ پر بربر سے دریاے نیل مین گرتا ہے اور دریاے رہاط کے جو باج گذار نیل اسود کا ہے ایک ٹکڑہ ملک کا نہایت ہے شاداب و سرسبز واقع ہے جو قدیم میرو کے سرزمین سے مشہور تہا - چنانچہ اس حصہ مین بشمول ملک طاکا کے جسکی سیرابی دریاے رہاط اور دندر سے ہوتی ہے اور نیز ان اضلاع کی جو درمیان نیل ابیض اور اسود کی واقع ہین زمین اور آب و ہوا دونون نہایت ہے موافق پیداوار کی اور قابل الزراعت ہین خصوصاً

زبیر پاشا

روئی کی پیداوار تو نہایت سے عمدہ ہوتی ہے اور کردفان کا اکثر حصہ کنارہ مغرب کیطرف نیل ابیض پر غیر آباد و غیر قابل الزراعت ہے اسلیئے کہ نصف حصہ جنوبی مین آب پاشی کی بہت ملت ہی کردفان کی شمالی و مغربی حصومین بالکل بیابان ہین جسکے انتہائے قلت پر العبید دار الحکومت ممالک جنوبی واقع ہے اس مقام بارش بہت ہوتی ہے زمین آباد ہے اور جنگل بکثرت ملتی ہین۔ بڑے بڑے قصبے سوداں کے دریائے نیل پر آباد ہین اور خود خارطوم مو ہانہ پر دریائے نیل کے ابیض و اسود کی فاصلہ مساوی پر شمالی سرحد مصر اور۔ میڈی ٹرای نن بیسی اور جنوبی سرحد ممالک قریب خط استوا کے جو خدیو مصر کے تحت مین ہے اور وکٹوریا اور نینزا کی واقع ہے۔ یہہ شہر پایہ تخت سوڈان کا ہی جسے محمد علی نے ۱۸۲۰ء بعد فراغ فتوحات کردفان اور تابع کرنے بدوان کی بلحاظ موقع تجارت و جنگ کے آباد کیا تہا اور اس مین گورنر کے رہنے کا مکان فوج کی بارکین توپ خانہ اور جہاز کے ٹہرنے کی جگہہ پختہ بنوائین چنانچہ یہہ جدید شہر بہت ٹری تجارت کا مرکز ہوگیا اور ہاتھی دانت اور عربی شتر مرغ اور گوند و غلہ و مویشی اور لونڈی اور غلام کے خرید و فروخت بکثرت ہونے لگے۔ حقیقت یہہ ہے کہ خارطوم ہمیشہ سے مرکز بردہ فروشوں کا رہا چندان سے وہ لوگ باہر جاکر لونڈی و غلام پکڑلاتے اور شہر مین ان کا ذخیرہ جمع کرکے فروخت کرتے تھے۔ قبل مہدی کے ترقی کی خاص شہر خارطوم مین پچاس سے ساٹھ ہزار تک باشندے تھے جنمین نصف سے زیادہ غلام تھے۔ اکثر یورپ کے تاجر بھی وہان رہتے تھے۔ خود خارطوم ملک سوڈان کی تجارت کا مرکز تہا۔ اور تیرہ لاکھ اسٹرلنگ سالانہ تجارت کا خاص خارطوم مین تخمینہ ہوا تہا۔ مکانات خارطوم کے باعتبار اور قصبات سوڈان کے پختہ طور سے بنے تھے بلکہ اکثر مکانات سنگین تھے متمول لوگون

کے مکانات نہایت ہی خوش قطع اور آسایش کے ہین ـــ جو جماعت یورپین کی
خارطوم مین رہتے تھے کبھی کبھی بوجھہ خرابی آب و ہوا کے خاص کر
ایام بارش مین مقام قیام کو اپنے بدل دیتے تھے - دریاے نیل سے اوپر
مصر کے راستہ پر ایک اور ضروری شہر بربر دو سو میل کے فاصلہ پر
خارطوم سے واقع ہے جسکی آبادی کا تخمینہ پانچ ہزار باشندون سے لیکر دس
ہزار تک لوگون نے کیا ہے - اس قصبہ کے اکثر مکانات مثل خارطوم کے
مکانون کے دہوپ سے پکائے ہوئے اینٹون کے ہین اور اس وجہ سے کہ بربر ایک
موقع خاص پر ہے مثل خارطوم کے ایک ضروری قصبہ سمجھا جاتا ہے - بربر دریاے
نیل کا ایک جزیرہ ہے جہان سے اشیاے تجارتی کشتیون پر دریا کی راہ سے خارطوم
کو روانہ ہوتے ہین علاوہ اسکے ہر قسم کے تجارتی چیزین ملک سوڈان کی اس شہر مین جمع
ہوکر دو سمت کو کاروانون کے ذریعہ سے بھیجی جاتی ہین اسلیئے کہ بالاتر اسکے دریا کشتی چلانے

شہر خارطوم

کے قابل نہین ہے - بربر سے ایک کاروان تجارتی کورسکو کو جو دریاے نیل پر
واقع ہے ابوحمید کے راہ سے جاتا ہے یہہ قصبہ بہت خراب حالت مین ہے
لیکن یہہ قصبہ بھی ایک یادگار مقام اس وجہہ سے ہے کہ ۱۸۸۴ء مین اس مقام پر اٹھہ
سو ترکی باشی بزوق بدوون کے ہاتھ سے مارے گئے تھے اور بقیۃ السیف کا دریا تک پہنچا
گیا تھا اور البتار مین ڈبو دئے گئے تھے - دوسرا کاروان بربر سے سواکم کو جو بحر احمر پر
واقع ہے جاتا ہے یہہ قصبہ دو سو اسی میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور سوڈان کا ایک بہت بڑا
بندرگاہ ہے اور اسی مقام سے لونڈی اور غلام جہازون پر سوار کر کے اور ملکون مین
تجارت کے لیئے بھیجے جاتے ہین - سواکم یا سواجی جیسا کہ وہان کے باشندے کہتے ہین
جن یا پری کے معنی ظاہر کرتا ہے اسکے بہ نسبت وہان کے باشندے یہہ کہانی کہا کرتے
ہین کہ بحر احمر پر ایک جزیرہ تہا جسمین دس لڑکیان کواری حسین رہتی تھین ایک روز چند
لوگ مچھلی پکڑنے والے اوس جزیرہ مین گئے اور اونکو اس جزیرہ مین تنہا رہتے ہوے دیکھکر
متعجب ہوئے اور استفسار حال کیا اون لڑکیون نے اپنے کو از قسم اجنہ بتایا چنانچہ
اونکی اولاد جو مخفی طور سے پیدا ہوئین اونکے نسبت یہہ کہا جاتا ہے کہ وہی لوگ ابتدائی
باشندے اس جزیرہ کے تھے اور قصبہ سواکم کو آباد کیا تھا - جس مقام سے
جہاز سواکم مین داخل ہوتے ہین وہ جگہہ نہایت تنگ اور طویل ہے اور باہر کی
طرف اوسکے بہت ہی خطرناک چٹانین پتھرون کی ہین - یہہ قصبہ مرجان سفید
سے بنایا ہے اور جزیرہ پر واقع ہے ایک بڑے سڑک کے ذریعے سے جیسے جنرل گارڈن
نے اپنے عہد گورنر جنرلی سوڈان مین اس مقام پر تیار کرائے تھے یہہ آبادی
آگے جاکر بہت بڑھی ملبندی سے مل گئی ہے - باشندون کا وہان کے انتہا
[illegible] تخمینہ ہے اور قریب دو سو میل مغرب وشمال کے جانب بربر کے قدیم
ڈنگولا ہے جو کہ قصبہ اجڑا ہوا اسکے پچھم کے کنارہ پر واقع ہے - اور قریب پچاس
یا ساٹھہ میل کے آگے بڑھ کر چشمہ نیل کے مقابل مین جدید ڈنگولا آباد ہے جسے اہل عرب
اوردیہ کہتے ہین - کسالا خارطوم کے بعد ایک بہت بڑا قصبہ سوڈان کا ہے جسمین قریب
پندرہ ہزار کے باشندے ہین یہہ قصبہ ایک پہاڑ پر آباد ہے اور درمیان خرطوم
اور سواکم کے (یہہ بھی ایک جزیرہ بحر احمر کا قریب خرحدابینا کے ہے) دو سو میل
کے فاصلہ پر واقع ہے - کسالا مین ایک مدت سے اکثر اہل یورپ وامریکہ جنگلی جانورون
کے جمع کرنے کو عجایب خانہ یورپ وامریکہ کے واسطے رہتے تھے - جرنج یعنے لکڑ بگر
اسکے قرب وجوار مین ہوتی ہین اور قسطنطنیہ کے کتون کیطرح جگہہ صاف رکھنے کا کام کرتے ہین -
ملک طاکا جسکا پائے تخت مسوا ہے سوڈان مین ایک بہت بڑا مالدار قصبہ ہے اور مثل سواکم کے ایک

جزیرہ پرپیا ہے سڑک کلان کے ذریعے سے ایک دوسرے جزیرہ سے ملا ہی جہان
گورنر کی رہنے کا مکان اور فوج کی بارگین بنی ہین اسیطرح یہہ دوسرا جزیرہ بھی ایک
تیسرے چھوٹے جزیرہ سے میلا ہے اس مقام پر چند یورپین سے بذریعہ تجارت
کے رہتے ہین اور ہندوستان کے بنئے بھی یہان کنارون پر دریا کے موتی نکلوانے
کے غرض سے بود و باش رکھتے ہین ملک سنار کا پایۂ تخت بھی سنار ہی کے نام سے مشہور ہے
یہہ شہر دریاے نیل اسود کے کنارہ پر واقع ہے اور تین سو میل خارطوم سے بالا تر ہے یہان
نیل ابیض کا دھارا جنوب کے جانب سے خط استوا کیطرف گرتا ہے - بڑے اور مشہور مقامات اس
ملک کے الدکوہ ساو مین جسکا فاصلہ خارطوم سے ایک دن کی راہ کا ہے جیسے زاغ دن بھر اوڑ کر طے
کرسکتا ہے یعنی ایک سو سے پانچسو اور اٹھہ سو میل تک کا فاصلہ ہے - العبید دارالحکومت ملک کردفان کا ہے
اور یہہ ایک شہر ایک سو پچاس میل کے فاصلہ پر نیل ابیض سے ہے جسمین پندرہ ہزار باشندے
ہین اس شہر مین وسیع عمارت سرکاری اور چند مکانات پختہ وعمدہ یونانی اور مصری تاجرون کے
ہین اونہین سے سلسلہ تار برقی کا خارطوم وقاہرہ سے ہے وادی نیل کے پچھم و پورب طرف اور
درمیان مین کہا درجہ ارض البلد سمندر میڈی ترانین کے دہ صحراے عجیب و وسیع واقع ہے
جسمین نہ کوئی چشمہ ہے نہ دریا ہے صرف چند کنوئین وہ بھی آپسمین بہت فاصلہ پر ہین
اور ایک زمانہ مین پانی یہان بیش بہا ہو جاتا ہے - قطع نظر دریاے نیل کے پانی

گلہ بان عرب سوڈان

ایک ہبرابرا کا سپاہی

ملنے کا وسیلہ صرف کنوؤن سے ہے مگر یہہ کنوئین بھی اکثر جگہہ پانچ پانچ روز کے راہین طے کرنے بعد
ہاتھ آتے ہین یہانتک مورخین کنار دوزخ کے درجے قرار دیکر ایک درجہ کو دوسرے سے خراب
شمار کرتے ہین اسیطرح اس صحرا مین سے اوس زمین کے درجے ہین چنانچہ جن ٹکڑون کو الجبل
یا البر کہتے ہین پہاڑون سے نکلی ہین جسمین کسی قسم کی سرسبزی و شادابی نہین ہے لیکن علاوہ انکے
ایسی بھی صحرا مین جنگلی زمین مقابل البریہ کے نہایت ہی شاداب ہے اور جانورون کے بقاء
زندگی کے اسباب پیدا کرتے ہین اونکے سبزہ پر نہ صرف بکرے بھیڑ اونٹ کے چراگاہ ہے بلکہ ہرن اور
بارہ سنگھے بھی او شیر چرتے ہین اور بیگھون تک جنگلی پھول اور معطر جھاڑیان ہین جنکے خوش آیند خوشبو
اون مقامات مین پھیلی رہا کرتی ہے درختون کے جھنڈ اور جھاڑیون مین جو کانٹہ دار ہین بکثرت شکار
ملتے ہین صمغ عربی بکثرت بیان پیدا ہوتی ہے جو بہت بڑی تجارت کی چیز ہے اور سوڈان سے باہر بہہ جاتی
ہے علاوہ اسکے سینکڑون میل تک درمیان سنار و کردفان کے ہاتھی دانت اور ہر قسم جانورون کے پر اور شتر مرغ
اور سنا ملتے ہین خصوصاً سنار ان چیزون مین مشہور ہے - بمقابل اوپر کے صحراؤن کے اطبور کے میدانون کے
حالت جدا ہے یہہ میدان بالکل ادسپر ہے جسمین گرم سنگریزی گھرا پایا اور اوپچے مینڈین بکثرت ہین اور بعض

بدوعرب سوڈان

شیوخ قبایل شرقی سوڈان

مواقع پر تو نہایت ہی طول و ناہموار اور تنگ راہیں ہین اور سوائے شگافتہ زمین اور دراڑون کے اور کسی قسم کی گہاس جو کہ جانورون کی زندگانی کا باعث ہو سکے یہان پیدا ہی نہیں ہوتے - نہ کوئی درخت ہے نہ کوئی جہاڑی ہے حتی کہ ایک پتہ بھی اُگا ہوا نہیں گہاس کا ایسا نہیں کہ وہ آفتاب کے چمک کو زرد یا لو پر پڑتے ہی زرد کی - جو جہونکا ہوا کا چلتا ہے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ تیز ایسے ہوکو آیا ہے اور دہوپ مین یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی بہٹی سے آگ نکل کر آئی ہے - درمیان حدود مصر و سوڈان کے یہہ صحراے الحمرہ ۵ ہزار میل مربع ہے - صرف چند تجارتی کاروان اس صحرا سے گذر کرتے ہین جنہین کنوون کا پانی بہت بہت فاصلہ پر ہاتہہ آتا ہے ایسا ن تو کبہی اس صحرا سے گذر نہیں سکتا یہہ صرف اونٹون ہی کا کام ہے کہ وہ اپنے چکنے دار پاؤن سے بالو کی راہ طے کرتے ہین اور میموسا کے خشک اور خاردار جہاڑیون کو کہا کر بسر کرتے ہین - اور بے پانی کے پانچ دن تک برابر راہ چلتے ہین - اس صحرا مین اگر گہوڑا جاے تو گہنٹی تک وہین گر رہ جاے

ملک سوڈان مین مختلف قوم کے لوگ آباد ہین جو لوگ نوبیہ یا شمالی سوڈان مین رہتے ہین اکثر اونمین سے افریقہ کے قدیم باشندون کے نسل سے ہین یا ان عربون کے اولاد سے ہین جو حجاز سے مصر یا بحر احمر ہو کر یہان آئے تھے (اتہیوپیا) کے باشندے جنکو مصری بابرا یعنے بربر کے باشندے کہتے ہین اونکے شکل و صورت مین اتہیوپیا کے باشندون کی سی ہین اور مصر کے قدیم مینارون پر ویسے ہی صورتین بنی ہوئی ہین - قد اونکے متوسط ہین اعضا متناسب ہین چہرے لمبے بیضاوی تراش کے ہوتے ہین خمیدہ ناکین ہوتی ہین جو سرے پر کسیقدر گول رہتے ہین بڑے بڑے داڑہیان ہوتی ہین سیاہ چمکدار آنکہین ہوتی ہین گہونگروالی بال اور گندمی رنگ ہوتا ہے - اس کے مثل قبیلہ مین زرا کی لوگ ہین جو بوجہہ خانہ بدوش ہونے کے ان عربون مین بدوی شمار کیجاتی ہین یہہ لوگ افریقہ کے ایک طرح کے زبان بولتے ہین اور یہہ بہی خیال کیا جاتا ہے کہ یہہ لوگ اتہوپیا کے باشندون کی نسل سے ہین جو سرزمین میسروئی مین رہتے تھے - مرد وہان کے بوجہہ اختلاف قبیلہ کے پہچانے جاتے ہین اور عورتین اونکی ابسینیا کی عورتون سے

نہایت مشابہ ہین بجز اسکے کہ قد اور رنگ مین زیادہ تر لمبے اور سیاہ ہوتے ہین - ملک سوڈان کے جنوبی حصہ مین نیوبا قوم کے جتھے بکثرت پائی
جاتے ہین اور خط استوا کے قریب کے صوبجات مین ڈنکا سن اور دوسرے حبشیون کی قومین آباد ہین - باستثناء چند عرب کے قبیلون کے
جو سوڈان مین آباد ہین اور جنکو جنرل گارڈن عربون کے جسم کے نبض کہتے ہین یا یہہ کہ وہ مرکز عرب کے دینا کے ہین محض عربی
زبان بولتے ہین اور عموماً خانہ بدوشون کیطرح زندگی بسر کرتے ہین اور اپنے قبیلہ و مذہب پر بہت کچھہ تفاخر کرتے ہین اور اپنے
ہمسایہ کے نوبیہ والون سے وصلت و قرابت نہین کرتے - بلحاظ رنگت کے ان دونون قومون مین کم اختلاف ہے مگر اور
امور مین بالکل مختلف ہین - عرب کے لوگ قد آور اور زیادہ تر خوبصورت ہوتے ہین پیشانیان اونکی بلند ہوتے ہین اور چہرے
اونکے بہت خوبصورت ہوتے ہین دارہیان گھنی ہوتے ہین اور بجائے گھونگھر والے بالون کے چترے ہوئے بال سر مین کم ہوتے
ہین - دریاے نیل کے ترائیون مین اور اون چشمون کے کنارون پر جو کوہ ابیسینیا سے نکلی مین بہتیرے قبیلی عربون کی کاشت
پیشہ رہتے ہین انہین قبیلون مین سے زمانہ سلف مین (شینقویز) قبیلہ جنگجو تہا جو دریاے نیل کے دو نو ساحلون پر اور آمبوکول
کے شاداب مقامات سے تور تک آباد ہے - کچھہ دور تک قبیلہ امبوکول آبابدہ کے لوگ بھی اپنے مکانات و چراگاہ مین اسرس
وبحر عرب کے درمیان مین اور دریاے نیل کے داہنے کے پہاڑیون اور نوبیہ کی ریگستانون مین جو درمیان کرسکو اوہر کے
ہے رکھتے ہین - لیکن اکثر لوگ بیزا کے قبیلہ کے خانہ بدوشن ہین اور بدوون مین شمار کیجاتے ہین گو اس ریگستان کے باشندے
بہت سے ذیلی قبیلونمین منقسم ہین لیکن رسومات مین سب متحد ہین اور اپنے سیحے بزرگ ایک شیخ کے تحت حکم رہا کرتے ہین - ہرچند
کہ کسی شخص کے مالک زمین ہونیکا اصول عام نہین تاہم ہر قبیلہ کے رہین کے حدود معین کردے گئے ہین - اپنے ہمسایون کے کہیتون
یا چراگاہون پر قبضہ کر لینے سے اکثر نزاع واقع ہوتے ہے - انکی دولت صرف بہیڑ و بکری اور اونٹ ہین - جو لوگ زیادہ شاداب مقامات
مین رہتے ہین گہوڑے اور مویشی بہی پالتے ہین اور انہین چراگاہ ہونیکی ضرورت اونہین ایسے جہنون مین رہنے پر مجبور کرتی ہی
جو کہجور کے اندرونی چہال کے ریشون یا جنگل کے گہاسون سے بنی ہوے چٹائیون سے تیار کئے جاتے ہین ان خانہ بدوش
قبیلون مین قبیلہ بشارین بہت مشہور قبیلہ ہے جسے بشاریین یا بشارا بہی کہتے ہین - یہہ لوگ بیزا ماسائیس
کے نسل سے ہین اور بحر احمر کے کنارے کے پہاڑون پر اور سواکن اور بربر کے درمیانی ریگستانون مین بود و باش رکھتے ہین اور شمالی
وجنوب مین انکے حدندوا کا قبیلہ جنکی نسل بکثرت و نہایت جنگجو ہے اور چراگاہین جنکی دریاے الجبرا کے پچہم جانب واقع مین آباد ہین -
اس قبیلہ کے اکثر لوگ ان قافلون کے ساربانی کرتے ہین جو ہمیشہ ریگستان کے مختلف راہون سے گذرتی ہین اونکے ہمسایون
کے شمول مین قبیلہ بنی عمرو کے لوگ رہا کرتے ہین - یہہ قبیلہ بہت بڑا اور قوی افریقہ کے مشرقی ملک کا ہے جنمین کی ہزارون ہی آدمی
آج کل عثمان و غنائی جہنڈے کے نیچے موجود ہین - مقام طاکا مین ہام بیزا قبیلہ کے لوگ آباد ہین اور قبیلہ یا مسی بہی کہ ایک جنگجو اور مشہور ترین
ہے قبیلہ بیزا مین شامل ہے اُنکے ہمسایہ کے لوگ ہمیشہ اونسے ڈرا کرتے ہین اسیوجہ سے اونکے ہمسایہ کے لوگ اونسے بہ عداوت پیش آتے ہین
قبیلہ بیزا کا شکوری۔ ایک قبیلہ ہی چنانچہ اس قبیلہ کے شیخ نے حال کے بغاوت مین اکثر کارنمایان کے اس قبیلہ کے لوگ اوس حصہ ملک مین آباد
ہین جو غوث رجب سے خارطوم تک اور دریاے اطبرا اور نیل اسود کی درمیان مین واقع ہے اور جنوب مین سک ایدسین تک پہیلا ہوا ہے - شمالی
سنار کے باشندے قبیلہ فنگ کے نسل سے ہین جو قبیلہ بیزا کے ایک شاخ ہے - جنوبی سنار کے رہنے والے ابو روف کی اولاد سے ہین اور
بقیہ لوگ قبیلہ زہانیا اور جمداب کے ہین . صوبہ کردوفان کی آبادی مین نیوبیہ کے جتھے جو قدیم باشندے وہان کے ہین اور دنگولا کے
لوگ جو یورپ سے اکثر آباد ہوئے اور خاصۃ تجارت پیشہ یا کاشتکار ہین اور حجاز کے خانہ بدوش قومین شامل ہین - ان قبیلونمین سے

شمال و مشرق کیطرف قبیلہ کبابیش اور جنوب و مغرب مین قبیلہ حسینہ و منی جرار بہت زبردست ہین اور علاوہ اسکے قبیلہ تعارس بھی نہایت ہی جنگجو
وخطرناک ہے - یہہ دو آخر الذکر قبیلے جوکردفان کے جنوب کیطرف دریاے نیل کے قریب رہتے ہین انکا نام لفظ بقر سے نکلا ہے اسلیئے کہ گاو
کا پالنا انکا خاص پیشہ ہے - بعضون کے پاس بہت بڑا گلہ بیلون کا ہے جنپر سوار ہوکر اور جو پہلے مہدی کے ہاتھون مین نے صدہا العبید کے
بازار مین آتے ہین - انہین عرب کے قبایل سے مہدی نے بکثرت سپاہی بھرتی کیئے تھے اور قبیلہ حسینہ و تعارس کے لوگ بہت سے پہلے
اس مہدی کاذب کے ہمراہ ہوے تھے - طریقہ جنگ انکا نہایت ہی شجاعانہ ہے اور وہ اسکے منتظر نہین رہتے کہ کوئی شخص اونپر حملہ آور ہو
انکے حملے نہایت ہی ہیبتناک ہوتے ہین اور اپنے دشمن کو ایک بارگی حملہ کرکے پامال کر دیتے ہین طریقہ جنگ اونکا ہمیشہ سے یہہ ہے کہ کھیلتے
ہوئے میدان مین اپنے حملون کے تیزی سے دشمن کے فوج کو مضطرب کر دیتے ہین - سوڈان کے جنگلی قوم اکثر کمر تک برہنہ رہتے
ہین اور ایک سوتی کپڑہ کا چادرہ کمر مین لپیٹے رہتے ہین اور اکثر ایک چمڑے کے قمیض پہنے رہتے ہین - جو لوگ خوبصورتی کے
شایق ہوتے ہین وہ اپنے بالون کو گھونگھر والے بناتے ہین اور ہار اور کپڑے مدراج اور کھجور کے پتون کے بناکر پہنتے ہین - ان عربون
کی شناخت یہہ ہے وہ ہمیشہ اپنے کو اسلحہ سے مسلح رکھتے ہین کہ ایک لمبا اور سپید یا چوڑے پہل کا نیزہ اور تلوار جسکے دونو جانب
بارہ رہتے ہے اور گول یا بیضاوی گینڈے یا زراقہ کے چمڑے کی ڈہال ہمیشہ لیے رہتے ہین اور بہت کم لوگ ایسے ہین جو بندوق
بہی رکھتے ہین - عورتین اور لڑکیان انکی جو اکثر خوش گل اور خوش جمال ہوتی ہین صرف ایک چادر سوتی کمر سے لیکے گھٹنے تک لپیٹے
رہتے ہین اور مردون کو اپنے اوپر فریفتہ کرنے کی غرض سے رو راج اور کوڑیون کے زیورون سے اپنے کو آراستہ کرتے ہین بہت
کچھہ خوشیان کرتے ہین - چمڑے کی پازیب پاؤنمین پہنتے ہین بالیان اور چھلے اونکی بہت ہی مرغوب زیور ہین - سوڈان کے باشندون
کی خوراک بنظر احتیاط نہ بوجہ خواہش نفسانی اور خاص کر خانہ بدوش قبیلون کے دہورا یعنے جوار وغیرہ ہے جسے وہ اباد مقامون
سے چمڑے اور لکڑی کے کونون اور مویشیون سے بدل کر لیتے ہین - جنوب کے جنگلی قبیلہ خاصتہ وہوم کھجور اور درخت بوباب کے پہل
اور پہلون پر زندگانی بسر کرتے ہین گو بعض لوگ دہورا یعنے جوار کے بہی کاشت کرتے ہین - جب کبہی اونہین گوشت کہانے کو مل
جاتا ہے تو پہر وہ کسی امر کا لحاظ نہین کرتے اور اوس جانور کے گوشت کو مثل چرغ یا شغال کے نگل کر صرف ٹہٹری چہوڑ دیتے ہین اور
بعد کہا لینے کے اپنے وحشیانہ خوشیان ناچ ناچ کر ظاہر کرتے ہین - سوڈان کے جنگلی قبیلون کے حالات کے نسبت مصنف بیان کرتا ہے
کہ جب یہہ لوگ کہانا کہاتے ہین تو عجب طرح کا تماشہ نظر آتا ہے وہ یہہ بھی لکھتا ہے کہ باسی لوگون کی جماعت کس شور و غل کے
ساتھہ ایک میں سیر کرتے ہین اور اوسمین سے جس گوشت کے ٹکڑے کو جو شخص پسند کرتا اوسپر تکرار کرتا ہے اور انتڑی اور وہ حصہ جو بہ
آسانی دوسرے جگہہ منتقل نہین ہوسکتا اوسے اوسی مقام پر نگل جاتے ہین اور سیاہ چمڑے باسی قبیلہ کے لوگون کے اوس بیس کے خون مین
بے تحاشہ لوٹنے سے رنگین اور آلودہ ہوجاتے ہین ناک تک کہاتے ہین اور اصلاح کے لئے کوی پیٹنے لانے والے یا دست آور دوا از قسم گولی
کے کہا لیتے ہین - کل قبایل مین حلف کا طریقہ جب کہ وہ کسی سے دوستی کرتے ہین یا کسی معاہدہ پر مہر کرتے ہین عجیب وغریب ہے اور بعد
تکمیل کے پہر نہ تو وہ اوس کو توڑتے نہ اوسکے کبہی خلاف ورزی کرتے ہین بعض قبیلے کے لوگ اپنے برہنہ تلوار زمین پر رکھہ دیتے ہین اور
اپنے پاؤن کو اوسکے قریب لیجاکر ہتیلیان ہاتہون کے اوسکے پہل پر رکہتے ہین - بعض قبیلے کے لوگ پتھر پہینکتے ہین یا شعلہ آتش بجہاتے ہین -
شہسوار اپنے گہوڑون کے باگون کی قسم کہاتے ہین - نیل ابیض کے رہنے والے قوم عجب وغریب طور سے آرام لیتے ہین یعنے اپنے
داہنے پاؤن کے ایڑے بائین گہٹنے کے اوپر رکہہ کر ایک سخت شکل صورت سے بہت دیر تک ایسی ہی حالت پر کہڑے رہ
جاتے ہین *

باب سیوم - مشتمل بہ واقعات ذیل

چارلس جارج گارڈن اور انکا خاندان جنمین سپاہی ہوتے رہے ہین - تقرری اونکے عہدہ انجینیری پر اور شہر گریوسنڈ ہونا - عہد ماجرا کریمیا اور چین مین اونکی خدمتین - فوج نصرت قرین پر افسر مقرر ہونا - جنگ کے نتیجہ کا ذکر کرنا - خلعت چین و کرنیل مقرر ہونے پر کا ملنا اور خطاب سی بی کا پانا - سپرنٹنڈنٹ تیاری قلعہ جات ٹیمس کا مقرر ہونا گریوسنڈ پر کوشش بے بیتیمی سوڈان مین گورنر جنرل مقرر ہوکر پہونچنا ہزار در عدالت اور کے دینا پنجکو بنانا - بردہ فروشی کے طریقون کو سختی کے ساتھہ روکنا - مستعفی ہونا عہدہ گورنری سوڈان سے اور انگلستان واپس آنا +

قبل اسکے کہ گارڈن کے ان عہدہ کارروائیون کا ذکر کیا جا جو انھون نے ملک سوڈان مین کین ضرور ہے کہ کچھہ تھوڑی سی اونکے پہلی تواریخی حالات درج کیے جائین - ۲۸ جولائی ۱۸۳۳ع کو گارڈن بمقام وولوچ مین پیدا ہوا - خاندان اسکا ہمیشہ کا سپاہی تہا - جنرل گارڈن کا دادا بماتحتی سرجان کوپ فوج مین تہا اور بمقام ملیند (بمقام پرسٹن پانس) مین قید کرلیا گیا تہا یہ ہونہ بولا بیٹا بوجیر کمبرلینڈ کا تہا اور انجام ہی خدمات مین بہت کچھہ سختیان جہیلی تہین - ابراہیم کے میدان مین بہتری لڑائیان بہ ماتحتی مسٹر ولف کے لڑا تہا - ہنری ولیم گارڈن جنرل گارڈن کا باپ توپخانہ کا افسر تہا جسے وہ عہدہ لفٹننٹ جنرل تک پہونچا تہا -

مان گارڈن کے ساموئل اِندربی کی بیٹی تھی یہہ شخص ایک بہت بڑا تاجر اور جہاز کا مالک لندن مین تھا - یہہ نوجوان گارڈن ڈلوچ کے شاہی جنگی مدرسہ مین داخل ہوا مگر بوجہہ ناقابلیت کے اوسکی بہت بے قدری ہوئی اور یہہ کہدیا گیا تہا کہ تمکو کوئی افسری نہ ملیگی - سنہ ۱۸۵۲ء مین عہدہ انجنیری شاہی پر مقرر ہوکر مشہر بہ گرنٹ ہوا اور کریما کو جہاز پر روانہ ہوکر یکم جنوری سنہ ۱۸۵۵ء کو سخت جاڑے کے موسم مین مقام بلاکلاوا مین پہونچا - کرنیل جینس کے لکھتے ہین کہ چند ہی روز مین اوسنے نہ صرف جرات دکہلائی بلکہ اپنے لیاقت ذاتی سے معاملات جنگ مین لوگون کو اپنے طرف متوجہ کر لیا اوسنے [illegible] کے قلعہ کے روبرو باعتبار اپنے ذاتی علم و واقفیت کی جیسے کسی افسر نے حاصل نہین کیا تہا دشمن کے نقل و حرکت کو سمجھکر خندق وغیرہ بنوائی تھوڑے ہی دنون مین اپنی قابلیت [illegible] ظاہر کی [illegible] کے پہلے حملہ مین اور [illegible] کے قبضہ کرنے مین شریک تہا اور کن برن کے مہم مین ساتھ گیا اوسکے بعد ازان سباسٹوپول کے قلعہ کے انہدام مین شامل رہا سنہ ۱۸۵۶ء مین گارڈن اوس کمیشن مین کام کیا جو بغرض پیمایش سرحد مالدیویا کے مقرر ہوا تہا بعد ازان اسی کام پر آرمینیا مین بہیجا گیا آخر سنہ ۱۸۵۸ء مین انگلینڈ واپس آیا اور ایک سال کے درمیان مین مقام چیتہم پر بہادرانہ کام کرتا رہا سنہ ۱۸۶۰ء مین چین روانہ ہوا تاکو کے قلعون کے قبضہ کرنے کے وقت یہہ نہ پہونچ گیا مگر پکن پر جب فوج بڑہی تو یہہ شریک تہا اور (سمر) کے محلات شاہی کے لوٹ اور جلانے مین موجود تہا اور ایک برس تک مقام تلنتسن مین رہا اور گرد و نواح کے اضلاع مین جہان کوئی اجنبی ملک کا شیطان اسکے مثل کبہی نہین گیا تہا خفیف لڑائیان کرتا رہا - اور جمعیت اپنے ایک اور افسر ہمراہی کے چین کی بڑی دیوار کے بہت سے حصون کی کیفیت دریافت کی سنہ ۱۸۶۲ء کے موسم بہار مین مقام شنگہائی کو تی پنگ کے حملون کے روکنے کو طلب کر لیا گیا اور گرد و نواح کے ملکون کی اوسنے مساحت بہی کر لی جو بعد ازان آئندہ لڑائیون مین اوسکے بکار آمد ہوئی - اوسی سنہ مین کمانیر فوج فتحمند مسٹر وارڈ مارے گئے اور مسٹر برون جو متوفی کے قائم مقام ہوئے تھے به استدعائے ہنگ جنگ گورنر جنرل موقوف کر دئے گئے اور اوسی کی سفارش سے مارچ سنہ ۱۸۶۳ء مین گارڈن بجائے وارڈ کے سپہ سالار مقرر ہوا - معرکہ جنگ اوس وقت تک مقام کیانگ نانگ مین گرم تہا یہہ مقام دریائے یانگٹ سی اور ہنگ چاؤ کے درمیان مین واقع تھے - گارڈن نے پہلا کام یہہ کیا کہ فوشان پر قبضہ کر لیا اور چنگ زو کو دشمنون کے ہاتہ سے چہڑا لیا - بعد اسکے تیٹ سان کے قلعہ کو اوڑا دیا اور کوئین سان کے قلعہ پر جو باعتبار ضروریات جنگ کے نہایت ہی مستحکم تہا اور فوج محصور اوسکے جنرل کے فوج سے بدرجہا زیادہ تہی حملہ آور ہوا - فی الحقیقت شہر پر قبضہ بعض ایک چہوٹی سی کشتی کے وسیلے سے حاصل ہوا تہین ہوا اوس کشتی کے ذریعہ سے ایک نہر مین پہونچا اور وہان سے ایک سڑک پر جو کوئین سان کو جاتے تہے قبضہ کر کے ایک اسطرح کا انتشار لوگون مین پیدا کر دیا کہ افواج شاہی بلا مزاحمت احدے شہر مین داخل ہوگئے - جنرل گارڈن نے اس فوج فتحمند کے بغاوت کو منجملہ چند بغاوتون کے جو اس فوج مین ہوا کرتے تہین عمدہ طور سے رفع کر دیا سو چو پر حملہ کرنے سے پہلے جو کہ بکو واسی شہر اور ٹینگ کے قلعون مین سے نہایت ہی ضروری مقام تہا کاہ اور یود کا تک اور [illegible] پر قبضہ کر لیا تہا اس محاصرہ مین گارڈن کو بہت کچہ دقتین اوٹہانی پڑین اور ۲۷ نومبر کو ایک شب خون کے ذریعہ سے جنرل گارڈن اور اوسکے فوج کو بہت بڑا نقصان پہونچایا گیا اور پیچہے ہٹا دئے گئے اسکے دو روز بعد ایک سخت لڑائی کے ساتہہ گارڈن نے سو چو پر حملہ کرکے اوسے بالکل مسمار کر دیا کہ وہ سکونت کے قابل باقی نہ رہا اور شہر کے تمام باشندے اوسکے مطیع ہوگئے - گارڈن کے رعب و غضب سے ٹینگ وانگ کے لوگون کو کمانیر شاہی نے باغی قتل کر ڈالا جسکی حفاظت و پناہ دہی کا جنرل گارڈن نے اقرار صریح کیا تہا چنانچہ پہلے مرتبہ گارڈن نے نہایت غضبناک ہوکر ہتہیار اوٹہا اور ایک تمنچہ لیکے کمانیر کے تلاش کو نکلا اگر وہ اوس وقت مل جاتا تو یقیناً گارڈن اوسے ہلاک کرتا غرضکہ جب کمانیر نہ ہاتہہ آیا تو مجبور ہوکر گارڈن کن سان کو واپس چلا آیا - آخر فروری سنہ ۱۸۶۴ء تک گارڈن بلا کسی جنگ کے خاموش بیٹہا رہا - اور اوسی غصہ کے وجہہ سے خطاب شاہی اور انعام کے قبول کرنے سے انکار کیا - چنانچہ گارڈن کے سکوت کیوجہ سے باغیون نے پہر سر اوٹہایا آخرش مجبور ہوکر

اوسنے باغیون سے مقابلہ کرنا منظور کیا اور اسے سنگ اور کیانگ پر قبضہ کرکے ایک ایسی ضلع سے آگے بڑہا جسکے راہ مین اون لوگون کی لاشون سے بہری
تہین جو فاقہ کشی سے مرگئے تھے اور بعض اونہین کے جو زندہ تھے اپنے نیم جان ہمراہیون کے نگہبانی اس امید پر کر رہے تہے کہ اگر اب بہی
کچھہ غذا اونکو پہونچ جاتی تو شاید جان بر ہو جاتے - بعد اسکے گارڈن نے کن ٹانگ پر حملہ کیا - اب تک وہ ہر حملون مین افسر ہا
اور بجز ایک پتلی بینت کی چہری کی کوئی ہتیار اپنے پاس نہ رکہتا تھا اور اوسی چہری سے اپنے سپاہیونکو لڑاتا تہا اس چہری کو اوسکے
سپاہی جادو کی لکڑی فتحمندی کے لیے کہتی تھی - چینی سپاہی گارڈن کو ہمیشہ فوج کے مقدم دیکھہ کر یہہ نتیجہ نکالیتے تہے کہ یہہ شخص جادوگر
اور یہہ چہری اوسکے محافظ ہے لیکن متواتر دو حملون مین شکست کہا کر پس ہونے سے اوسکا جادو کہل گیا - گارڈن کے ران مین ایک
گولی لگی مگر باوجود اسکے میدان جنگ مین قایم رہ کر سپاہیون کو لڑاتا رہا بالآخر بکثرت خون جانے سے بیہوش ہوگیا اور مجبوراً اپنی
فوج کو ہٹا لیا اس اثنا مین ٹی مینگ کی لوگون نے فوسان پر قبضہ کر لیا اور دریچہ کو بہی دہمکانے لگے - چنانچہ گارڈن اپنے جہاز کے
چہت پر پڑا ہوا تدابیر جنگ کرتا تہا یہان تک کہ صرف دو چار سو سپاہی ہمراہ لیکر ایک ایسی جگہہ پر گہس پڑا جہان ہزارون ہی شخص تھے
اور جنگی کیفیت بخوبی معلوم نہ تہی وہان سے مقام دیسو پر حملہ آور ہوا مگر پہر تائپے نے تدابیر مین ناکامیاب رہا اور اس مرتبہ ایسا بڑا
نقصان اوٹھا کر پس پا ہوا جو کبہی کسی لڑائی مین نہین اوٹھا دیا تہا - غرضکہ شاہی فوج کے ساتھہ ہوکر دسو کو فتح کر لیا اور دو ایک
مرتبہ کی شکست کے بعد جنرل لی کے ساتھہ ہوکر ارمی کو جان کو فوکے قلعہ کو اوڑا دیا یہہ آخری لڑائی اس لشکر فتحمند کی تہی بعد اسکے
تمام فساد تین فرو ہوگئین اور پہر فوج کشی کی کوئی ضرورت باقی نہ رہی چنانچہ سولہ مہینے کی فوج کشی اور محاربہ مین چار شہر بہت بڑے
قبضہ مین آگئے اور دس بارہ سے زیادہ مقامات مضبوط و مستحکم ہاتہہ لگے - غرضکہ گارڈن نے بہت سی لڑائیان لڑین بادشاہ چین نے گارڈن
کو جو اس وقت برٹش فوج مین لفٹنٹ کرنیل کے عہدہ پر تہا بہت بڑا فوجی خطاب ٹی تو یعنے کمانڈر انچیف کا دیا اور ایک خلعت زرد پوشاک
و طاؤس کے پر کا عطا کیا - برٹش گورنمنٹ نے سی بی کا خطاب دیا غرضکہ باوجود ان سب باتون کے گارڈن جب اوس ملک سے واپس
ہوا تو ویسا ہی تہی دست تہا جیسا کہ چین کے جاتے وقت تہا - جس قدر تنخواہ جنرل نے پائی تہی وہ سب اپنے ماتحت فوج کے
ترقی لیاقت مین صرف کر دیئے تہے - گورنمنٹ چین کے عطیہ نقدی سے بہی انکار کیا صرف ایک طلائی تمغہ لیا تہا مگر اوسے بہی
لال کسیر کی روی کے قحط مین دیدیا - البتہ گارڈن کے پاس ایک نشان چین کے سپہ سالاری کا لٹکتا تہا جسسے وہ بعد اسکے چینی گارڈن
جب پکارا جاتا تہا - ۱۸۶۵ء سے ۱۸۷۱ء تک گارڈن مقام گریوسند مین رہا اور دریائے ٹیمس کے کنارہ پر جو کام بغرض حفاظت
و استحکام شہر کے تیار ہو رہا تہا اوسکی نگرانی کرتا رہا اس درمیان مین بہی اوسنے اکثر عمدہ و نیک کام کیے یعنے اونچے لڑکون کے اسکول
درست کرائے صناعی کے کارخانے اور مریض خانے بنوائے - خود گارڈن کا مکان جسمین اسکول اور شفاخانہ اور خیراتخانہ
ایسا تہا جو بجائے کسی افسر انجنیر کے پادری کا گہر کہا جائے اور جسمین خیرات بے انتہا جاری تہی ۱۸۷۱ء مین گارڈن برٹش گورنمنٹ
کیطرف سے ڈینیوبیک کمیشن مین مقرر ہوا اور دو برس تک مقام گلاز مین رہا +

قبل اسکے یہہ بات بیان ہو چکی ہے کہ کس طرح جنرل گارڈن بجائے سر سامول بیکر کے سوڈان مین مقرر ہوئے - جنرل گارڈن
کو دس ہزار پونڈ سالانہ مصر کیطرف سے دیا جاتا تہا مگر اوسنے صرف دو ہزار پونڈ سالانہ قبول کیا اور سواکم سے بربر تک ریگستان کی
راہ طے کرکے پہلے خارطوم مین گیا بعد اسکے دریائے جبل کے راہ سے مقام گوندہ کورو کو جو نام کے لئے گارڈن کے جدید ملک کا
پایہ تخت تہا پہونچا اور ابتدا اسے تدبیر اوسنے یہہ کی کہ وہان کے رعایا کو رضامند کیا اور مخصوص مقامات بردہ فروشی کے توڑ دئے - جنرل
گارڈن کے ہمراہی یوروپین لوگون نے بوجہہ خرابی آب و ہوا کے بہت کچہہ تکلیفین اوٹھائین مگر خود اوسکو کوئی اثر اوس آب و ہوا کا

غلامونکا کاروان ملک سوڈان مین

ہوا ۔ اٹھارہ مہینہ تک گارڈن نے گورنر جنرل ممالک متوسط کارہ کر اپنے معجزہ نمائیون کو خاتمہ تک پہونچایا ۔ جنرل [..] گارڈن
گوندہ کورو مین پہونچا تہا اوس وقت اوس قلعہ اور فطیکا مین جو قریب دو سو میل کے جنوب کے طرف واقع ہے کچھہ [..]
بہی لیکن اس فوج کی حالت نہایت ہی خراب تہی اور بوجہہ خوف کے کوئی سپاہی اوس فوج کا نصف میل تک [..]
جاسکتا تہا اس لیئے کہ رعایا آزردہ تہی اور انہین ضرور قتل کر ڈالتے ۔ گارڈن نے اپنے واپسی کے وقت تک سوڈان اور [..]
ذہین نزا کے درمیان مین بہترے مقامات بنوائے اور ایسین ان ملکون کی بہت محفوظ وسایل رسل و رسایل
قطع نظر اسکے وادی نیل کے باشندون کے دلونمین بہت کچہہ اعتبار بڑہایا اور راستی پیدا کی یہان تک کہ وہ [..] واسطے
اپنے پیداوار اون مقامات پر فروخت کے لیئے لاتے تہے جنہین گارڈن نے بنوائے تہے ۔ نیل اعظم پر جا صنابرہ [..]
کوروسکا اور حدیدہ کے لیئے بلا جبر و تعدی خراج بہی وصول کیا علاوہ اسکے گارڈن کی وجہ سے رابطہ اتحاد مصر اور ابی سینیا کے [..]
سے جو بوگنڈا مین بقوت تمام حکمرانی کرتا تہا پیدا ہوا اور نیل ابیض اور خارطوم سے وکٹوریا اور مین راکنا کثر مقامات کے مسافت
اور باوجود اسکے رعایا برگشتہ کیر مراہر حملہ کرنے مین مصروف تہا جو [..] تہذیب جدید کے منشا نفع سے بالکل انجان تہے اور
باہی لانے کے وسایل کو مذکورہ تین جہیلون سے درست کیئے ۔ [..] گارڈن کا قول ہے کہ اس ملک مین جتنیون کی [..] بمقابل
اونکے حکمرانون کے کہین اچہی ہے اور جو کچہہ تباہی اور خرابی اس ملک مین ہے وہ محض عرلوان اور [..] مرکشیا کے باشندون کے
باعث سے ہے ۔ جنرل گارڈن لکہتے ہین کہ گوندوکورو سے صد ہا میل کے فاصلہ پر جنوب کیطرف قبیلہ نوبی کے لوگ [..] چنانچہ
اونسے چاہا کہ اس قبیلہ کے لوگونمین بہی یہہ عمدہ ترقیان پہیلائین مگر جنرل کے جواب مین ان لوگون نے عجب طرح کے الفاظ کہے
کہ ہم لوگ آپ کے جبہ و تسبیح نہین چاہتے نہ یہہ چاہتے ہین کہ بادشاہ کی صورت بہی دیکہین بلکہ اپنے ملک کو چاہتے ہین اور اب
کو یہہ چاہتے ہین کہ ہمارے ملک سے تشریف لیجایئے ۔ ایک موقع پر کسی جادوگر نے [..] ہو کر کسی فوج کو کوسنے [..]
وہ فوج کسی بلا مین گرفتار ہوگی چنانچہ گارڈن کو اسبات کا یقین تہا کہ یہہ غضبناک دہمکیان ان لشکرون کی خالی نہ جاتین گی
اکتوبر ۱۸۷۹ع مین جنرل گارڈن نے یہہ سوچکر کہ مین نے ممالک متوسط مین کافی طور سے بندوبست کردیا شمال کیطرف روانہ
ہوا اور قاہرہ مین پہرکر شریف پاشا کی وساطت سے خدیو کو اطلاع دے کہ اب مین نوکری سے دست کش ہوتا ہون اور
دسمبر کے [..] دن تین لندن پہونچا ۔ باوجودیکہ گارڈن نے بہت کچہہ اوس ملک مین بندوبست کیا تہا پہر بہی [..] مصر کو
اوسکے جیسے دلیر جانباز یورپین کی ضرورت باقی ہے +

باب چہارم

مشتمل بہ واقعات ذیل

جنرل گارڈن کا دوبارہ سوڈان مین مزید اختیارات کے ساتھہ واپس آنا ۔ بغاوت دارفور ۔ جنرل گارڈن کا بردہ فروشون [..] تنہا
جاکر اونکا مطیع کرنا ۔ بردہ فروشی سوڈان ۔ دقتین جو بردہ فروشی کے انسداد مین پڑین ۔ گارڈن کا قاہرہ طلب ہوکر کمیشن خزانہ

مین شراکت کے لیئے جاتا - گارڈن کا مجسم ہیبت و وحشت ہونا بدکرداران سوڈان کے لیئے - گارڈن نے جو کام سرکاری خارطوم مین کیئے -
سلیمان ابن زبیر کا اپنے کو بادشاہ بحر غزل مشتہر کرنا - گارڈن کا اسکی بردہ فروشی کو نیست و نابود کرنا - سلیمان کا گرفتار ہوکر گولی مارا جانا - زبیر کا بعد
تحقیقات قاہرہ مین پھانسے پانا - خدیو مصر کے تخت مصر کی کنارہ کشی - گارڈن کا ہندوستان اور مری سس اور کیپ اور بیت المقدس جانا

جنرل گارڈن نے ایک اخبار کی کارسپانڈنٹ سے چند روز قبل روانگی سوڈان یہہ بابت بیان کی تھی کہ میرے تین برس کے زمانہ حکومت
سوڈان مین جو بالکل بخلاف اصول قواعد ترکی تھے اس بغاوت نے سر اوٹھایا - چنانچہ گارڈن کے اس کلام کی تصدیق اُن کارروائیون
سے بھی ہوتی ہے جو اوسنے سوڈان مین متعلق بہ انتظام ملک کے کین - جس زمانہ مین گارڈن ممالک متوسط کا گورنر تھا اوسنے یہہ دیکھا کہ
اسمعیل یعقوب پاشا گورنر سوڈان کیوجہ سے میرے عظیم کامون مین خلل پڑتا ہے اور گو اوسنے اپنے ممالک تحت حکومت مین آمد و رفت لونڈی
و غلامون کی بند کر دی تھی لیکن اب تک خارطوم ایک بہت بڑا مرکز بردہ فروشی کا تھا چنانچہ خدیو مصر نے جنرل گارڈن کو دوبارہ
طلب کرنے کی ضرورت سے اسمعیل یعقوب پاشا کو بوجہ بردہ فروشون سے سازش رکھتا تھا موقوف کرکے گارڈن کو تمام ملک سوڈان
و دارفور و ممالک متوسط کا گورنر جنرل مقرر کیا اور اوسنے بھی اپنے شرائط کے ساتھ اوس عہدہ کو قبول کیا - اور فروری ۱۸۷۷ع ابیسینیا
کی سرحدی تکرارون کے رفع کرنے کے لیئے مسوا کو روانہ ہوا - بعد رفع تکرار کرن پاشن ہت مین پہونچا یہہ ایک بہت بڑا قصبہ بوقوس کا ہے
اور یہان ولد المیکائیل جو ایک موروثی شاہزادہ تھا اور جسے جوہانس بادشاہ ابیسینیا نے فتح کرکے تخت سے اوتار دیا تھا بہم
بدستور تخت نشین کرکے نہایت عجلت کے ساتھ بسواری شتر خارطوم مین جو اب جدید گورنر کا دار الحکومت و پایہ تخت تھا پہونچا
یہہ وہ زمانہ تھا کہ سوڈان سے سپاہی بادشاہ روم کی مدد کے لیئے جنگ روس مین بھیجے جاتے تھے اور دارفور مین بوجہہ بغاوت
کے وہان کی فوج قلعہ بند تھی - زبیر پاشا جو اب تک قاہرہ مین نظربند تھا یہہ سوچکر کہ سوڈان مین گارڈن کی کامیابی سے میری
بربادی ہو جاوے گی اور جملہ ابواب محاصل جب گارڈن لے لیگا تو پھر دوبارہ سوڈان لوٹ کر جانے کے میرے موقع ہاتھہ سے
جاتے رہین گے اپنے رفقا کو جو زیر درخت اوسکے مطیع ہوئے تھے اور جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے یہہ پیغام بھیجا کہ اب اوس کام
کا وقت آگیا جسکے لیئے تم لوگون سے اقرار کرایا گیا تھا - مگر اس مقام کے پہنچنے کے پیشتر سے وے لوگ سلیمان ابن زبیر کے ماتحت
جنوب کیطرف غصہ ور بھیڑون کیطرح بغیر ہتھیار رہے تھے - ان لوگون کا بہت بڑا مقام شکا یا دہ مقام تھا جسکا نام گارڈن نے بحا
عدولار رکھا تھا - اسی مقام پر تمام آمد و رفت ان ڈکیتون اور قاتلون کی تھی اور ایک وقت مین وے بلا تکلف دس ہزار فوج بردہ
گیری کے لیئے تعینات کرسکتے تھے یا جو شخص بردہ فروشی مین مزاحمت کرے اوسکے مقابلہ کو بھیج سکتے ہین - مقام شکا العبید بہت بڑا ہے
اور بہت مضبوط حصار ہر چہار طرف اوسکے ہین - زبیر نے قریب تین یا چار ہزار حبشیون کے پکڑکر کم عمری سے اونہین اس مقام مین
رکھا تھا اور فوج مین بھرتی کرکے طریقہ جنگ اونہین تعلیم کیا تھا - اب جنرل گارڈن کو ایسے سپاہیون سے مقابلہ کرنا پڑا خود گارڈن
کے پاس چند بزدل مصری سپاہی تھے - اگرچہ بوجہہ مختلف قوانین بردہ فروشی کے جنرل گارڈن مجبور ہو رہے تھے تاہم قطع نظر اون
لونڈی اور غلامون کی جو لوگون کے گھرون مین تھے باختیار گورنر جنرلی یہہ حکم عام طور سے مشتہر کر دیا تھا کہ لونڈی و غلام کا گرفتار کرنا بالکل خلاف
قانون ہے اور گرفتار کنندہ اونکے قطعی مجرم ہین اور بحالت ثبوت جرم مستوجب سزا کے ہونگے - جب گارڈن خارطوم مین پہونچا تو وہان اوسے ہر قسم
کے لوازم متعلق بہ شان و شکوہ مشرقی ملے اور فوراً ہی وہ اون مشرقی قصون کے بطلان مین مصروف ہوا جو متعلق بہ قواعد
تھے - اپنے تخت حکومت پر بیٹھ کر اکثر گارڈن یہہ فقرہ کہا کرتا تھا کہ خداوند عالم کے مدد سے مین ہمیشہ میزان عدل کا پلہ برابر

رکہوگا۔ چنانچہ ایک مہینہ کے عرصہ مین تمام انتظامات کو ردوبدل کردیا اور دُرّہ سے جو ایک دریائی جانور کے کہال کا تہا سزا دینی موقوف
کی اور رشوت کا سخت انسداد کیا اور ایک صندوق سوراخدار ایک مقام پر رکہوا دیا جسمین کہ ہر قسم کے لوگ عرضیان شہر مین پانی ملنے
کے لیے چہوڑ دیتے تھے۔ چہہ ہزار باشی بزوق کو جو بجاے سرحدی حفاظت کے لونڈی و غلامون کے آمد و رفت مین اعانت کرتے
تھے منتشر کردیا غرضکہ خارطوم کے جملہ امورات کو انتظام کر کے ریگستان کی راہ سے دارفور کو روانہ ہوا۔ وہان ہارون نامی
ایک شخص نے جو سلطان سابق کے خاندان کا باقیماندہ تہا تمام شہر کو مقابل تخت مصر کے آمادہ جنگ کر رکہا تہا۔ چنانچہ گارڈن نے
فوراً اوسکو نکالکر انفشر اور دوسرے محصور قصبون کو دشمنون کے ہاتہہ سے چہین لیا۔ اس زمانہ مین سلیمان اور اوسکے پیرو دارفور کے
قریب کے ملک کو پامال کر رہے تھے گارڈن بھی اونٹ پر سوار ہو کر اسطرف روانہ ہوا اور اپنے ہمراہی فوج بہت پیچھے چہوڑ کر خود یکہ
و تنہا شہر مین داخل ہوا اور دوسرے روز صرف اوسی وردی کو پہن کر جو خدیو نے سلیمانیا کے کیمپ مین اوسے عطا کی تہی بلا کسی
ہتہیار یا ہمراہی کے سوار ہوا اور تین ہزار بردہ گیر مسلح سپاہیون کے بیچ مین سے گذر کر سردار کے خیمہ مین داخل ہوا اور وہان پہونچکر اوسکے
ساتہہ اسطرح سرگرم گفتگو ہوا کہ تم لوگ بغاوت پر آمادہ ہو مین اس ارادہ سے بخوبی مطلع ہون یاد رہے کہ تم سب سے ہتہیار چہین کر برباد
کر دونگا تمام لوگ یکبہ سکوت اوسکی گفتگو سن رہے تھے بعدہ سب کے سب ایک جگہہ مجتمع ہوے اور یہہ صلاح کی کہ آیا جنگ کیجاے یا
اطاعت کرلین۔ اس مقام پر یہہ امر بھی لحاظ طلب ہے کہ اگر لڑائی کی صورت پیدا ہوتی تو اسطرف یعنے گارڈن کے پاس صرف ایک کمزور قلیل
فوج تہی جنمین کا کوئی سپاہی بجز گارڈن کے ایسا نہ تہا جو باغیون کے خوف سے کانپتا نہو برخلاف اسکے اسطرف اُن لوگون کے پاس
ہمیشہ کے آزمودہ اور جنگ کے عادی سپاہی تھے جنکے پاس عمدہ بندوقین اور چہوٹی توپین بھی تھین۔ غرضکہ گارڈن کی جوانمردیون نے
اونکی تمام ہمتین پست کردین اور اون لوگون نے ایک خط گارڈن کو لکہا جسمین جنرل کی اطاعت قبول کی اور گورنمنٹ مصر کی خیر
خواہی پر قسم کی۔ چنانچہ سلیمان ابن زبیر پہلا شخص اونمین کا تہا جسنے یہہ معاہدہ کیا اور اطاعت قبول کی۔ جنرل گارڈن نے سلیمان
کی استدعا پر مقام سکا مین اوسے ملا اس مقام پر بردہ فروشی بہت ترقی پر تہے اور اوسے ملک بحر غزال کا گورنر جنرل بشرط اطاعت
و خیرخواہی گورنمنٹ مقرر کیا۔ شاید جنرل گارڈن نے اس تقرری مین اوس مثل پر عمل کیا کہ چور سے بڑہکر پاسبانی کوئی نہین
کرسکتا علاوہ انکے اور بھی بہتیرے بردہ گیر و بردہ فروش تھے جنکی خبرگیری اور دفعیہ گارڈن کو منظور تہا۔ مجموعی مسئلہ بردہ فروشی کا
جسکے دفعیہ مین کوشش کیجاتی نہایت ہی دشوار تہا۔ جو انسان * لونڈی و غلام بنانے کی غرض سے گرفتار کی جاتی تھے اونکے زندگی
کے تین اسلوب تھے مقام سکا مین جہان وہ پہلے پہل لائے جاتے یہہ دستور تہا کہ وہان اونکے ساتہہ عمدہ برتاؤ ہوتا تہا اور مثل مویشیون کے
جس درجہ تک اونکی عمدہ حالت ہوتی ویسے ہی زیادہ قیمت پر فروخت ہوتے بعد بک جانے کے پھر اون پر سختی و مصیبت کے دن خریدارون
کے ہاتہہ سے آتے تھے یعنی زنجیرون مین جکڑے ہوے اور لکڑی کا جوا (شیبس) پڑا ہوا کاروانون کے ساتہہ بہت بڑے
بڑے سفر ریگستانون کے طے کرتے تھے۔ اور جب وے بوجہ کم خوراکی اور قطع مسافت سے گہل جاتے اور بخار سے کمزور ہوجاتے اور دہوپ
سے جہلس جاتے تو صدہا اونمین سے راستہ مین چہوڑ دیے جاتے مگر قبل اسکے کہ وہ زندہ گدہ اور شغال کے طعمہ کیے جاتے یہہ رحم اونکے حال
پر کیا جاتا تہا کہ تپنچہ کے گولے اونکے مغز مین اسپار سے اوسپار کر دیجاتے تھے۔ تیسری وہ حالت تہی جبکہ وے خانگی لوگون کے ہاتہہ
بک جاتے تھے اور صرف خانگی کام اون سے لیا جاتا تہا چنانچہ ممالک مصر مین اونپر کوئی سختی نہین ہوتی تہی بلکہ اس تیسری حالت مین وہ بہ آرام
بسر کرتے ہین۔ مصر مین لونڈی و غلام کا رکہنا ہے نہین بلکہ بیع و شرا بھی اوسکا جائز سمجھا جاتا ہے۔ جنرل گارڈن نے یہہ خیال کیا
کہ اسکا انسداد کلیتاً بجز اسکے اور کسی طرح ممکن نہین کہ سرحد پر ایک مسلح فوج رہا کرے کہ وہ بردہ گیری مین انسداد و مزاحمت کرے

جنرل گارڈن نے حتی الوسع بردہ فروشی کے انسداد مین کوشش بلیغ کی
لیکن اخیر کار اوسے مجبورانہ طور سے یہہ تسلیم کرنا پڑا کہ گو تمامی سوڈانیون کے
موت و زندگی میرے قبضہ مین ہے تاہم اس خرابی کا رفع کرنا امید و خیال
سے باہر ہے۔ بڑے بڑے قافلون کو تو گارڈن نے روک دیا لیکن دارفور
اور کردخان مین ایسے بددی قبیلہ کے لوگ آباد تھے جو گویا خود سر تھے اور

جنوبی حبشیون
کو پکڑ لیجاتے تھے
یا اپنے ہم جنس
بدؤن سے جو مصر
کے فرضی سرحد سے
باہر رہا کرتے تھے
کپڑے کے عوض مین
اونہین لیتے تھے چنانچہ یہہ
لونڈی و غلام چار چار اور پانچ
پانچ کرکے ملک مصر مین داخل ہوتے
اور دوسرے چھوٹے چھوٹے سوداگرون
کے ہاتھہ جو اسی غرض سے ان ملکون مین آتے
تھے بیچ ڈالتے۔ اور پھر یہہ سوداگر تین تین چار چار
کرکے ان غلامون کو زیادہ آباد ملکون مین دوبارہ فروخت
کرنے کے لئے لیجاتے تھے۔ گارڈن نے یہہ تدبیر سوچی کہ یہہ
تجارت اس طرح رک جاے گی کہ بعض قبیلہ کے لوگون کو اجازت
دیجاے کہ جب اونکے طرف سے بردہ فروشون کا قافلہ گذرے تو وہ اونکو
گرفتار کر لیا کرین لیکن اس کارروائی سے ان غلامون کے حالت مین صرف
اسقدر اختلاف ہوگیا کہ چولہے سے بچ کر بھاڑ مین جھونک دئے گئے۔ حقیقتاً
یہہ لونڈی اور غلام اس امر کو زیادہ تر پسند کرتے تھے کہ جہان وہ جاتے تھے وہان
پہونچکر کسی خدمت پر مامور ہو جائینگے بجاے اسکے کہ ان بدؤن کے غلامی مین رہین جنہون نے اونکو اون بردہ فروشون
کے ہاتھہ سے چھڑایا تھا۔ جن لونڈی غلامون کو جنرل گارڈن یا اوسکے ماتحت افسرون نے چھڑایا تھا
اونکے نسبت یہہ مختلف دقتین پیش آئین اول تو اونکا کھلانا یا اونکے وطن کو واپس بھیجنا دشوار تھا اور اگر وے
بلا قید چھوڑ دیجاتے تو مثل غلامان مفرور کے دوبارہ پکڑ لئے جاتے جیسے آوارہ مویشی پکڑ لیجاتے ہے اور وہ مال گرفتار کنندہ کا ہو جاتا

خارطوم مین چند روز توقف کے بعد گارڈن دریاے نیل کے راہ سے بریلورد نگولا کیطرف روانہ ہوا لیکن وہان سے پھر فوراً ہی یہہ خبر پاکر
خارطوم کو لوٹا کہ سنار پاے ابیسنیا کے لوگون نے حملہ کیا ہے چنانچہ وہانسے وہ سیدہا بیورا کے ریگستان سے ہوتا ہوا جب سنار مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ یہہ افواہ
بالکل غلط تھی بعد اسکے وہانسے وہ لوگاس کے ملک مین گیا کہ وہان پہونچکر ولد مکاتیل کے حالات دیکھے اسلیئے کہ پھر اوسنے سرحد پر تکلیف دہی
شروع کردی تھی چنانچہ وہان پہونچکر اوس ہنگامہ کو بھی دفع کردیا - اثناے زمانہ تک جنرل گارڈن نے ایک برس ایام ملازمت اپنا سوڈان
مین بسر کیا اور اس اثنا مین اصلاح ملک مین عجیب غریب کارنمایان کی صرف اونٹ پر سوار ہوکر ۸۴۰۰ میل تک پھرا جسکے بہ نسبت وہ لکھتا ہے کہ اونٹ
کے سواری کا یہہ نتیجہ ہوا کہ میرا دل یا پھیپڑا اس سواری کے تکان سے الٹ پلٹ ہوگیا - خارطوم کو لوٹتے وقت اوسی قاہرہ سے طلبی کا تار ملا کہ
وہ مصر مین پہونچکر انتظام خزانہ مین مدد دے اسلیئے کہ قوت کی نہایت ابتر حالت ہے ۷ مارچ ۱۸۷۸ء کو قاہرہ مین بکمال اعزاز واکرام داخل ہوا اور جلسہ دعوت مین خدیو مصر داہنے طرف
دسترخوان پر جگہہ پائی اور اوس وقت یہہ فقرہ اوسکے زبان سے نکل آیا جو نہایت سچائی اور آزادی سے بھرا ہوا تھا یعنے جو آفتاب
ایسا چمکتا ہوا بلندی پر پہونچا وہ لوان غار تاریک مین ڈوب گیا - غرضکہ ایک مہینہ کے اندر وہ کسیقدر بیقدری کے ساتھ ممالک جنوبی
کے ملاحظہ کو روانہ ہوا جو اوس وقت زیر حکومت اوسکے تھے اور رؤف پاشا اپنے قدیم دشمن کو حکومت جبر اسے معزول کرکے سواکن
و بربر کے راہ سے خارطوم پہونچا اور وہان مہینون تک معاملات ملکی اور انتظام خزانہ مین مصروف رہا - خزانہ کی حالت اوس وقت
درست ہوئی جبکہ اکثر ملازمین نالایق و ناانصاف کو اوسنے برخواست کردیا اور بردہ فروشی کو بالکل نیست و نابود کردیا - واقعی بردہ
فروش پاشاؤن اور دوسرے بدکردارون کے لیئے گارڈن کی ذات ہیبت مجسم تھے - چنانچہ سات برس قبل اسکے گارڈن نے
اپنی بہن کو خارطوم سے یہہ فقرات تحریر کیئے تھے کہ تیرے بھائی سے یہان کے تمام لوگ خوف کہاتے ہین اور مین خیال کرتا ہون
کہ عزت بھی کرتے ہین اگر لوگ مجھے بہت زیادہ نہین پسند کرتے - اور سوڈانی تو تیرے بھائی کے روبرو کانپتے ہین - ایک سیاح
سویڈن کا جو اوس زمانہ دارالحکومت خارطوم کو بنظر سیاحت گیا تھا گارڈن کے طریق کارکردگی کا نقشہ اسطرح کہینچکر بیان کرتا ہے کہ
مین ایک صحن سے گذرکر جو سپاہیون سے بھرا تھا ایک چھوٹے کمرہ مین پہونچا جسمین دو منشی میز پر بیٹھے لکھرہے تھے اس کمرہ سے
ہوکر ایک بہت بڑے مربع کمرے مین گیا اس کمرہ مین متعدد کھڑکیان دونو جانب تھین اور بہت کم اسباب نمایشی تھا جیسا اکثر مصر کے
تاجرون کے کمرون مین ہوتا ہے تین طرف دیوار کے جانب دیوان خانہ تھا - کمرہ تمام افسرون اور سوداگرون اور ملاؤن سے بھرا
ہوا تھا اور سب کے سب گارڈن سے ہمکلام ہونے کے منتظر تھے - غلامان حبشی قہوہ اور سگار تمام قائلیون کے روبرو پیش کرتے تھے
اوس کمرہ کے بیچ مین ایک بہت بڑی مربع میز کے قریب سیاہ لباس پہنے ہوئے تنہا بیٹھا تھا اور پشت اوسکے کھڑکیون کے جانب
تھے اور وہ اپنا ہاتھہ آرام کے لیئے میز پر ٹیکے تھا - اور وہی گارڈن تھا جو کچہہ مین نے اوسکے بہ نسبت سنا تھا اوسکے اعتبار سے مین خیال
کرتا تھا کہ وہ ایک اصلی برٹین یعنے انگلستانی کا نمونہ ہوگا دراز قد ہوگا اعضا بڑے بڑے ہونگے ڈاڑہی بڑی ہوگی مضبوط
و تیز صورت ہوگا جسکے ایک چشم و ابرو کی گردش سے ان وحشی یا نیم وحشیون پر رعب چھایا ہوگا مگر وہ کسیطرح ایسا نہ تھا
بلکہ ایک چھوٹے قد کا آدمی منحنی صاف و زرد چہرہ بال ڈاڑھی کے بڑے چتھرے ہوئے دوراندیش قریب قریب خواب آلودہ مگر
باوجود اسکے ہیبت و چالاک نگاہ سے ایک حیرت انگیز سنجیدگی پائی جاتی تھی - جیسے کوئی عالم گوشہ تنہائی مین بیٹھا ہوا ہے
مضامین سوچا کرتا ہے - آواز اوسکی نہایت ہی نرم و باریک تھی جملے مختصر اور ترک کے بولتا تھا مین اور کہنا چاہتا تھا جسے ہمکلامی کے
وقت برابر اس نگاہ سے دیکھتا تھا جسسے جواب کے انتظار نکلتے تھے - اور میرے چہرہ کو اس طرح دیکھتا تھا کہ آیا یہہ شخص لائق اعتبار کے ہے
یا نہین - مجھے یہہ امید تھی کہ وہ حالات سفر کو سنکر اوسسے کچھہ منتفع بہ ہوگا مگر اوسنے اسطرف کچھہ توجہ بھی نہ کی گارڈن کی

سلیمان کی بغاوت میں ایک
بدوی کا عرصہ جنگ میں حملہ

خلقت ہی ایک نہایت متین اور مہذب واقع ہوی تہی - حتی الامکان سیاحون کے اعانت مین کسی طرح دریغ نکرتا تہا گو اونکے سفر و سیاحت
کے حالات سے خود متمتع نہ ہوتا تہا - ہمہ تن وہ اوسی کام مین مشغول رہتا اور اپنی اوقات بسر کرتا جسپر وہ مامور تہا یعنی لونڈی اور غلامونکا
آزاد کرنا چنانچہ اس کام کے انجام دہی مین برسون سے اوسنے کوشش ہاے بلیغ کین اور اپنے ذاتی فواید سے کنارہ کش ہوگیا تہا
جس زمانہ مین کہ گارڈن خارطوم مین ان مہمات کے انصرام مین مشغول تہا سلیمان ابن زبیر نے جو گورنر بحر غزل کا تہا اپنے باپ
زبیر کے ہمراہیون اور مریدون کو جمع کرکے علانیہ طور سے بغاوت کردی اور اپنے کو بادشاہ مملکت مشتہر کردیا - اور متعدد بیت
المال مصری پر قبضہ کرکے فوج سرکاری جو دم ادریس مین تہے اوسے قتل و غارت کر ڈالا - سلیمان کے اس کارروائی سے تمام
بدوئن کے قبیلے اوسکے جہنڈے کے نیچے جمع ہوگئے اور اب چہہ ہزار فوج کا وہ سردار ہوگیا - جنرل گارڈن کو اوسوقت خارطوم
کا چہوڑنا غیر ممکن تہا لہذا اوسنے اپنے معتمد علیہ لفٹنٹ رومولس جیسی کو سلیمان سے مقابلہ کے لیے روانہ کیا - ان دونوں کی لڑائیان
نہایت ہی پر جوش تہین اور متعدد لڑائیون کے بعد بہی یہہ بغاوت فرو نہوئی جسنے کو بغرض فراہمی فوج اور حالت ملک کے جو پر آشوب ہو رہے
تہے مجبورانہ اس مقام پر ٹہرنا پڑا - مگر آخر دسمبر مین سلیمان سے برابر لڑائیان لڑتا ہوا دم ادریس تک پہونچا اور وہان متعدد لڑائیان
لڑین جسمین باغیون کا مجنونانہ غصہ اون بہادرانہ تدبیرون سے جو فتحیابی کے لیئے مناسب تہین فرو کردیا - مکرر حملات کے بعد مارچ
۱۸۷۹ء مین جسنے نے ایک مقام محفوظ پر قبضہ کرلیا اور چہوٹے ٹیکرون کی آوٹ سے دشمنون پر ایسی آگ برسائی کہ وہ لوگ پس پا
ہوکر بہاگ گئے اور وہ ضلع اونسے بالکل پاک ہوگیا - قریب دس ہزار لونڈی و غلام دشمنون کی جسنے کے ہاتھ آئے جنہین اوسنے آزاد کردیا
بعد اسکے وہ سلیمان کا پیچہا کرتا ہوا دم سلیمان تک پہونچا یہہ مقام سلیمان ہی کی نام سے مشہور کیا گیا تہا - اور اوسکا مقابلہ کرتا رہا
اسی درمیان مین مصر سے گارڈن کی طلبی کا پہر حکم پہونچا مگر وہ جانے سے مجبور ہوگیا آخرش خدیو نے اوسے حکم دیا اولاً مقام
غارشکا مین جاکر بردہ فروشی کا انسداد کرے بعدہ جسنے کا شریک ہو - چنانچہ گارڈن بتعجیل تمام اوسطرف روانہ ہوا اور راستہ مین جہان
اوسے لونڈی غلام ملتے اونہین آزاد کرتا جاتا تہا - سلیمان نے گارڈن کی فوج مین اپنے مخبر بہیجے تہے جنہین اوسنے گرفتار کرکے قتل
کر ڈالا غرضکہ گارڈن کا خوف اسطرح ان بردہ فروشون پر چہایا کہ اپنے اپنے لونڈی و غلام چہوڑ چہوڑ کر وہ لوگ چہار طرف منتشر ہونے لگے
لیکن اسکا نتیجہ ضرور ہوا کہ جو لونڈی و غلام وہ لوگ چہوڑ کر بہاگ گئے تہے وہ آوارہ پہرتے تہے اور عرب لوگ بہیڑ و بکری کے طرح اونہین
پکڑتے تہے - اسکا کو صاف کرکے گارڈن طوشیا کو روانہ ہوا اور وہان پہونچکر جسنے سے ملا اور اپنے فیض دلی سے اوسے بہت کچہ انعام
و اکرام عطا کیا غرضکہ جسنے بدستور سلیمان کا پیچہا کرتا رہا یہان تک کہ اوسے مع اوسکے دس معزز ہمراہیون کے گرفتار کرکے قتل کر ڈالا -
ان مقتولین کے پاس سے زبیر کی تحریرات مشتمل بہ تحریک و اشتعال پاس بغاوت کے اس قسم کے ملین جسکے بنا پر اوسکی بہی تحقیقات مصر مین کی
گئی اور اور بہانسے ویدیا گیا مگر باوجود اسکے قاہرہ مین رقم پنشن اوسکے بدستور سابق اوسے ملا کی - ہارون جو تخت دار فور پر بیجا طور سے قابض
ہوگیا تہا قتل کیا گیا اور فوج اوسکے منتشر کردی گئی - اب ملک سوڈان مین تسلط اور امن کامل ہوگیا اور چراغ بردہ فروشی (گو چند روز
کے لیئے سہی مگر) گل ہوگیا -

جولائی کے مہینہ مین جب گارڈن خارطوم کو واپس آرہا تہا اثناے راہ مین اوسے دریافت ہوا کہ خدیو مصر اسمعیل پاشا نے تخت سلطنت
سے دست کشی کی یہہ خبر سنکر وہ فوراً قاہرہ کو روانہ ہوا اور وہان خدیو جدید توفیق پاشا سے مل کر یہہ بات کہی کہ اب مین سوڈان کو واپس
نہ جاؤنگا لیکن آخرش مجبورانہ طور سے ابنسیبا کے مشن مین تعینات ہوکر بادشاہ جوہانس کے ذاتی خاندانی کے جہگڑون کے
بندوبست کے لیئے گیا - ان سخت کوششون اور مشقتون کے وجہ سے گارڈن کے تندرستی مین خلل آگیا تہا لہذا تبدیل آب و ہوا

کی غرض سے چندروز کے لئے انگلینڈ گیا آتا ہے راہ مین آٹھہ روز تک خدیو اسمعیل کا مقام نیپلز مین مہمان رہا۔ اپنے قیام کے زمانہ مین اوسنے اپنی راے اسبارہ مین ظاہر کی کہ سلاطین کیطرف سے اسمعیل کو تخت سے اوتار دینے کیوجہہ سے صرف نا اتفاقی ہے ہنکین پیدا ہوئی بلکہ معاملات ملکی مین سخت چوک ہوگی جو بہت جلد باعث تاسف اونکے لئے ہوگا۔ اور خود اسمعیل پاشا سے اوسنے کبہی کبہی یہہ بات کہدی کہ آپ نے جو کچہہ انسانی ہمدردی مین کوشش کی کسی نے اوسے نہ سمجہا بہرکیف آپ چندے مطمئن رہین عنقریب وہ روز عدالت آئیگا اور آپ ہی ہون گے جو مصر کے اقبال کو پہر درست کرین گے اور وہ متبرک کام جسے آپ نے شروع کیا تہا ختم کو پہونچائین گی۔ جس زمانہ مین لارڈ رپن گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوئے تہے گارڈن بہی اونکا پرائیوٹ سکرٹری مقرر ہوا مگر بمبئی پہونچکر اوسنے استعفا دیدیا اور اپنی ناامیدی ظاہر کی کہ مقابلہ یہان کے حالات کے وہ خدمات جو اوسے انجام دینے چاہئین ادا نہ ہوسکین گی۔ اسے زمانہ مین چین سے اوسکی استدعا آئی اور وہ چین گیا اور وہان پہونچکر جو اختلافات درمیان چین و روس کے پیدا ہوگی تہی اونہین اپنے کوشش و دباو سے امن وامان کے ساتہہ مبدل کردیا ۱۸۸۱ء کے موسم بہار مین کمانڈنگ انجنیر شاہی مقرر ہوکر مرسس گیا اور وہان سے مئی آیندہ مین کیپ گیا وہان جاکر اون سختیون مین باسٹو کی مدد کی جو اوسوقت وہان پیش تہین اور پہر انگلینڈ لوٹ آیا وہان سے چندروز بعد بیت المقدس گیا اور وہان ایک سال تک جورسلم کے باہر گوشہ نشین رہکر جو لوگ بیت المقدس کے زیارت کو جاتے تہے اونہیں یہہ بات ثابت کرتا رہا کہ وہ مقامات معظم یہہ نہین ہین جنکی لوگ اس زمانہ مین تعظیم کرتے ہین۔ اور نیز چارڈن کے متعلق بہی اکثر کام وہان کرتا رہا۔

باب پنجم

مشتمل بہ واقعات ذیل

سوڈان مین رؤف پاشا کا بجاے گارڈن کے مقرر ہونا۔ گذشتہ ظلم و تعدیون کی تجدید۔ عربی پاشا کی بغاوت کیوجہہ سے خدیو مصر کے حکومت مین خلل آنا۔ سوڈان مین اوس بغاوت کا سر اوٹھانا جسکا بیج مہدی نے بویا تہا مہدی موعود اور ظہور اوسکا۔ محمد احمد مہدی کاذب۔ اوسکی اصلیت و شکل و صورت۔ اوسکا ابتداءً علم قرآن ایک نجار کشتی ساز کے یہان اوسکا کام سیکہنا۔ وہان سے بہاگ کر مدرسہ درویشان مین جو قریب خارطوم ہے داخل ہونا۔ یہان تعلیم مذہبی کا تکمیل کرنا۔ اور درویش بنایا جانا۔ ایک غار مین جو مقام آبا مین تہا اوسمین بیٹہہ کر بے انتہا صوم و صلوٰۃ مین اوسکا مشغول رہنا۔ تقدس و پرہیزگاری مین بہت بڑا نام پیدا کرنا۔ متعصب درویشون کا اوسکے گرد جمع ہونا۔ اپنے مہدی ہونیکا اون درویشان ہمراہی پر اظہار پہر عام طور سے اپنے سفارت و ظہور کا اشتہار۔ رؤف پاشا کا اپنے مخبر مہدیکے پاس اوسکے کا نسالی ہاے ناجایز کی شکایت مین روانہ کرنا۔ متواتر شکست اُن فوجون کی جو مہدی سے مقابلہ کو بہیجی گئین۔ سوڈان مین دفعتہً بغاوت کا پہیل جانا۔

گارڈن نے اپنے عہد حکومت مین ہر قسم کے قواعد عدل و انصاف کی جاری کئے تھے جو بعد اوسکے بوجہہ بدانتظامی اوسکے جانشین کی بغاوت
کیطرف منتہی ہوگی - گارڈن نے وقت تقرر اپنے خدیو سے یہہ بات کہدی تھی کہ مین سوڈان مین اس طرح کا بندوبست کردونگا کہ دوام کے
لئے ترکون اور سرکیشیا کے لوگون کو وہان حکومت کرنے غیر ممکن ہوجاے گی - انصافانہ طور سے خلایق کے ساتھہ برتاو کرنے سے
اور اون لوگون کے ساتھہ بہ بے رحمی پیش آنے سے جو خلاف قانون چلتے تھے گارڈن نے نشان حکومت گورنمنٹ مصر کا اسقدر
بلند کردیا جو کبھی قبل اسکے ان ملکون مین نہ بلند ہوا تہا - مگر ساتہی اسکے گارڈن کے بردہ فروشی کی انسداد کی حکمت عملی نے
گورنمنٹ مصر کیطرف سے لوگون کو آزردہ و بدبرگشتہ کر رکہا تہا - اسکا سختی کے ساتہہ اوس تجارت کو روکنا جسے سوالی اور رفاحہ دنگولا
وسے لوگ ازروے قرآن کے جایز اور انصافانہ سمجھتے تہے نیز صدہا آدمیون کا قتل کر ڈالنا جو اس تجارت مین معروف تہے
بہتیرے دلون کے بگڑنے کا باعث ہوا اور سلطنت مصر کیطرف سے جو مخالفت کہ دلون مین وہان کے لوگون کے موجود تہے اوسمین
اور زیادتی ہوئی گارڈن کے بعد رؤف پاشا جسے خود گارڈن نے دو مرتبہ بجرم استعمال ناجایز موقوف کیا تہا بجاے اوسکے گورنر
جنرل سوڈان کا مقرر ہوا - اور گارڈن کے حکمت عملیون کے بدلنے کے بعد لورایی افسر اوسکے بہ سر براوردہ ہوئے اور دوبارہ ترکی
و سرکیشیا اور باشی بزوق کے لوگ ان کمبخت سوڈانیو کے لوٹ کے لئے چھوڑنے گئے - ٹکس بہت سختی کے ساتہہ مقرر کئے گئے
رؤف نے صرف گورنمنٹ مصر ہی کے خزانہ بہرنے کا بندوبست نہین کیا بلکہ اپنا جیب خاص بہی بعجب جبر تعدیون سے پر کرنے کا سامان
کیا - کوئی چیز ایسے باقی نہ تہی جسپر ٹکس نہ لگایا گیا ہو - اور کسی قسم کی پیداوار زمین کی ایسی نہ تہی جسپر چہارگونہ اور پنجگونہ اوسکی مالیت
سے زیادہ ٹکس نہ قایم ہوا ہو یہان تک کہ باشندے وہان کے سخت ناامیدی کی حالت مین اپنے کھیتون کو غیر مزروعہ چھوڑکر آوارہ
ہوگی اور بردہ فروشی اور لوٹ مار مین مصروف ہوئے - غرضکہ نہ صرف ٹکس ہے بلکہ طریقہ وصول نے اوسکے تمام لوگون کو سلطنت
مصر کے طرف سے سخت آزردہ کردیا - سب سے زیادہ ضروری آدمیون کا محصول تہا جو خانہ بدوش قبیلون سے وصول کیا
جاتا تہا اور چونکہ بدوی اس ٹکس کو بہ سہولت نہ ادا کرتے تہے اس نے باشی بزوق لوگ اون قبیلون مین جاکر اداے محصول
پر شے رہتے تہے - اور آزادانہ طور سے یمون مین رہ کر سامان تعیش بہ جبر و تعدی حاصل کرتے تہے اور بیباکانہ طور سے
اون غریبون کے عورات و لڑکیون کو اپنے مصرف مین لاتے تہے اور اگر وے لوگ اداے ٹکس مین کچھہ بھی تامل کرتے تو
اونکے انگوٹھی باندھ کر برہنہ دہوپ مین کہڑا کرکے کوڑی لگاتے یا اور کوئی سخت سزا دیتے تہے جسکا نتیجہ آخر یہہ ہوا کہ مصری ملازمین
کے اس جبر و تعدی کیوجہ سے سوڈانیون کی آزردگی اور مخالفت حکومت مصر سے بحد سے زیادہ ہوگی - اور عربی پاشا کی بغاوت
کیوجہہ سے توفیق پاشا خدیو مصر کے حکومت کا سوڈان مین بالکل خاتمہ ہوگیا - بردہ فروشی کی انسداد کیوجہ سے خارطوم کے
اور تجارتون مین کمی آگئی تہی اور دارفور مین جہان اسکا خاص مرکز تہا ہزارون آدمیون کے پیشہ مین خلل پڑ گیا تہا اور ہر
بردہ فروش یا بردہ گیر دل مین بغاوت کا خیال رکہتا تہا - ترکی اور سرکیشیا و باشی بزوق سوڈان مین بلکبر پاکی لوگون کیطرح
تاراجی ملک اور ظلم و تعدی کرنے لگے چنانچہ اس ظلم و جور کا یہہ نتیجہ ہوا کہ تمام ملک مین ناراضی پہیل گئی اور اس وجہہ سے گورنمنٹ
مصر کیطرف سے جو حکام وہان تھے اونہون نے حفاظت کے نظر سے فوج کی تعداد بڑہاے اور اس اضافہ فوج کیوجہہ سے
ٹکس مین بہی اضافہ کردیا اسیطرح تمام امورات سلطنت تاریکی کے پہیر مین پڑ گئی اور بڑے بڑے بغاوتون کی انسداد مین خزانہ
کثیر صرف ہوگیا اور جملہ امورات درہم و برہم ہوگی - قحط و قلت پیداوار اور عموماً استعمال مال نے جو بجبر و تعدی باعث عام
ناراضمندیون کا تہا زمین بغاوت کو اسیطرح تیار کردیا کہ مہدی نے جو تخم بغاوت کاشت کیا تہا اوسمین پودے نکلنے لگے -

یہہ بات بھی لحاظ طلب ہے کہ حکام نے اسباب کے سمجھنے مین غلطی کی کہ موجودہ بغاوت کا سبب کوئی امر مذہبی تہا - گارڈن کا قول ہے
کہ جسطرح رعایا کے ساتہہ سلوک کیا گیا باعتبار اوسکے اونکو بغاوت ہی کرنا مناسب تہا اور بجاے اسکے کہ مہدی ایک پیشواے مذہب
کہا جاے گارڈن کہتا ہے کہ وہ مجسم عام رعایا کی ناراضگی تہا ورنہ بجاے خود مہدی ایک کہلوتا تہا جیسے الیاس زبیر کے
خسر نے جو بہت بڑا بردہ فروش البعید کا تہا آگے رکہدیا تہا - اور مذہب کے پردہ مین اوسکی یہہ غرض تہی کہ حقوق بردہ فروشی
کے حفاظت کرے - لفٹنٹ کرنیل اسٹوارٹ کا بیان ہے کہ بغاوت کیوجہ عہدہ دارون کا ضعف اور طمع تھی خاصکر جنوبی
ملکون مین سوڈان کی بوجہہ انسداد بردہ فروشی اور ضعف فوجی کے بشمول اون ظلم و تعدیون کے جو باشی بزوق
لوگون کے ہاتہہ سے ہوئی تہین بغاوت پیدا ہوے - کونسل حضن سال جو بیس برس تک خارطوم مین رہا تہا لکھتا ہے کہ
انسداد بردہ فروشی اور گورنمنٹ مصر کا تجارت کو اپنے ہاتہہ مین لے لینا اور عام بدنظمی معاملات کے اور وحشیانہ
برتاو حکام مصری کا شیوخ قبایل کے ساتہہ اس امر کا باعث ہوا کہ قلوب لوگون کی بغاوت کیطرف رجوع ہوے - چنانچہ حال
کی بغاوت تعصبات مذہبی کا نتیجہ نہین ہے بلکہ حکام مصری کے جور و تعدی کا جس سے لوگون دل پہر گئے تھے - مسٹر فرنگ پادر
سفیر انگلستان کی اس بغاوت کے نسبت یہہ راے تہی کہ مہدی اس بغاوت کا اصلی سبب نہ تہا بلکہ وہ ظالمانہ ٹکس تہا
جو تمام سوڈان پر قایم کیا گیا اور یہہ ہی خاص سبب بغاوت کا ہوا - چنانچہ باعتبار بیان اسی سفیر کے ہر عرب پر لازم قرار
دیا گیا تہا کہ وہ اپنے اور اپنے بچون اور جورو یا جورون کی بابت جدا جدا ٹکس ادا کرے اور یہہ ٹکس سال مین تین مرتبہ
وصول کیا جاتا تہا یعنے ایک مرتبہ خدیو کے لیے پہر دوسرے مرتبہ تحصیلدارون اور ضلع کے حکامون کے لیے اور تیسرے مرتبہ گورنر
کے لیے - یہہ دونو اخیر الذکر محصول بالکل ناجایز تہے تاہم قریباً دام دام لوگون سے وصول کرلئے جاتے تہے اگر کوئی سوڈانی زرا
کرنا چاہتا تو اولاً محض حصول اجازت کے لئے اوسے ۵۰ روپیہ سالانہ دینا پڑتا تہا اور پہر ستر روپیہ سالانہ دریاے نیل کے
پانی لینے کی اجازت حاصل کرنے مین دینا ہوتا تہا اسلئے کہ بغیر پانی کے زمین بلوہی رہ جاتی - اور جو شخص ان قواعد کے خلاف
ورزی کرتا چہپر اوسکے جلا دئے جاتے تہے اور خود مدت العمر کے لئے قید ہو جاتا تہا - علاوہ اسکے اپنے کہیتون کی پیداوار کی
فروخت کی اجازت حاصل کرنے مین بھی اوسے ایک ٹکس ادا کرنا ہوتا تھا اور جب پیداوار عمدہ ہوتی تو مالک کو دونا محصول
ادا کرنا پڑتا یعنے ایک تو سرکار کو اور دوسرا پاشاؤن کے اخراجات خانگی کے لئے - اگر کسی کے پاس کشتی تجارتی ہوتی اور وہ
برابر مصری جہنڈا اوسپر نہ اوڑاتا تو چالیس ۴۰ جرمانہ مالک پر کیا جاتا اور بعد اسکے جب پہر وہ ۴۰ ادا کرتا تو اوس پھریرے
کے لگانے کی اجازت دیجاتی - ہر شخص پر لازم تہا کہ جو کوئی شخص کوئی استحقاق حصول زر کے لئے حاصل کرتا یا بیکار رہتا
دونو حالتون مین محصول ادا کرتا اگر وہ محصول نہ ادا کرسکتا تو اوسے دُرّے لگائے جاتے اور قید کیا جاتا - اس امر کا کچھہ لحاظ
نہ کیا جاتا تہا کہ اوس غریب نے کس طرح چار پیسے پیدا کرکے جمع کئے تہے چنانچہ یہہ تحصیل کنندہ لوگ جو وہان تعینات رہتے
اوسے بھی اپنے مالک یعنے کسی بے یا پاشا کے واسطے چورا لیتے تھے اکثر جہونپڑون کو ڈہا دیتے اور صحن مکان اور کہیتون
کو اس غرض سے کہود ڈالتے کہ شاید اون مین سے کچھہ پوشیدہ کیا ہوا روپیہ ہاتہہ آجائے - اگر کوئی دہقانی اپنے اہل
و عیال کے لئے کچھہ کپڑی خرید کرتا یا اپنے جہونپڑی کے مرمت دہوپ کے بچاؤ کے نظر سے کرتا تو اوسکے بہ نسبت یہہ کہا جاتا کہ
کبھی نہ کبھی اوسکے پاس کچھہ روپیہ ہے اور اس وجہ سے دو چند ٹکس اوسپر لگایا جاتا غرضکہ اثاث البیت مین سے اوس غریب
کے قبضہ مین صرف ایک جہونپڑا مٹی کا دریاے گہاس پہوس سے چہایا ہوا اوسمین پیال کا بستر اور مٹی کا گہڑا

رہ جاتا تہا - مسلمانون کے روایات کے بموجب اصلی مہدی علیہ السلام (جسکے معنی ہدایت یافتہ من جانب خدا کے ہین لیکن اس لفظ کا قریب قریب مسیح بہی ترجمہ ہوسکتا ہے) جو سن ہجری کے تیرہوین صدی مین مطابق سنہ ۱۸۹۰ع کے ظاہر ہونے والی تہی ہمنام پیغمبر ہین اور اونکی والدین کے نام بہی وہے ہین جو نام پیغمبر کے والدین کے تہے اصلی پیغمبر کا نام محمد احمد تہا اور انکے باپ کا نام عبداللہ اور مان کا نام آمنہ تہا چنانچہ یہہ ہی نام اس ڈنگولوی فقیر اور اسکے والدین کے تہے جسنے مہدی کے نام سے اپنے کو مشہور کیا تہا - محمد احمد یعنی مہدی کاذب کے بہ نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ
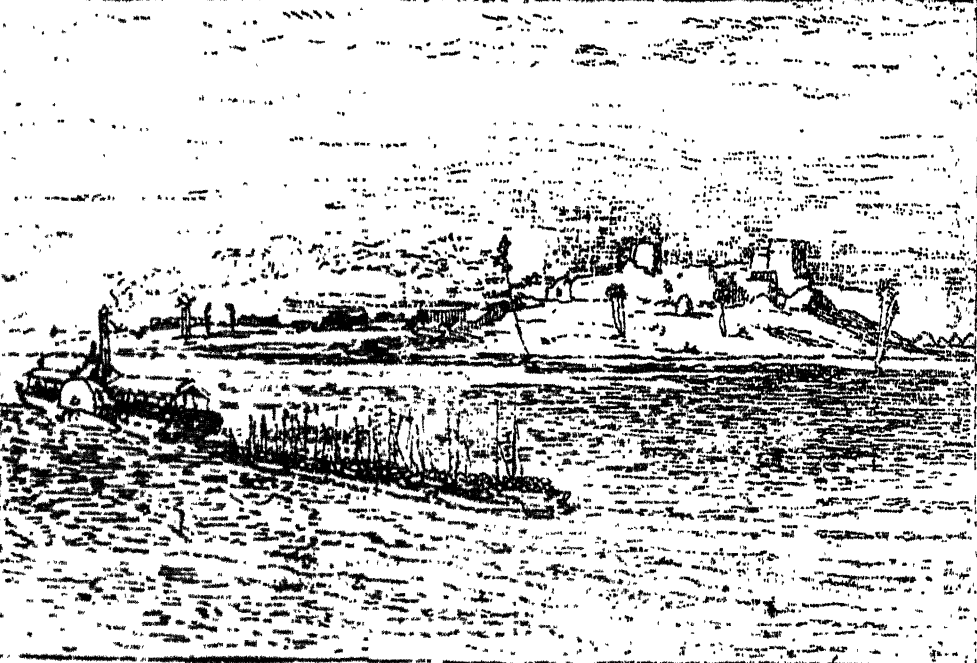
مقام جبک دریاے نیل پر اور مقام مشہور ولادت مہدی کا

عرب نہ تہا بلکہ نوبیا کا اصلی باشندہ تہا اور مقام جبک مین دریاے نیل کے تیسرے آبشار کے قریب سنہ ۱۸۴۳ع مین پیدا ہوا تہا - اور بموجب دوسرے روایت کی جزیرہ بینٹ ارطی مین جو آردہ یا ڈنگولاے جدید کے محاذی اور اوسی نام کے ایک صوبہ کا دارالحکومت ہے اور دریا سے قریب پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہے پیدا ہوا تہا - یہہ شخص میانہ قد مارب اندام گندم رنگ تہا اور ڈارہی اسکے سیاہ تہی - اور دونو رخساروں پر تین تل ایک دوسرے کے مقابل تہے - جب اس شخص نے اس امر کا اعلان کیا کہ مین ہی مہدی ہون اوس وقت عمر اسکی چالیس برس کی تہی اور یہہ عمر مسلمانون کے نزدیک زمان نبوت کے سمجھے جاتے ہے اس لئے کہ اسی عمر مین حضرت پیغمبر خدا ؐ نے اپنے نبوت کا اعلان و اظہار کیا تہا - اور یہہ تل جو مہدی کاذب کے رخساروں پر تہی ویسے ہی اور اوسی طرح کی تہی جیسے کہ آنحضرت صلعم کے رخسار ہاے مبارک پر تہی جس سے معلوم ہوتا تہا کہ یہہ سچا نبی ہے - بچپنے سے اپنے مین ملہم غیب ہونے کے آثار ظاہر کرتا تہا اور بارہ برس کے سن مین اسنے قران شریف حفظ کر لیا تہا یہہ مہدی لڑکون کی طرح سنکابہ مین جو سنار کے محاذی مین ایک جزیرہ ہے اپنے چچا شرف الدین کے پاس رہتا تہا اور کشتی بنانے کا کام

محمدؐ احمد مہدی

سیکتا تہا - ایک دن اوسکے چچا نے اوسے خوب مارا اور وہ بہاگ کر خارطوم کو چلا گیا اور وہان فقیرون کے مدرسہ مین داخل ہوا اس مدرسہ مین ایک عالم تہا جوان درویشون کا پیشوا شمار کیا جاتا تہا - یہہ مدرسہ ہوجالی نام ایک قریہ مین قریب شہر کے جاری تہا اور شیخ ہوجالی کے مزار سے متعلق تہا جو کہ شہر خارطوم کا مقدس مزار سمجہا جاتا تہا اور تمام ضلع اور شہر کے لوگ اوسکی تعظیم و احترام کرتے تہے - اسی مدرسہ مین محمد احمد نے عرصہ تک رہ کر دینی تعلیم پائی تہی مگر دنیاوی معاملات نوشت و خواند مین اوسنے کوئی ترقی معقول حاصل نہ کی تہی -

بعد اسکے وہ یہانسے بربر کو گیا - اور وہان پہونچکر ایک دوسرے مدرسہ مین داخل ہوا - یہہ مدرسہ شیخ غوبوس کے اہتمام مین تہا اور مثل مدرسہ اول الذکر کے ایک مزار کے متعلق تہا اور وہان کے لوگ اوسکا احترام کرتے تہے اس مدرسہ مین داخل ہونے سے اوسکے یہہ غرض تہی کہ علوم مذہبی کی تکمیل حاصل کرے چنانچہ بعد اسکے وہ اردو ب کو جو کانا کی جنوب مین واقع ہے گیا اور شیخ نورالدین کا مرید ہوا اور شیخ نے اوسے درویش کا لقب عطا کیا - دوسرے روایت اسکے بہ نسبت لوگ یون بیان کرتے ہین کہ جب اوسکا باپ مرگیا تو اوسکے دو بڑے بہائیون نے جو نیل ابیض پر کشتی سازی کا کام کرتے تہے یہہ خیال کرکے کہ مہدی مین مادہ تحصیل علم کا زیادہ ہے اوسکی تعلیم کیلئے ملا عبدالرحیم اور العزوجی کے سپرد کیا جو قریب خارطوم کے رہتے تہے اون مدرسون کے تعلیم جہان محمد احمد نے تربیت پائی مخصوص و محدود نوشت و خواند و حفظ ایات قرانی پر تا حد امکان رہتے تہے اور ابہین جو لوگ عالم ہوتے وہ قران مجید کی تفسیر بہی کرتے تہے - اس تعلیم مین علاوہ تعلیم مذہبی کے فقہ اسلامی کے بہی تعلیم ہوتی تہی اور ان واعظون کے ہر درجہ کے لوگون مین جنمین وے وعظ کہتے تہے بہت وقعت ہوا کرتی تہی گو اسطرح کی وقعت کا انحصار ان فقرون کے چالاکیون پر ہے یا خداوند عالم کے مہربانی پر جیسا کہ عام خلقت سودان کے سمجہتے ہے - اقلاً ایک صفت کا ہونا ان درویشون مین تو اشد ضروری ہے یعنی وہ لوگ حندانات قرانی جلتی پر لکہہ سکین جسے لوگ بطور تعوید پہنین اور اوسکے وجہہ سے ہر قسم کے بیماری اور نیزہ اور گولی کے زخم سے محفوظ رہین اور عورتین بہی اوسکے پہننے والون پر فریفتہ ہو جائین - چنانچہ تعویذ کا اثر لکہنے والون کے تقدس و پرہیزگاری پر منحصر تہا - اور تعویذ والون کا تو یہہ بہی عقیدہ ہے کہ ایک درویش کامل کا ہوا اور ابر پر بہی اختیار ہے چنانچہ ایسے عقیدہ کے وجہ سے ان برگزیدہ درویشون کے معتقدین صادق کسی طرح کی ترغیب سے انکی مخالفت نہین کرتے اور اونکے قدرت ہائے مخفیہ سے بہت ترسان رہتے ہین اور یہہ درویش بہی اپنے نام کو افراط و تفریط سے بچکر قایم رکہتے ہین اور شراب خواری و حقہ کشی سے قطعاً پرہیز کرتے ہین اور اکثر اوقات اپنی تلاوت قران شریف و تفسیر مین صرف کرتے ہین -

محمد احمد کو جب لقب درویشی حاصل ہو چکا اوسکے بعد اوسنے جائے سکونت اپنی جزیرہ عبا کو جو قریب کنا کے نیل ابیض پر واقع ہے اور خارطوم سے جنوب کے طرف چار روز کے راہ سے قرار دی اور زمین مین ایک غار کہود کر اوسمین اس غرض سے رہنے کا عادی ہوا کہ گہنٹون تک وہان بیٹہہ کر ایک اسم کا ورد کرے چنانچہ بمشغول صوم و صلوات کے خوشبو جلاکر اسی اسم کا ورد کرتا تہا ——— لوگ بیان کرتے ہین کہ پندرہ سال پورے اوسنے اسی شغل مین گذاری جسطرح رسول اللہ کے پندرہ سال پیغمبری کی فکر مین قریب کوہ حرا کے گذرے تہے - غرضکہ محمد احمد کے نیک نامی بوجہہ اوسکے تقدس و اتقا کے دور نزدیک تک پہیل گئے تہے اور ایک شخص مالدار بنکر بہتیرے مرید اپنے گرد و پیش جمع کرلئے اور بہت سے عورتون کو اپنے حبالہ عقد مین درلایا شادی کی غرض سے عورتون کا انتخاب بہت احتیاط سے کرتا تہا یعنے بقارا کے شیخون مین سے بڑے بڑے صاحب رعب و داب شیخون کے لڑکیون سے عقد کرتا تہا - بخیال اسکے کہ چار سے زیادہ تعداد ازواج کے جیسا کہ قرآن مین حکم ہے نہو جائے اوسکی یہہ عادت تہی کہ عورتون کو طلاق دیدیتا تہا اور پہر مطابق اپنے خیال کے اونسے تعلقات جدید پیدا کرلیتا تہا غرضکہ رفتہ رفتہ اوسنے بوجہہ اپنے تقدس و ورع کے بہت بڑی نیک نامی حاصل کی اور مثل اور درویشان گیلانی کے بہتیرے لوگ اس قسم کے متعصب اسکے پیرو اور مرید ہوگئے - مدیر فنودا یعنی حاکم فنودا نے جسکے

درویش عربوں سے جنگ کے لیے دعا کر رہے ہیں

تحت مین مقام عبا ہی تہا چاہا کہ اور گورنران سوڈان کیطرح جیسا کہ وہ لوگ اون ترکون کے روپیون سے جو حکمرانی کرتے تھے مالدار بنے مین بہی کچہہ حاصل کرون چنانچہ اس غرض کے لیئے اوسنے محمد احمد [illegible] ایک [illegible] معمولی ٹکس کا مطالبہ کیا اوسنے اس ٹکس کے دینے سے انکار و مزاحمت کے اسپر مدیر نے یہہ کہلا بہیجا کہ اگر تم [illegible] ادا کروگے تو مین گردن دگلوبستہ تمکو خشودا مین پکڑوا بلاؤنگا اور ایسے سپاہی تعینات کرونگا [illegible] مخبر [illegible] سے اعتبار سے اس تہدید و تخویف کا ذعیم کردینگے غرضکہ جسقدر سپاہی مدیر نے وہان تعینات کئے وہ سب قتل ہوگئی اور یہہ خبر دور و نزدیک تک منتشر ہوکر بہت بڑے فساد کا باعث ہوئے - محمد احمد نے اپنے موقع وقت پر لحاظ کرکے کہ اصلی مہدی کا ۱۸۸۳ء مین ظہور ہونے والا ہے یہہ ٹہرایا کہ اس موقع کو ہاتہہ سے نہ دو اور اس حیلہ کو پیش کرو جسے باعتبار حالت موجودہ سوڈان کے لوگ بہت اچہی طرح تسلیم کرلین گے چنانچہ ماہ مئی ۱۸۸۱ء اپنے بہائی بند درویشون کو اوسنے یہہ لکہنا شروع کردیا کہ پیغمبر نے جس مہدی موعود کے بہ نسبت پیشین گوئیان کین تہین وہ مجہی سے مراد تہی اور مین ہون اور مجہے کو خداوند عالم کیجانب سے یہہ خدمت عطا ہوئی ہے کہ اسلام کے اصلاح کرون اور تمام عالم کو عدل و داد سے بہردون - تمام عالم مین ایک ہی شرع اور ایک ہی مذہب اور ایک ہی بیت المال قایم کرون اور ہر کوئی شخص عام اس سے کہ وہ نصاری ہو یا مسلمان یا بت پرست مجہپر یقین نہ لائے اوسے فنا کردون - ماہ صیام مین اوسنے عام طور سے اپنے موت کا اظہار مقام ربیہ مین جو قریہ عبا کے قریب تہا کیا - اور ہزارون ہے آدمی فوراً اوسکے جہنڈے کے نیچے مجتمع ہوگئے - ماہ جولائی مین سوڈان کو خارطوم مین مہدی کے مضمون خط کے اطلاع ہوئی چنانچہ شروع اگست مین اوسنے اپنے ایک نقیب ابو سعید نامی کو جسکے تحقیقات گارڈن نے کر کے لایق سزا قرار دیا تہا بہ این حکم روانہ کیا کہ وہ محمد احمد کو خارطوم مین لے آئے

ایک سوڈانی درویش

ابو سعید نے مقام عبا مین پہونچکر اپنے مطلوب یعنی مہدی کو بہت ہی پایہ برتر پر پایا جسکے واسطے جابجا کچہہ معزز لوگ موجود تہے اور چارون طرف سیکڑون ہی پیرو اوسکے زرہ پوش ننگے کیا تلوارین لئے اوسے گہیرے تہے - ابو سعید کے سوال پیکہ آیا کیا غرض خاص آپکے ان کلمات سے ہے مہدی نے جواب دیا کہ مین خداوند عالم کیجانب سے مہدی موعود ہون اوسنے کہا کہ اس ملک کا حکمران بہی تو مثل آپ ہی کے مسلمان ہے جسکا جواب مہدی نے یہہ دیا کہ نہین ہرگز ایسا نہین ہے اسلیئے کہ حکمران نے کرسٹانون کو مجاز کیا ہے کہ وہ گرجے اپنے اس ملک مین قایم رکہین اور امن مین رہین علاوہ اسکے اون کرسٹانون نے ٹکس بہی وصول کئے ہین - ابو سعید کے اس نصیحت پر کہ آپ گورنمنٹ مصر سے مخالفت نہ کرین آپ اپنے کو گورنمنٹ مصر کے حوالہ کردین قبل اسکے کہ بے معین و مددگار ہوکر تباہ

مقاومت فوج سرکاری اور بندوق و توپ و جہاز جنگی و دخانی کے نہ لا سکینگے مہدی نے نہایت بہادرانہ طور سے یہہ
جواب دیا کہ اگر فوج مصری مجھے یا میرے مریدون کو گولیان ماریگی تو وہ کسیکو ضرر نہ پہونچیگا اور جو جہاز جنگی
ہمارے مقابلہ کو آئینگے سب کے سب ڈوب جائینگے غرضکہ ابو سعید ناکامیاب خارطوم کو واپس آیا۔
رؤف پاشا نے یہہ ضروری سمجھکر کہ بیل سینگھون سے پکڑا جائیگا تین سو سپاہی ایک توپ دو دخانی جہاز کے ذریعہ
سے مہدی کے مقابلہ کے لیئے بھیجے۔ تمام راہ افسرون مین جنکی نام علی افندی اور ابراہیم افندی اور ابو سعید مین اسبات
پر تکرار ہوتے رہی کہ اس فوج کا افسر اعلی کون ہوگا اور مقام عبا مین پہونچکر اسبات پر تکرار ہوئی کہ آیا شب کو فوج جہاز سے کنارہ
اوتاری جاے یا دن کو بالاخر ۱۱ اگست کے صبحکو طلوع آفتاب کے وقت فوج بسرکردگی علی افندے قریہ عبا سے تھوڑے فاصلہ
پر اوترے۔ علی افندے نے اوترنے کی بعد دیکھا کہ ایک شخص جسکے گرد اگرد بہت سے مریدین اوسکے مین استقبال کو چلا آتا ہے
افندے نے یہہ سمجھا کہ یہہ ہی شخص مہدی ہے اور فوراً چاہا کہ ایک ہی حملہ مین اسکا کام تمام کر دیجے چنانچہ نہایت ہی تیزی
سے مگر نہ عقلمندانہ طور سے اوس شخص کے سر پر پہونچ گیا اور پوچھا کہ تو کیون ضلع مین ایسی فساد برپا کر رہا ہے اور بلا انتظار
جواب بے خبر اوسے گولی ماری۔ فی الواقع ایسے بہادرانہ حملہ کی بچنے کا میابی بھی ممکن تھی اگر مقتول مہدی ہوتا مگر واقع مین وہ
ایک دوسرا شخص علاوہ مہدی کے تہا۔ چند منٹ بعد اوس شخص کے گرنے کی علی افندے بھی مع اپنے ہمراہیون کے قتل
ہوگیا۔ بقیہ السیف بحیثیت مجموعی حملہ آور ہوئے لیکن اخر کو سبنے مہدی پر بندوق چلانی سے قطعی انکار کیا مگر سروان مہدی بدستور
حملے کرتے رہے اور قریب ایک سو بیس سپاہیون کے اونہون نے قتل کیئے باقی لوگون نے اپنے ہتیار ڈال دیئے اور منفرور
ہوگئے۔ اس وقت وہ جنگی جہاز بھی قریہ کے پہلو مین پہونچ گیا تہا چنانچہ افسر توپ خانہ کو حکم دیا گیا کہ وہ مہدی پر آتش
باری کرے اسلیئے کہ اس مقام سے مہدی چند گز ون کے فاصلہ پر سوار نظر آرہا تہا مگر وہ شخص محض مہدی کی صورت مقدس دیکھکر
گھبرا گیا۔ اور پہلے تو یہہ عذر کیا کہ گولہ و باروت نہین ملتا بعد اسکے ہوائی گولے اوڑانے لگا۔ مہدی بے تکلف اور بہ ارام تمام سوار
ہوکر چلتا ہوا اور ابو سعید مع اپنی فوج ہمراہی کے جان بچا کر مصروف ہوا اور خارطوم مین شکست خوردہ پہونچا۔ اس سرکاری فوج
کی شکست کا یہہ نتیجہ ہوا کہ مہدی کے مرید اور بڑھی اور شہر خارطوم مین ایک قسم کا تردد و انتشار پیدا ہوگیا بالاخر محمد سعید
پاشا مدیر کردفان مع اپنی فوج مدیرات اور ایک دوسرے حصہ فوج کے جو دوسرے لشکر سے مہدی کے مقابلہ کو متعین ہوا۔
محمد احمد اس وقت با اطمینان خاطر مع اپنے ہمراہیون کے کوہ طیک سے بر مثل قدیم بہادران اسلام کے چلا گیا تہا اور جبل جیدر
پر جو فشوداکے شمال و مغرب مین ہے نوبہ کے حبشیون مین جا ملا۔ یہہ حبشی لوگ فنگ کے اولاد سے تھے اور برائے نام
خدیو کے مطیع تھے اس لیئے کہ محمد علی نے جب کردفان فتح کیا اوسوقت ان لوگون کے دبانی مین ناکامیاب رہا۔ محمد سعید پاشا
بہت کچہہ دل سے اس کام پر متوجہ ہوا مگر بجاے اسکے کہ اپنے شکار کو اوسکے سوراخ تک تلاش کرے مقام کادا مین فضول
اوقات ضایع کرتا رہا اور آخر کو اپنے مقام پر واپس چلا آیا۔ اور دریا کے بڑھنے کی وجہہ سے اپنی معذوری ظاہر کی۔
رشید بی نے جو کہ حاکم فشودا کا اور نہایت ہی ہمت ور آدمی تہا دو مرتبہ درخواست حاکم خارطوم کے پاس بھیجی کہ مجھے
اجازت مہدی پر حملہ کی دیجائے لیکن وہان کچہہ بھی اوسکے شنوائی نہ ہوئے۔ آخرش ناچار ہوکر وہ بلا حکم چار سو قواعددان
سپاہی اور ایک ہزار حبشیان شیلوک کو مع اونکے افسر کے اپنے ہمراہ لیکر جبل جیدر کو روانہ ہوا برکاف نامی ایک شخص جرمنی
کو جو بردہ فروشی کے چوکی کا انسپکٹر تھا اپنے ساتھہ لے لیا تہا۔ چودہ روز تک راہ طے کرکے ۸ دسمبر کو مہدی کی فوج

کے مقابل پہونچا اور فوراً حملے کا حکم دیدیا گو یہہ لڑائی مختصر تھی لیکن بہت بڑا کشت و خون ہوا اور رشید و قیوم و برکات اور قریب قریب کل فوج باقاعدہ اور اکثر شیلوک حبشی اون عضبناک بقارا والون کے نیزون سے چہدگئے جو کہ مہدی کے اعانت کو جمع ہوئے تھے۔ بعد اسکے بہت سے رمی منگٹن بندوقین اور مصالحہ جنگ غازیون کے ہاتہہ آیا۔ اب فشودا بے پناہ ہوگیا اور سلو کی بہی اپنے ملک کے مارے جانے سے بزدل ہوکر بغاوت پر آمادہ ہوگی۔ غرضکہ اوسوقت بغاوت ہر چہار طرف کی ہوا مین پہیلے ہوئے تہے اور یہہ درویش شیوخ عرب کے یہان جانتے تہے اور جہاد کی لے وعظ کرتے پہرتے تہے۔ دارفور جو پہلے سرکردہ اور دبائی ہوئے بردہ گیرون سے لبریز ہورہا تہا بوجہہ اس فعل کے بغاوت پر بخوبی آمادہ ہوچکا تہا۔ کیا پیشین گنا ایک بہت بڑا اور قوی قبیلہ شمال گردفان مین اور قبیلہ بشاری درمیان نیل اقیم دبرکے اور قبیلہ ابو روف سنار مین غرضکہ اسیطرح بہتیرے قبیلے نیل ابیض و اسود کے اس وقت بہڑون کیطرح بہن بہنا رہے تہے۔ اور اسطرف مخبر پر مخبر رؤف پاشا کے پاس خارطوم مین یہہ اخبارات موحش لاتے تہے مگر قبل اسکے کہ وہ کوئی تدبیر اس آفت کے ٹالنے کے سوچی خود ہی شروع ۱۸۸۲ء مین اس عہدہ گورنری سے علحدہ کردیا گیا۔

واقعات ذیل پر مشتمل ہے

عبدالقادر پاشا کا گورنر جنرل سوڈان مقرر ہونا۔ مریدان مہدی کا حملہ کرنا اور قریب کل ملک سنار پر قبضہ کرنا کردفان و دارفور مین تحریک پیدا ہونا۔ متواتر سخت لڑائیان شریف محمد طاہا وزیر مہدی کے ساتہہ محمد طاہا کا قتل ہونا اور سر اوسکا خارطوم بہیجا جانا۔ عبدالقادر کے عمدہ تدابیر مین بوجہ بغاوت عربی پاشا اور پہنیر دان مہدی کے کامیابیون مین ضعف پیدا ہونا۔ مہدی کا کردفان مین داخل ہونا اور العبید پر حملہ۔ اوسکے پیرو لوگون کا جو محاصرہ کئے تہے شکستہ ہوکر پس پا ہونا۔ نئے مریدون کی جماعت کے ساتہہ اوسکا بارا کی پناہ دہی کے ارادہ مین ناکامیابی۔ خارطوم کے حصار بندی۔ عربی کی بغاوت کے زائل ہونے کے بعد فوجونکا سوڈان مین آنا۔ عبدالقادر پاشا کا باغیون کو سنار مین شکست دینا۔ بارا اور العبید کا مہدی کا تابع ہوجانا۔ عبدالقادر کے دوبارہ طلبی قاہرہ کو۔ الہ دین پاشا کی تقرری بجاے عبدالقادر کے۔ جنرل ہکس کا سپہ سالار اعلی فوج خارطوم کا مقرر ہونا۔

عبدالقادر پاشا ایک شجاع و ہنرمند جسکے قابلیت اور جسکے کارگزاری کے نتیجون سے معلوم ہوتی ہے بجاے رؤف پاشا

کے گورنر جنرل سوڈان کا مقرر ہوا - عبد القادر پاشا کے پہونچتے تک رؤف پاشا نے چارج اپنے عہدہ کا جنگ لیر پاشا کو جو نائب
گورنر اور بوبر یا کا رہنے والا تھا دیکر حکم دیا کہ فوج مکمل و مسلح ہوکر مہدی کے مقابلہ کو روانہ کیجائے - اس فوج مین تیرہ
کمپنیان باقاعدہ مصری فوج کے جو خاص کر اضلاع کردفان دارفور مین تھین شامل کی گئین اور ایک ہزار پانچسو نو بھرتی قبائل
عرب کے لوگ جو خیرخواہ تخت مصر کے تھے شامل کئے گئے اور یوسف پاشا جو خود دنگولا کا رہنے والا اور قبل اسکے
بردہ فروش تھا اوس فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا - غرضکہ یہہ فوج مسلح و مکمل ہوکر جسمین ہر قسم کا سامان رسد اور باربرداری
اور ہزارون اونٹ وغیرہ موجود تھے جبل حیدر کو روانہ ہوئے - مگر خارطوم سے تھوڑی ہی دور آگے چل کر پانچسو دنگولی
اس فوج سے جدا ہوکر اپنے ہم وطن مہدی سے جا ملے - شروع اپریل مین حسین خلیفہ نے جو سنار کا مدبر تھا (سنار نہایت
ہی زرخیز و ضروری مقام منجملہ مقامات سوڈان کے ہے) جنگ لیر پاشا کو خارطوم مین تار دیا کہ قبیلہ بغارا کے لوگ بہ سرگروہی
عمر المکاشف قرابت مند مہدی کے شہر پر حملہ کا خوف دلا رہے ہین حسین پاشا کے قوت باغیون سے بہت زیادہ بھی
جسکے دفعیہ کے اوسنے اجازت طلب کی ہتی - جنگ لیر نے اوسے اجازت دی اور ۲۷ اپریل کے جبکو قلعہ کے فوج ہمراہ لیکر باہر نکلا
مگر بغارس والون نے اوسے فوراً ہی شکست دیکر پیچھے ہٹا دیا اور فوج کا تعاقب کرتے ہوئے شہر کے اندر گھس آئے
اندر شہر کے سرکاری فوج نے بارکون اور عمارات شاہی مین مجتمع ہوکر باغیون پر ایسے آتش بازی کے کہ آخر کار وے تاب
مقاومت نہ لا سکے اور لوٹ گئے - لیکن اپنے لوٹنے کے قبل اونہون نے بہتیرے پردیسیون اور شہر کے باشندے سوداگرون
اور ایک سو سے زیادہ سرکاری سپاہیون کو قتل کر ڈالا اور شہر کو تاراج کیا - تار برقی کا دفتر عمارات شاہی کے قریب تھا جہا
تمام حال مرتے دم تک نہ ہٹے اور برابر اطلاع دیتے رہے کہ کسطرح باغی ایک سڑک سے دوسری سڑک پر قبضہ کرتے اور آدمی
پر آدمی قتل کرتے ہوئے چلے آ رہے ہین غرضکہ بغارس والون نے اوس دفتر کے مکان پر بہی قبضہ کر لیا اور تمام الات برقی
توڑ کر لوگون کے دلون پر یہہ بات منقش کر دی کہ جو کچھہ اوس دفتر مین تھا وہ سب برباد و ضایع کر دیا گیا - اگر بغارا والون
کا سردار اس لڑائی مین زخمی نہ ہوا ہوتا تو وے لوگ ضرور دار الامارہ کے اندر گھس جاتے جسکے صحن مین پہونچ چکے تھے
مگر اس سردار کے زخمی ہونے کی وجہہ سے لوٹ گئے اور علاوہ اسکے سرکاری فوج نے بہی دل مضبوط کر کے ایسی آتش باری
کے کہ باغی مجبور ہوکر دور ہٹ گئے مگر تاہم سات روز تک شہر کا محاصرہ رہا - اطراف ملک مین اس خبر کی منتشر ہونے
سے کہ باغیون نے سنار کو لے لیا اوس میدان مین اتنے آدمی جمع ہوگئے کہ لوگ تخمینہ کرتے ہین کہ شہر کے اندر اور ہر چہار
طرف اوسکے چالیس ہزار سے کم آدمی نہ رہے ہونگے اور کافور پر بہی جو سنار سے ساٹھہ میل بالاتر تھا قبضہ کرکے ایک
بہت بڑا خون بہا بطور غنیمت کے وہان سے لیا - جنگ لیر پاشا نے اس خبر موحش کو دلیرانہ سنکر حکم دیا کہ ایک کمپنی سادہ
بیقاعدہ فوج کے اور ترتیب مین سو قبیلہ شائقی کے بہ سرداری ساندرک صالح آغا فوراً سنار کو روانہ ہو اور خود وہ بہی ۱۵ اپریل
کو دو سو خارطومی جنگ آور سپاہی ہمراہ لیکر دو دخانی جہازون پر اوسطرف روانہ ہوا - جنگ لیر کو یہہ یقین تھا کہ خارطوم
کے اہل فرنگ نے بیرونی حملہ اور اندرونی سرکشی و بغاوت کے مخالفت کے لئے مستعد ہوکر کیتہلک مشن کے مضبوط مکان کے
حصار بندی مناسب کرکے فوج سے اوسے مستحکم و آراستہ کر لیا ہوگا اور مین بہی اونکے شریک ہو جاؤنگا - یہہ وہ وقت تھا
کہ تمام ملک کردفان جوش و خروش سے بہر رہا تھا - جو سپاہی یوسف پاشا کی فوج مین شامل ہونیکو جبل قدیر کے درمیان
مین ٹہرے تھے اونسے اور عربون کے ایک جماعت مختصرہ سے معرکہ جنگ خوب گرم ہو رہا تھا تمام راہین ڈاکون کی وجہہ

پر حذر ہورہے ہیں — خارطوم والعبید کے درمیان مین اکثر مقامات پر تار برقی سرکاری توڑ ڈالی تہی — خاص شہر العبید مین
بغاوت ہر چہار طرف پہیل رہی تہی دوکانین اور مکانات بالکل بند و مسدود تہے اور باشندے محاصرہ کے لیئے کمر بستہ
ہورہے تہے — دار فور مین بہی بغاوت کو بہی یوماً فیوماً ترقی ہوتی جاتی تہی چنانچہ چند ہی روز دینین اوس صوبہ کے راہ آمدو رفت
بالکل منقطع ہوگئی جواب تک اسی حالت مین ہے اسی زمانہ مین محمد طاہا نامی ایک شریف جو اپنے کو مہدی کا نائب ظاہر کرتا تہا
اور اس تقرری کی علامت اوسکے پاس مہدی کے عطیہ ایک تلوار تہی جسے دیکہاتا تہا موضع محمد عشیرہ مین جو نیل اسود کے ساحل
سے دو گہنٹہ کی راہ پر ابو حراث کے تحت مین واقع ہے آیا اور مقیم ہوا — جنگ لیر پاشا کی جہاز نبہے اس مقام پر پہونچے اور
اونسے بقاعدہ شریف طاہا کو اطاعت قبول کرنے کے لئے طلب کیا — یوسف الملک سنجونی کو مع پچاس شایقی اور سو سپاہیون
کے طاہا کے پاس بہیجا کہ اوسے بجبر حاضر کرین — چنانچہ اس فوج پر اون بے شمار بہادرون نے شمشیر وغیرہ سے مسلح ہوکر حملہ کیا
اور ایک سخت مقابلہ کے بعد ایک ایک آدمی جبکہ اوس قریہ کے عورت ولڑکیون کو جو شریک جنگ تہین بکمی ہی ہرچہی قتل کرڈالا
اور مصری سپاہیون کے دانت کہٹے کردیے — الغرض جنگ لیر پاشا مع اپنے جہازون کے مجبور ہوکر حراث کو گیا اور وہان
جہازون پر ٹہرکر فوج تازہ کا منتظر رہا — اسطرف ہیریگی کو قبیلہ شایقی کے لئے سو سوارون نے مع ایک توپ کے محمد طاہا پر حملہ
کیا اور بالآخر پسپا ہوئے اور توپین بہی انسے چہین گئین — اور تمامی افسران فوج توپون کے محافظت کی کوشش مین مارے
گئے اسیوقت ایک خوشخبری شہر سنار سے محمد طاہا کو ملنے والی تہی یعنے جب طاہا کو مع اوسکے ساتہیون کے یہہ معلوم ہوا
کہ اب بجز اطاعت کرلینے کی کوئی چارہ کار باقی نہ رہا دفعتہ صالح اغا مع اپنے ہمراہی ایک جماعت شایقون کے اوس مقام پر نمودار
ہوا محاصرین نے اوسسے دریافت کیا کہ تم کسکی جانب ہو صالح آغا نے دہوکا دینے کی غرض سے اپنے ارادون کو اونپر ظاہر نہ کیا اور
اور قریب دریا کے ایک مقام مناسب پر ٹہرکر اپنے فوج کو بصورت مربع ترتیب دیکر فوراً آتش بازی شروع کردی — واقعہ نگار
تحفہ نامی لکہتا ہے کہ صبح سے چار بجے تک محمد طاہا اور اوسکے ہمراہیون نے اس فوج مربع کے سپاہیون کو قتل کرڈالا اور سیکڑون
بلکہ ہزارون ہی آدمی اوس مہلک آگ سے مارے گئے اور قریب تہا کہ اس دلیر جماعت کے پاس سامان جنگ یعنے گولہ اور بارود
ختم ہوجائے کہ دفعتہ عرب لوگ خود بخود پیچہے ہٹ گئے اور شہر سنار محفوظ رہ گیا — منصور بن سنار صالح آغا اور اوسکے ہمراہیون کے
صورتون کو دیکہہ کر ایسے متحیر ہوئے کہ اپنے دوستون اور محسنون کو اپنا دشمن سمجہے اور قبل اسکے کہ غلطی کا حال اونپر آشکار ہوا ون بیچارون
پر گولیان چلاتے رہے غرضکہ صالح آغا اونسے خوشی وشادمانی کے نعرون کے ساتہ ملا اور منصور بن کے ایام سختی اسطرح کٹ گئی
اور صالح آغا جو اونکے سلامتی و جان بخشی کا باعث ہوا تہا اوسکے چارطرف ہجوم کرکے یہہ لوگ اوسکے کپڑون کا بوسہ دیتے اور مشرقی
دستورات کے بموجب اوسکے توصیف وثنا کرتے تہے — مقام ابو حراث مین مئی کی شروع مہینہ مین جب تک کہ چند کمپنیان
فوج باقاعدہ کے جنہین نائب گورنر نے قبل اسکے بہ ماتحتی علی کاشف مدیر جدید سنار تعینات کردیا تہا سنار سے نہ آے تہین —
گورنر مذکور کے نازک حالت رہی — اس فوج کے ہمراہ قبیلہ شکوری کے دو ہزار پانسو سپاہی بہی آئے جنکا سردار شاہزادہ
عبد الکریم تہا اور اوسکے ساتہ اوسکے چہہ بیٹی اور بہتیجی اور بہت سے امرا خود و زرہ پوشش عربی نسل کے گہوڑون پر سوار تہے
جیسے کہ وسیدیعنی عیسائی مذہبی لڑائی مین بیٹہی رہتے ہین — یہہ ایک نہایت عمدہ تماشا تہا اسلیئے کہ عبد الکریم اس نائب
گورنر کا دوست دلی تہا اور حکومت حاصل کرنیکا یہہ بہی دعویدار ہوا تہا — محمد طاہا پر اس مرتبہ حملہ اور ہونیکے لیئے ہزارون مردون
کے ساتہ مئی کی چہٹی ۶ تاریخ مقرر ہوئی — وقایع نگار تحفہ لکہتا ہے کہ صبح صادق کے ہوتے ہی فوجین میدان جنگ مین

ایک عرب شیخ صلاح جنگ سے مسلح جنگ مین

صف آرا ہوئین اور پاشا اور شاہزادہ قبیلہ شکوری اپنی جنگ۔ فوج کیطرف مخاطب ہوا اور غنیمت کے وعدون پر انکے
حوصلے بڑہاے اور قبیلہ شایقی کے لوگون کو بہی جو گذشتہ جنگ مین بہت بڑا نقصان اوٹہاکر خون کی پیاسے ہو رہے تہے
جنگ کی رغبت دلائی۔ قریہ محمد عشیرہ جو مثل قریہ الوخرت کے نیل اسود کے داہنے ساحل پر واقع ہے درمیان مین
اوسی قریہ اور دریا کے ایک جنگل واقع ہے جسکے بائین ساحل کے روبرو ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے چنانچہ اس جزیرہ پر سنجق
عثمان آغا نے بہ ہمراہی اوس جدید فوج کے جسے سلیمہ کے گردنواح مین اوس نے بہرتی کیا تہا اس غرض سے قبضہ کرلیا کہ

دریا کے قریب کے ترائیون کے حفاظت ہوسکے - غلبتہ کے باقاعدہ فوج اوس قریہ سے دریا کیطرف رخ کرکے ٹہرے اور عبدالکریم
اور اوسکے سوارون کا رسالہ اور قبیلہ شکوری کے سپاہی مقابل ہین صفہیا سے لشکر کے آے اور بقیہ سپاہیون کو یہہ دہمکی دیکر
آمادہ جنگ کیا کہ جو شخص معرکہ جنگ سے پیٹھ پہیریگا ستینہ اوسکا نیزون کے سناؤن سے چہید ڈالا جائیگا اور خود شریف
ہزارون درویشون کے آگے آگے جو چیخ چیخ کر فتح کی دعائین مانگ رہے تھے گہوڑے پر سوار اوس فوج کے پاس آیا
لیکن اسطرف کی گولیون کی بوچہار نے اوسکے صفون کو درہم و برہم کردیا اور درویشون کا حلقہ جو محمد طاہا کے گرد تہا تین
مرتبہ ٹوٹ کر پہر بندہا اور میدان جنگ مین کشتون کے پشتے لگ گئے لیکن شریف محمد طاہا کو کوئی زخم نہ آیا اوسوقت
اسطرف کے سپاہی توہم سے خوف زدہ ہوکر دفعتہً چلا اوٹھے کہ شریف کے پاس گولیون سے بچ جانیکا کوئی اثر
سحر ہے اور کوئی حربہ اوسپر اثر نکریگا - فی الحقیقت اگر شکوری قبیلہ کے لوگ اوس جنگ مین اس وقت موجود نہ ہوتے
تو بیشک سب کے سب مصری سپاہی بہاگ جاتے - غرضکہ شریف محمد طاہا کے گرد لاشون کے ڈہیر پے بہم بلند ہوتے جاتے
تھے اسلیئے کہ جوان اور بوڑہے اور بچے اور عورتین بخوشی اپنے کو گولیون سے ہلاک کرا لیتے تھے اور ایک انچ بہی اپنے
جگہ سے پیچہے نہ ہٹتے تھے اور لحظہ بلحظہ جوش مذہبی بڑہتا جاتا تہا - شریف محمد طاہا نے اوسوقت اپنے گہوڑے کو اس ارادہ
سے بڑہایا تہا کہ مقتولون کے ڈہیر سے باہر آئے اس درمیان مین گہوڑے نے اوسکے ٹہوکر لی اور وہ گرنے لگا چنانچہ جہکنے کی
حالت مین ایک گولے اوسکے سر مین لگی - یہہ واقعہ دیکہکر وہ دلیر لوگ تو بےتحاشا بہاگے مگر قبیلہ شایقی کے لوگ جو ان لڑائیون
مین نقصان خطیر اوٹہانے کیوجہ سے نہایت ہی جوش مین تھی بے انتہا غصے کے ساتھ مصری فوج پر ٹوٹ پڑے اور جتنے
لوگ اونکے مارے گئے تھے اوسکے ستہ چند آدمیون کو اونہون نے قتل کیا - گو پاشا نے بہت کچہہ کوشش کی مگر نہ
تو عورتین نہ بچے زندہ بچے اور خود وہ شریف کے زوجہ اور بیٹی کو جہاز پر لے گیا تاکہ وہان شایقی کے غضب سے
اونہین نجات ملے - اکثر لوگ بکوبہ مین جو کہ ایک مقدس مزار تہا پناہ گیر ہونے کے لیے بہاگے اور وہان جاکر چہپے مگر تہا اونکی
لوگ دروازون اور کہڑکیون کے سوراخون سے جب تک آواز ین سنائی دیا کین گولیان مارتے رہے - مردے
اور زخمی پہوس کے جہونپڑون مین ایک جا پڑے ہوئے تھے چنانچہ ان جہونپڑون سے تہوڑی دیر کے بعد آگ کے
شعلے بلند ہوئے اور جو لوگ دریا کیطرف بہاگ کر گئے تھے اونہین عثمان آغا کے آدمیون نے گولیون سے مار لیا چنانچہ اس
مقام پر آٹہہ سو باغی مارے گئے اور شریف محمد طاہا کی لاش جسکا سر قریب نصف کے جدا ہوگیا تہا اونٹ پر لادکر
پاشا کے روبرو لائے گئے - جب وہ لاش آگے بڑہی ہزارون بہادر زرہ فولادی پہنے ہوے اوسکے گرد آکر جمع
ہوگئے اور جوش و خروش سے اونکے ہوا گونجنے لگی غرضکہ اوس وقت کا تماشا لایق تصویر ہینچنے کے تہا - شریف محمد طاہا
کا سر بریدہ نیل اسود کے کنارہ پر جو مواضعات واقع تھے اونمین پہرایا گیا بعدہ خارطوم کے بازارون مین تشہیر کراکر وہین لٹکا
دیا گیا - اس لڑائی مین با سابق کے لڑائیون مین باغی صرف نیزہ و شمشیر سے لڑتے تھے - ودرویش لوگون کا یہہ مقولہ تہا
کہ یہہ آتشین حربے کفار کے ہین - لیکن آخرکار مصری سپاہی جب گروہ مہدی سے جاملے تو اونکے پاس بندوقین
رفلین بکثرت تہین اور اب وے لوگ اون بندوقون کو نفرت کی نگاہ سے نہ دیکہتے تھے - بعد اس فتح کے نایب گورنر
مع کسیقدر فوج کے شہر سنار کیطرف اس خیال سے بڑہا کہ دیکہے صالح آغا نے محاصرہ شہر کا اوٹہا لیا ہے یا نہین - غلبتہ
کے باقاعدہ فوج جو بہ ماتحتی علی کاسف کے تہے وہ باقیماندہ باغیون کو اوس صوبہ سے باہر نکال دینے مین مصروف تہے

چنانچہ یہہ فوج عمر کی بہائی احمد مکاشف اور اوسکے دس ہزار ساتہیون کو مقام شیکو مین شکست دینے کے بعد اور کواہل قبیلہ کے لوگون
کو جو سرکشی پر آمادہ ہو رہے تھے دہمکاکر تہوڑے عرصہ تک امن قایم رکہنے مین کامیاب ہوئے - عمر المکاشف جسنے اوس
زخم سے اب صحت پائی ہے جو اوسے سنار کے محاصرہ مین لگا تہا صالح آلما سے مقابلہ کرکے مارا گیا اور اوسکے ہمراہی بہی نیل ابیض
کیطرف بہگا دئے گئے - عبد القادر پاشا جو حال مین گورنر جنرل سوڈان مقرر ہوا تہا ۱۱ مئی کو خارطوم مین داخل ہوا -
یہہ شخص ایک لایق منتظم اور دلیر سپاہی تہا - اور امن و امان کے زمانہ مین اون صوبجات کو جنپر وہ حاکم ان مقرر ہوا تہا
بہت بیہ فایدہ پہونچاتا - چنانچہ سنیت و کردریف سے فوجین جمع کرکے بہ سرگردگی رشید پاشا کردفان کیطرف بہیجنی شروع
کردین جہان حسینہ کے قبیلہ کے عرب کالہ والیون کو برابر لوٹ رہے تھے - اور خود پانچہزار بیقاعدہ فوج کی آراستگی مین
مصروف ہوا اور دنگولہ سے اور شایقی قبیلون سے سپاہی منتخب کرکے خارطوم مین جمع کئے لیکن اسی دوران مین دو خطرناک
روحانی صدمے عبد القادر کو پے در پے پہونچے اول تو عربی پاشا کی بغاوت مصر مین اور اسکندریہ کا قتل عام دوئم یوسف پاشا
کی مقابل مہدی کے جبل غدیر مین شکست یوسف پاشا جبل قدیر مین مہدی کے مقابلہ کو بہیجا گیا تہا باغیون سے مقابلہ ہوا
اور فوج اوسکی لشکر بالکل نیست و نابود ہو گئی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لڑائی ۷ جون کو واقع ہوئی مصری سپاہی باغیون
پر ایک گہنے جنگل مین حملہ آور ہوئے اور ایک ضربہ لیکے وہیں ہٹانے لگے اور بانتظار اوسکے تیاری کی فوجین اپنے تشکل
مربع مرتب کرلین - اسی اثنا مین مہدی کی ہمراہی اوسپر حملہ آور ہوئی اور مربع فوجکو توڑ کر ایک متنفس کو بہی زندہ نہ چہوڑا
اب مہدی تکیلے کے پہاڑون کو چہوڑکر شمال کیطرف کردفان کو بڑہا اور ہمراہیون کو اپنے اوسکی فتح کا یقین دلایا - وہ
صوبہ کل مہدی کا طرفدار ہوتا جاتا تہا - عرب حمیر کے قبیلے کے لوگون نے مصری فوج پر جو ہمباشی نازن افندی کے
ساتہہ بہیجے گئے تہے حملہ کرکے اوسے الوحراث سے العبید کیطرف نکال دیا تہا اور مقام شکا مین ۲۰ جون کو ایک دوسری سرکاری
فوج قتل ہوئی تہی اور اوسکے چار روز بعد بیس ہزار باغیون نے مقام بارہ پر حملہ کیا لیکن صرف اٹہہ سو سرکاری سپاہیون
نے جو اوسوقت وہان موجود تہے ان باغیون مین سے بہتیرون کو قتل کرکے جنکی تعداد چہار چند سے زیادہ تہی بقیہ کو پسپا
کردیا - مگر شہر کا محاصرہ بدستور قایم رہا - جسقدر مصری فوجین اوس وقت اوس صوبہ مین تہی بہ ماتحتی اسکندر بی العبید مین
مجتمع ہوگئین - ماہ اگست مین یہہ خبر مشہور ہوئی کہ قصبہ شط لوٹ لیا گیا اور باشندے وہان کے مارے گئے - اوسی مہینہ
مین بیس ہزار بقارہ کے قبیلے کے لوگون نے دویم پر حملہ کیا اور بہت بڑے کشت و خون کے بعد پسپا کردئے گئے اور تخمیناً
تین یا چار ہزار باغی اس لڑائی مین مارے گئے - شروع ستمبر ۱۸۸۲ء مین مہدی تیس ہزار ہمراہیون کی جماعت سے جنمین
خاصکر قبیلہ بقارہ و حسینہ کے لوگ بکثرت تہے العبید کے مقابل مین پہونچا - العبید کے اندر چہہ ہزار سرکاری فوج تہی اور
شہر کے حصاربندی بہی بہت مضبوطی کے ساتہہ ہوئی تہی - شہر پناہ کے فصیلون پر بارہ توپین چڑہی تہین - ۸ ستمبر
کو باغیون کی فوج معمولی جوش و خروش کے ساتہہ شہر پر حملہ کرنیکو بڑہے اور سخت و متواتر آتش بازی اور نقصان
اوٹہانے پر بہی باغی شہر مین گہس پڑے اور کلہ بکلہ و دست بدست محصورین سے گرم پیکار ہوگئے - اسکندر بی نے اس
حالت رستخیز مین حکم دیا کہ بلا تمیز اپنے اور دوسرے کے ان حملہ آورون پر آتش بازی کیجائے - اگرچہ اسکندر کے اس
کارروائی سے خود اوسکی فوج کا بہی نقصان ہوا لیکن آخر کو باغیون کو پوری ناکامیابی ہوئی - اور ان متواتر حملون
مین باغیون کیطرف پندرہ ہزار آدمی مارے گئے - یہہ شکست مہدی کی نیک نامی کے لئے سخت مضر ہوئی اور بہتیرے

ساتھی اوسکے بھاگ گئے اور جسقدر باقی رہ گئے اونھین اپنی اطاعت و حکومت مین رکھکر بجاے محاصرہ کے ناکون پر متعین کردیا - عبد القادر پاشا (جو اس وقت قبایل مطیع سے ہزارون آدمیون کو فوج مین بہرتی کرنے سے بہ این وعدہ کامیابی حاصل کررہا تہا کہ ایک سال کے لیے سب کا ٹکس معاف کردیا جاے گا اور فی سر درویش جو کاٹ لائے گا عــہ اور فی سر اونکے سردار کے مالعہ انعام دیا جائے گا) آخر ستمبر مین ایک فوج جرار لیکر بہ ہمراہی حیدر شا تقی و علی لے لفظی کے مقام بارہ کے بناہ دہی کو روانہ ہوا - مگر عربون نے اوس فوج کو حملہ کرکے قریب نصف کے قتل کر ڈالا اور بقیة السیف کو پسپا کردیا - ملک کردفان کے نسبت ہمیشہ یہہ خیال تہا کہ وہ گورنمنٹ مصر کے قبضہ سے جاتا رہا شیخ احمد المکاسعت نیل ابیض کے دونو ساحلون پر کاوا اور مرابیع کے درمیان مین ہنگامہ آرائیان کررہا تہا مگر ماہ نومبر مین مصری فوج نے مقام ڈویم پر فتح پائی

العبید پایۂ تخت کردفان

بلحاظ ضرورت موجودہ کے عبد القادر پاشا خاص شہر خارطوم کے حصار بندی کیطرف متوجہ ہوا - نیل ابیض و اسود دونو ایک ہہر کے وسیلہ سے بلا دی گئین جسنے شہر خارطوم مثل ایک جزیرہ کے ہوگیا ماہ دسمبر مین عربی پاشا کی بغاوت کے رفع ہونے کے بعد گورنمنٹ مصر کو ایک جدید فوج سوڈان مین بہیجنے کا موقع ملا اسلیے کہ کچھہ امید وہان کامیابی کی ہوئی - یہہ وہ وقت تہا کہ لڑائیان نیل ابیض پر اور سنار و مسیلمیہ مین برابر ہورہے ہین - آخر سال مین لفٹنٹ کرنیل اسٹوارٹ مقام خارطوم مین اس غرض سے پہونچے کہ حالت موجودہ سوڈان کی نسبت اطلاع واقعی دین اور اپنی راے بغاوت کی فرو کرنے کے نسبت ظاہر کرین - جنوری ۱۸۸۳ء مین خود عبد القادر پاشا ایک فوج اپنے ساتھہ لیکر اس غرض سے روانہ ہوا کہ صوبہ سنار کی بغاوت دفع کرے اور ایک بہت بڑی مصری باقاعدہ فوج کو مقام امسدیان مین جو محاذی

خارطوم کے واقع ہے بہ ماتحتی حسین پاشا کے مجتمع ہونے کا حکم دیا۔ عبدالقادر پاشا نے اپنے خدمات منصبی کو عمدہ اسلوب سے انجام دیا اور ۲۷ جنوری کو اوسنے باغیون کو مقام ہڈوک مین جو عُود کریف کے ہمراہ تھی شکست فاحش دی۔ اور مارچ کے مہینہ مین مقام کارکوژ مین دوسری فتح حاصل کی لیکن جو خبرین کردفان کیطرف سے آتین وہ خطرناک ہوتے تہین۔ ۵ جنوری کو بارہ پر دشمنون نے قبضہ کرلیا اور ۱۹ ماہ مذکور کو الابیض کے فوج محصور رسد و غلہ کے نہ ہونے سے یہان تک مجبور ہوئے کہ چمڑے اپنے ہتیارون کے کہا گئے اور بالآخر مجبور ہوکر اپنے کو دشمنون کے حوالہ کردیا۔ مہدی بڑے شان وشکوہ سے شہر مین داخل ہوا سرکاری سپاہی اور عہدہ داران ملکی مثل اوسکے ہمراہیون کے جلو مین تھے۔ شہر کے کل عیسائی تاجرون نے اسلام قبول کیا مگر رومن کیتھلک پادریون نے تبدیل مذہب سے انکار کیا چنانچہ وے لوگ قید سخت مین رکھے گئے۔ اب اس زمانہ سے مہدی کردفان کا مالک و حکمران ہوگیا۔ اوس زمانہ مین جبکہ عبدالقادر ملک سنار مین کامیابیان حاصل کررہا تہا دفعۃً قاہرہ کو اس وجہ سے طلب ہوگیا کہ وہان اوسکے مخالف بہتیری سازشین ہورہی ہتین اور الہ دین پادشاہ جو مخالف اوسکا تہا بجاے اوسکے گورنر جنرل مقرر ہوا اور ملک سنار مین جس فوج کے سپہ سالاری عبدالقادر کررہا تہا اب بجاے اوسکے حسین پاشا سپہ سالار مقرر ہوا۔ اسی اثنا مین جنرل ہکس جوکہ برٹش فوج مقیم ہندوستان کا ایک افسر تہا بہ ہمراہی دیگر افسران انگریزی خارطوم مین پہونچا اور جسقدر افواج مصری اوس وقت وہان موجود تہین اونکا سپہ سالار اعظم و کمانیر مقرر ہوا۔

باب ہفتم

مشتمل بہ واقعات ذیل

میجر جنرل ہکس اور واقعات فوجی اوسکے۔ سوڈان کے سپہ سالاری۔ استقبال اوسکا سواقم مین۔ خارطوم مین پہونچنا۔ مہدی کے پیرو جو بہ تبعیت محمد المکاسعد تہے اونسے مقام مرابی کے قریب لڑنا اور اونکو شکست فاحش دینا اور فتح کی خوشی کرنا۔ مہدی کے ایک طرفدار کے تحریر کا خارطوم مین گردش کرنا۔ ایک جنگی فوج کا مہدی کے مقابلہ کے لیے الابیض مین ترتیب دینا۔ ہکس پاشا کا سپہ سالار ہوکر برٹش اور مصری فوج کے ساتہہ روانہ ہونا۔ اور تمام راہ مین مخبرون سے گھرا رہنا۔ اوس فوج کے لوگون کے خطرناک بدشگونیان۔ میجر اسکندر آف اور مسٹر ایون اور مسٹر اوڈنون کے آخری خطوط۔ آخری تار برقی جنرل ہکس کے بعد مدت اور خارطوم مین ایک فتح کے خبر کا پہونچنا اوسکے بعد خطرناک قصون کا مشہور ہونا۔ فریب دہندہ رہبرون کا مصری فوج کو ایک کمین گاہ مین پہنچانا۔ سخت قتل عام کا واقع ہونا۔ ہکس پاشا کا مارا جانا۔ چند قیدیون کے جانون کا بچ جانا۔ شہر الابیض مین مہدی کا شان وشوکت کے ساتہہ داخلہ۔

مصری فوج متعینہ العبد کا مضرور ہونا۔ تمام ملک سوڈان کا ہتہیار اوٹہانا۔ عثمان دقنا کا سنکٹ پر حملہ کرنا اوسکے حالات گذشتہ۔ شکست پانا اوس فوج سرکاری کا جو ٹوکر کے بچانے کو گئی تہی۔ کونسل مان کریف کی وفات

میجر جنرل ہکس جوکہ بعد کو ہکس پاشا کے نام سے مشہور ہوے ایک پنشن یافتہ افسر ہندوستان کے انگریزی فوج کے تہے اور بہتیری لڑائیان لڑے تہے۔ ۱۸۴۹ع مین احاطہ بمبئی کی فوج مین بہرتی ہوئی اور ۵۷-۱۸۵۹ع کے بغاوت مین بنگال کے پہلی بٹالین بلوچ کے ساتہہ کام کیا اور پنجاب مین جو فوج گی اوسمین اسٹاف افسر اور میجر جنرل پی پی کی فوج کے ساتہہ روہیلکہنڈ کے لڑائی مین شریک رہے اور اودہ کے اکثر لڑائیون مین موجود تہے اور بریلی مین فیروز شاہ کی فوج سے مقابلہ کیا بعدہ لارڈ کلایڈ کے فوج کے ہمراہ دشمن کی فوج کی شکست دینے مین شریک رہا جو مادہو کو کے ساتہہ دہوندہیا کیرا مین تہے۔ اور قلعہ بگر کے فتح مین موجود تہا اسکے بعد لارڈ کلائڈ کے ہمراہ گہاگہرہ پار کی لڑائیون مین شریک رہا اور سلک گہاٹ پر دشمن کی توپون پر قبضہ کرلیا جسکا تذکرہ اوس وقت کے یادداشت مین موجود ہے۔ پہر لارڈ نیپیر کی فوج کے ساتہہ ابیسینیا گیا اور مگڈالا کے قبضہ کرتے وقت موجود تہا۔ ۱۸۸۰ع مین جبکہ پنشن یافتہ کرنیل تہا مصر گیا اور وہان اسٹاف کا اعلی افسر ہوا اور ۱۸۸۳ع کے شروع مین خدیو کیجانب سے کمانڈر انچیف یعنے سپہ سالار اعظم سوڈان کا مقرر ہوا۔ ۷ فروری کو ہکس پاشا مع اپنے افسران ہمراہی کے قاہرہ سے روانہ ہوا اور ریل کے ذریعے سے سویز گیا وہانسے بذریعہ جہاز دو خانی کے سواکم پہونچا۔ یہان دریا کے کنارہ پر بہت بڑا ہجوم تہا چنانچہ کرنیل کال بورن لکہتے ہین کہ گورنر سواکم نے یہان پر لوگون کا استقبال بہت بڑے شکوہ وجلوس اور جنگی عظمت کے ساتہہ کیا قرنا کے کرخت آواز نے تمام دن کو ہولناک کردیا تہا اور شکستہ حال توپون کے بہت آوازون سے سلامی دی گی۔ ایک مختصر فوج قلعہ کے مقابل گورنر مشرقی سوڈان کے مکان کے روبرو صف آرا ہوئے اور کنارہ دریا کے پر برٹش افسرون سے ملے۔ ۱۱ فروری کو جنرل ہکس مع اسٹاف افسران کے محافظت فوج باشی بزوق ریگستان کے راہ سے بربر کو روانہ ہوا۔ اور وہان سے جہاز پر سوار ہوکر دریاے نیل کے راہ سے شروع مارچ مین خرطوم پہونچا۔ بعد تین ہفتہ قاہرہ سے ایک حصہ فوج کا مع چہہ توپون کے جنہین ماونٹن فلٹ کہتے ہین اور جنہین مصر مین کپتان واکر نے ایجاد کیا تہا جنرل مذکور کے مدد کو آیا اس حصہ فوج کو نہایت محنت سے قواعد سکہائے گئے تہے اور گولہ اندازی اور میدان جنگ کے قابل بنانے مین اونکے ساتہہ کوئی توجہ اور کوشش فروگذاشت نہین کئے گئے تہے یہی ایک ضروری امر تہا جسکے طرف اسمعیل پاشا سابق خدیو مصر نے اشارہ کیا تہا کہ وہ قدیم طریقہ جسکے روسے یہہ غریب سپاہی لڑائی پر بہیجے جاتے تہے اس امر کے لئے کافی تہا کہ ہر شخص کو جنگ سے باز رکہتے پاشاے مذکور کے یہہ راے تہی کہ زیادہ تر ضروری چیزین مصری سپاہیون کے لئے نشان فوج اور فوجی باجا اور کل سامان جنگ ہے جنکا فراہم ہونا لازم ہے۔ اور بغیران چیزونکے نہ وے لڑتے نہ لڑ سکتے تہے۔ یہہ امر ان لوگون کو جو اس سے علاقہ رکہتے تہے معلوم تہا کہ عربی پاشا کے فوج کے سپاہی جو ہکس پاشا کے مدد کو متعین ہوئے تہے مثل مجرمون کے حراست مین بے ہتہیار بہیجے گئے تہے اکثر افسران فوجی بہی جو اس فوج کو لئے جاتے تہے اسطرح جانے پر بعوض سزاے جلاوطنی کے مجبور کئے گئے تہے جس زمانہ مین اسطرف یہہ تیاریان ہورہی تہین قبیلہ بقارا کے لوگ بہ سرکردگی احمد المکاشف دنیل ابیض پر فودنگ کے جنوب کیطرف جمع ہو رہے تہے اور اوسپر حملہ کا ارادہ کرسکتے تہے۔ چنانچہ ایک مضبوط فوج گورنمنٹ مصر کے بہ ماتحتی حسین پاشا کے جو عبدالقادر

پاشا کے جگہہ پر فوج متعینہ ملک سنار کا سپہ سالار مقرر ہوا تہا
بمقام کاوا مین جمع ہوے - چہٹی اپریل کو جنرل ہکس معہ
اوس فوج امدادی کے جو مصر سے آئے تھے خارطوم سے دریاے
نیل کی راہ سے روانہ ہوا - اور ۲۳ ر اپریل کو چار پلٹین اور
نصف پلٹن پیدل مصری سپاہیون کے - اور عربی پاشا
کے پورانی فوج اور ایک فوج کنٹنجنٹ باشی بنزوق کے اور تہوڑے
سوڈانی تیز رفتار شتونکے سوار اور چار نار ڈن فلٹ توپین اور ہوئیزر
دشمنونکے مقابلہ کے لئے روانہ کئے گئین - اسلئے کہ یہہ معلوم ہوا
تہا کہ دشمنون نے جبل عین پر ڈیرہ ہس نہا لے ہے - اس فوج
کے سپہ سالاری سلیمان پاشا کو دئے گئے اور سلیمان کے ہمراہ
کرنیل کا لبٹن اور ڈے قسم کو مک لوگن - اور چند اور افسران
انگریزی تہے جنرل ہکس کل افواج کے نظر ثانی کرتا ہوا جہاز پر
سوار ہوا اور دو نار ڈن فلٹ توپین اور اپنے ہمراہ لیکر قریب
چالیس میل دریاے نیل ہیض تکے چڑہا و کیفیت اس غرض سے

ہکس پاشا کمانڈ انچیف فوج سوڈان

گیا کہ درمیان سنار اور کوردفان کے ضروری مقامات پائے آب جاو منزلے کے لئے ہین اونپر قبضہ کرکے قبیلہ نغارا کے راہ فرار
روک دے - سلیمان پاشا کاوا سے نکلا اور اپنے فوج کو بہ شکل مربع ترتیب دیکر اوس ترتیب سے آگے روانہ ہوا پہلے منزل اونکی ہونکی
قطع کرنے مین گذرے جو بوجہہ تمازت آفتاب کے شق ہوگئے تہین اور ببول کے کانٹون سے بالکل خارستان ہو رہے تہین
چنانچہ خرابی راہ کے وجہہ سے فوجین تہک کر ایک قریہ ویران مین خیمہ زن ہوئین اور دوسرے شب کو دریا کے کنارے ایک
جگہہ پر جہان ایک وہوس ہی بنے ہوئے تہے مقیم ہوئین اس خبر کو سنکر کہ فوراً ایک حملہ ہونے والا ہے جنرل ہکس اپنے جہاز سے
اس غرض سے اوترا کہ اگلے صبح تک اپنی فوج سے جا ملے چنانچہ جنرل مذکور وہان پہونچ کر مع اپنی فوج کے تین روز تک اوسی مقام
پر بشکل مقیم رہا - ۲۶ ر تاریخ سہ پہر کو ایک فوج دشمن کے سوارونکی دکہائی دی اور قریب ایک ہزار گز کے فاصلہ پر ہمارے اوس
فوج سے جو بشکل مربع ترتیب دی گئی تہی گہوڑے دوڑاتے ہوئے پہونچ گئے مگر اسطرف سے بہی بذریعہ بان اور ہوئیزر توپون
کے ایسی آگ برسائے گئی کہ آخر شش دشمن باگین موڑ کر بہاگے - ۲۸ ر تاریخ کو مصری فوج وہان سے چیمہ اپنے اوکہار کر باشی بزوق
سوارون کو مقدمۃ الجیش کرکے اور اونٹ اور بار برداری کو قلب لشکر مین رکہہ کر اور فوج کو ایک چہوٹے مربع مین ترتیب دیکر
آگے بڑہے اور شام کے قریب قریہ مرابیع مین جسکے حصار بندی ہوئی تہی خیمہ زن ہوئے پہر دوسرے صبحکو آگے بڑہے اور ایک
گہنٹہ راہ طے کی ہوگی کہ مخبرون نے خبر دی کہ دشمنونکے فوج نہایت تیزی سے آگے بڑہ رہی ہے وہ موقع جنگ جو جنرل ہکس
نے اختیار کیا تہا نہایت عمدہ تہا اور آٹہہ سو گز تک درمیان مین کوئی حجاب نہ تہا بلکہ بالکل میدان صاف تہا فوج جو بشکل مربع
رہتی فوراً دم لیکر طیار ہوگئی اور اونٹ اور دیگر بار برداری اور فوج کے بہیر کو بیچ مین کر لیا اور ہر رخ پر دشمنون کے ایک ہزار بندوق
بندوقچیونکے ساتہہ مقابلہ کے لئے رکہین اور بیرونی گوشون پر صفوف فوج کے نارڈن فلٹ ہوئیزر توپین اور بان رکہی گئین

اسطرح توپون کی ترتیب دینے سے وہ خیال جاتا رہا کہ مربع فوج کسی جگہہ سے ٹوٹ سکیگا اور دشمنون کو اندر گہس آنیکا موقع ملیگا مگر اسطرف تیسرے پہر وی مالیکے لائیوٹننٹ افسران انگریزی نے نہ کی زاغ بالینے چہوٹے چہوٹے لوہے کے کیلین تین تین ایک ایک ساتہہ باندہ کر اس غرض سے زمین پر چار طرف چہترادی گئین کہ یہہ جنگلی برہنہ پا یا گہوڑے بے نعل انکے اون مقامات کے اندر قدم نہ رکہہ سکین - کرنیل کول پورن تحریر کرتے ہین کہ ترتیب فوج کے نہایت عمدہ طور سے کی گئی تھی اور تمام سپاہی جنگ وپیکار پر مستعد تھے یہہ امر خارج از بحث ہے کہ کسقدر واقعی اور اصلی نفع چند افسران انگریزی کے موجودگی کی وجہہ سے اوس فوج کو ہوا — سفید ٹوپیان ہمارے سپاہیون کے دور سے نمودار تہین اور ساتہہ کے ہمارے سپاہی بار بار مڑ مڑ کر اپنی فوج کو جو پیچہے ہٹ کر پہر لڑنے کو آگے بڑہ رہے تھے دیکھتے تہے - کرنیل فرقہر ہمراہ تھے کپتان مستی مع چار باشی بندوق کے گہوڑے دوڑا کر دشمنونکے آمدکے خبر لائے اور واقعی ایسے تیزی کے ساتہہ دشمن ہماری طرف آئے کہ پندرہ منٹ کے عرصہ مین ہمکو مثل ابر کے آکر گہیر لیا قریب ایک ہزار گز کے فاصلہ کے روبرو اور دست راست ہمارے ایک جنگل تہا جسکے اندر سے ہزارون نیزہ باز مع اپنے سردارونکے رنگین جہنڈے لیے ہوئے باہر نکلے آتے تھے اسطرح کہ کہین تو جنگل سے ہمارے سامہنے کیطرف نکلتے تھے اور کہین اونکے سوار اور پیادونکے جماعت بے ترتیبی کے ساتہہ اپنے کمین گاہون سے باہر آتی تہی ہماری طرف سے بان اور سونیدر توپون کے گولے برابر دشمنون پر چل رہے تھے اور ہملوگ بہت غور سے اوسکے نتیجے کے منتظر تھے مگر وہ بان ہٹ کر ہمارے آدمیون پر آتا تہا اور باوجودیکہ تم کے گولے عمدہ طور سے چلتے رہے مگر دشمنون پر اونکا اثر ہوا اور وے لوگ اپنے کمین گاہونسے نکل کر داہنے اور بائین طرف ہٹ چہے کشت وخون کرتے ہوئے ہماری طرف بڑھے اور پچہلا بازو دشمنونکے فوج کا ہمارے مربع کے گوشہ کے مقابل مین قریب ہوتا جاتا تہا اور اونکے سپاہی برابر باڑہ مارتے ہوئے سامہنے سے حلہ آور ہوئے ہمارے طرفکے سپاہیون کو یہہ تاکید تہی کہ نشانہ نیچا لگائین غرض کہ اسیطرح دشمن قریب آتے ہوئے جاتے تھے اور پیدل اور سوار دونو بازون کے قریب متصل ہوتے جاتے تھے لیکن جب وے ہمارے زد کے سامہنے آئے نشانہ بنا کر مارے گئے نارڈن فلٹ توپین اسوقت آتش بازی کے لئے کام مین لائی گئین اور چند ہی منٹ کے عرصہ مین دشمنونکے اگلے فوج کا ڈہیر لگ گیا مگر چونکہ مذہبی جوشش کا کوئی روکنے والا نہین مہدی کے چیدہ افسر مع منتخب بہادر سپاہیونکے آگے بڑہتے چلے آتے تھے اور آہستہ آہستہ ہمارے فوج کے مربع کے مقابل مین غضبناک حالت سے بڑہ رہے تھے اور اس فوج کے عقب مین فاولد نیزہ باز دشمنونکے طرفکے تیزی سے آرہے تھے غرض کہ دشمن کی فوج اپنے علمونکے پہریرون کو جلوہ دیتے ہوئے جن پر مہدی نے آیات قرآنی لکہدئے تھے آگے بڑھے - خدیو مصر کے فوجین جنکو افسران انگریزی تقویت اور تسکین دے رہی تہی بے خوف وہراس تہین اور یہہ دیکہتے تہین کہ دشمن جنہون نے جادو سے اپنی حفاظت کر لی تھے کہ ہمارے توپون کے آگ سے جو خاک کو بہی خاکستر کر دیتی تہی بچ جائین اور بخیال اونکے الہ اور نبی صادق اونکے ساتہہ تہے اور باغی شیوخ کے وعدہائے موہوم کے مقابلہ مین ہمارے دعوت جنگ کو مطلق خیال مین نہ لاتے تھے اور اونکے افسران فوج قدیم عرب کے بہادرون کی خیالی شجاعت یاد دلاکر جنگ کے ترغیب وتحریص دیتے ہوئے باغیون کو آگے بڑہا رہے تہے ایک ایک کرکے مار کر گہوڑون سے گرادئے گئے — وو پاتین اونہین کے جو دوبارہ زمین سے اوٹھے اور پیادہ پا اپنے علمون کو جلوہ دیتے ہوئے آگے بڑھے اس مرتبہ وے اسطرح زمین پر گرائی گئی کہ پہر کبہی نہ اوٹھی - باوجود اسکے یہہ لوگ کیسے بہادر وشجاع تہے جو توپ وبندوقون کے موہنہ پر چڑھے آتے تھے اور وعدہ ہائے بہشت پر اپنے ساتہیون کو ترغیب دے رہے تھے کہ انگریزی فوج کی مربع کو توڑ ڈالو - لیکن نارڈن فلٹ اور رمینگٹن توپ وبندوقین معتقدان مذہب یا متعصب نا فہمون کی تعظیم وتوقیر کب کرتی تہین - شیخ پر شیخ جو علمبردار

فوج تھے مارے گئے ہرچند مہدی نے اونمین سے ہر ایک کو یہہ باور کرایا تھا کہ تیر کوی فتحیاب نہ ہوگا مگر وہ وفادار بلکہ گمراہ معتقدین
جو آنکھین بند کرکے مہدی کی اطاعت کررہے تھے اپنے ہادی کاذب کے گرد وپیش خاک معرکہ مین مل گئے بارہ مشہور اور نامی
سردارون نے مع سو نفر ہمراہیان کے اپنے استخوان میدان جنگ مین سفید ہونے کے لئے یعنے سوکہنے کے لئے چہوڑ دئے اور خود راہی
ملک عدم ہوگئے - یہہ وہ لوگ تھے جنکے بہ نسبت مہدی کہا کرتا تھا کہ ترکون کی گولیان ان پر مطلق اثر نہ کرینگی - باغیون کا
سرگروہ عمر المکاشف تھا جسے محمد احمد یعنی مہدی نے مع ایک دوسرے سردار کے کردفان سے اسطرف حال ہی مین بہیجا تھا -
عمر المکاشف مع عربی سوارون کے ظاہرا اطمینان کے ساتھ بلاکسی خوف وحراس کے داہنے بائین گہومتا پہرتا تھا جس سے معلوم
ہوتا تھا کہ یہہ ہمارے کسی کمزور پہلو کے جستجو کر رہا ہے کہ اوسطرف سے ہماری مضبوط فوج کے اندر گہس آئے مگر تمام کوششین اوسکے
فضول ہوگئین اور وہ اپنے ہمراہیون سمیت ایک ایک کرکے زمین پر گرا دیا گیا - نارڈن فلٹ توپ سے پہلے اوسکا ایک نامی
سردار ہمارے داہنے گوشہ کے جانب سے اوڑا دیا گیا - آدہ گہنٹہ تک متواتر توپون کے گرجنے کے بعد دشمنون کے فوج
جو آگے تھے اپنے سردارون کو مقتول اور علمون کو زمین پر گرد آلودہ دیکہہ کر پس وپیش کرنے لگے اور ہماری طرف کی فوج
نے جو نہایت استقلال سے معرکہ جنگ مین کہڑے تھے خوب زور وشور سے نعرہ ہاے خوشی بلند کئے - مآلاخر فوج مخالف
نے اپنے داہنے بازو کیطرف حرکت کی جدہر بہت اونچے گہانس لگی ہوئی تھی اور ہمارے سامہنے کا رخ بالکل صاف ہوگیا
ہمارے طرف سے بم کے گولے دشمنون کے فوج مین گر کر شق ہوتے تھے یہان تک کہ سب کے سب رفتہ رفتہ نظرون سے غائب
ہوگئے صرف چند آدمی ادہر اودہر بے غرضانہ طور سے ٹہلتے پہرتے تھے اور حقیقت مین وہ تنہا آگئے تھے - باقی ماندہ لوگ
چند گز کے فاصلہ پر پیچہے ہٹ کے اپنے نیزون کو بطور دہمکی کے ہلایا کئے - غرضکہ یہہ دینی حرارت والے لوگ ایک ایک کرکے
مارے گئے اور جب دہوان ہر طرف ہوا تو یہہ نظر آیا کہ میدان جنگ پر لاشون کا بچہونا ہو رہا ہے اور بہتیری لاشین ہماری
فوج سے صرف چار سو گز کے فاصلہ پر پڑے تہین - اس جنگ مین ایک عجیب پر درد قصہ نظر آیا یعنے صرف چہہ گز کے فاصلہ
پر دو عورتین اون علمون مین سے جنکا اوپر ذکر ہوچکا ہے ایک ایک علم اپنے ہاتہون مین پکڑے ہوئے زمین پر پڑے تہین -
چنانچہ ایک مصری کپتان کو اوسکے کرنیل نے اون علمون کے لانے کو بہیجا جسوقت کپتان مذکور نے اوس علم کو اوٹہایا وہ عورت
نشان بردار کہڑے ہوگئے اسلیئے کہ صرف پاؤن اوسکا زخمی تھا اور ایک نیزہ کپتان کے بائین ہاتہہ پر مارا مگر وہ بچ گیا اور
کوئی زخم اوسے نہ آیا تب عورت نے دوبارہ اوس پر حملہ کیا غرضکہ ایک تلوار اوس عورت کے گردن پر کپتان نے ایسی ماری
کہ اوسکا سر تن سے جدا ہوگیا اور دوسری عورت بہی سخت لڑائی کے بعد گولی سے ماری گئی اور اسطرح یہہ لڑائی ختم ہوکر
ہمین فتح نصیب ہوی - اس وقت باشی بزوق سپاہیون کا تماشا قابل دید تہا جو اپنے اونٹون پر سوار جاسوسون کیطرح
ہر چہار طرف پہر رہے تہے اور خوشی کے مارے اپنی بندوقون کو سرون پر گردش دیکر وحشیانہ طور سے ڈمرو یعنی ڈمبک*
بجاتے تہے - غرضکہ اس وقت تین خوشیان منائین گئین ایک تو مذیو کے دوسرے جنرل ہکس کے تیسرے سنکات یاشا کے
اور گویا یہہ پہلے فتح تہی جو مصری فوج کو حاصل ہوئی تہی - اس خوشی کے حد بیان نہین ہوسکتی - مصری سردار ایک ایک
کرکے آتے تھے اور انگریزی افسرون سے مصافحہ کرتے تہے اور ہمارے فوج کے سوڈانیون کو جو خوشی اس فتح کے ہوے
بیان سے باہر تہی - ان لوگون نے نیم وحشی قومون کیطرح طفلانہ طور سے اپنے خوشیان اسطرح ظاہر کین کہ اپنے او[illegible]

* - ڈمبک ایک قسم کا عرب مین باجہ ہوتا ہے ہندوستان مین کہنجری مثل اوسکے ہوتی ہے -

یا ٹٹوؤن کے پیٹہ پر آڑے کہڑے ہوکر اپنے نیزون اور ہتیارون کو ہوا مین گہوماتے تھے اور وحشیانہ طور سے سوڈانی زبان مین گیت گاتے تھے کہ (ہمنے فتح پائی تمنے فتح پائی) اور اسکے ساتہہ اپنے تمٹیان اس زور سے بجاتے اور بہینس کے سینگون اور کہوکہلے ہاتھی دانت کے نرسنگہون کو ایسے زور سے پہونکتے تھے جسے سننے والون کے کان پہٹے جاتے تھے۔ یہہ طفلانہ خوشی کا تماشا اور آسیب زدہ وحشی طریقون سے ملا ہوا مخصوص افریقیہ والون کے لئے تہا جو قدیم زمانہ کے باہمی خوشی کا نمونہ تہا۔ اوسوقت نہ تو جانون کے ضایع ہونیکا افسوس تہا نہ اس خون ریزی پر رحم آتا تہا نہ یہہ مہذب پر سرگار ان سادہ مزاج سپاہیون کے فتح کی خوشی کو روک سکتے تھے۔ عمر المکاشف کی فوج تخمیناً چار سے پانچہزار تک تھے جسمین سے قریب پانچسو آدمیون کے میدان جنگ مین کام آئے اور یہہ علاوہ اون لوگون کے تھے جنکو اونکے عزیز واقربا میدان جنگ سے اوٹہا لئے گئے اور مصری فوج کے صرف دو آدمی مارے گئے اور چند زخمی ہوئے۔ باغی جبل عین کیطرف بڑھتے جاتے تھے جس سے معلوم ہوتا تہا کہ اونہون نے اس مقام کو چہوڑ دیا اور اونکی جماعت کثیر یا تو وہین کو بہاگ گئے یا کردفان کو چلے گئے۔ لیکن جو لوگ کردفان کے راہ سے بہاگے تھے اور کشتیون کے ذریعہ سے دریا کو پار کر رہے تھے جنرل ہکس اور اونکے جنگی جہازون نے اون چند سو باغیون کو جالیا اور مارڈن ظلب توپون کے وسیلہ سے بہتیرون کو ہلاک کیا چند سرداروں نے اونکے اطاعت بہی قبول کر لی اور موسم گرما کے ختم ہوتے تک سنار کے لوگ بالکل مطیع کر لئے گئے گو دار فور اور کردفان ایک مہدی کے قبضہ مین تہا۔ جبل عین پر چند روز تک قیام کرنیکے بعد جنرل ہکس اور اوسکے فوج مین خارطوم کو واپس آئین۔ اور مقام ذویم پر قبضہ کرنیکے لئے محاصرہ بدستور قایم رکہا اور مصمم ارادہ کر لیا کہ کردفان کو پہر فتح کر لینا چاہئے۔ اور حکام مصری کی یہہ رائے ہوئی کہ اب مہدی کا نیست ونابود کرنا اشد ضروری امر ہے اسلئے کہ اوسکے مخبر خاص خارطوم مین بغاوت پیدا کرنے کی تدابیر کر رہے ہین اور موقع ڈہونڈہتے ہین اور اسکندربی کے ایک تحریر شہر مین گردش کر رہی ہے (جسکا مضمون ذیل مین نقل کیا گیا ہے) اسکندربی وہی شخص ہے جو قبل اسکے الابیض مین افواج مصری کا افسر تہا اور بعد فتح الابیض مہدی کے اطاعت قبول کر کے اوسکے رفقا مین داخل ہو گیا تھا *

مضمون خط اسکندربی

یہہ تحریر منجانب بندگان خدا شیخ محمد اسکندر اور شیخ محمد یوسف کے جو سابقاً افواج کردفان کے افسر تھے اور اب مطیع اور معین اور رفیق مہدی کے ہین بنام خارطوم کے افواج کے تمام سرداران مسلمان کے جو مہدی کا ساتھہ دینے سے مامون رہ گئے ہے۔ ای دوستو ہم لوگ تمہین آگاہ کرتے ہین اور بہ نہایت صدق دل سے حسب فرمودہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمکو صلاح دیتے ہین اور یہہ بہی تم پر واضح ہو کہ اس طرح کے نصیحتانہ تحریر ہم لوگ کسی جبر یا دباؤ سے نہین کرتے بلکہ بخیال تم لوگون کے بربادی کے کہ مبادا تمہارا انجام بخیر نہو ہم لوگ تمہین سچے دل سے نصیحت کرتے ہین۔ اے دوستو ہم لوگ مہدی کے ساتہہ ہین۔ گو ہمارا اور مہدی کا ساتہہ صرف چہہ مہینہ سے ہے لیکن اس زمانہ مین ہمنے اوسکے تمام باتین سنین اور سین کو ہی کسی قسم کی خرابی ہمنے نہین پائی اور نہ کوئی مہدی موعود ہونے مین کسیطرح کا شک ہے ہم لوگ

پہونچنا ہکس پاشا کا سواکم مین اور جنگی فوج کا
صف بستہ ہونا

خداوند عالم اور اوسکے کلام پاک کے قسم کہا کر کہتے ہین کہ یہہ وہی مہدی صادق ہے جسکے ظہور کا لوگ انتظار کہینچ رہے تہے اور ثبوت اسکا اور تصدیق اسکی اسطرح ہملوگون کو ہوتی ہے کہ تمام روپیہ اور اشرفیان جو اوسکے قبضہ مین آگئی ہین وہ مہدی کی توجہہ کو اپنی طرف مایل نہین کرتین بلکہ کل بیت المال مین جمع ہوکر ایک معتمد علیہ کے حفاظت مین رہتے ہین اور وہ مال صرف مستحقین یعنے بیواؤن اور یتیمون اور مسافرون کو اور اوسکے ہمراہیون کو دیا جاتا ہے ۔ اور مہدی ہر شخص سے برخلاف اسکے جو خارطوم مین مشہور ہو رہا ہے نہایت تہذیب سے گفتگو کرتا ہے وہ جہوٹ بولنے سے سخت متنفر ہے اور اس کو بہت بڑا امر اپنے افتخار کا سمجہتا ہے کہ دین ہمارا عام طور سے جاری و مشتہر ہو جائے ۔ ہمیشہ خندہ پیشانی رہتا ہے اور چہرہ اوسکا مثل ماہ کامل کے چمکتا ہے ۔ صورت اوسکی بنی اسرائیلیون مانند اسماعیل کے ہے اور داہنے رخسار پر اوسکے ایک خال ہے اسکے علاوہ اور بہت سے علامتین اوسمین پائی جاتی ہین جنکا تذکرہ دینی کتابون مین ہے ۔ ہملوگون کو اوسکے خزانہ سے اخراجات کے لئے رقم کافی ملتی ہے لیکن کوئی تعین مشاہرہ نہین ملتا اگر ہم تمام اوصاف مہدی کے تملوگون سے بیان کرین تو اوسکے لیے ایک بہت بڑا دفتر درکار ہے اگر تم سچے مسلمان ہو تو امورات دنیوی سے متنفر ہوکر اپنے مآل کار اور بہشت کو خیال کرو جسکے حصول کی راہ اطاعت اور فرمان برداری سید مہدی کی ہے اور مسلمانون سے لڑنے کا دہیان نکرو ۔ انشاء اللہ ہم اور تم بے دینون اور دشمنان اسلام سے لڑینگے ۔ اگر تم لوگ خدا اور اوسکے رسول پر ایمان لائے ہو تو کافرون کی مدد کرنا چہوڑ دو اور یاد رکہو کہ فتح دینے والا وہی خداوند عالم ہے اور جسکو وہ چاہتا ہے فتحمند کرتا ہے ۔ مہدی کی فوج مین دو لاکہہ سپاہی اور رنیگٹن توپین اور بم کے گولے مین جو ترکون سے چہینی گئی تہین باوجود اسقدر فوج اور آلات حربی کی وہ توپ و بندوق کو کام مین نہین لاتا بلکہ برچہی اور تلوارون سے لڑتا ہے ۔ قسم ہے خداے برتر کی جو قدیم ہے کہ مہدی نے ہمکو اس خط کی تحریر کا حکم نہین دیا بلکہ ہم لوگ اپنے خاص مرضی سے اور محض تملوگون کے نفع کے لئے لکہتے ہین ۔

جنرل ہکس اوس فوج کی ترتیب و آراستگی مین مصروف ہوا جو قاہرہ سے جدید بہرتی ہوکر آئے تہے اور اسی درمیان مین کردفان کے اون قبایل سے جو اب تک کسی کے شریک نہ تہے مقدمہ صلح و آشتی کا ہو رہا تہا کہ وہ سرکار کے مدد کرین ۔ اور توبیہ کے جنسی امر اونکے سلطان ہے جو کردفان کے جنوب سمت تیکلی کے پہاڑون پر رہا کرتے تہے مدد کے بارہ مین گفتگو ہو رہی تہی ۔ چنانچہ توبیا والون نے اس امر کا وعدہ کرلیا تہا کہ ہم مصریون کے اپنے فوج سمیت شریک ہوجائینگے بشرطیکہ وہ ہمسے اسقدر قریب ہوجائین کہ ہم اونکی مدد کرسکین ۔ ماہ اگست مین جنرل ہکس نے اس مہم کے اہتمام کو علانیہ طور سے اپنے ذمہ لیا ۔ اول امر تصفیہ طلب زیر بحث یہہ تہا کہ ابیض کیطرف جانے کے لئے کون سے راہ اختیار کرنی چاہیے کہ اوس راہ مین پانی بہ آسانی مل سکے تمام ملک کردفان مین پانی کے لئے صرف چند کنوئین مین جنپر زندگانی کا بہروسہ کیا جاتا ہے وہ بہی ایک دوسرے سے بہت فاصلہ پر واقع ہین اور گرمیون مین بالکل خشک ہو جاتے ہین ۔ چنانچہ بعد کسیقدر تامل کے یہہ راے قرار پائی کہ انتہاے جنوب کے راہ سے فوج روانہ کی جاے جو نیل کے کنارہ کنارہ ہوکر دویم تک جائے اور وہان سے ایک ریگستان مین ہوکر جنوب و مغرب کیطرف جبل کہن سے گذرکر برکیث شرکیلی مین پہونچے ۔ خارطوم مین جہان تک دریافت ہوسکا اوس سے یہہ معلوم ہوا کہ اس راہ مین پانی کے چندان کمی نہین ہے ۔ مگر جنرل فوج نے بنظر احتیاط یہہ مناسب تصور کیا کہ ۴۸ گہنٹہ کے لئے تمام فوج کے واسطے اونٹون پر پانی لاد لیا جائے ۔ ۹ ستمبر کو جنرل ہکس نے فوجون کا ملاحظہ کیا جنمین سات ہزار پیدل چارسو باشی بزوق سوار اور ایک سو زرہ پوش تہے اس فوج کے ساتہہ چار پیچدار توپین اور چہہ نارڈن فلٹ اور دس پہاڑی توپین تہین ۔ دوسرے روز یہہ فوجین عمدرمان کو روانہ ہوئین یہہ مقام کردفان مین دریاے نیل کیطرف واقع ہے اور اسی مقام پر جنرل ہکس خیمہ زن
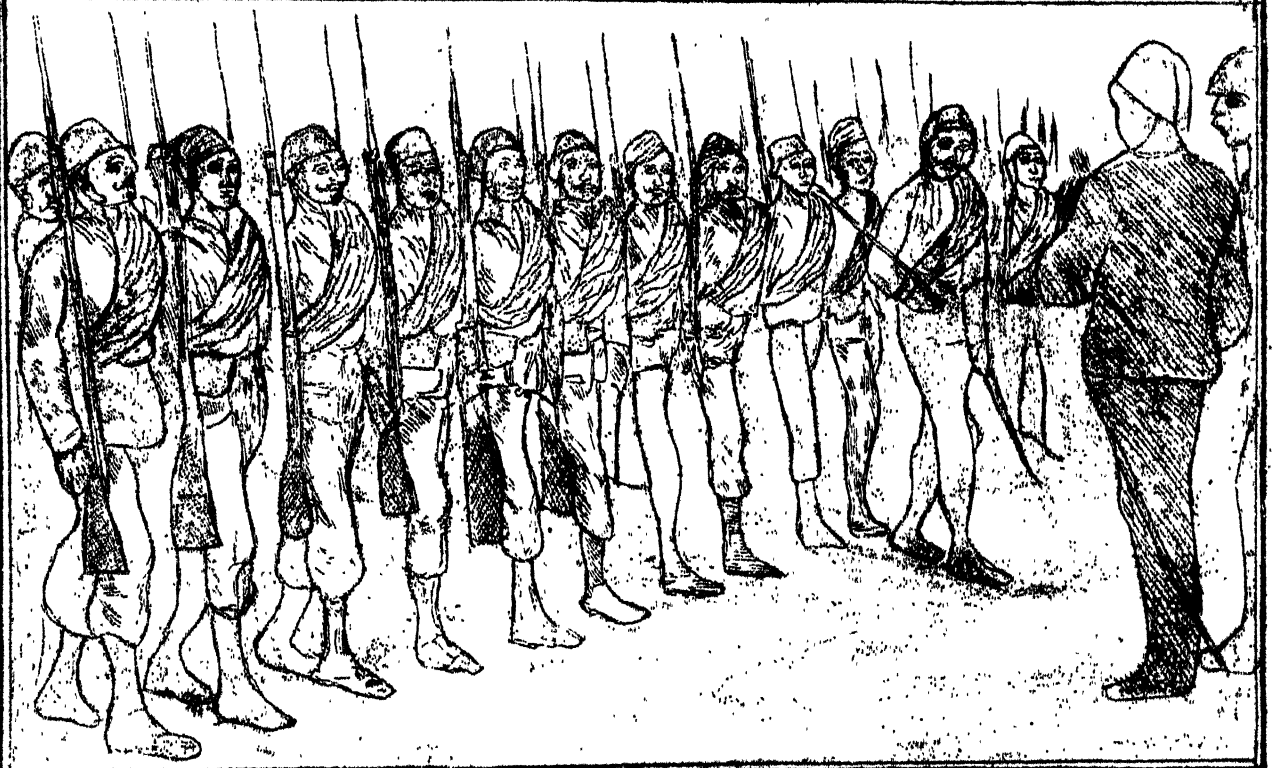
افسران انگریزی مصری سپاہون کو قواعد سکہانے مین

تہا - اور بارہ دن کے عرصہ مین اسے راہ سے جدہر سے عموماً ایک قافلے ثلث دن راہ چلتے تہے ڈویم پہونچے - ڈویم اورکاواکی فوجون کے مل جانے سے اب تعداد مجموعی اس فوج کے دس ہزار پانچسو ہوگی - جنرل ہکس کے ہمراہ افسران ذیل تہی - الہ دین پاشا گورنر جنرل سوڈان - عباس بے ای کرنیل فرقہ - میجر اسکنڈروف مستی - وارنر - ایونس افسر محکمہ مخبر وخبر رسانی - کپتان ہرتہہ - اناشیاگنا - سرجن جنرل جارج بی - سرجن روزن برگ - مسٹر جینی سول انجینیر مسٹر فرانک وزٹیلی افسر محکمہ تصویر کشی - اور ملازم السٹریٹیڈ لنڈن نیوز* - یہہ شخص چند سال قبل اسکے اطالیہ کے مختلف لڑائیون مین شریک تہا اور امریکہ کے سول وار یعنے مذہبی جنگ مین موجود تہا - اور اس مہم مین وہ سواکم سے بربر تک پیادہ پا آیا تہا - یہہ وہ سفر تہا جسے کسی اہل یورپ نے اسکے قبل نہ اختیار کیا ہوگا -

اخیر زمانہ مین ایک شخص مسٹر اودوفون تہا - یہہ شخص اخبار ڈیلی نیوز کا بڑا لایق کارسپانڈنٹ تہا اور اوس اخبار کے مالک کیطرف سے سنہ ۱۸۷۷ء مین ترکی فوج کے ساتہہ آرمینیا مین موجود تہا اوسکے بعد اسپین کے کارلسٹ سول وار یعنی مذہبی لڑائی مین شریک رہا سنہ ۱۸۷۹ء مین تعق ترکمانون کے ملک کو گیا اور مرو مین کئے مہینون تک ڈاکوؤن کے ساتہہ رسم دوستی پیدا کرکے ٹہرا رہا - جنرل ڈی کوئنٹ لانگ اس مہم مین جنرل ہکس کا شریک نہ تہا اسلئے کہ وہ دریا کی محافظت مین مصروف تہا اور گردفان مین باغیون کے آمد ورفت کا انسداد کر رہا تہا - کرنیل کولبرن اور میجر مارٹن اور کپتان مارسٹیر واکر بوجہ علالت کے

* - یہہ نام لنڈن کے ایک مشہور ونامی اخبار کا ہے جسمین ہر واقعہ کے تصویرین بنی رہتی ہین

پیدل فوج مصری کا خیمہ گاہ

زیر رخصت تھے - اس مہم کی نسبت بعض مستقل مزاج افسرون کے دلون پر بدشگونی کے خیالات چھائے ہوئے تھے - چنانچہ
سکندر آف نے ۲۴ ستمبر کو اپنے ایک تحریر مین یہہ لکہا کہ اب ہملوگون کو اپنے اچھے دن نظر نہین اتے - یہہ نبی کاذب ہملوگون
کو بے انتہا تکلیفین پہونچائیگا وہ ایک بہت بڑی فوج جمع کر رہا ہے اور اسوقت اوسکی قبضہ قدرت مین میذرہ ہزار بندوقچی
اور چودہ توپین ہین - علاوہ انکے باب ابوالعبید دو بڑے مضبوط و مستحکم شہر اوسکے قبضہ مین ہین اور نہایت ہی عمدہ رسالہ سوارونکا
اوسکے پاس تھے - حرارت مذہبی اوسکے تمام ساتھیون کو بہادر بنا رہی ہے اور یہہ وہ بات ہے جو ہماری فوج مین بلاشبہ
ہرگز نہین ہے - مین نے مصریون کو بھی تین لڑائیون مین برابر لڑتے ہوئے دیکہا مگر تعجب ہے کہ اونمین سے ایک بھی
بہادر نظر نہ آیا پانی کا نایاب ہونا اس راہ مین یہہ ایک اور دقت عظیم کا باعث ہے - سڑک کے متصل جسقدر کنوئین تھے
دشمنون نے پاٹ دیے ہین - جب دریاے نیل کو چھوڑکر ہملوگ روانہ ہوتے ہین تو پھر کسی چشمہ یا دریا کی صورت نظر نہین
آتی - ۴۸ گھنٹہ تک صرف کے لیے جسقدر پانی درکار ہوتا ہے اوس سے زیادہ ہملوگ نہین لیجا سکتے - مگر وہ کتنا ہوتا ہوگا اسکا تم
خود اندازہ کر سکتے ہو - تم خیال کرو کہ ہمارے ساتھ گیارہ ہزار آدمی اور چھہ ہزار اونٹ اور گھوڑے اور خچر ہین - جب
ہماری طرف کی خبر رسان سوار عربون کے حملے کی اطلاع وقت مناسب پر دیتے ہین تب تو خیریت ہوتی ہی ورنہ جب وہ
لوگ ہمپر دفعتہً حملہ کر بیٹھتے ہین اوسوقت بڑی ہی خرابی کا سامنا ہوتا ہے - اگر ہمکو ایک مرتبہ بھی شکست ہوگئی تو پھر ہم
مین کا ایک متنفس بھی بچ کر گھر کو واپس نہ جاسکیگا اسلئے کہ اوسوقت تمام سوڈانی ایک دل ہوکر سر اوٹھائینگے اور خارطوم
وغیرہ سب ہاتھ سے نکل جائیگا اور ایسی حالت مین عام خلقت کا اعتقاد مہدی کاذب سے اور بھی زیادہ ہو جائیگا - ۲۳
ستمبر کو مسٹر اوڈنون نے اپنے ایک جلی دوست کے وفات کے حالات اوسی مقام سے ایک خط مین تحریر کرکے بعدہ یہہ لکہا کہ مین یہہ
خط ایسی حالت مین تمہین لکھہ رہا ہون کہ موت سے قریب ہوتا جاتا ہون جو کہ بلاکتن کے آزادانہ حکم یا کسی مہلک بیماری کے صدمہ
کے بھی بہت آسانی سے یہان واقع ہوسکتی ہے - اور مین اون بیچارون کے واقعات اسطرح لکہتا ہون کہ گویا مین خود ہمیشہ زندہ رہونگا
کسقدر افسوسناک یہہ بات ہوگی اگر کلکے روز اسطرف سے یہہ خبر جائیگی کہ مین نے بھی اوسی راہ سے سفر کیا جسطرف سے تمام
انسان گئے ہین - تاہم ایسی نیزون کے پہلون سے جو بقدر بلیچی کے ہین زخمی ہوکر مرنا اوس سے بہتر ہے کہ رفتہ رفتہ ضعیف و ناتوان
ہوکر جان گنوائین - چنانچہ یہہ ہی خیال اکثر ہمراہیون کی نسبت ہوتا ہے واضح ہو کہ ہملوگ یہان سے میذرہ سو میل کے فاصلہ
پر قاہرہ کے جنوب ایک جنگل اور بالکل اجنبی ملک مین مصری فوج کی ہمراہ دریاے نیل پر خیمہ زن ہین اور دشمنون کی ساتھہ
ایک سخت جنگ کا انتظار کر رہے ہین - دشمن جنسے ہمین مقابلہ کرنا ہے ایسی جبری اور شجاع ہین جیسے زولو تھے بلکہ اونسے بھی بڑھکر
ہتیارون سے مسلح ہین اور ہمارے ساتھہ وہی فوج ہے جو تھوڑی سی انگریزی فوج سے مقام طل کبیر مین بہاگ گئے تھے - ہملوگ
بمجبوری اپنی فوج کو بشکل مربع ترتیب دیکر باربرداری کا سامان اور پانی کی اونٹ جو تعداد مین پانچہزار ہین اوسکے اندر اس
خوف سے رکہتے ہین کہ مبادا دشمن کے سوار ہم پر دفعتہً حملہ نہ کرین - اسی صورت سے ہملوگ تمام دن مین صرف پانچ کوس
راہ چلتے ہین اسلئے کہ دوپہر کی دہوپ نہایت سخت ہوتی ہے اور ہملوگ خط استوا سے بہت قریب ہین اور یہہ ہی وجہ ہے
کہ ہملوگ ایک کنوئین سے دوسرے کنوئین تک چار دن کے عرصہ مین پہونچتے ہین اور جب ہم لوگ ایسے مقام پر پہونچتے ہین
جہان پانی کا قطعاً یقین ہوتا ہے تو دیکھتے ہین کہ کنوئین پتھر و مٹی سے پٹے ہین یا اونمین آدمی یا گھوڑون کے سڑے لاشین پڑی
ہین - لہذا مجبور ہوکر ہملوگ اوسی مقام پر پہر لوٹ آتے ہین جہانسے گئے تھے - اسلئے کہ دشمن کے سوار داہنے اور بائین ہمارے

اس غرض سے گھومتے پھرتے ہین کہ موقع پاکر دفعتہً ہم پر ٹوٹ پڑین - تم جانتے ہو کہ مین چند سال کے تجربہ کے بعد ان خطرات کا
کچھہ بلکہ زیادہ تر عادی ہو گیا ہون تاہم یقین کرو کہ ایسے خطرناک لوگون سے مقابلہ کرنے مین مجھے سخت دشواری ہوتی ہے جو
خیالات شایستہ سے بہت دور ہین اور جہان رحم کا نام و نشان بھی نہین ہے - قافلون کے ساتھہ بھی خطرہ لگا ہوا ہے
اس لئے ہمین خرابی مین پڑنے کو کون پیچھے چھوڑ سکتا ہے -

۲۷ ستمبر کو یہہ بدنصیب فوج ڈویم سے اپنے وعدہ گاہ کیطرف روانہ ہوئے فوج کی راہ تو پہلے ہی سے مہدی کے جاسوسون
سے بھری ہوئی تھی اور یہہ جاسوس مہدی کو وقتاً فوقتاً ہماری فوج کے نقل و حرکت کے اطلاع دیتے تھے - جنرل ہکس کو مکار
رہنماؤن اور جھوٹے مخبرون کی خبرون پر اعتماد کرنا پڑتا تھا علاوہ اسکے مصری افسرون مین بخیال حکومت اور افسری کے کچھہ
رنجش بھی پیدا ہو گئی تھی الہ دین پاشا کو اسکا بہت بڑا حسد تھا کہ فوج مین اعلی درجے کی حکومت مجھے کیون نہ ملی - اسکے بعد
یہہ بھی خبر مشہور ہوئی کہ الہ دین پاشا اوس آنے والی مصیبت مین عمداً شریک ہو گیا - مشیران فوج نے مجتمع ہو کر جو مقام
فوج کے قیام کے لئے تجویز کیا تھا اوس فیصلہ کو فوج کے نکتہ چینون نے بھی پسند کر لیا تھا چنانچہ اس فیصلہ کے رو سے یہہ قرار
پایا کہ مقامات خطرناک جہان فوج کی بربادی کا یقین ہے ترک کر دئے جائین اور لوٹ جانے کی راہین چھوڑ دین تا کہ
اون وحشیون کے گروہ اور جماعتین ان راہون مین پھر جائین - چنانچہ آخری خبر جو فوج سے مسٹر اوبنس کو پہونچے ۲۰
ستمبر کی لکھی ہوئی تھی جسکا یہہ مضمون تھا کہ تمازت آفتاب نہایت سخت ہے اور قریب تیس ۳۰ آدمیون کے کسل راہ سے
ہلاک ہو گئے ہین اور بیسیون اونٹ روز مرتے ہین - ہملوگ اس قریہ ویران مین جہان صرف تیس ۳۰ جھونپڑے ہون گے
انسان اور جانورون کو آرام دینے کے لئے ٹھہرے ہین پانی یہان کا نہایت ہی خراب ہے اور خبر معلوم ہوئی ہے کہ مہدی
تیس ۳۰ میل کے فاصلہ پر بڑے زور شور سے مقیم ہین اور چار روز کے عرصہ مین ہم اونسے مل جائینگے اور جو راہ پیچھے کی ہم
لوگ قطع کر چکے ہین وہ بھی مسدود ہو گئی ہے - اب جب تک کہ ہم باغیون کو شکست نہ دے لین خارطوم تک کوئی خبر
نہین پہونچ سکتے - مسٹر اوڈنون نے اوسی تاریخ اور اوسی روز جبکہ فوج سرکاری ڈویم سے مغرب و جنوب سیلرٹ بفاصلہ تیس
میل خیمہ زن تھے یہہ تحریر کیا کہ ہماری فوج تا امکان نہایت سرعت کے ساتھہ العبید کیجانب بڑھ رہی ہے کہ وہان پہونچکر دشمنون
سے ایک سخت جنگ کرے - بعد تحریر اون تدابیر اور احتیاطون کے جو اثناء راہ مین دشمنون کے حملہ سے محفوظ رہنے کے
لئے عمل مین آئے ہین مسٹر اوڈنون لکھتے ہین کہ اب ہم سے اور اہل دنیا سے چند ہفتہ تک مطلق سلسلہ رسل و رسایل باقی نہ رہیگا
اسلئے کہ اس عرصہ مین ہم لوگ اپنے جانورون کے چلا دینے مین مصروف رہینگے آخری خبر اوڈنون کے لکھے ہوئے مقام
سینج ہم فردسی جو ۴۵ میل پر الڈویم کے جنوب و مغرب مین واقع ہے اس مضمون سے آئے کہ ہملوگ یہین دو روز سے
یہان اس خیال سے ٹھہرے ہین کہ شاید آگے پانی نہ ملے اس مقام پر صرف تالابون کے پانی کا بھروسہ ہے - کرنیل فرقہر
بیس میل تک کلہ گرد آوری راہ کو گئے تھے اونکا یہہ بیان ہے کہ قریہ سراخوا تک راہ طے کرنے کے لئے ان تالابون کا
پانی کافی ہے اگرچہ یہہ قریہ بالفعل ویران ہے لیکن چند کنوئین اوسمین ہین - غنیم کے سپاہی پیچھے کو لوٹ رہے ہین
اور اون مقامات کو جہان مویشی اونکے نہین ہین چھوڑتے جاتے ہین مسٹر اوڈنون کے خط کا ایک جزو جسے اونہون نے
اوسوقت لکھا تھا اور مضمون بالا کے علاوہ ایک دردانگیز حال کا ذکر اوسمین تھا مع اونکی تصویر کے جو پشت خط پر ہے صفحہ
مابعد مین پیش کش ناظرین ہے - جنرل ہکس کا آخری تار نوشتہ ۱۷ اکتوبر اس مضمون کا تھا کہ ہماری فوج نوزابی

سے بیس میل کے فاصلہ پر ہے اور بارش کا پانی جو تالابون مین ہے پینے کو ملتا ہے اور یہہ بات قسمتاً راہ کے دیکھہ بھال
مین دریافت ہوئے کہ قربہ سراخوانک پانی برابر دستیاب ہوتا جاے گا - راہ بر جو ہمارے فوج کے ساتھہ ہین اور وہ
جو خبرین دیتے ہین خالی از شک نہین رسل ورسائل کے لئے ڈاک خانون کے قایم کرنے کے ارادون کا فسخ کرنا
بہت ہی افسوسناک ہے - گورنر جنرل کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ہماری فوج یہان سے گذر جاے گی
اوس وقت یہہ عرب مجتمع ہوکر رسد ہماری بند کر دینگے علاوہ اسکے تالاب بھی خشک ہو جاینگے اور پھر بغیر کنوان
کہودے پانی میسر نہ آئے گا - اسوقت تک حالت صحت فوج کی بہت اچھی ہے اور کوئی بیمار بھی نہین جسے اوٹھاکر
لیجانا پڑتا ہو مگر گرمی کی نہایت ہی شدت ہے بعد اس تار کے ایک زمانہ تک بالکل خاموشی رہے اور کچھہ حال نہ معلوم
ہوا لیکن دفعتہً ایک عجیب خبر نیک سنائی دی یعنے خارطوم سے ۳۱ اکتوبر کو ایک تار اس مضمون کا آیا کہ پرسون ایک
عرب یہہ خوشخبری لایا تہا جسکی تصدیق اور دو سپاہیون نے بھی کی جو الدویم سے آئی تھی کہ ہکس پاشا اور بیجیش یا
بیس ہزار عربون سے جو قریب دریاے نیل کے العبید سے ساڑھے سات کوس کے فاصلہ پر خیمہ زن تھے مقابلہ ہوا
دوسرے روز عربون کے فوج دو حصون پر منقسم ہوکر مصری فوج کے مربع پر دونو بازوؤن سے حملہ آور ہوئے - ہکس پاشا نے
چھہ ہزار رمینگٹن بندوقون اور بیجدار اور مارڈن فلٹ توپون اور بان سے دشمنون کا مقابلہ کیا عربون کے پاس صرف
نیزے تھی جسنے تھوڑے دیر تک لڑتے رہے مگر مربع کے قریب نہ پہونچ سکے اور آٹھہ ہزار اپنے زخمیون اور عورتون
اور رسد اور بار برداری کی چیزون کو چھوڑکر بہاگ گئے - خود مہدی اس جنگ مین شریک نہ تہا - ہکس پاشا اونکا تعاقب
کرتا ہوا بلیس تک گیا وہان مہدی کو مع اس فوج مفرور اور دو سو سوارون کے جو اوسکے خاص ہمراہی تھے مقیم پایا
چنانچہ ان لوگون نے جنرل ہکس پر سخت حملہ کیا مگر نقصان عظیم کے ساتھہ اونکو شکست ہوئی اور مہدی کی سواری کا گھوڑا بھی گرا تہا
اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ جو رسالہ ہمارے سوارون کا دشمنون کے تعاقب کو گیا تہا اوسنے مہدی کو بھی مار لیا - عرب اس مقام
سے بہاگ کر العبید پہونچے اور جنرل ہکس نے العبید کا محاصرہ کرلیا - اس وقت جنرل مذکور العبید کے گردنواح کا مالک ہو رہا ہے
بلیس جو العبید سے دو میل کے فاصلہ پر ہے اوسے اپنی فوج کا صدر مقام قرار دیکر مقیم ہوا - غرضکہ اس عرب کے بیان کے مطابق
۴ نومبر کو ہکس پاشا نے شہر اور خزانہ سرکاری پر کامل قبضہ کرلیا اور اس جنگ مین مصری فوج کا کچھہ بھی نقصان نہین ہوا
کرنیل ڈی کوئٹ لانگ نے بحالت محافظت دریاے نیل کے بہتیرے فراریون کو گرفتار کیا جو کشتیون کے ذریعہ سے سنار
کو بہیجے جائینگے لیکن اس طول وطویل خبر کی نسبت فوراً ہی شکوک پیدا ہونے لگے اسلیئے کہ جس تاریخ کو بیان ہوا کہ ہکس پاشا
العبید مین داخل ہوا وہ کسی طرح ٹھیک نہ تھے بلکہ جنرل ہکس کے خود تحریر کیا تہا اور منزلون کے حساب سے وہ اوس وقت العبید
سے سات روز کے راہ کے فاصلہ پر تہا غرضکہ اسی حیص بیص مین چند روز گذر گئے مگر اس خبر کی تصدیق کامل طور سے نہ
ہوئی بلکہ بر خلاف اسکے ایک آنے والے مصیبت کی خبر معلوم ہوئی -

مضمون خط مسٹر اوڈونون

ایک بہت بڑی تار کی خبر حالات موجودہ کے متعلق بذریعہ کبوتر کے بہیجتا ہون دشمن جو ہمارے عقب مین ہین اونکے

بیچ سے ہوکر یہہ کبوتر جاتا ہے مگر یہہ امر نہایت ہی ناپسندیدہ اور غیر مناسب ہے - عام رائے یہہ ہے کہ فوج ہماری جو دریاے نیل پر تہی اوس سے علیحدہ ہوکر اجنبی ملک مین دوسو میل تک بڑہ گئی اس وجہہ سے ہلوگ بہت خطرناک حالت مین ہین - جنرل ہکس نے مجہے اس وقت بولاکر یہہ کہا کہ یہہ آخری موقع تحریر کا ہے اسلیئے کہ شاید ہفتون تک پہر ہمین موقع رسل و رسایل کا نصیب نہ ہو مرے پیارے رابنسن باوجود ان خراب آثارات کے بہی مجہے امید ہے کہ ہمارے لئے کوئی سامان بہتری کا نکل آئے -

مسٹر ڈولون

آپ کا نیاز مند اوڈونون

گو تفصیل اوس مصیبت کے نہ تو ابہی تک معلوم ہوئی اور نہ غالباً کبہی دریافت ہوسکے گی مگر حتی الوسع بعد دور کرنے اختلافات اخبار کے اصلیت اس واقع کی اس طرح پائی جاتی ہے کہ جب فوج ہماری ڈویم سے العبید کو روانہ ہوئی اثناء راہ مین چند مرتبہ دشمنون سے مقابلہ ہوا اور رد و بدل واقع ہوئے مصری فوج مین صرف چند باشی بزوق اور سوڈانی بیقاعدہ فوج کے کچہہ لوگ ضایع ہوئے لیکن بالآخر سرکاری فوج متمند رہے - غرضکہ مصری فوج برکت قہاد مین پہونچی اور یہان اونہین ایک تالاب ملا جس سے بقدر ضرورت اپنی فوج کے لیئے پانی لے لیا اس مقام سے واضح ہوتا ہے کہ جنرل ہکس نے مصری فوج کے دو حصہ کرکے پہلا حصہ تو اپنے ساتہہ اس غرض سے رکہا کہ اوس فوج کو یکسر العبید کو لیجاے اور دوسرے کو سپہ سالاری الہ دین پاشا کو تفویض کرکے اوسی ہدایت کی کہ وہ مقام فیض پر جو پورب العبید کے ہے مہدی کی روک ٹوک کرنے چنانچہ یہہ فوج علوبا کیطرف روانہ ہوکر وہان شب باش ہوئے اس درمیان مین دشمنون کی کیسقدر فوج سے مقابلہ بہی ہوتا رہا مگر آسانی سے ہٹا دیئے گئے - دوسرے روز یعنی ۲۲ نومبر کو پہر فوج ہماری آگے کو روانہ ہوئی اور ۲۴ گہنٹہ کے صرف کے لیئے پانی بہی اپنے ہمراہ لے لیا - لیکن ہمارے ساتہہ کے راہ دیکہلانے والے مکار فریب دہندہ تہے اور ہماری فوج کو کاشغل کے ایسے تنگ راستون کیطرف لے گئے جنہین بالکل جنگل تہے اور ناہموار زمین وہان کی کنکر اور پتہرون سے بہری تہے -

صرف ایک جنگل کے طے کرنے مین تین گھنٹے صرف ہوئے بعد اسکے دفعتہً ایک قوی فوج دشمن کے آگے سے ہماری راہ روکنے
کو نمودار ہوئے - چنانچہ ہماری طرف کی فوج بشکل مربع مرتب ہوکر سارے دن لڑتے رہے یہان تک کہ باغیون کو شکست ہوئی
اور وے بہاگ گئے - ہماری فوج نے وہ رات اوسی میدان جنگ مین بسر کے - تحقیقات سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ مصری
فوج کے دونو حصے تو ایک جا ہوگئے تھے دوسرے روز کہ قیاساً ۴ تاریخ نومبر کی تھی فوج ہماری پھر روانہ ہوئے لیکن اثنار
راہ مین جو کچھ پانی ہمارے ساتھہ تھا بالکل صرف ہوگیا اور ہملوگ جماعت دشمنون کے انبوہ مین گھر گئے - چنانچہ چند سخت
حملون کے بعد جنمین فریقین کے نقصان عظیم ہوئے اُن لوگون کو شکست ہوئی اور مصری فوج نے پھر وہ رات میدان
کارزار مین بسر کئے پھر نومبر یوم یکشنبہ کو پھر فوج ہمارے کاشغل کیطرف روانہ ہوئے بعد چار گھنٹہ راہ قطع کرنے کے دشمنون
نے ایک سخت حملہ ہماری فوج پر توپ وبندوق کے باڑہ سے کیا بسبب شدت تشنگی کے ہماری فوج نے سخت تکلیف
اوٹھائی لیکن ایسا بندوبست کیا گیا کہ تمام دن ہمارے سپاہی میدان جنگ مین جمے رہے - پانچوین نومبر کو لڑائی
ختم ہوچکی تہی یہہ خستہ حال مصری سپاہی پھر جانفشانی پر آمادہ ہوئے اور ایک جنگلی ناہموار اور تنگ راہ سے
کردوفان کیطرف بڑھے - اس مرتبہ شروع جنگ مین مہدی نے اپنے درویشان ہمراہی کو حملہ کرنے کے لیے یہہ
سمجھا کر روانہ کیا کہ تملوگون کو مدد خدا سے کافرون پر فتح نصیب ہوگی اب مہدی کو اپنے سپاہیون پر باعتبار اونکے
فنون سپہ گری اور قواعد دانی کے زیادہ بھروسہ تھا اسلئے کہ یہہ وہی سپاہی سرکاری تھے جو کردفان مین محصور تھے اور
بعد اسکے مہدی کے زیر علم آکر اوسکے شریک ہوگئے تھے - غرضکہ دشمنون نے ایک وسیع کمین گاہ تیار کی تہی اور
ہماری فوج کے روانگی کے آدہ گھنٹہ بعد ہر چہار طرف سے ہمین آکر گھیر لیا اور توپ اور بندوقون سے آگ برسانے
لگے - بوجہ ناہمواری زمین اور کثرت اشجار کے ہکس پاشا نہ تو اپنی توپون کو کام مین لا سکتا تہا نہ فوج کے
ترتیب قایم رکھہ سکا - یہان تک کہ مجبور ہوکر ہماری فوج کے سپاہی تھوڑے تھوڑے ایک ایک جگہ جمع ہوکر
لڑنے لگے اور عربون نے ہماری ہر جماعت کو آکر گھیر لیا اور ایک ایک کرکے اونہین قتل کر ڈالا - باوجودیکہ مصری
سپاہی تین روز سے پیاسے تھے تاہم نہایت ہی بہادری کے ساتھہ لڑائی مین اپنے جانین اوس وقت تک لڑائی
رہی اور بندوقین چلائی گئی جب تک اونکے توسدان سے بالکل کارتوس ختم نہ ہوئے - بعد اسکے دوپہر کے وقت
عربون نے ایک سخت حملہ بہت زور و شور کے ساتھہ کیا اور چند منٹ مین ہمارے اس بہادر فوج کو خاک مین
ملا کر نیست و نابود کر دیا - الہ دین پاشا تو ابتداء لڑائی مین مارا گیا مگر جنرل ہکس سب کے بعد زمین پر گرا - جنرل
کے چار طرف اوسکے افسران ہمراہی مجتمع تھے اور ایک کے بعد ایک دیگر زمین پر گرتا تہا - ہکس کی نسبت بیان کرتے
ہین کہ یہہ مثل شیر کے لڑا اور تین مرتبہ اپنا طپنچہ دشمنون پر خالی کیا بعد اسکے تلوار پکڑکر برابر حملے کرتا رہا یہان تک کہ
نیزہ سے زخمی ہوکر اپنے رفقا سے مقتول کے پہلو مین گرا اور مر گیا - میجر اسکندر ڈوف اسپتال مین بستر بیماری پر پڑا
تہا چنانچہ باغیون نے اوسے وہین قتل کیا - اسکے بعد معلوم ہوا کہ مسٹر فرانک ورڈلی اور قریب پچاس سپاہیون کے جو
اوسوقت لشکر مین موجود نہ تھے اور بعد کو آکے قید کر لیے گئے - اور مہدی نے اونکے لئے یہہ حکم دیا کہ یہہ لوگ جان
سے نہ مارے جاوین - قریب دو سو مصری اور چند آدمیون کے جو فوج کے ہمراہ تھے اور بہت سے زخمی اور ایک
جرمنی کلوز نامی جو میجر اسکندر ڈوف کا اردلی تہا مہدی نے سب کا جان بخشی کی - ایک حبشی عورت جو العبید کے

خانقاہ سے بہاگ کر چہہ ہفتہ بعد اس لڑائی کے خارطوم مین آئے تہے اوسنے بیان کیا کہ بجز کلوز کے انگریزون مین سے کوئی زندہ
نہین رہا بلکہ سب کے سب تہ تیغ ہوگئے - بعدہ اس عورت کے بیان کی تصدیق ایک یونانی سوداگر سے ہوئے بلکہ اوسنے یہہ بہی بیان
کیا کہ مہدی نے اپنے فوج کے شیوخ کو حکم دیا تہا کہ ہر ایک شیخ اپنے نیزے کی نوک ہکس پاشا کے نعش مین چہوئے تاکہ
وہ یہہ بات کہہ سکے کہ مین نے بہی اوسکے قتل مین معاون شرکت و اعانت کی تہی - دوسری خبرون سے یہہ معلوم ہوا کہ جنرل
ہکس کے شجاعت و بہادری کا عربون کے دل پر بہت بڑا اثر ہوا اور ان کا قصد ہے کہ جنرل کی بہادری کے یادگار مین مقبرہ
اوسکا بنوا دین بقیہ افسران انگریزی اور مصری کے سر کاٹ کر العبید کے دروازہ پر لٹکا دئے گئے - بعد ختم لڑائی کے مہدی
محمد شہر العبید مین عجب شان و شکوہ سے داخل ہوا یعنے ایک عمامہ زرد ریشمی سر پر تہا اور سبز عباے نبوی دوش پر تہی اور
پیچہے اوسکے ہماری فوج مقتول کے اونٹون کی قطار تہی جنپر مال غنیمت توپ اور بندوق وغیرہ کے قسم سے لدا ہوا تہا - بعد اسکے
تہوڑے دن تک اسی طرحکے خبرین آیا کین اور مشہور ہوا کہ مین جو ہنسی کے قابل تہین اور کچہہ امید بہی ہوتی تہی کہ شاید ہکس پاشا
کی فوج کا ایک حصہ قتل سے بچ گیا ہو لیکن بعد اوسکے ان خبرونکی پورے طور سے تکذیب ہوگئی بعد ایک سال کے قاہرہ مین
کچہہ مدہ حالات اوس لڑائی کے ایک نوجوان یونانی بندوق کے تاجر کی زبانی معلوم ہوئے یہہ شخص اوسوقت العبید مین موجود
تہا جبکہ لوگون نے شہر کو مہدی کے حوالہ کردیا اور خود اوسکے مطیع ہوگئے تہے یہہ تاجر بیان کرتا ہے کہ جب مہدی نے سنا
کہ ہکس پاشا العبید کی طرف آرہا ہے تو اوسنے عبد الحلیم نامی ایک اپنے رفیق کو بایں ہدایت اوس طرف روانہ کیا کہ وہ جنرل
ہکس کے ساتہہ ساتہہ اوسکا دوست ظاہری بنکر رہے - جنرل ہکس نے چند مرتبہ یہہ قصد کیا کہ اس گروہ پر اوسکے پیچہے پیچہے آرہا
ہے رات کو جب سب سوتے ہون حملہ کرکے قتل کرڈالے اور مہدی کی مخبری کے وسایل کو اسطرح بند کر دیجیے مگر علاؤ الدین
پاشا نے اوسے اس ارادہ سے باز رکہا اور خود انکار کیا - کاشغل کے لڑائی کے نسبت اوس تاجر کا یہہ بیان تہا کہ سنیچر
کے شام کو جنرل ہکس کے فوج نے حلیم کے فوج پر نہایت تیزی سے بندوقین چلانی شروع کین حلیم کی فوج ایک کمین گاہ
مین تہی لہذا اوسکے طرف کے صرف چند آدمی ضایع ہوئے مگر چونکہ مصری فوج بالکل میدان مین تہے اسلئے اسطرف بہتیری جانین
تلف ہوئین اور لڑائی کا سلسلہ اتوار کو تمام دن بلکہ رات کو بہی جاری رہا دوشنبہ کے صبح کو دشمنون نے عام طور سے حملہ کردیا
چنانچہ مصری بہوکے اور پیاسے فوج کچہہ نہ لڑسکے اور اوسی مقام پر بالکل قتل ہوگئے دوپہر تک قتل عام رہا بعد اسکے موقوف ہوگیا
مینے اپنی آنکہونسے ہکس پاشا اور دوسرے افسرونکے لاشین دیکہی تہین کوئی لاش اون مین کی دفن نہین ہوئی تہی برخلاف
اسکے مہدی اپنے کشتونکی لاشین بمجرد قتل ہونیکے دفن کردیتا تہا مہدی کے طرف جو نقصان ہوا اوسکا تخمینہ غیر ممکن تہا جب مہدی
جنگ کے لیئے باہر نکلا تہا اوسوقت اوسکے ساتہہ کوئی توپ نہ تہی بلکہ صرف پندرہ ہزار بے قاعدہ سپاہی تہے مگر اثنائے جنگ
مین صدہا آدمی اوسکے شریک ہوگئے یہہ تاجر بیان کرتا ہے کہ مین تہوڑے عرصہ تک مہدی کا ملازم رہکر العبید مین تہا بعد اسکے
خارطوم جانیکی اجازت اوسے حاصل کی اور وہانسے قاہرہ کو آیا - اسکے علاوہ اور جو خبرین آئین اونسے اس بات کی امید ہوتی
تہی کہ مسٹر فرانک ونزیٹلی ضائع اب تک زندہ ہے اور تاجرون نے جو کچہہ خط و خال اوسکا بیان کیا اوس سے کوئی شبہہ
اس بات کا باقی نہ رہا کہ شناخت اونکی صحیح تہی اون تاجرون نے بیان کیا کہ ونزیٹلی مہدی کے ساتہہ ہے اور درختونکی تصویرین
کہینچتا ہے اور لوگون کا معالجہ کرتا ہے اور سوائے اسکے کوئی دوسرا انگریز مہدی کے ساتہہ نہین ہے - کرنیل ڈی کویٹ لاگ
جو نیل ابیض کو باغیونکے سے خالی کرنے مین کامیابی حاصل کر رہا تہا اوسوقت الدویم مین تہا اور ۱۹ نومبر کو ایک معتبر شیخ کے

ذریعہ سے اولاً اونسے اس واقعہ مصیبت ناک کے کیفیت دریافت ہوئی چنانچہ اس خبر کو سنتے ہی وہ خارطوم کو لوٹا اور بعیت حسین پاشا
نایب گورنر جنرل اور ابراہیم پاشا کے اوس شہر کی حفاظت کی تدابیر مین مصروف ہوا اور بیرونجات کے فوجونکو بہی جہانتک
تک ممکن ہوسکا بربر مین طلب کرلیا اسلئے کہ وہ سمجہا تہا کہ اسوقت تمام سوڈان نے ہتہیار اوٹہالیا ہوگا اسی زمانہ مین ایک
درویش نے سنار کے بازار مین بہ قسم قرآن لوگونسے یہہ بیان کیا کہ ہکس پاشا کی فوج بالکل نیست اور نابود کردی گئی اور اسماعین
پانچہزار آدمیونکو اوسنے ترغیب دیکر مہدی کی طرف سے ہتہیار اوٹہانے پر آمادہ کردیا۔ جو فوجین کہ شط اور ڈیم مین
تہین خارطوم کو واپس آئین اور بہتیرے انگریز وہانسے بسرعت تمام بہاگے۔ ایک شخص سوڈان کا جو دارفور سے اتفاقیہ
ہوتا ہوا ۳۰ دن کی راہ طے کرکے ۲۴ فروری ۱۸۸۴ء کو خارطوم مین پہونچا اوسکا یہہ بیان تہا کہ سلاٹن نے جو اسٹریا کا
رہنے والا اور مصری فوج کا کمانیر یعنے اعلی افسر ہے وہ ابتک مقام انفشار مین گہرا ہوا ہے اور مقامات وارل اور ماسٹری
اور فوگا کا بہی محاصرہ دشمنون نے کرلیا ہے علاوہ اسکے جو فوجین کہ ام شانگا اور تحاشے مین محصور تہین اونہون نے
اپنے تئین دشمنونکی حوالہ کردیا اور اونکے شریک ہوگئین بعد اسکے وہ عرب کہتا ہے کہ مینے نہین سنا کہ اور کوئی لڑائی بہی
بحر غزال پر ہوئی یہہ عرب بیان کرتا ہے کہ مینے العبید مین اسٹریا کے چند پادریونکو آزادانہ طور سے شہر مین چارونطرف
پہرتے دیکہا اور نیز اوسکا یہہ بہی بیان ہے کہ مینے العبید کے گلیونمین تین انگریزونکو دیکہا جنکی نسبت یہہ معلوم ہوا کہ کاتل
سنکے لڑائی مین پکڑے گئے تہے اور اب اونکے ساتہہ یہان پر مناسب برتاؤ ہوتا ہے اور مہدی کے ساتہہ صرف وہ فوج
مصری ہے جو سابقا العبید مین محصور تہی اور جتنے عرب مہدی کے شریک تہے اپنے اپنے قریونمین چلے گئے لیکن اس بات
کا اون لوگون نے اقرار واثق کیا ہے کہ اگر کوئی اور جنگ واقع ہوگی تو ہم سب کے سب مجتمع ہوکر اوس لڑائی مین شریک
ہونگے۔ اگست گذشتہ مین جبکہ ہکس پاشا اوس مہم کی تدبیر و تیاری مین مصروف تہا جسکا ایسا نتیجہ خراب ہوا کہ کل فوج
معہ ہکس کے تباہ ہوگئی توفیق پاشا گورنر سواقم نے اول مرتبہ اون بغاوت خیز جلسونکے انعقاد کی کیفیت سنی جو سنکات
کے گردنواح مین منعقد ہوئے قریہ مذکور کے چارونطرف ریگستان واقع ہے اور بہت مضبوطی کے ساتہہ اوسکے حصاربندی
بہی ہوئی تہی اور ساٹہہ سپاہی اوسکے اندر تہے یہہ مقام سواقم سے ساٹہہ میل کے فاصلہ پر تہا توفیق پاشا فوراً سنکات
مین پہونچا اور عثمان دغنا کو حکم دیا کہ بلا توقف مقام مذکور پر حاضر ہوئین یہ شخص یعنے عثمان ایک بردہ فروش تہا جو دیوالیا
ہوگیا تہا اور اب باغی قبیلونکا سردار بنا تہا اور جسکا ذکر ہم لوگ پہلے پہل بشمول باغیون کے سنتے مین عثمان دغنا نے آنے سے
انکار کیا اور بعد دو روز کے وہ خود بہی نہین آیا بلکہ تین ہزار مسلح سپاہی بہی اپنے ساتہہ لایا اور سرکاری بارگون سے ایک
میل کے فاصلہ پر ٹہرا اور ایلچیون کے ذریعہ سے مہدی کی طرف سے دو خط توفیق پاشا کے پاس اسمضمون کے بہیجے کہ
مصری لوگ عیسائی اور یہودی اور کافر سے بہی بدتر ہین اور قرآن کے بہی عظمت اور تعظیم نہین کرتے تمکو لازم ہے
کہ کل اسلحہ و سامان جنگ اور خزانہ سرکاری عثمان دغنا وزیر مہدی کو تفویض کردو ان خطوط کے دینے کے بعد ایلچیون
نے زبانی یہہ بات کہی کہ اگر یہہ چیزین فوراً عثمان دغنا کے حوالہ نہ کردی جاوینگے تو ایک ایک شخص ہمارا تہہ شمشیر ہوگا
اس مقام پر توفیق پاشا کے حالت نہایت ہی نازک تہی اور صرف ساٹہہ سپاہی اوسکے پاس ایک کچی بارک مین جسمین
سیکڑون آدمیون کے گنجایش ہوسکتی تہی تہے اب توفیق پاشا کو تین ہزار خوفناک باغیون سے مقابلہ کرنا پڑا چنانچہ
اوسنے یہہ سوچ کر کہ اس حیلہ سے کسیقدر مہلت سامان جنگ کیلئے مل جاوے گی اوسنے ایلچیون سے یہہ بات کہی کہ میرے

عربون کی کمین گاہ
سوڈان مین

درافسر ہین کہ بغیر اونکے حکم کے مین کسی طرح انکے مطالبونکو ادا نہین کرسکتا جب وہ ایلچی چلے گئے تو توفیق پاشا نے حکم دیا کہ بارکون مین بندوقون کے رندین بنائے جاوین اور بالو کے بورونکا دروازون پر انبار کردیا جاوے چنانچہ چار گہنٹے کے عرصہ مین کہ جب تک وہ ایلچی گئے اور آئے توفیق اور اوسکے آدمی بارکون کے مضبوطی اور استحکام مین مصروف رہے عثمان دغنا اوس پیغام پر جو اوسکے پاس بہیجا گیا تہا صبر نہ کرسکا اور قسم کہائی کہ چہہ بالشت سایۂ آفتاب کے بڑہنے کے قبل مین اونپر حملہ کردونگا - توفیق نے بہی بجواب اسکے کہلا بہیجا کہ تم لوگ بے تکلف آو اور حملہ کرو چنانچہ باغیون کی فوج حملہ کے لئے مجتمع ہوئی - خوش قسمتی سے توفیق کے سپاہی کل حبشی تھے اور بڑے بہادری کے ساتھہ لڑے توفیق کے پاس اسقدر فوج نہ تہی جو ایسے وسیع مقام کی ہر جگہہ سے محافظت کرسکنے کے لئے کافی ہوتے چنانچہ قریب بیس عرب کے بارگون کے اندر گہس آئے مگر ایک ایک کرکے مارے گئے اور آدہہ گہنٹے کے عرصہ مین باغیونکی حملہ آور فوج پسپا کردئے گئے اور تین سو آدمی اونکے مارے گئے - توفیق پاشا کیطرف صرف سات سپاہی اوسکی فوج کے قتل ہوئے اور ایک افسر مع دس سپاہی اور خود توفیق پاشا کے زخمی ہوئے - توفیق پاشا کو پانچ زخم سخت باغیونکے تلوار کی لگے تھے بعد اسکے کہ باغی پسپا ہوکر اپنے مقامات پر گئے آٹھہ سو آدمی اور اونکے مدد کو آئے مگر اون لوگون نے دوبارہ حملہ کا قصد نہ کیا - اگر وہ لوگ دوبارہ حملہ کرتے تو توفیق کو بجز موت کے اور کوئی چارہ نہ تہا اسلئے کہ سپاہی بہی اوسکے کم ہوگئے تھے اور ہر ایک کے پاس صرف بارہ فیر کے کارتوس رہ گئے تھے - بعد اسکے توفیق کے پاس مددگاری پہونچی اور ماہ اکتوبر مین سیکڑون آدمی اوسکے پاس جمع ہوگئے اس اثنا مین بغاوت ہر چہار طرف پہیل گئے اور قصبۂ طوکار جو سواکم سے پینتالیس میل جانب جنوب واقع ہے باغیونسے گہر گیا اور خود سواکم کے محاصرہ کا اندیشہ تہا - جو فوج کہ سواکم سے محصورین طوکار کے مدد کو گئی تہی گو کسی قدر کم مگر اوسی مصیبت مین مبتلا ہوئے جسمین ہکس پاشا کی فوج گرفتار ہو چکی تہی کیفیت اوسکی یہہ ہے کہ تاریخ تیسری نومبر کو ساڑہے تین سو آدمی مع ایک توپ کے بسپہ سالاری محمد طاہر اور مان کریت کماندر شاہی بحری فوج کے جو کہ سواکم مین برٹش گورنمنٹ کیطرف سے سفیر تہا سمندر کی راہ سے ٹرن ٹاٹ کو پہونچے اور وہانسے طوکار کیطرف روانہ ہوئے اثنائے راہ مین ایک جماعت قلیل عربونکی جو انسے بہت قلیل اور تعداد مین دو سو سے زیادہ نہ تہی متقابل ہوئی اور مصری فوج کے مربع کو توڑکر اوسمین گہس پڑی نہایت شرم کے ساتھہ مصریون نے اپنے ہتہیار اور سامان جنگ اور کپڑے لتے ڈالکر اور اپنے افسرونکو اونکی تقدیر پر چہوڑکر خود بہاگ گئے آخر وقت مین کونسل مونکریف مع اپنے چار یونانی ساتہیونکے ناامیدانہ طور سے لڑتا ہوا نظر آیا لیکن اوسے بہی باغیون نے گہوڑے سے کہینچ کر قتل کرڈالا غرض کہ نصف فوج اسی طرح قتل ہوگئے اور باقی ماندہ اپنی جانین بچاکر بہاگے تاریخ بارہ نومبر کو خود سواکم پر حملہ ہوا مگر باغیونکی فوج پسپا کردی گئی - گورنر سواکم نے اس درمیان مین فوج امدادی کے لیئے درخواست کی مگر اوسمین یہہ بات تحریر کی کہ مصری سپاہیونکا بہیجا جانا بے سود ہے اسلئے کہ وہ لوگ کسیطرح جنگ پر راغب نہین ہوسکتے اور نہ اونکو کسیطرح جنگ کی ترغیب دیجاسکتی -

عثمان دغنا کی حالات

عثمان دغنا جو کہ سوڈان مین مہدی کے جانب سے امیر یا لفٹنٹ اوسکا تہا یہہ شخص ایک بڑی سوداگر کا پوتا تہا جو بردہ فروش

بہی تھا اور شروع صدی مین سواقم مین احمد آغا ئی دغنا نے جو اوس ترک کا نام تہا اسنے قبیلہ حدندوا کے ایک عورت سے شادی کی چنانچہ باعتبار رسم و رواج اوس قبیلہ کے جو اولاد اس شادی سے حاصل ہوئی وہ اپنی ماں کے قبیلہ کے نام سے منسوب ہوکر اوسی قبیلہ کے نام سے پکارے جاتے تہے احمد آغا کا بڑا بیٹا ابو بکر یعنے عثمان دغنا کا باپ خالص اور اصلی حدندوا سمجہا جاتا تہا - ابو بکر نے عثمان اور احمد اپنے دونو بیٹونکو انگریزی سوتے کپڑے اور چہری چاقو کی تجارت اور مقام جُبّہ سوڈان مین سیاہ ہاتہی دانت کے غلہ کی سوداگری جو بردہ فروشونکے اصطلاح مین حقارتاً اون انسانونکی تجارت سے مراد ہے جنکے خرید اور فروخت مویشیونکے طرح ہوتے تہی سپرد کئے اور سواقم کے تجارتی شاخ کا انتظام احمد کے متعلق کیا احمد کا بہائی عثمان ایک چالاک اور حوصلہ مند شخص تہا اور ہمیشہ سفر مین رہا کرتا تہا - ممالک سوڈان مین عرصہ دراز تک سفر کرنے سے اون سردارونسے بخوبی شناسائی پیدا کرتے تھے جو مصریونکے فوج کشی کے مخالف تھے اور گو ۱۸۸۱ء و ۱۸۸۲ء تک وہ باغیونکا شریک نہوا تہا مگر ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۰ء کے ابتدا سے وہ نام بردہ اور مشہور ہو چلا تہا اور شیخین متذکرہ بالا مین زبیر پاشا سے بہی شناسائی پیدا کرلے تہی قریب ۱۸۷۰ء کے خاندان دغنا کے عروج مین تنزلی شروع ہوئی اور سات برس کے بعد وہ خاندان بالکل تباہ ہوگیا اور عثمان دغنا کے تجارت کو ایک بہت بڑا نقصان اسوجہسے پہونچا کہ برٹش گورنمنٹ کے ایک جنگی جہاز نے اوسکے ایک یا دو کشتیان لونڈی اور غلامونسے بہرے ہوئے جو سواقم کے پاس کے ایک کہاڑی سے جدے کو جاتے تہین گرفتار کرلین - اب یہہ وہ زمانہ ہے کہ انگریز اور مصریون کے درمیان مین بردہ فروشی کے لیئے مجالس شورہ منعقد ہورہے تہین عثمان دغنا نے اپنی خانگی تجارت مین تباہی اور بربادی کی صورت دیکہکر بغاوت کی فکر مین مصروف ہوا مگر چونکہ اوسکے دوستون نے اوسکے اس ارادہ مین شریک ہونے سے انکار کیا اسلیئے وہ اس بغاوت کا کچہہ بندوبست معقول نکر سکا - اسی زمانہ مین محمد احمد نے جزیرہ ابا سے جو نیل ابیض پر واقع ہے لوٹ کر وسط سوڈان مین اپنے دعوے کو کہ مین مہدی اصلی ہون چارطرف مشتہر کیا اور اب ہر طرف ملک مین علانیہ طور سے بغاوت پہیل گئی چنانچہ عثمان دغنا کو یہہ وقت غنیمت ہاتہہ آیا اور وہ مہدی کا شریک ہوگیا اور احمد اسکا بہائی بہی سواقم سے اپنے کل جایداد فروخت کرکے عثمان کے ساتہہ ہوگیا - اگست ۱۸۸۳ء مین عثمان دغنا ارکوائیٹ کے پہاڑونسے نمودار ہوا اور مہدی کی طرفسے اشتہارات اوسکے مہدی موعود ہونیکے بنظر اطلاع شیوخ قبایل اور افسران گورنمنٹ مصر مشتہر کیئے -

باب ہشتم

مشتمل بواقعات ذیل

فوج جدید کا باغیونکے مقابلے کے لیئے بماتحتی بیکر پاشا کے ترتیب پانا - اِس مہم کے شراکت سے مصری سپاہی اور افسرونکا انکار کرنا اور نارضامندی ظاہر کرنا - سواقم مین اوس فوج سرکاری کا شکست پانا جو باغی قبیلونکے گوشمالی کے لیئے بہیجی گئی تھے - بیکر پاشا کا مع اپنے فوجکے سواقم مین پہنچنا - ہشوا کا معاینہ - سنکاٹ سے بد خبرونکا آنا - مترک شیخ کے حالات - گرد و نواح کے قبیلونکے سردارونکا اوسکی

تعظیم و توقیر کرنا اور بمقابل مہدی کے مدد دینے کے آمادگی ظاہر کرنا - یوریابس جہاز پر انلوگونکا بہونچنا
طوقار کا سخت خطرناک حالت مین پڑنا اوسکے امداد کے لیئے قصد مصمم کرنا - سوڈانیونکے وحشیون کے
حالات - بیکر پاشا کا مع چار ہزار فوجکے ٹرنکٹے ٹاٹ مین پہونچنا - فوجونکا اوس جہیل کو عبور کر کے
دشمنونکے مقابلے کے لیئے آگے بڑہنا - عربونکا سخت حملہ - مصریونکے فوجکے مربع کا ٹوٹنا - اور ایک
وحشیانہ قتال عام کا واقع ہونا - انگریزی افسرونکا دلیرانہ طور سے لڑکر مرنا - باقی ماندہ فوجکا
بہاگ کر سواقم مین لوٹ آنا - برٹش گورنمنٹ کے نیلی کرلی والی اور جہازی فوج کا آنا - ایڈمرل
ہوٹ کا سپہ سالار اعلی اس فوجکا مقرر ہونا - سین کاٹ کے فوج محصور کے غمناک حالات - توفیق
بے اور صدہا آدمیونکا قتل عام - بالعموم خراب حالت اون فوجونکے جو سوڈان مین تہین -

گورنمنٹ مصر اور وہانکے حکام نے قاہرہ مین ہکس پاشا کے کل فوجکے تباہی اور بربادی کی خبر سنکر بہت بڑی مایوسی
ظاہر کی اور حریفونکے قوت کا حال جنسے اونہین مقابلہ کرنا تہا پہلے ہی مرتبہ معلوم کرلیا اور نہایت عجلت سے ایک جدید
فوج مرتب کر کے بماتحتی بیکر پاشا کے جو قبل اسکے کرنیل والنٹائین بیکر کے نام سے ایک ناپسندیدہ انگشت نمائی کے ساتہ
مشہور تہا - روانہ کی خدیو مصر نے سوڈانکے تمام حصون مین اوسے فوجی اور ملکی اختیارات اس غرض سے عطا کیئے کہ وہ
فوراً مع اپنے فوج کے وہان پہنچ جائے اور خدیو کے نے بیکر پاشا سے اس امر کے بہی سفارش کی تہی کہ ابتداءً ملک مین
نرمی کے ساتہہ کارروائی کرنے چاہیئے اور بیکر پاشا کے دانائی پر بہروسہ کر کے اس امر سے بہی اوسے مطلع کردیا تہا کہ
دشمنون کے ساتہہ خاص اور مناسب حالتوںمین مقابلہ کرنا چاہیئے لیکن یہہ بہروسہ خدیو مصر کا نتیجہ کار برعکس نکلا - چونکہ
مصر کے باقاعدہ اور اصلی فوجونکو سوڈان جانے کے اجازت نہ تہی لہذا بیکر پاشا کے مرضی کے موافق کنٹن جنٹ کی فوج غیر
کافی آلات اور سامان جنگ سے اور مرکب چندطرح کے لوگون سے مرتب کیگئے اس فوج مین مصری دہقانی اور ترکی باشی
بزوق اور سوڈان کے حبشے اور ایشیالیا کے پولیس مینکے لوگ شامل تہے اور یہہ لوگ اس قسم کے تہے کہ قبل اسکے کہ فوج
میدان جنگ مین لڑانے کے لئے آراستہ کے جائے یہہ لوگ لڑنے والونکے صورت سے کہڑا ہونا بہی نہ جانتے تہے جبتینکے
فوج ابتداءً اس غرض سے بہرتی کیگئے تہے کہ زبیر پاشا کے ساتہہ سوڈان کو روانہ کیجائے لیکن سرکار انگلشیہ نے باعتبار انتظام
ملکی و حالات بردہ فروشی کے زبیر پاشا کا سوڈان جانا منظور نہ کیا اسلئے سابقاً جو ارادہ اس فوج کے بہیجے جانے کا تہا وہ ملتوی
رہا - اس مہم کے لیئے یہہ رائے قرار پائی تہی کہ یہہ فوج سواقم کے فوجونکے ساتہہ ملکر بربر کیطرف بڑہے جس سے دونو مطلب
حاصل ہونگے یعنے ایک تو ملک مین امن قایم ہوجائیگا اور دوسرے آمد و رفت اور رسل و رسایل کے وسیلہ ان دونو شہرونکے
درمیان مین جاری رہینگے مگر اس مہم پر روانہ ہونے سے پہلے بعض منحوس حادثے واقع ہوئے یعنے بعد اسکے کہ خدیو مصر نے
قاہرہ مین ایک حصہ فوج کا معائنہ کرلیا جو سوڈان کے مہم کے لیئے تجویز ہوئی تہی ترکی افسران فوج مجتمع ہوکر بیکر پاشا
کے پاس آئے اور علانیہ سوڈان جانے سے اس عذر کے ساتہہ انکار کیا کہ ہملوگون نے صرف ملک مصر مین ادائے خدمت
کا معاہدہ کیا تہا اور مصری افسران فوج جو کہلے کہلے انکار نہ کرسکتے تہے یہہ حکم سنکر کہ اونہین سوڈان جانا ہوگا رونے لگے
یہہ سو دہقانی جو اٹہائیس ۲۸ نومبر کو قاہرہ سے سواقم بہیجی گئی تہی منجملہ اسکے دو سو اڑسٹہہ ۲۶۸ آدمی اثنائے راہ سویز مین سفر ریل سے بہاگ
گئے - اس اثنا مین سواقم کے خود حالت دن بدن سقیم ہونے جاتے تہے اور باغی اوسکے گرد و نواح مین جمع ہور ہے تہے اور اوس

مہینہ کے ختم ہونے تک چند حملے بھی ادسپر کئے علاوہ اسکے یکم مارچ کو دشمنون نے قبیلہ حدندا کے لوگو نپر جو ہمارے دولت دوست تھے حملہ کیا اور پسپا کر دئے گئے دوسرے روز صبح صادق کے وقت ایک حصہ ہماری فوج کا اون باغیونکی گوشمالی

بیکر پاشا کا سوڈانی افواج کو ملاحظہ کرنا

کو روانہ ہوا جو کہ زیر کوہ قریب ایک چشمہ کے خیمہ زن تھے اس فوج مین ہماری بیس سوار اور پانچسو سوڈانی حبشی مع تیرہ افسر اور دو سو باشی بزوق تھے جنمین دو افسر سرداری اپنے لئے جانتے تھے اس فوج کے ساتھ ایک پہاڑی توپ بھی تھی چنانچہ سواقم سے بیس میل کے فاصلہ پر طامینہ کے قریب اس فوج کا باغی قبیلونسے سامنا ہوا۔ سہ پہر کو قریب چار بجے کے اسٹاف کا ایک افسر مع چند باشی بزوق کے سواقم مین یہہ خبر لایا کہ ہمسے اور دشمنونکے ایک جماعت قلیل سے میدان مین مقابلہ ہوا اور ہمنے اونکو شکست دیکر پہاڑیون تک اونکا تعاقب کیا کہ دفعتاً ایک عرب نے شور کیا اور اس شور سے اوسکے کوئی اشارہ خاص مقصود تہا چنانچہ فی الفور دے ہر چہار طرف سے احاطہ کرکے ایک جا ہو گئے اور جسوقت یہہ گروہ لڑنے والے جماعت سے علحدہ ہوا ہملوگون مین سلسلۂ جنگ جاری تہا۔ بظاہر یہہ لڑائی دوپہر کو شروع ہوئے اور صرف ایک عرصہ قلیل تک سلسلہ اسکا قایم رہا۔ اسلئے کہ باشی بزوق سپاہی مایوس ہوکر متفرق طور سے پیچھے کی طرف ہٹے اور سوڈانی حبشی سپاہیہ نپر جو نہایت مضبوطی سے میدان جنگ مین قایم تھے جا پڑے اور اونلوگونکے جنگ مین جو عمدہ طور سے کر رہے تھے خارج ہوئے اور حبشی فوجکی ترتیب خراب کر دی اسی اثنا مین تین ہزار

عرب ہماری فوج پر حملہ آور ہوئے تاہم یہہ حبشی لپشت در پشت ہوکر یا دو دو کرکے لڑے اور اپنی بندوقون کو نال کیطرف سے پکڑکر ڈنڈونکے طرح لگاتے ہوئے اور باستقلال تمام اپنے سنگیونکو چہڑا کر دشمنون کے نیزہ اور تلوار اور ڈہال کے مقابلے مین قرشتے تھے قریب شام کے حبشے فوج کا ایک سرجنٹ میجر مع اپنے دس سپاہیونکے سواقم مین یہہ خبر لایا کہ دشمنون پر حملہ کرنے وقت ایکطرف تو حبشیون نے اور دوسری طرف باشی بزوق نے اپنی اپنی فوج کو بشکل مربع ترتیب دیا ہے - دشمنون نے اوّل باشی بزوق پر حملہ کیا اور جو لوگ اوس فوج کے منتشر طور سے ادہر اودہر بھاگ رہے تھے اونہین شکست دی اور جبتک کہ یہہ بے مصرف باشی بزوق سپاہی لڑا کئے اس درمیان مین ہمارے سوڈانی سپاہی عربونکو مکہیون کی طرح مارتی رہے حبشی سپاہیون کے پلٹنے پر عربون نے اونکا تعاقب کرکے منتشر کردیا اور جنگ مغلوبیہ ہوگی ہماری طرف کی فوج صرف دس فرین بندوقونکے کین اگرچہ اون لوگون کے پاس دو سو مرتبہ کے فیر کرنے کا کارتوس موجود تہا - غروب آفتاب کے وقت حبشی سپاہیون نے میدان جنگ کو چہوڑ دیا اسلیئے کہ لڑنے والونکو اسقدر کافی روشنی نملے کہ ایک دوسرے کی تمیز کرسکتے مگر باوجود اسکے بہی لڑائی قایم رہے اور حبشی سپاہیون نے ایک دوسرے موقع پر جمع کر دشمنو نکا جواب مایوسانہ طور سے دینا شروع کیا غرض کہ نتیجہ اس لڑائی کا یہہ ہوا کہ منجلہ ٢٠٧ سپاہیونکے جو سواقم سے صبح کو گئے تھے صرف ٥٣ آدمی بچ کر واپس آئے ان ٥٣ آدمیونمین ١٥ تو سوار تھے اور دو دو افسر تھے جو کہ اس واقعے کی خبر لیکر راستے پر پیادہ دوڑتے آئے تھے اور دونؔ حبشے فوج کے بہادر سپاہی بھی جنمین سے ہر ایک شخص کم و بیش زخمی تہا - دشمنونکو بھی اس لڑائی مین سخت نقصان ہوا کرنیل مارنگ ٹن نے میدان جنگ کے ملاحظہ کے وقت اونکے کشتونکا شمار کیا تو چار سو عرب کشتہ پائی گئے اور بعد تنقیح کے یہہ بھی معلوم ہوا کہ اور بہتیرے کشتونکی لاشونکو اونکے عزیز و اقربا میدان جنگ سے اوٹھا لیگئے تھے اور محمد طاہر کے نسبت سواقم مین یہہ بات معلوم ہوئی کہ اس شخص بے کمان ڈیہان کریف کو اوسکے مقدر پر چہوڑ کر خود شہر مین بیکار بیٹہا رہا حالانکہ بارہ سو سپاہی مان کریف کے بچانے کو یہہ لے جا سکتا تہا - ١٨ دسمبر کو بیکر پاشا قاہرہ سے سوئز روانہ ہوا اور کرنیل استار ٹوریس ایک افسر ہمراہی اوسکا قبل سے جا چکا تہا باغیونکے فوج اسوقت قریہ ردایخت پر حملے کا ارادہ کر رہے تھے یہہ قریہ سواقم کے شمال مین درمیان سواقم اور کوسکر واقع ہے اس قریۃ کے فوج اور باشندونکے لانے کے لیئے ایک مصری جہاز جسپر توپین چہڑی ہوئی نہین جانے والا تہا - غرضکہ بیکر پاشا مع اپنے افسران ہمراہی کے سوئز سے بحر احمر جہاز پر سوار ہوکر روانہ ہوا اس جہاز کا نام منصورہ تھا جو معمولی امور کہ سواقم تک سفر دریا مین واقع ہوئی لیئنے افسران ہمراہی کا لہو و لعب مین مشغول ہونا بعضون کا نماز پڑہنا اور بعضون کا اپنے پاشا کے لیئے کافی کوٹنا - ذیل کے تصویرون سے واضح ہونگے بیکر پاشا کے پہونچنے پر برٹش جنگی جہاز یوُریالس نے ری اَر ادمیرل سر ولیم ہیوٹ کا نشان بلند کرکے اوسے جلوہ دیا علاوہ اسکے اور چند جنگی جہاز سواقم سے تہوڑے دور پر لنگر کئے کہڑے تھے جنہون نے بیکر پاشا کی سلامی دی - ٢١ دسمبر کو بیکر پاشا بہمراہی امیر البحر ہیوٹ کے اس غرض سے مسّوا روانہ ہوا کہ وہان پہونچکر سرداران ابی سینیا اور عربون سے ارتباط پیدا کیجیئے اور بشرط امکان خارطوم کے فوج کو کسّالا کے ساتھ سے واپس لانے کا بند و بست کیجیئے اور چنانچہ اس قیام کے زمانہ مین جنرل نے بہت سے حبشیون کی فوجین مسّوا سے جہاز پر سواقم کو روانہ کین اور پہر بعد اوسکے زمین سے مصری فوج

مصور جہاز۔ سامنے کا رخ۔ مصری سپاہیون کا نماز پڑھنا۔ کافی کوٹنا

مصور جہاز کا پتوار پھرنا

چارے کے بابت چارہ لانے والون سے گفتگو

بجاے فوج اول الذکر کے مسوا کو
بھیجی اوایل جنوری مین سواقم کو لوٹ
کر بیکر پاشا نے فوج کی ترتیب شروع
کی اور ابتدا ً یہہ امر مدنظر رکھا کہ سکات
کے مدد کیجاے اسلئے کہ گو توفیق پاشا
انہیں مقام پر ابھی تک بہادرانہ طور
سے جما ہوا تھے لیکن بوجہ کمی رسد
کے زیادہ زمانہ تک ثابت قدمی کے
امید نہین ہوسکتی — ہماری طرف
سے جو مخبر کہ دشمنون کے نقل وحرکت
کی اطلاع کے لئے متعین تھے وہ
بہتیری خبرین ہمارے پاس لائے
اور آن خبرون کی جانچ اور تصدیق
کے لئے مخبرون سے معمولاً مختلف
سوالات اور جرح بہی کی گئی —
چنانچہ باعتبار ان خبرون کے جنسے
بظاہر صورت امید نظر آتی تھی
(اور جو بعد کو نا امیدی کے ساتھہ
مبدل ہوگئین) شیوخ قبایل کے
ساتھہ صلح اور مصالحت کی گفتگو اس
غرض سے شروع کی گئی کہ بشرط
امکان عثمان دغنا کے مقابلہ مین
وہ لوگ ہمارے مہم مین شریک
ہوکر مدد کرین — اور عثمان المرغانی
شیخ یا سید متبرک جو کہ ایک مشہور
مسلمانون کا مذہبی پیشوا تھا جاہر
سے ہمارے پاس اسی لئے روانہ
کیا گیا کہ وہ بھی اپنے رعب و
دباؤ کو یہان کام مین لاکر ہمارے

کوششون مین مدد دے - چنانچہ شیخ مذکور کے آمد اور پہونچنے کا بکھر پاشا کی فوج مین ایک تماشا قابل دید اور لایق تصویر کہینچنے کے تہا سید مذکور
اوسوقت ایک ریشمی نیلا کرتا پہینے ہوئے سفید گہوڑے پر سوار تہا آگے آگے اوسکے فوجی باجا بجتا ہوا اور پیچہے لوگ سوار اور پیدل اور
بعض اونہین کے علمون کو جنبش دیتے ہوئے جلو مین چلے آرہے تہے اور سواقم کے باشندے داہنے اور بائین طرف پشت بام پر اس جلوس
کے تہے عام لوگون کے لباس کی رنگت سفید تہی جس مین نیلے اور سرخ اور زرد رنگ کے دہاریان سوار و پیدل سپاہیون کی ہتی حمایل تہین اور ٹوپیان ساتہہ سفید رنگ چرخ نیلگون کے نیچے اور اوپر کے
ادہر ادہر پہیلے اور سواقم کے مکانات کا بہورا چمکیلا رنگ جسکا عکس پشت کے نیلے پر پڑتا تہا عجیب و غریب لطف دیکہا رہا تہا - غرضکہ یہہ جلوس
آہستگی تمام چلا آتا تہا اور پہریری جہنڈون کے خلایق کے نعرہ ہاے خوشی اور عربکی عورتون کے مشغل بلند آواز سے ترانہ ہاے
مسرت گانے کے ساتہہ ملے ہوئے ہوا مین موج زن تہے اور لوگ اوس انبوہ سے بیچین ہو ہوکر نکلے اور شیخ متبرک کے دامن
پیراہن اور ہاتہہ کے بوسے لیتے تہے - سید المزالی جب تک کہ سواقم مین مقیم رہا شیوخ قبایل مع اپنی نیزہ برداران ہمراہیونکے جوق جوق
ہر روز شہر مین سید کے قدم بوسی اور زیارت اور اظہار وفاداری کو آتے تہے - اگرچہ بلاشبہہ سید کے رعب و داب نے علانیہ بغاوت کو روکا
مگر بعد چند سے یہہ بات بخوبی طور سے معلوم ہوئی کہ ایک جماعت کثیر ان سرداران قبایل کے منتظر اسکے ہے کہ فریق زبردست کے شریک
ہو جائے - اوسی زمانہ مین ایک اور بہی لایق دید یہہ تماشا ہوا کہ یہہ شیوخ قبایل جو ہمارے دوست بنے جاتے تہے سب امیر البحر
ہیوٹ کے جنگی جہاز یوری الیس کے دیکہنے کو آئے جبر نشان فوج بہی تہا گو یہہ جہاز درجہ دوم کا تہا لیکن جزیرہ سواقم مین
اب تک ایسے بڑا جہاز کبہی نہین آیا تہا - اس جہاز کے دیکہانے سے یہہ بہی غرض تہی کہ ان ریگستانی لڑنے والونکے دلون پر نقش
ہو جائے کہ اہل یورپ علم اور ہنر سے لڑائی کے سہل کرنے کے لیے کیسے کیسے چیزین ایجاد کرتے ہین اور امیر البحر سے خاص استدعا کیگئی
تہی کہ اس مجمع عجیب کو جو جہاز کے تماشہ کو گیا ہے سہولیت کے ساتہہ یوری الیس دکہا دے - جبکہ ان تماشائیون نے جہاز پر قدم
رکہا اور چار طرف اوسکے دیکہا حیرت اور تعجب کی تصویرین بن گئی امیر البحر سے صاحب سلامت کی بعد وہ لوگ بڑے بڑے توپون
کے دیکہنے کو گئے - باوجودیکہ عرب خوشی یا رنج دونون مین مستقل و یکسان رہتے ہین لیکن یہہ تماشا ہے اون توپون کو جو انکے ہاتہ
کے برابر تہین دیکہہ کر سخت متعجب و حیران ہوئے اور وہ استقلال جو انکو خوشی تاریخ مین نہ بیتاب ہے جاتا رہا - اسیطرح مار دیکے داؤن
کو دیکہہ کر جو کہ ہنوز جیرہ کے برابر ہے ششدر رہے اور تارڈن فلٹ توپین (جنکے گولوں کا منہہ اگر ہو انکے جتہا در جماعت پر سیدہا کیا
جاتا تو وہ عام ہلاکت کو کافی تہا) اون تماشائیون کے لیے کم حیرت کا باعث نہ تہین بعد اسکے ایک سرنگ جو شستر پونڈ کے روی
گولہ کے قریب سو گز یا اس سے زیادہ فاصلہ پر جہاز سے ڈوبا ہے تہے برقی قوت کے ذریعہ سے اوڑا دیے گئے - غرض کہ ان سب
کارروائیون نے تماشائیونکے دلون پر بڑا اثر پیدا کیا - یہہ تماشائی جہاز پر جب چلتے تو اوسوقت ایک جگہہ مجتمع ہوکر چلتے
اور بے وقوفی کے ساتہہ اپنے چار و نطرف اسطرح دیکہنے لگتے جیسے ایک گلہ بہیڑونکا دوسرے اجنبی بہیڑونکے غول مین مل کر
متوحش ہوتا ہے ان لوگونکے روانگی کے وقت بم کے گولونسے جو جہاز کے بازو مین لٹکتے ہوئے تہے اور انگریزی سلامی دی گئی
سرکاری فوج جو طوکار مین تہی اوسکے بہ نسبت یہہ معلوم ہوا کہ وہ سن کاٹ کی فوج سے زیادہ تر خراب حالت مین ہے
شروع جنوری مین ایک تحریر فوج طوکار کے کمانڈر (افسر اعلی کی) بیکر پاشا کے پاس آئے جسکا یہہ مضمون تہا کہ جس حالت
خراب مین کہ اب ہم لوگ مبتلا ہین اوس سے خراب تر حالت کا ہونا غیر ممکن ہے دشمنون نے باہر کی کل کنوئین پاٹ دیے ہین
اور اندر کے کنوئونکا کہاری اور خراب پانی ہے فوج کے اکثر لوگ عارضہ اسہال مین مبتلا ہین اور مجہے خوف ہے کہ اگر
یہی حالت رہی تو دو تین روز مین ہم لوگ مجبور ہوکر اپنے کو دشمنون کے حوالہ کر دینگے - ہم لوگونکے پاس تین ہفتہ کے

بیکر پاشا کا مقام مسوا مین اوترنا

صرف کے لئے خشک غلہ موجود ہے مگر گوشت دیکھتے نہین ہے اور ہر سپاہی کے پاس صرف بیس مرتبہ کے فیر کا مصالحہ جنگ باقی رہ گیا ہے
باغی لوگ رات اور دن ہمیشہ بندوقین چلاتے ہین بیکر پاشا کو یہہ بات فرض معلوم ہوئی کہ جسقدر جلد ممکن ہوسکے اس فوج مصیبت زدہ کے
مدد اور رہائی مین کوشش کی جاوے اگرچہ باعتبار اوس سامان جنگ کے جو پاشا مذکور کے پاس تہا امید کامیابی کی نہین ہوسکتی
تھی اور نہ کوئی بھروسہ اون ناقابل افسران مصری اور سپاہیون پر جو فراہم ہوئے تھے کیا جاسکتا تہا - ترکی سوارونکی فوج البتہ
کسی قدر لڑائی کا کام سیکھہ گئے تہے اسلئے کہ وہ اکثر دشمنونکے دیکھہ بھال کے لیئے بھیجے جاتے تھے اور اسیطرح مسوا کے حبشی فوج نے بھی
رات کے ایک لڑائی مین جو ساحل دریا سے کئی میل کے فاصلہ پر ایک ضربیہ لیئے مورچے پر ہوئے تھے بہت بڑی دلیری ظاہر کی
تھی اور زبیر پاشا کی حبشی فوج کو قابل اعتبار تھی لیکن علی العموم سپاہی اوسکے رفل بندوقونکے استعمال سے ناواقف تھے - ایک
مآل اندیش نے جو اسوقت فوج مین موجود تہا یہہ راے ظاہر کی کہ اگر یہہ افسران مصری استقلال کو ہاتھہ سے نہ دین گے اور
قواعد فوجی کو محض سلامی کے کام کے لئے نہ سمجھین گے اور اونکی فوج کے صفوف اور یہی اپنے رفلون سے پندرہ سو گز کا نشانہ
جبکہ صرف سو قدم کے مسافت فیر کرنے کے لئے کر رہے ہین نہ باندہین گے تو گو ہم لوگ فتحیاب نہ ہون مگر ایک
موقع گریز کا مل سکیگا - غرضکہ بیکر پاشا اپنے انتظام کے موافق جیسا کہ پہلے اس مہم کے لئے سوچ رکھا تہا سواقم سے براہ سمندر روانہ ہوکر
۲۸ جنوری کو مع ایک ہزار چھہ سو سپاہیون کے ترنکی ٹاٹ مین جو ساحل سمندر سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے پہونچا اور لڑنے

حبشی فوجیں سواکم جانے کو مسوا میں اتر رہی ہیں

طوقار روانہ ہوا۔ دوسرے روز بقیہ فوج بھی سواقم سے آکر اسکے ساتھ ہو گئے اب چار ہزار مسلح سپاہی بکیر پاشا کے پاس مجتمع ہو گئے بعد اسکے معلوم ہوا کہ عثمان دغنا نے بیکر کے فوج سے چار چند سپاہی فراہم کر کے اوسکا راستہ روکا ہے۔ بندرگاہ ٹرنکٹاٹ ایک مدور خلیج کیصورت پر واقع ہے جسکا عرض سات یا آٹھ میل کے قریب ہوگا۔ اور اوسکے بیرونی طرف ایک مقام جزیرہ نما

رسالہ سوار قمہ سے دشمنون کی دیکھ بہال کو جاتا ہے

قریب چار میل کے جنوب و مشرق مین خندق کہدا
ہوا ہے چنانچہ اسی جزیرہ نما مقام پر مصری فوج
خیمہ زن ہوئی اور اوس مقام کی مضبوطی کے سامان مورچہ
بندی کر لیے ۔ اس جزیرہ نما مقام کی زمین جہان
ختم ہوتی ہے وہان ایک پایاب جہیل تین میل عرض
مین واقع تہی چنانچہ اندرونی ملک مین جانے
کے لیے اس جہیل کا عبور کرنا بہت ضروری تہا مگر توپ
خانہ اور سوارون کا عبور اسکی نہایت ہی دشوار
معلوم ہوا مصری فوجین کئی دن تک اسی مقام
پر مقیم رہین اور سیگر پاشا بہت ہی تمنا کے ساتھ
چند سوار لشکر کے انیکا غقیق ہے جو ساحل دریا
سرن کے تاٹ اور سوا کے واقع ہے منتظر تہا ۔
یہ دو سو سوار قبائل تہے جنہین سیگر نے اس مہم
کے شرکت اور طوقار کے بچانے کے لیے بلایا
تہا اس عرصہ میان مین حبشی سپاہیون کو بندوق
لگانے کی تعلیم ہوتی رہی اور سوارون
کی جماعت گرد و نواح مین بعض پہاڑون
کے دیکھ بہال کو بہیجے جاتے تہے جہان قیاس
کیا جاتا تہا کہ عثمان دغنا چہپا ہوگا ۔ چنانچہ
اس اثنا مین ان سوارون نے باغیون
کے اکثر بیل و بہیڑ گرفتار کیے ۔ دفعتاً ایک
مرتبہ ہمارے سوارون نے اپنے کو دشمنون
کے ایک بہت بڑی جماعت کے مقابل پایا
جنمین کے اکثر عرب اونٹون پر سوار مقابلہ کو
آئے تہے مگر پانچ آدمی اونکے مارے گئے
اور وہ لوگ پس پا کر دیے گئے اسیطرح
ایک دوسرے موقع پر پہر ان باغیون
سے مقابلہ کی نوبت پہونچی اور ایک
یا دو شخص زخمی اوس طرف کے ہاتہ آئے

فوج کا کالم ٹہرا اور ایک چہدار توپ آگے کو رکہی گئی اوسنے مقابلہ شروع ہوا اور چند بم کے گولے ہی پہینکے گئے۔ چونکہ عربون کا غول ہر طرف منتشر تہا لہذا ہماری توپ یا بم کے گولون سے انہیں ضرر کی امید کم پائی جاتی ہی مگر اخیر مین اثر ہوا کہ وہ لوگ پہر پس پا ہوگئے وہ نہایت چہپے ہوئے تہے اور تیر جہینہ پڑ رہا تہا اور عین لڑائی کے وقت ہماری فوج پر بہت زور دشور سے جہینہ اسطرح برسنے لگا کہ کوئی چیز دکہائی نہ دیتی تہی۔ چنانچہ باغی اس سے بہت منتفع ہوئے اور اس واقعہ کے پیش آنے کو وہ عنایت یزدانی تصور کرتے تہے اب دشمن سب کے سب ایک جا مجتمع ہوکر قریب تر ہمارے آگئے اور لو بجے ایک بڑی فوج کے ساتہہ کسیقدر بلند زمین جو جہیل کے قریب دکہائی دئیے اور ہمارے کالم کے بائین بازو کے سامنے دشمنون کی نیزے اور علمون کی قطارین نظر آئین گو تیغ دار لوگ ٹیکریون اور جہاڑیون مین مخفی تہے۔ ہماری توپون سے پہر گولہ باری شروع ہوئی مگر گولے دشمنون کے سرون کے اوپر سے ہوکر نکل جاتے تہے۔ چنانچہ فوج کو آگے بڑہنے کا حکم ہوگیا۔ جونہی ہماری فوج آگے بڑہی دشمنون کے نیزون کی قطارین نظرون سے غائب ہوگئین سوار ہمارے نہایت ہی سرگرمی سے گرم پیکار تہے اور پشت زین سے ہر چہار طرف گولیان چلا رہے تہے اس اثنا مین بارہ عرب چہوٹے چہوٹے چالاک گہوڑون کی ننگی پیٹہہ پر سوار ایک ٹہکری کے پیچہے سے ایدہر آتے ہوئے دکہائی دئیے اور بہ اطمینان ہمارے سوارون کے داہنے بازو کیطرف گہوڑے دوڑاتے ہوئے تین سو گز کے فاصلہ پر گولیون کی بوچہار سے بچ کر چلے گئے۔ غرضکہ اسطرح وہ بچ کر نکل گئے اور ہمارے سوارون کے مقابل مین برابانہ کر نظاہر اسلئیے کہڑے ہوئے کہ اونکی قوت کا اندازہ کرین اور رسالون کو دیکہین۔ بیکر پاشا نے اسوقت فوراً میجر جائیلس کو جو ترکی سوارون کا کمانڈر یعنے افسر تہا حکم دیا کہ فوراً ان عربون پر حملہ آور ہو۔ چنانچہ میجر مذکور نے نہایت خوش اسلوبی سے حملہ کیا قریب تہا کہ خود بہی پہنس جاے اسلیئے کہ اثنا تعاقب مین نصف میل کے بعد وہ نیزہ بردار عرب جو جہاڑیون مین چہپے ہوئے تہے نکل نکل کر باہر آے اور اوسے مقابل ہوگئے اس مقام پر عربون نے بہی فن سپہ گری خوب ہی دکہایا اور سخت تعاقب کے بعد وہ لوگ بہاگ گئے ترکی سوار جب اپنے فوج کیطرف لوٹے تو دشمن پہر دکہائی دئیے اور اس مرتبہ سامنے سے ہوکر بائین طرف گہوڑے دوڑاتے ہوئے چلے گئے۔ تمام لوگ اس طرف متوجہ ہو رہے تہے کہ دفعتاً بائین بازو کے سوارون کیطرف ایک ہنگامہ جنگ شروع ہوگیا اور وہ لوگ اس حملہ سے سخت ششدر ہوگئی اگرچہ یہہ بات ممکن تہی کہ اس آنے والی مصیبت کا حال اونہین قبل سے معلوم ہو جاتا مگر اتفاقاً کوئی اودہر متوجہ نہوا۔ غرضکہ کچہہ عرصہ تک وہ حصہ سوارون کا جو بائین طرف فوج کے محافظت کر رہا تہا ہٹتا ہوا فوج مصری کے قریب ہوگیا اور ترتیب مین اونکے خلل آنے لگا اور یہہ معلوم ہوتا تہا کہ یہہ ذمہ دار مصری افسر اپنی موجودگی تک بہول گئے ہین۔ باغی چونکہ بالضرور تہوڑے ہی عرصہ سے قریب کے مقامات مین چہپے تہے کود کر نکل پڑے اور وحشیانہ شور و شغب کے ساتہہ مصری سوارون پر حملہ آور ہوئے چنانچہ مصریون نے اپنی باگین موڑ دین اور وحشیانہ طور سے بے ترتیبی کے ساتہہ گہوڑے بہگاتے ہوئے چلے آئے۔ ہمارے پیدل فوج کو فوراً بلکل مربع مرتب ہوجانے کا حکم دیا گیا یہہ وہی طریقہ ترتیب فوج کا تہا جسے وہ لوگ بلقون سے سیکہ رہے تہے لیکن یہہ نصف قواعد دان فوج اس شور و غل کیوجہہ سے اوس حکم کی تعمیل نہ کرسکے اور نہ اوسے مربع بن سکا۔ غرضکہ جون تون کرکے تین طرف تو ایک قطع سے کچہہ مربع بن گیا مگر چوتہی طرف کہ جدہر دو کمپنیان سکندریہ کے رجمنٹ کی تہین دشمنون کو اچہلتے اور نیزون کو ہلاتے ہوئے اسطرف آتے دیکہہ کر اسطرح منتشر الحواس کہڑے رہ گئے جیسے وحشت مین اکثر بہیڑ بکریون کا غول حواس باختہ ہوجاتا ہے اور کچہہ اونہین سوجہائی نہ دیتا تہا کہ کیونکر اپنی جگہون پر ہٹ کر جارہے ہین غرضکہ یہہ تو ایدہر کے حالت تہی ادہر باوجودیکہ سنتری اور سوارون کا ایک حصہ دشمنون کے دیکہہ بہال بخوبی کر رہا تہا مگر وہ لوگ جہاڑیون مین چہپے تہے اور دفعتاً شور و غل کرتے ہوئے سب کے سب نکل پڑے اور ہمارے مربع سے بائین طرف

اور بائین حصہ کی سامہنے کے صف پر سخت طور سے حملہ آور ہوئے - ادہر عصہ امیر کوشش مین مصریون کے فوج کی ترتیب کے لیے اور
حکم جو دئے جاتے تھے اونکا شور و غل اور پیچہی کی بد انتظامی جہان تین سو اونٹ بار برداری کے تھے اور اونپر تمام اسباب جنگ
اور کسریت کا لدا ہوا تہا اور وے سب کے سب نہایت سختی کے ساتہہ مربع کے اندر لانے کے لئے کہسیٹے جاتی تہی عجب حالت انسان
دیکہہ رہے تھے - پشت فوج پر مطابق عام دستور کے بے قاعدہ اور شور و غل کرنے کے واسطے گہوڑے اور خچر اور اونٹ اور شتر
لوگ بکثرت تہی جو مربع کیطرف پہیل رہے تھے - سوڈان کے حبشی سپاہی جو مربع کی بائین بازو پر اور تہوڑے سے سامہنے کیطرف
تھے کچہہ عرصہ تک اچہی طرح قایم رہتے لیکن بوجہ اسکے کہ اونکے سپاہی اور اونٹ والے پیچہے کیطرف سے گہبراہٹ کے ساتہہ
گہس آئے اس وجہ سے وہ لوگ بہی بد دل ہوگئے چونکہ ساتہی ان سپاہی اور اونٹ والون کے گہس آنے سے ہمارے فوج کے
مربع مین شگاف ہوگیا تہا لہذا دشمن اوسی طرف سے گہس آئے اور ہر چہار طرف فوج مین ہنگامہ اور انتشار برپا ہوگیا - واقعی ہمارے
فوجون نے بہی فیر کرنے مین کوئی کوتاہی نہ کی مگر اکثر اور اغلب نشانی اونکی اوپر ہی اوپر ہوا سے جاتی تہی - مربع کے داہنین
بازو پر دشمنون نے حملہ نہین کیا تہا اسلیئے اوسطرف کے سپاہی متقابل کے صفون پر برابر گولیان چلاتے تھے جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ ہمارے
طرف کے اکثر سوار مارے گئے اور اسی طرح ترکون کی بہی بہت سے آدمی ہماری ہی سپاہیون کے ہاتہہ سے ضایع ہوگئے - خود
بیکر پاشا بہی جو اوس وقت مربع کے باہر تہا گولی کہانے سے بچ گیا مگر نعشٹ کو بیری اوسی طرح مارا گیا - غرضکہ عجب طرح کا ایک
ہنگامہ سخت اور ہل چل ہماری فوج مین پڑے تھے حالت یہہ تہی کہ اونٹ اور توپین ایک جگہہ مجتمع ہوگئین تہین ہمارے سپاہیون کی
گولیان اوپر اوپر جاتی تہین اور یہہ عرب صحرائی جنکے لمبے لمبے بال پشت پر ہوا سے اوڑ رہے تھے اپنے نیزون کو لٹکائین دیئے
تھے اور ہمارے سپاہیون کے جسم مین چبہو کر قتل کر رہے تہے - غرضکہ یہہ عرب مصریون سے اسقدر متنفر تہے اور اونہین اسقدر
حقیر سمجہتے تھے کہ جسکی حد نہ تہی وہ جانتے تہے کہ ہم پر کوئی فتح یاب نہ ہوگا چنانچہ ایک سپاہی اونکا ہمارے بیس سپاہی پر اور ایک
عربی سوار ہمارے رسالہ کے بیس سوارون پر حملہ کرتا تہا - ایک عرب نے مصری فوج کے افسر کے پشت پر چند زخم لگا کر مجروح
کیا مگر وہ افسر اسقدر خایف و ترسان ہو رہا تہا کہ اوسنے اپنی حفاظت کا قصد ہی نہ کیا بالاخر وہ عرب ایک افسر انگریزی کے گولی
کہا کر زمین پر گرا - حاصل کلام یہہ ہی کہ اوس وقت میدان جنگ مین ہر چہار طرف عجب طرح کا وحشیانہ قتل عام ہو رہا تہا
اور مصری سپاہیون کے یہہ حالت تہی کہ اپنے ہتیارون کو پہینک کر زمین کیطرف گہٹنون کے بل جہکے ہوئے ہاتہون کو جوڑے ہوئے امان
کے خواستگار رہتے - باغیون نے انکی گردنین باندہ کر پشت سے نیزے پار کر دئے اور ہر ایک کے گلے کاٹ ڈالے - غرضکہ عربون کے
نعرے اور اونکے مصری اسیر سپاہیون کے فریادین عجب وحشت خیز تہین آٹہہ منٹ کے اندر عربون کے حملہ کے شروع ہونے سے کل
فوج ہمارے جنگ سے مایوس ہو کر بہاگ کہڑے ہوئے اور مصری سوار اور بے اسوار کے گہوڑے نہایت ہی خوف زدہ اور سراسیمہ
ایک دریا سے اوتر کر بہاگے جس وقت عربون نے ہمارے بائین بازو پر حملہ کیا جنرل بیکر معہ کرنل ہی اور اپنے باقیماندہ افسران
ہمراہی اور سوارون کے باہری جانب روبرو فوج کے تہے - چنانچہ جنرل مذکور معہ اپنے ہمراہیون کے اپنی فوج کے طرف اس غرض
سے بڑہے کہ اونکے شریک ہو جائین مگر دشمنون کو اونہون نے اپنے اور اپنے فوج کے درمیان مین حامل دیکہا اور عربون نے حملہ
کرکے راہ جنگل کی روک دی - اس حملہ مین ہماری طرف کے بہت سے آدمی مارے گئے اور منجملہ اونکے عبدالرزاق جو ایک اعلی افسر
مصری فوج کا تہا مارا گیا اور عربون نے اوسکے گہوڑے کو پہلے گرا ڈالا اور جب وہ گہوڑا زمین پر گرا تو اوسے نیزون سے مار کر ہلاک کیا
جنرل بیکر اور کرنل ہی عربون کے نیزون سے جنہین وہ پہینک مارتے تہے بال بال بچ گئے - اپنے مربع کے قریب ہونے سے جنرل بیکر

زخمی قیدیون سے مقام ٹمرن کی ہاٹ مین سوالات

ادہر آگ سے بہی بچا پڑا جو کہ مصری سپاہیون کی بندوقون سے سامہنے کی طرف بلا لحاظ اسکے کہ اونکے چہار طرف کیا ہو رہا تہا شعلہ
زن تہے جب جنرل بیکر اپنے فوج کے مربع تک پہونچے اسکے قبل وہ مربع دشمنون کے ہاتہہ سے ٹوٹ چکا تہا اور بات یہہ صاف نمایان
تہے کہ کل فوج ہمارے ضائع ہوگی جس وقت کہ دشمنون نے مربع کو توڑا کرنل اسٹار ٹہیٹ معہ اپنے افسران ہمراہی کے مربع
مذکور مین موجود تہے اور مصری منتشر الحواس سپاہیون کے دوبارہ صف بندی کرنے مین فضول کوشش کر رہے تہے اور کچہ عرصہ
تک سپاہیون کے ہجوم نے ان افسرون کو ایسا بند کر رکہا کہ وہان سے نکل نہ سکے جسوقت عربی نیزہ بازون نے ان مصریون
کے انبوہ کو کم کر دیا تب یہہ لوگ اپنے حملہ آورون کے طرف سے راہ کاٹ کر اس انبوہ سے باہر نکل آئے۔ ڈاکٹر لسلی اور موریس بی
اور کپتان فورسیٹر واکر اور لفٹنٹ کیرول آخر مرتبہ توپخانون کے نزدیک مربع کے روبرو ایک جا نظر آئے اور دشمنون نے سر چہار طرف سے
گہیر لیا تہا عربون کے اندرونی حملون کے سبب سے وہ لوگ اپنی فوج سے علیحدہ ہوگئے تہے اور اپنی تلوار اور طپنچون سے دشمنون کا جواب دیتے تہے ان افسرون کے تحملانہ دستقلال دلی شجاع
تابندہ تہے اور عربون کے خونخوار خصمانہ خوشیان اور اس طرف کے مایوسانہ حالت مین ان افسرون کا بہروسہ صرف خداوند عالم کی ذات پر تہا۔ موریس بی بعد کے کہ نیزہ اونکے
پہلو سے پار ہوگیا تہا ان حملہ آورون مین سے تین آدمی کو قتل کیا ڈاکٹر لسلی کو اتنا ہی موقع نہ ملا اپنے طپنچون کو نکالین
چنانچہ اپنے تلوار سے دو عربون کو قتل کیا۔ ٭۱ موریس بی اور ڈاکٹر لسلی قریب قریب
ایک ہی وقت مین زمین پر گرے۔ لفٹنٹ اسمتہہ اور کپتان فورسیٹر واکر نے اپنی سپاہیون کو جو توپ چہوڑ کے بہاگا
چاہتے تہے گولی سے مارا اور خود جب تک کہ نیزہ کہا کر زمین پر نہ گرے بہ استقلال تمام اپنے جگہہ پر کہڑے رہے۔ غرضکہ
دشمنون کا حملہ اسطرح زور سے اور نیزے کے ساتہہ ہوا کہ ہماری طرف ایک مرتبہ سے زیادہ فیر کرنے کی نوبت نہ آئے بعد اسکے
مصری توپخانے فوراً سامہنے کی طرف بہاگ نکلے اور اس وقت ہماری طرف شکست کامل ہوگی اور منتشر حصہ ہماری فوج کا جیکے

مورس بے

ساتھ ہماری طرف کے مفرور سوار بھی مل گئے تھے صحرا کی راہ سے
ٹرن کی ٹاٹ کی طرف بھاگا اور دشمن سخت طور سے اونکا پیچھا
کیے ہوئے برابر قتل کرتے ہوئے چلے جاتے تھے اور جتنے سوار
کہ بہ خوبی گھوڑے پر چڑھ نہ سکتے تھے مفرور سوارون کے
گھبراہٹ اور حملے سے اپنے گھوڑون سے اوتر کر پیدل ہوگئے تھے
مارے گئے - الغرض پانچ میل تک یہی سلسلہ جنگ و تعاقب
کا جاری رہا اس اثنا مین سوا کی حبشی پلٹن نے عمدہ کارنمایان
کیین اور کچھ دور تک وہ لوگ بہ استقلال تمام دشمنون کو بندوقین
مارتے گئے - لیکن زبیر پاشا کے حبشی فوج جو قواعد دان نہ تھے
اور تھوڑے ہی پیشتر اسکے کہ یہہ ہماری فوج دشمنون کے مقابلہ
کو روانہ ہو اس لشکر کے شریک ہوئے تھے اسوجہ سے افسران
فوج نہ اونہین خوب تعلیم کر سکے اور نہ وہ لوگ اپنے رفلون کا چلانا
اچھی طرح جانتے تھے لہذا مصری سپاہیون کیطرح اون حبشی
سپاہیون کا بھاگ جانا بھی قابل تعجب نہ تھا - انگریزی افسرون
نے تیغ سے بہادرانہ کار نمایان نیزہ باز عربون کے ساتھ بیچ بیچ
جنگ اور قتل عام اور ٹرن کی ٹاٹ تک تعاقب کی حالت مین
دیکھا مین میجر ہاردی نے ایسا ایک ولایتی خدمتگار جسنے وکونہ کو اسطرح بچایا کہ اوسنے اپنے گھوڑے پر سوار کرکے خود ہمراہ اوسکے
پاپیادہ دوڑتے چلے جاتے تھے بیکر پاشا آخری شخص اون فراریون مین سے تھا جسنے سوار ہونیکے بعد ہی چند قدم بڑھکے ایک نیزہ
باز عربون سے مقابلہ کی نوبت آئی مگر باوجود اسکے وہ ٹرن کی ٹاٹ تک محفوظ پہونچ گیا الغرض بیکر پاشا نے اس موقعہ پر پہونچکر جہان شب
گذشتہ کو فوجین ہمارے خیمہ زن تھین حتی الوسع کوشش اسبات کی کی کہ جو لوگ ہمارے فوج کے بھاگتے ہوئے چلے آرہے ہین
اور پشت پر اونکے عرب حملہ کر رہے ہین اونسے وہ محفوظ رہین چنانچہ ترکی رسالہ اور مصری چند سوارون کو جنکے مفرورون نے اونہین
فرار سے باز رکھا تھا یہہ حکم دیا کہ وہ دشمنون پر حملہ آور ہون مگر کسی طرح اون لوگون نے حملہ نہ کیا - آخر شش مجبور ہوکر یون لوگون کو ایک
صف مین ترتیب دیکر اوسنے وہیں پر دشمنون کے مقابلہ مین رکھا اسطرف دشمنون نے تعاقب بھی ہمارا چھوڑ دیا تھا اسلیے کہ وہ لوگ
بلاشبہ ہمارے جہازون کے گولہ اندازی سے پریشان تھے گو اوس وقت واقعی کوئی ایسا جہاز جسپر توپین چڑھی ہون اوس خلیج
گاہ مین موجود نہ تھا - ہمارے طرف کی مفرور اور خستہ لوگ پاپیادہ اور سوار مع بے سوار گھوڑون کے جا بجا ہر اوس غول مین
تھے ٹرن کی ٹاٹ کے درمیان مین دو میل تک کیچڑ سے بھرے ہوئے راہ طے کرتے ہوئے اسطرف افتان و خیزان چلے آرہے
تھے - اونکا یہہ قصد تھا کہ کنارہ پر پہونچ کر چند کشتیون مین جو وہان موجود تھین بھر جاین جیسے وہ کشتیان جلد جلد مین بیٹھ جاتین
مگر افسران انگریزی نے اپنے بندوقین لیکر اونہین پیچھے ہٹا دیا اس ارادہ سے باز رکھا - الغرض یہہ مفرور ایک جگہہ مثل گلہ
گوسفند کے مجتمع ہوکر کنارہ پہ کھڑے ہوگئے - اس وقت اگر دشمن آپہونچتے تو وہ لوگ اونسے بعد گوسفندون کے بھی مقابلہ نہ کر سکتے

بلکہ سب کے سب مارے جاتے - بعد اسکے کہ یہہ دریافت ہو لیا کہ دشمنون نے تعاقب کرنا انکا موقوف کر دیا تو اوس وقت خوف
و ہراس بھی انکا کم ہو گیا - تمام رات انسان اور گہوڑے اور اسباب جہازون پر لدا کئے اور افسران انگریزی مع جنرل کے اس
اہتمام مین معروف رہے مگر مصری افسرون نے نہ تو انتظام کے قایم رکہنے مین اور نہ جہازون پر سوار کرانے مین کوئی مدد دی
بلکہ یا تو اپنے بسترون پر پڑے رہے یا چھپتے پہرے اور عرب ہر چہار طرف خیمون کے گہوما کئے لیکن خوبی طالع سے وہ لوگ حملہ
کرنے سے باز رہے اور کوئی حملہ نکیا - غرضکہ صبح تک کل آدمی جہازون پر سوار ہو گے بعد اسکی دیکہا گیا تو ہماری طرف کی فوج
کا مجموعی نقصان گذشتہ جنگ مین دو ہزار سپاہیون کا معلوم ہوا کہ جنمین ۱۹۶ افسران فوج تھے - اور ۱۶ - افسر اسٹاف کے تھے -
انگریزی افسرون مین سے مُوارا تس بے اور ڈاکٹر ہسلی اور میجر واٹ کینس اور کپتان فارسٹیس و اکر اور لفٹنٹ کما وال اور
اسمتھ کا اور کہاہی اور ولش اس لڑائی مین مارے گے علاوہ انکے کرنیل عبد الرزاق اور یوسف اور میجر بہاکا اور لفٹنٹ
براٹن اور معاہاس ڈی ماراشی - اور کوبلیہی اور پی لیاکو اور مستی بگ او را ڈگ نابایر او ڈیویلو راٹ اور
لیفٹان ھمراٹ بہی قتل ہوئے پلٹن کے کماندرون مین سے دو افسر بچ رہے تھے - زبیر پاشا کے حبشی فوج جس مین ٹرن کی ٹاٹ
سے روانگی کے وقت ۸۰۷ سپاہی تھے ۱۰۴ سپاہی مارے گئے اور اسکندریہ کے رجمنٹ جسمین ۶۳۶ سپاہی تھے معلوم ہوا کہ
منجملہ اونکے ۴۹۶ سپاہی مارے گئے یا گم ہو گی اور ٹرکون کا بہی سخت نقصان ہوا - اور اٹلی کے سپاہیونمین سے صرف تین سپاہی ٹرن کی ٹاٹ
کو لوٹ کر آئے اسیطرح سنہیت کے (ایک مقام سرحد ابیسینیا پر واقع ہے) چار سو سپاہیونمین سے صرف چالیس آدمی
بچکر سواقم پہونچے - یہہ امر بالتحقیق دریافت ہوا کہ جسقدر آدمی مارے گئے زیادہ تر اونہین کے بحالت تعاقب کے قتل ہوئے تھے
الغرض جو لوگ جہاز پر سوار ہو گئے تھے وہ پہر گہر لوٹ جانے کے امید پر اسقدر شادان و فرحان تھے جیسے کوئی بہت بڑے
فتح حاصل کی ہتی اور اپنے اس شکست سے زرا بہی شرمندہ اور پشیمان نہ معلوم ہوتے تھے - بعد اس واقعہ کے تحقیقات سے یہہ بہی
معلوم ہوا کہ دشمنون کی فوج کے مجموعی تعداد جسنے افواج مصری پر حملہ کیا تہا صرف اٹہارہ سو یا نصف اوس تعداد کے تہے جو
ہیکس پاشا کے زیر کمان گئے تہے - اور تخمیناً یہہ بھی معلوم ہوا کہ صرف ایک ثلث لوگ دشمن کیطرف کے مارے گئے منجملہ اونکے
بہت سے لوگ انگریزی افسرون کے تپنچون اور تلوارون سے گرے تہے - ہماری طرف کے جو لوگ بچ گئے تھے وہ اس امر کو
خوش قسمتی اپنی سمجہتے تہے کہ ابتداے روانگی مین فوج پر ہماری حملہ ہوا ورنہ اونکو یہہ یقین تہا کہ اگر فوج طوقار تک پہونچ
جاتی تو پہر ہم مین کا ایک بہی زندہ اور سلامت بچ کر نہ ہرتا جو غنیمت کہ باغیون کے ہاتہ لگی اونمین سے پانچ توپین اور
چھبیس ہزار پونڈ گولہ اور بارود اور ایک تعداد کثیر رایفل بندوق کے کارتوس کے ہتی اور تین ہزار بندوقین تہین جنہین
ہماری طرف کی فوج نے فرار کیوقت پہنیک دیا تہا - علاوہ انکے کل اسباب ہمارے ساہتہ کا ضایع ہو گیا -

* مورسنی بیکر پاشا کی فوج مین پے ماسٹر مقرر ہوا تہا (یعنی افسر مہتمم زر نقد اور تقسیم تنخواہ) معلوم ہوتا ہے کہ اسنے بر وقت قبول کرنے اس عہدہ
کے بطور پیشین گوئی کے اس آفت کے متعلق چند امور اپنے ایک دوست کو اسطرح تحریر کی ہتی کہ مین نے سات برس تک مصری
کا نمک کہایا ہے اور اب ایسی حالت ضروری مین اوسی مین کسیطرح نہین چہوڑ سکتا - مورس بی انسپکٹر جنرل مصری
گارڈ کا ہتا اور بعد ختم تحقیقات عربی پاشا اور اونکے ساتہیون کے اون سب کو اپنی حفاظت مین قاہرہ سے فساد ی برس
بیت لایا تہا *

شہر سواقم مین اس واقعہ اندوہناک نے سخت انتشار پیدا کیا تہا چنانچہ امیر البحر ہوٹ نے ۱۴ فروری کو بخیال اسکے کہ شہر باغیون
کے حملہ سے محفوظ رہے اور امن امان بہی قایم رہے ہتورٹسی سی تبدیلی کرنے اور بحری فوج کے سپاہی مع چند جہازی توپون کے خشکی
مین اوتارے اسطرف بیکر پاشا بہی اپنے باقیماندہ تین ہزار سپاہیون کے ساتھ لوٹ کر آیا تہا جو سپاہی کہ حفاظت شہر کے لیئے
بہم ہوسکتے تھے - گو بہتیرے لوگ فوج کے خوف زدہ اور خایف تھے - اور صرف چند باغیون کو دیکھ کر وہ لوگ خیمہ گاہ سے بہاگ کر اوس
جزیرہ مین چلے جاتے تھے - شہر کے ہر ایک محلہ مین اور اوس سڑک پر جو لشکرگاہ کو گئی تہی عجیب دردانگیز واقعات نظر آتے
تھے یعنی عورتین اور بچے اپنے باپ اور شوہرون کو جو پچہلے لڑائی مین مارے گئے تھے رو رہے ہین - خود سواقم کی حفاظت
کے لیئے مصری فوج پر اعتبار نہ ہوسکتا تہا اور شہر کے باشندے مذہبی جوش سے اسقدر متاثر ہو رہے تہے جس سے ہر وقت اندیشہ
ہوتا تہا کہ اہالیان فرنگ پر نہ پہر پڑین اتفاقاً اوسیوقت برٹش گورنمنٹ کیطرف سے ایک تار امیر البحر کے پاس اس مضمون
سے آیا کہ گورنمنٹ نے اوسی تمام فوجی اور ملکی اختیارات سواقم مین عطا کئے اور اوس تار مین یہہ بہی ہدایت تہی کہ وہ عربون
کو مطلع کردے کہ اگر اب وہ لوگ کوئی حملہ کرینگے تو انگریزی فوج اونسے مقابلہ کریگی - چنانچہ امیر البحر مذکور نے اس حکومت
اعلی کو اختیار کیا اور حسین پاشا گورنر جنرل نے استعفا اپنے عہدہ سے داخل کیا جو اوسیوقت قبول ہوگیا علاوہ اسکے قاہرہ
سے احکامات بیکر پاشا اور اونکے باقیماندہ مفرور فوجونکے واپس آنے کے لیئے جاری ہوئے اور طوقار کی پناہ دہی اور امداد کی
لیئے افواج انگریزی کے روانگی کا بندوبست کیا گیا اس اثنا مین سنکات دشمنونکے قبضے مین آگیا اور آواخر جنوری مین عجیب
طرح کے دردناک خبرین سنکات سے آئین یعنی جسقدر گہتے شہر مین تہی اونہین آدمیون نے کہالیا ہی اور اب نوبت
گہوڑون اور چمڑون کے ہے جسے لوگ کہا رہے ہین اور صرف ایک توڑہ جو کار رکہا گیا ہے کہ وہ بہی یکم جنوری تک
بالکل ختم ہوجائیگا اور توفیق پاشا کہتا تہا کہ اگر مدد نہ پہونچے گی تو مین شہر سے باہر نکل کر سواقم تک لڑتا ہوا جاونگا
اس لیئے کہ فاقہ کشی کے بہ نسبت لڑکر مرنا میرے نزدیک مرغوب ہے ایک آخری استدعا کرنے اونکے اور باقی تہی چنانچہ
۸ فروری کو ایک تحریر دردانگیز توفیق پاشا کی سواقم مین پہونچی بروقت اس تحریر کے اوسی بیکر پاشا کی فوج کے
شکست پانے کا حال معلوم نہ تہا اس تحریر مین نہایت ہی التجا کے ساتھ اوس نے فوج امدادی کے لیئے درخواست کی تہی اور یہہ
لکہا تہا کہ تمامی فوج فاقے کر رہی ہے اور رفع اشتہا کے لیئے ہر شخص درختون کے پتیان کہاتا ہے آخرکار طبیعت انسانی
متحمل نہوسکے اور سنکات کا محاصرہ بہادرانہ طور سے ختم ہوگیا اور مصری فوج نے اپنے نیک نامی کے قایم رکہنے مین جانین
لڑادین ۹ فروری کو محمد علی نے جو کہ ہمارے ایک دوست قبیلہ کا شیخ تہا چہہ آدمی اپنے توفیق پاشا کے پاس سنکات
مین اوسی تدابیر اور مواقع فرار بتانے کے لیئے بہیجے مگر چار شخصونکو باغیون نے گرفتار کرلیا اور باقی ماندہ دو شخص بہاگ گئے
الغرض اوسی اثنا مین ایک باغی شیخ سنکات کے قریب آیا اور توفیق سے یہہ بات کہی کہ اگر تم شہر کو ہملوگون کے
حوالہ کردوگے تو ایسی صورت مین بنفس واحد تمہاری جان بخشی کردیجائیگی - کہتے ہین کہ اوسوقت توفیق نے اپنے آدمیون
سے یہہ بات کہی کہ اگر تم لوگ لڑوگے تو ممکن ہے کہ جانین تمہاری بچ جائینگی ورنہ بالیقین چند روز کے بعد یونہین بہوکہہ کے
مارے ہلاک ہوجاؤگے اس لیئے کہ بہاگ کر نکل جانا بالکل غیر ممکن معلوم ہوتا ہے چنانچہ توفیق نے اپنی جرأت سے
سپاہیونکو ترغیب دیکر باغیون کے مقابلہ پر آمادہ کیا اور اون لوگون نے تمام اسباب اپنے جلا کر اور توپون مین
آہنی میخین ٹہونکر اور میگزین کی بارود مین آگ لگاکر شہر سے باہر نکل پڑی اور ہر شخص بقدر اپنے لیجانے کے گولی اور بارود

سوڈانی حبشی فوج عربوں کا حملہ روکتی ہی

پیکر پاشا کی

اور مصالح جنگ لیکر میل گہرا ہوا اور عورتین اونکے پیچھے پیچھے چلی آتی تہین الحاصل اسیطرح تمام لوگ بلا مزاحمت دو میل تک چلے گئے مگر جب ایک تنگ گہاٹی مین داخل ہوئے
جہان بہت سے بڑے بڑے خاردار درخت تہے تو اونسے اور دشمنونسے جو کہ ایک تعداد کثیر کے ساتہہ وہان چہپے ہوئے تہے سامہنا ہوگیا - توفیق کے پاس تہوڑے ہی سے
سپاہی تہے اسلیئے اوسنے خیال کیا کہ اگر مین اونمین سے کسیقدر آدمی دشمنون کی دیکہہ بہال کے لیئے آگے بہیجتا ہون تو میری فوج اور بہی کم ہوئی جاتی ہے اسلیئے
وہ اس ارادہ سے باز رہا اور دشمنون کے نزدیک پہونچ گیا قبل اسکے کہ غنیم کی فوجکی موجودگی کا حال اوسکو معلوم ہو عثمان کے سپاہیون نے فوراً حملہ کیا اور
امرایب قبیلہ کے لوگ اوس موضع مصیبت زدہ کے داہنے طرف اور قبیلہ … بائین جانب سے ٹوٹ پڑے توفیق کے سپاہی بوجہ فاقہ کشی اور عارضہ
خارش کے نہایت کمزور ہو رہے تہے اسلیئے اونکا مغلوب ہوجانا کچہہ دشوار نہ تہا تاہم بہت بہادری سے لڑے اور قبل اسکے کہ وہ سب کے سب مارے جائین ۸۶ دشمنون
کو جسمین کی فوج سے قتل کیا - توفیق کے ہمراہ کل پانچسو آدمی تہے منجملہ اونکے کہتے ہین کہ صرف چار مرد اور ۳۴ عورتین اور شہر بربر کا قاضی بچ گیا تہا - افسران لشکر کے
ازدواج اور تمام عورتین اور چہوٹے لڑکون یعنی اعلی منصبونکی بیبیان لونڈیون کیطرح عربونکے ہاتہہ بیچ ڈالی گئین - ایک مصری باغیونکے لشکر سے بہاگ کر آیا تہا جسمین
اکثر نشانات بدسلوکیون کی رکہتا تہا جسم اوسکے مار کے نشانات تہے اور کلائیان رسی کے رگڑ سے مجروح تہین چنانچہ سواقم مین یہی شخص واقعات مندرجہ صدر کی خبر لایا تہا
وسط ملک کی خبرین جو اوس سال کے اخیر تک آئین اونسے کسیقدر امید کامیابی کی پائی جاتی تہی اور خوش قسمتی سے شہر خارطوم مین بہی خیریت تہی اسوقت شہر مین دو ہزار سپاہی تہے
بہی کم تہے اور چار میل تک تمام دیہات … حفاظت کے لئے متعین تہے ۲۴ دسمبر کو اور تیرہ سو سپاہی فشودا سے فوج خارطوم کی مدد کے لئے آگئے تہے یہہ لوگ فشودا سے خارطوم تک نیل کے کنارے
جہاز دودخانی اور نگارس* پر جو بحیرے کے علاوہ ایک قسم کی کشتی ہوتی ہے بلا مزاحمت آگئے تہی اور وادی ابیض کی خبرین ملی … اور رسیم کی فوجین بہی پہونچ گئین تہین - مگر شہر کے آس پاس دشمن
ہو رہے تہے اور بہاری … کی جانب تعداد کثیر تہین گو وہ طور سے مسلح تہین مستر پاور سفیر انگلستان تحریر کرتے ہین کہ خارطوم مین تیس ہزار شخص اعلی درجہ کے ہین جنکے نسبت معلوم ہوا ہے کہ یہی لوگ باغیون کے
کے سرگروہ مین یہہ لوگ ایسے قوی ہین کہ نہ تو ہم انکو پکڑ سکتے اور نہ علانیہ طور سے پہانسی دیسکتے وہ شخص جسکو گورنر خارطوم نے اون لوگونکے زیر کرنے کی تدبیر سوجہی تہی کرنیل ڈی کویٹ لوگن
اوسنے ہمکو نا پسند کیا اور یہہ صلاح دی کہ اون لوگونکے … چنانچہ وہ لوگ … ہلاک کرسکتے ہین لیکن حکم … نے کرنیل کویٹ لوگن کے پاس ایکبار برقی خط
ملکی مین بہیجا ہے کہ مجہے یقین ہے کہ تم ہماری مدد کے لیئے سرحد کسیقدر بہی فوج نہین بہیج سکتا انکو چاہیئے کہ قریب خارطوم کے پہنچو … یہہ ایک عجب لطیفہ تہا خدیو مصر یہہ بات بخوبی جانتے تہے
کہ ہماری … ایک شیخ بہی ایسا نہ تہا جو … یا مدد کی ہمت کرتا اور اس امر کے اظہار کیلئے کہ کسقدر دہانکے حالات سے واقفیت تامہ تہی ہو نے بذریعہ تار کے دریافت کیا کہ آیا شہر پناہ کے … ہین
جس سے معلوم ہوتا تہا کہ وہان شہر پناہ بہی تہی حالانکہ وہ شہر کہلا ہوا تہا اور ہر چہار طرف اوسکے باغات اور کہیت وغیرہ تہے اور گرد اوسکے کچہہ حصار نہ تہا بلکہ کرنیل ڈی کویٹ لوگن نے محافظت کے لئے خندق
کہدوا دی تہی … مکن معلوم ہوتی تہی اسلیئے کہ دشمنون نے دریائے نیل مین بہت سی بڑی بڑی … کشتیان … راہ مسدود کردی تہی اور ہماری … جہاز دودخانی خارطوم
لیجانے کیلئے … تہے مگر بوجہ اسکے کہ دشمنون کی ایک جماعت کثیر سے نوبت مقابلہ کی آئے اسلیئے وہ جہاز بہی بے نیل مقصود آگئے اور جو فوجین کہ ہمارے بحر غزال مین تہین وہ بہی
قتل ہو گئین اور معلوم ہوا کہ … تک محفوظ ہے اور اسلیٹن بے گورنر جنرل دار فور کے ایک تحریر مورخہ ۲۴ دسمبر مقام الفشار سے بدین مضمون آئے کہ بسبب
نہ ہونے روپیہ اور سامان جنگ کے یہانکی حالت بہت ہی نازک ہے اور دشمن فوج کثیر ہے

---

* نگارس ایک قسم کی کشتی ۵۰ فٹ طول اور ۱۵ فٹ عرض کی ہوتی ہے اور ۲۴ انچ سے ۳۶ انچ تک پانی کے اندر کا حصہ … کے نیچے ہوتا ہے
نیچے کی سطح ہموار ہوتے ہی اور تخمیناً پانچ سے دس ٹن یعنی پچاس سے سو من تک بار ہوتا ہے - … کے تختے سوہت کی لکڑی کے ۲ سے تین انچ تک
موٹی ہوتی ہین جنپر لوہے کے کانٹے مضبوطی کے لیئے جڑے رہتے ہین اور … اور دریاے نیل کے مٹی سے درز بند ہوتی ہے
مستول اوسکا ۳۵ فٹ اونچان مین ہوتا ہے - اور پال پچاس فٹ طول ۲۴ فٹ عرض مین نوبیا کی کپڑے کی ہوتی ہے اور اوپر اور نیچے کی طرف
کشتی کے لگے رہتے ہے (اگر نیچے کی سطح ہی کشتیے مین ہو) پتوار دس فٹ کا لمبائی مین ہوتا ہے -

کے ساتھہ انفشار کو گہیرے ہوئے ہین اور مصری فوجون نے اکثر سپاہی بھاگ گئے مگر چند مجبور ہونکو سزائے فوجی دیدیگئے جب سے میری فوج مین عمدہ طور سے انتظام قایم ہوگیا ہے اور نیز کاذب کی فوج نے مقام ادم شنگا پر جو انفشار سے بفاصلہ ساتھہ میل کے ہی حملہ کیا اور وہانکی فوج نے بعد مقابلہ کے اطاعت قبول کرلے ۔

باب نہم ۹

مشتمل بہ واقعات ذیل

ملکی نتایج بوجہ بربادی فوج ہکس پاشا کی ۔ فوج سوڈان کے واپسی کا تعین ۔ جنرل گارڈن کا انتخاب اِن اغراض کے سرانجام کے لیئے جنرل کے حالات متعلق اِن انتظامات کے ۔ جنرل کی باضابطہ تعیناتی ۔ گارڈن کا کرنیل اسٹوورٹ کے ساتھہ قاہرہ مین پہونچنا ۔ جنرل گارڈن کی تقرری خدیو مصر کیطرف سے ۔ روانگی خارطوم بصحراے نوبیا کی طرف سے سفر کرنا ۔ بربر مین پہونچنا ۔ موقوف کرنا نائب گورنر سوڈان کو ۔ تمام باشندگان خارطوم مین اجراے اشتہار ۔ جنرل کا استقبال خارطوم مین ۔ قیدیونکو رہا کرنا ۔ اصلاح امور انتظامیہ کا اثر مفید ہونا ۔ فرماس کا بالکل تخفیف کردینا ۔ بقایا ٹکس کو معاف کردینا ۔ جیلخانہ کو خالی کردینا ۔ ایک حصہ فوج کا براہ دریا روانہ کرنا ۔ جنرل کا زبیر پاشا کی تقرری کے لیئے بجاے اپنے تار دینا ۔ برٹش گورنمنٹ کیطرف سے اس بارہ مین اعتراض ہونا ۔ پایکا بیان اس جماعت شیخ کے جو نیل ابیض پر رہنے والے قومون مین بھیجے گئے تھے ۔ گارڈن کے پہلے لڑائی باغیون سے ۔ حلفا کی فوج کا چہوٹنا ۔ گارڈن کی فوج کا حلفا سے فرار کرنا ۔ بدنظم باشندگان سزایاب ہونا ۔ گارڈن کا مہدی کو سلطان مقرر وار فور کرنا ۔ مہدی کا انکار اور گارڈن سے مسلمان ہونے کے استدعا ۔ قومون کا خارطوم کے مقابل مین طلب ہونا ۔ خفیف جنگ باغیون سے ۔ تخمینہ اپنے حملہ آور دنکا جو گارڈن نے کیا تھا ۔ خارطوم کا محاصرہ ۔

ہکس پاشا کی فوج کی بربادی سے قاہرہ مین فوراً ملکی نتایج نمایان ہونے لگی اور اس فوج کی شکست کے بعد ہی اکثر چہوٹی چہوٹی کمپنین افواج مصری کو سواکم کے قرب وجوار مین ہوئین ۔ سر ایولن بیرنگ نے جو برٹش گورنمنٹ کیطرف سے مصر مین تھی اپنے گورنمنٹ کو اس امر سے مطلع کیا کہ بلحاظ اس تعداد فوج کے جو سردست کام مین لاے جاسکتے ہے گورنمنٹ مصر کو ملک سوڈان مین قبضہ رکہنا کسیطرح ممکن نہین معلوم ہوتا اور اس امر کا بہی اوہنون نے اشارہ کیا کہ فوجین مختلف حصون سے اس ملک کے واپس کرلیجائین چنانچہ اس حالت مین خارطوم کو بہی چہوڑکر مصر مین فوجون کا چلاآنا ضرور ہوجائے گا ۔ شریف پاشا وزیر اعظم مصر نے بغرض حفاظت مصر کے چاہا کہ دریاے نیل پر خارطوم تک قبضہ رکہین اور بحر احمر کے کنارہ سے مشرقی سوڈان کا حصہ گورنمنٹ روم کے انتظام مین سپرد کردین برٹش گورنمنٹ نے کیطرف سے رضامندی اپنی اس تجویز کے نسبت ظاہر کی اور اسباب کو علانیہ طور سے کہہ دیا کہ گورنمنٹ مصر مین بعض بغاوت کے دفع کرنے کے قوت نہین ہے لہذا مناسب ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سوڈان سے کل فوجین واپس کرلیجائین چنانچہ اس ہدایت نے جو ہمل حکم کے تہی قاہرہ مین بہت کچھ جوش پیدا کردیا اور بجاے اسکے کہ شریف پاشا ایک آلہ اپنی

کارروائی کے نفاذ کا ہو خود ہے عہدہ وزارت سے مستعفی ہوگیا اور نیوبار پاشا بجاے اوسکے وزیراعظم مقرر ہوا - جس زمانہ مین سوڈان
خالی کرنے کا حکم ہوا تہا اوسوقت دس مقامات مستحکم و متحصن افواج مصری کی قبضہ مین تھے - منجملہ اونکے الفشیر دارالحکومت دارفور جو کسیر
مغرب مین واقع ہے ان مقامات سے مستثنی تھا اس لیئے کہ اسکے کل اضلاع مین خارطوم تک بغاوت پہیل رہی تہی - بقیہ ملکون مین سے
کسالا اور عمادل اور فشودا اور سنار کی مختلف مقامات جو نیل ابیض کے بالا تر واقع تہی اور ان شاداب حصہ ہاے ملک پر جو دونو طرف
درمیان دریاے نیل کے تھے حکومت گورنمنٹ مصر کے بدستور قایم تھے - لیکن انہین سے زیادہ تر ضروری مقامات بربر اور دنگولا
اور خارطوم اور سین کاٹ وطوقار تھے اور بیلی گارڈ ان مقامات آخرالذکر کے جہان سرکاری فوجین تہین - مصری وزیر جنگ نے
معاملہ ترک سوڈان کے متعلق ایک نقشہ تیار کیا تہا جسمین یہہ بات دیکہلائی تہی کہ ممالک سوڈان مین درمیان دنگولا اور گونڈوکورو کے
۲۱۰۰۰ مصری سپاہی اور ۴۰ توپین ہین اور جسقدر اسباب و آلات حرب کسالا سے خارطوم تک مجتمع ہین اونکی بار برداری اور
لانے کے لیئے چار ہزار اونٹ درکار ہون گے - اور جس حالت مین کہ سرحد ابی سینا سے بہی سامان جنگ واپس کر لیا
جاوے گا تو چہہ ہزار اونٹون کے ضرورت ہوگی وزیر مذکور نے اوس رپورٹ مین یہہ امر بہی تحریر کیا تہا کہ فوج کی روانگی بربر سے
وادی حلفا تک ریگستان کے راہ سے بقاعدہ طبعی غیر ممکن ہے لہذا سفر مصر براہ دریا کے ہونا چاہے چنانچہ یہہ راہ تین مہینہ مین
۱۲۰۰ کشتیون کے ذریعہ سے طے ہوگی اسی زمانہ مین ایک کمیٹی تاجرون کی اسکندریہ مین منعقد ہوئی تہی جسمین یہہ تذکرہ ہوا تہا کہ
بالفعل مختلف ممالک سوڈان مین پندرہ ہزار عیسائی اور چالیس ہزار مصری ہین اور قریب ایک ہزار کی تجارتی مکان انگریزی
تاجرون کے ہین اور تین ہزار مکان مصریون کے ہین اشیاء تجارتی جو باہر سے آتے ہین یا روانگی کو ہین اونکی قیمت تخمینی ایک کروڑ
تین لاکہہ پونڈ سالانہ کی گئی تہی - یہہ بات بہی اس کمیٹی مین بیان کی گئی تہی کہ سوڈان شات جہنہ سے کم مین اور بغیر ایک ملین
اسٹرلنگ خرچ کیئے جانے نہین ہو سکتا - جسقدر فوجین بیلی گارڈ مین محصور تہین فریادین اونکے انگلینڈ تک پہونچین اور وہان
لوگون کو اونکے اوس بیکسی پر عام ہمدردی کا خیال پیدا ہوا - سرالیون بیرنگ نے برٹش گورنمنٹ کو مطلع کیا کہ یہہ امر ضروری ہے
کہ ایک انگریزی افسر اعلے باختیارات کامل خارطوم کو اس غرض سے روانہ کیا جاے کہ وہ فوجون کو سوڈان سے واپس بہیجے
اور حتی الامکان آیندہ کے لیئے وہان عمدہ انتظام بقاے حکومت اور ملک کے لیئے کرے چنانچہ باعتبار اس تحریر کے گورنمنٹ کو ناچار
کارروائی کرنے پڑے - جنرل گارڈن اس موقع معقول پر طلب بادشاہ بلجیم بیت المقدس سے جہان وہ عزلت گزین تہا
انگلینڈ مین اس لیئے آیا تہا کہ وہان سے وہ ایک خطہ وسیع کا جو کونگو کے دہانہ پر واقع ہے اور انٹرنیشنل اسوسیشن کے حکومت
مین آگیا تہا جاکر چارج لے - ارل گران وایل کو یہہ بات کنایتہ معلوم ہوئے تہے کہ گارڈن نے اپنے خواہش سوڈان جانیکے
لیئے ظاہر کی ہے - اور علاوہ اسکے ایسی ہی شخص کی ضرورت ہی اوس ملک مین ہے چنانچہ ارل مذکور نے اس امر کے
اطلاع سرالیون بیرنگ کو دے جسکے جواب مین سرالیون نے تحریر کیا کہ گارڈن سے بہتر آدمی اس کام کے لیئے نہین
مل سکتا - غرض کہ عین اوسوقت جبکہ گارڈن بری سال کو روانہ ہونے والا تہا کہ وہان پہونچکر ہدایات مختتم متعلق
معاملہ کونگو کے حاصل کرے ایک تار اوسے لارڈ ولسلی کا مقام ساوتہمٹن سے بدین مضمون ملا کہ تم فوراً میرے پاس
آوے - گارڈن نے اس تار کی نسبت اپنے ایک خط مین جو کہ اوسنے سر ریورانڈ مالد ماہانس نامی اپنے ایک دوست
کو سمندر سے بتاریخ ۲۲ جنوری ۱۸۸۴ء تحریر کیا تہا یہہ لکہتا ہے کہ مین اوس وقت ایسی مخمصہ مین تہا کہ مین نے اپنی
بہن سے کہا کہ چہار شنبہ تاریخ ۱۶ کو بری سال جاونگا اور ولسلی کو یہہ لکہا کہ شنبہ تاریخ ۱۵ کو مین تم سے ملکر بری سال

روانہ ہونگا - مین لنڈن مین ۳ بجے سہ پہر کو پہونچا اور ولسلی کے ساتھ اونکے دفتر مین ۴ بجے سے پانچ بجے شام تک ٹھہرا - اس
اثنا مین ولسلی اور وزیر اعظم کے باہم دیر تک گفتگو ہوتی رہی مگر کوئی امر طے نہ پایا - لہٰذا مین نے ولسلی سے کہا کہ اب مین برین سال
جاونگا - مجھسے اور وزیر اعظم سے نوبت ملاقات کی بھی نہین آئی - سہ شنبہ کو مین برین سال گیا اور اوسی روز شب کو وہان
پہونچا جمعرات کے سہ پہر کو مجھے ایک تار ولسلی کا بدین مضمون ملا کہ تم فوراً آو - مین نے بادشاہ بلجیم سے ملاقات کی
اونسے میرا جانا پسند نہ کیا - برین سال سے مین آٹھ بجے شب پنجشنبہ کو روانہ ہوا اور چھہ بجے صبح جمعہ کو لنڈن پہونچا اور اٹھہ
بجے ولسلی سے ملاقات کی اونہون نے مجھسے کہا کہ ہنوز کوئی امر طے نہین پایا ہے مگر وزیر اعظم سالسبری تین بجے سہ پہر کو آپ
سے ملین گے - کوئی شخص اس سے مطلع نہ تھا کہ مین پھر واپس آیا ہون - سہ پہر کو لارڈ ولسلی میرے پاس آئے اور مجھے وزیر
کے پاس لے گئے - وہان پہونچکر خود اندر گئے اور وزیر اعظم سے بات چیت کرکے واپس آئے اور مجھسے کہا کہ گورنمنٹ ملکہ
معظمہ چاہتی ہے کہ آپ یہ امر خیال کرین کہ گورنمنٹ نے اب یہ ارادہ مستقل کر لیا ہے کہ سوڈان کو خالی کردے اور آیندہ
کے لیئے وہان کے گورنمنٹ کے ذمہ داری نکرے آپ وہان جاکر اسکا بندوبست کیجئے مین نے اقرار کیا کہ بہت اچھا اوسوقت ولسلی
نے مجھسے کہا کہ اندر چلے جائیے مین اندر گیا اور وہان وزرا سے ملاقات کی - اُن لوگون نے مجھسے دریافت کیا کہ ولسلی نے ہمارا
حکم آپ پر ظاہر کیا مین نے جواب دیا کہ ہان مجھسے اونہون کہا پھر مین نے پوچھا کہ کیا اب آیندہ کے لیئے سوڈان مین بقاے
گورنمنٹ کے ذمہ دار نہ ہون گے اور کیا اب لوگ صرف سوڈان کا ترک ہی چاہتے ہین - وزرا نے جواب دیا کہ ہان ہمارا یہی
مقصد ہے - غرضکہ یہ جلسہ ختم ہوا اور مین کارلس روانہ ہوا اما خود باہم لوگون مین نوبت گفت وشنید کی بہت کم آئی - ڈیوک
اور ولسلی میری روانگی کے وقت مجھسے ملنے کو آئے اور لارڈ گرانوایل نے میرا ٹکٹ اس عمدہ طریقہ سے جانے کا ادا کیا
گورنمنٹ کی راے اس معاملہ ترک سوڈان مین اور نسبت عدم ذمہ داری آیندہ بقاے گورنمنٹ کے لئے سوڈان بہتین
ٹھیک تھی غرض کہ گارڈن کو ابتدا سے ہدایتین جو مورخہ ۱۸ جنوری فارن آفس (دفتر معاملات ملک غیر) سے ملین تہین
صرف انہین امورات کے متعلق رپورٹ کرنے کی ہدایت اوسے تھی یعنی سوڈان اور یورپ مین باشندگان خارطوم کے حفاظت
کے لیئے مناسب ہو اسیطرح جزایر بحر احمر مین انتظام اور اُن پر بقاے حکومت کے تدابیر اور بردہ فروشی کے انسداد
کی سبیل جو بوجہ بغاوت کے جاری ہے اور مصری فوجوان کے واپس کرنے کے وسایل کے باب مین کہ وہ رپورٹ کرے
گارڈن نے خود مشن یعنی سفارت یا رسالت کے نام سے اس سفر کو جسمین وہ جارہا تھا نامزد کیا اور یہ کہتا تھا کہ مین
کتے کی دم کاٹنے جاتا ہون مجھے حکم حاصل ہو چکا ہے اور مین ضرور اس کام کو انجام دونگا - ہر چہ بادا باد - چیرنگ
کراس کے ریلوے اسٹیشن سے جنرل گارڈن مع لفٹنٹ کرنیل* اسٹوارٹ کے جو کہ سکرٹری اور افسر اعلی اوس
جماعت کا تھا روانہ ہوا - کہتے ہین کہ لارڈ ولسلی نے گارڈن کے اسباب کا صندوق گاڑی مین لیجاکر رکھا اور لارڈ گرانوایل
اونکے لیئے ٹکٹ خرید لائے اور ڈیوک آف کیمبرج نے گاڑی کے کواڑ کھولے اور سوار کرایا - جنرل گارڈن

* - کرنیل جان ڈالسٹن اسٹوارٹ ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوا اور ۱۸۶۹ء مین ابتداً اوسکو کمیشن ملا یعنی فوج مین داخل ہوا اور
۱۱ نمبر رسالہ ہسارس مین اوسکا تقرر ہوا ۱۸۸۱ء عیسوی مین لفٹنٹ کرنیل کا عہدہ پایا - دو برس قبل اسکے
ایشیای کوچک مین نائب سفیر انگلشیہ رہا ۱۸۸۳ء مین سوڈان کے حالات کی نسبت رپورٹ کرنے کے لئے منتخب ہوکر خرطوم گیا - اور وہان [illegible]

اور اسمعیل پاشا سابق خدیو مصر سے ہمسے دوستانہ تحریر جاری تھی چنانچہ اس وقت مجھے جنرل گارڈن نے خدیو کو مسلمانون کے مذہبی طریقہ سے مبارک باد بھیجے اور افسوس ظاہر کیا کہ مین مجبورانہ اس خدمت پر مامور ہوکر بغیر اسکے کہ آپسے عمدہ مشورہ اور دعای خیر حاصل کرون جاتا ہون اسلیے کہ خدیو اوسوقت روم مین تہے جنرل گارڈن نے یہہ بھی تحریر کیا کہ مین اپنے اندیشون کو جو اس مہم دشوار مین مجھے درپیش ہین مخفی نہین کرتا اور سبسے زیادہ مجھے رنج اس وقت آپ سے دوست قوی بازو اور صادق اور صافی دل کے عدم موجودگی کا ہے ۔ مین جاتا ہون اس لیے کہ مین ایک سپاہی ہون جسکی خلقت مین تابعداری ہے جنرل گارڈن کے جواب مین خدیو نے تار کے وسیلہ سے اپنے تمامی دلی اوسکی کامیابی مین اس امید کے ساتھہ ظاہر کی کہ آپکے تیزی اور دلاوری اس امر کے باعث ہوگی کہ تمام مشکلات پر آپ غالب آین ۔ ۲۵ جنوری کو جنرل گارڈن قاہرہ مین پہونچا وہان اوسے سر ایولن بیرنگ سے اور بہی بہت سے ہدایتین حاصل ہوئین اور ان ہدایتون کے ذریعے سے وہ خدمات جو محض رپورٹ کرنے اور اطلاع دہی کے متعلق تہی تبدیل ہوکر گارڈن کو واقعی طور سے سوڈان کے خالی کر دینے کا اختیار دیا گیا اور علاوہ اسکے محمد علی کی زمانہ مین جو چہوٹی چہوٹی سلطنتین کہ زیر حکومت مصر آگئی تہین اونمین حکومت قایم رکہنے کا مختار کر دیا گیا ۔ یہہ خاص تجویز گارڈن ہی کی تہی جس سے یہہ مقصود تہا کہ یہہ چہوٹی چہوٹی سلطنتین بہی متفق کر لیجائین ۔ اور گارڈن قطعی طور سے مجاز کر دیا گیا تہا کہ مصری فوجون کو جس مدت تک مناسب سمجہے سوڈان مین اس غرض سے رکہے کہ ملک کے خالی کرنے اور رعیت الوسع جان ومال کی محافظت مین اونسے مدد ملے سر ایولن بیرنگ کیطرف سے گارڈن کو یہہ امر بہی متیقن کرا دیا گیا تہا کہ ہر قسم کی مدد خواہ از طرف برٹش گورنمنٹ یا مصر کے جو ضروری ہوگی اوسمین کسیطرح دریغ نہوگا قاہرہ مین پہونچنے کے دوسری صبح کو گارڈن اور توفیق پاشا خدیو مصر سے نہایت گرمجوشی کے ساتھہ ملاقات ہوی اور ممالک سوڈان کے گورنر جنرلی کا فرمان بہی ملا ۔ اس فرمان کی ذریعے سے جنرل گارڈن کو اختیار دیا گیا کہ وہ مختلف ممالک سوڈان کو خالی کر دے اور افواج مصری کو مع افسران ملکی اور اون باشندون کے جو مصر کو آنا چاہتے ہون واپس بہیجدے ۔ اور بعد خالی کر دینے ملک کے بشرط امکان جنرل مذکور کو ہدایت کی گئی تہی کہ وہ ایسا بندوبست مناسب کرے جس سے سوڈان کے مختلف صوبون مین ایک حکومت باقاعدہ قایم ہوجاے ۔ ۲۶ جنوری کو جنرل گارڈن خارطوم کو بحیثیت اعلی کمشنر برٹش گورنمنٹ کے اور خدیو مصر کیطرف سے گورنر جنرل سوڈان مقرر ہوکر روانہ ہوا ۔ جنرل کے ہمراہ لفٹننٹ کرنیل اسٹوارٹ اور ابراہیم پاشا اور عبدالشکور نامی ایک نوجوان جو کہ وارث سلطان دارفور کا تہا اور جسے خدیو مصر نے تا احد امکان ملک موروثی اوسکا عطا کر دیا روانہ ہوئے ۔ سواکن اور بربر کی سڑکین بند تہین لہذا یہہ لوگ اسوان کی راہ سے خارطوم کو روانہ ہوئے ۔ اسوان سے گارڈن نے خارطوم مین تار دیا کہ تم لوگ مرد ہو نہ کہ عورتین ترسان وخائف نہو مین آرہا ہون ۔ اور قاہرہ کو یہہ خبر پہنچی کہ وہ نوجوان (یعنی عبدالشکور) جو میرے ہمراہ بحیثیت سلطان دارفور کے آیا تہا

نجاست وسنت کی ختم کر چکا چند مہینے تک وہ یہی شہر کو برابر اطلاع فوجی گارڈیون کی جو سوڈان مین تہین دیتا رہا ۔ اپریل ۱۸۸۳ء مین بعد ختم کام کے فرن رزا بہی اور نیز گورنمنٹ مصر کی طرف سے نہایت ہی پسندیدگی اور رضامندی اوسکے اون خدمات کے انجام دہی مین ظاہر کی جو کہ ایسی دشواریون کے حالت مین اوسنے انجام دی تہین یہ جہہ اون تجربون کی جو اسٹوارٹ کو سوڈان مین حاصل ہوا تہا جنرل گارڈن نے اوسے اپنا سکرٹری کرنے کے لیے منتخب کیا تہا ۔

وقت روانگی قاہرہ سے اب تک بوجہہ شراب خواری کی بالکل ناقابل ہوگیا اور کسی طرح لایق اسکے نہین کہ اپنی حکومت کے ذمہ داریون کو بخوبی سنبہال سکے - بعد اسکے یہہ بہی معلوم ہوا کہ ایک غلط شخص بہیجا گیا تہا یعنے بجاے اوس شخص کے جو واقعی مستحق ریاست تہا اور جسکی عمر ۳۲ سال کی تہی اور جسکی صرف دو بی بیان تہین ایک دوسرا شخص جسکی عمر ۱۸ سال کی اور جسکی چالیس بی بیان تہین گارڈن کے ہمراہ کردیا گیا تہا - فی الحقیقت اسطرح کی غلطی ایک ایسی گورنمنٹ کے لیئے جو خلایق کے نزدیک صلح پسند شمار کیجاتی ہے نہایت ہی بدنما تہی - ۲۰ فروری کو کراسکو مین پہونچکر گارڈن اور اسٹوارٹ نے دریاے نیل کی ترائی کو چہوڑکر نوبیا کی ریگستان سے ۲۴۰ میل راہ طے کرکے اور ابوحمید مین پہونچی ایک سپاہی بہی انکی محافظت کے لیئے ساتہہ نہ تہا اور سفر ایسا خطرناک تہا جسمین بڑے بڑے سپاہیون کا زہرہ آب ہوتا تہا اثناء راہ مین بربر پہونچنے تک کو صحیح خبر ان لوگون کو نہ ملی - جس نفع کا جوش گارڈن کو پیدا ہوا تہا وہ عظیم تہا اور تمام ملک کے لوگون کی توجہہ گارڈن کے صورت پر تہی - جنرل ایک تیز رفتار سانڈنی پر سوار ریگستان کی راہ سے جہان پانی نایاب تہا اور راستہ مہلک دشمنون سے بہرا ہوا تہا اس قصد سے چلا جا رہا تہا کہ خارطوم کی فوج محصور کو چہوڑائی - اتفاق چینہ سے درمیان کراسکو اور بربر کی گارڈن اور ایک یوروپین سے باہم ملاقات ہوئی شخص آخر الذکر کا پانڈر آف نام تہا اور خارطوم کیطرف سے آرہا تہا یہہ شخص جرمن کا رہنے والا اور علم طبیعات کا عالم تہا اور چند عرصہ سے ملک سوڈان مین اس لیئے مقرر ہوکر آیا تہا کہ اس مقام مین رہ کر ایک عمدہ رسالہ علمی فراہم اور تحریر کرے - یہہ شخص جنوری کے مہینہ مین خارطوم آیا تہا اور مسٹر پاور* سفیر انگریزی کے مشورہ سے قبل اسکے کہ راہ آمد و رفت کے مسدود ہوجاے قاہرہ کو روانہ ہوا تہا - چنانچہ پانڈر آف کے بیان سے معلوم ہوا کہ اوسوقت خارطوم مین یوروپین کرنیل ڈی کویٹ لوگن اور مسٹر پاور اور ہر منسل* سفیر اسٹریا تہی اور باعتبار ان لوگون کے قول کے پانڈر آف کہتا ہے کہ شہر مین کل ساٹہہ ہزار باشندے تہے - کرنیل ڈی کوئت لوگن نے حتی الامکان شہر کے حصار بندی کرتے تہی لیکن توپین جو حصار پر تہین وہ اچہی اعلا اور قابل تعریف نہ تہین - اس لئے کہ عمدہ عمدہ توپین ہکس پاشا* اپنے برگشتہ بخت فوج کے ساتہہ لڑائی مین لے جاچکا تہا - پانڈر آف کہتا ہے کہ کرنیل ڈی کویٹ لوگن نے آبدیدہ ہوکر مجہسے کہا تہا کہ کوی امید مہدی کے روک کی نہین اس لیئے کہ وہ اس وقت تمامی ملک سوڈان کا مالک ہورہا ہے اور بجز اسکے اور کوئی راے کرنیل مذکور کی نہ تہی کہ ایک مضبوط انگریزی فوج اس ملک کے دوبارہ فتح کرنے کے لیے آئے یہہ امید بہی کرنیل کو تہی کہ نہایت جلد سرکاری فوج بہ سرکردگی بیکر پاشا آنے والی ہے - الغرض کرنیل ڈی کویٹ لوگن کی جملہ تمام باتون سے وہ دور اندیش اور تیز رفتار معلوم ہوئے تہین اور اوسکا یہہ خیال تہا کہ اگر ایک مدت تک خارطوم زیر محاصرہ رہا تو تمام لوگ فاقہ کشی کرنے لگین گے اور گو کیسی ہی استحکام وہ مضبوطی کیون نہو مگر فوج کے ذریعہ سے اوسپر قبضہ قایم نہ رکہے گا - رسد کی قلت سے

* مسٹر پاور مسٹر اوڈنون کے ساتہہ سوڈان مین ایک اخبار پال مال وار لڈ کیطرف سے خاص تقویر کشی کے لیئے آیا تہا کہ وہان سے بیکر پاشا کی فوج کے ساتہہ کردفان جاوے جب بیکر کی فوج ڈوایم مین پہونچی تو وہان یہہ سخت بیمار ہوگیا اور دریاے نیل کی راہ سے خارطوم کو لوٹا دیا گیا چنانچہ بعد صحت کے یہہ خارطوم ہی مین رہا اور اخبار لنڈن ٹائمس کے کارسپانڈنٹی کرتا رہا - اور بعد اسکے سر ایولن بیرنگ کے استدعا پر عہدہ سفارت انگریزی پر خارطوم کے قبول کی -

خارطوم مین زیادہ تردد ہوا یعنی جو اربنی جو چہہ مہینہ تک صرف کے قابل ہے بعد اسکے ختم ہو جاتے ۔ باندرآف کا یہہ خیال تہا
کہ اگر اونپر قابو دشمنون کا ہوگا تو وہ لوگ تمام مصری سپاہیون کو قتل کر ڈالین گی اسی وجہہ اوسکے رائے مین مصری سپاہی
اب تک بوجہہ خوف قتل متفرق نہین ہوئی ہین ۔ بظاہر تمام لوگ مہدی کے طرف دار معلوم ہوتے ہتے ۔ اور عربی تاجرون
کے ہمدردی ہی اور باستقلال مہدی کے ساتہہ ہتے ۔ خارطوم پر ہر طرف افسردگی اور غمناکی چہائی ہوئے ہتے مگر
باشندے کامل طور سے آسودہ ہتے ۔ غرضکہ نہایت ہی اخلاص وگرم جوشی کے ساتہہ یہہ دونو یعنی باندرآف
اور گارڈن بلاکسی امید کے ایک صحراے ویران مین اور قبل اسکے کہ ایک دوسرے سے واقف ہو میلی چہہ سال قبل
اسکے لونڈراف جنرل گارڈن کے ماتحتی مین کیل ابیض پر رہ چکا تہا اور جنرل یعنی اپنے آقاے قدیم کے اکثر افعال کریمانہ اور مہربانی
حد غایت کا دل سے مشکور تہا ۔ لونڈراف نے اپنے ملاقات کی تفصیل جو گارڈن سے اوس وقت ہوئی اسطرح کی ہے اور
جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ آخری ملاقات ان دونون کی ہتی ۔ کہ مین آخر جنوری مین بہمراہی اپنے راہ نما اور
ملازم کے بربر سے براہ صحرا روانہ ہوا جو تہی منزل مین سہ پہر کو مجہے ایک غبار مثل ابر کے آسمان تک بلند نظر
آیا پہر دفعتہً مین نے دیکہا کہ چند سوار غیر معمولی رفتار سے مثل میرے سفر سے خستہ میرے طرف چلے آرہے ہین
اور سردار اونکا آگے آگے فکر مند اور مسلح فوجی پوشاک مین اور فوجی لمباکوٹ سرخ پتلون اور سرخ ترکی ٹوپی پہنے
ہوئے آتا ہے ۔ جنرل گارڈن نے میرا نام لے کر کہا کہ ہم تو قاہرہ مین خیال کرتے تہے کہ تم مرگئے ہوگے اور خداوند عالم
سے ہمیشہ یہہ دعا ہتی کہ وہ تمکو اور ڈاکٹر جنکر کو صحیح و سلامت رکہے ۔ مین اپنے گہوڑے سے اوترکر اوسکے اونٹ کے پاس گیا جنرل
نے نہایت ہی محبت کے ساتہہ مجہسے ہاتہہ میلایا ۔ مین گارڈن کو دیکہہ کر سخت متحیر ہوا اس لئے کہ خارطوم یا بربر مین
اوسکے آنے کی کچہہ خبر نہ تہی اور دفعتہً یون اوسے دیکہہ کر مین نے خیال کیا کہ اسی ایسی حالت مین خداوند عالم نے بہیجا
ہے ۔ غرض کہ گارڈن نے مجہہ سے دریافت کیا کہ تم یہان کیسے آئے اور خارطوم کو کیون چہوڑ دیا مین نے جواب دیا
کہ مین وہان سے جانے سے بہت خوش ہون پہر گارڈن نے پوچہا کہ کیون ہر شخص وہان سے چلا جاتا ہے اور
کیا تم کچہہ وہان سے خوف کرتے ہو مین نے جواب دیا کہ مجہے کچہہ خوف نہین ہے مین اپنا کام ختم کر چکا ہون اور اب
مین واپس آرہا ہون اسپر گارڈن نے پہر پوچہا کہ وہان کی کیا حالات ہین مین نے بیان کیا کہ وہان جملہ امور مین
ابتری پڑ رہی ہے اور کوئی شخص نہین جانتا کہ کون گورنمنٹ کا خیر خواہ اور کون بدخواہ ہے پہر گارڈن نے پوچہا
کہ کیا وہان کی لوگ خوف زدہ ہو رہے ہین مین نے عرض کیا کہ حضور وہان لوگون کے خوف زدہ ہونے کی
بہتیری وجوہ ہین پہر گارڈن نے سوال کیا کہ کیا مہدی ایسا ہی قوی ہے جیسا کہ لوگ اوسی مشہور کرتے ہین الحاصل
گارڈن نے ان باتون کو مستقل انداز اور طریقے سے پوچہا جس سے اوسکی بشاشت اور اسکا پورا اطمینان ظاہر ہوتا تہا
مین نے مہدی کی نسبت عرض کیا کہ حضور مہدی ایسا ہی قوی ہے کہ کوئی اوس سے زیادہ قوی آپ کے خیال مین نہ ہوگا
اسپر گارڈن نے کہا کہ ہم اوسے دیکہہ لین گے اور اوسکا انتظام معقول کر دین گے مین نے عرض کیا کہ خدا آپ کی مدد
کرے پہر گارڈن نے پوچہا کہ لوپٹین کا کیا حال ہے مین نے جواب دیا کہ وہ بخریت ہے ۔ پہر اوسنے پوچہا کہ دارفور
مین صلاٹن بے کی کیا کیفیت ہے مین نے عرض کیا کہ مجہے اوسکا کچہہ حال معلوم نہین اس لئے کہ دارفور سے راہ آمد و رفت
کی مسدود ہے بعد اسکے گارڈن نے دریافت کیا کہ کردفان مین کسقدر سرکاری فوج ہوگی مین نے عرض کیا کہ

حضور والا یونیٹ بے نہایت ہی نازک حالت مین ہی اور اوسکے پاس سامان جنگ بالکل ہنین گارڈن نے پہر مجہہ سے
کہا کہ جب تم قاہرہ مین پہونچو تو ڈاکٹر جنکیر سفیر روس سے میرا سلام کہنا اور یہہ ہی کہدینا کہ آپ اپنے ہم وطنون کیطرف سے
کچہہ بہی اندیشہ نکرین اس لئے کہ غزل کا کل ملک محفوظ ہے غرضکہ یہہ باتین جنرل گارڈن نے نہایت ہی اطمینان کے
ساتہہ کہین اور مجہسے پوچہا کہ کیا تم پہر واپس آؤگے مینے جواب دیا کہ مین ایسی ہی امید کرتا ہون مگر بالفعل میرا قصد ہنین
کیا آپکی خواہش ہے کہ مین جلد واپس آؤن اسپر گارڈن نے کہا کہ اگر تم جلد نہ آؤگے تو مجکو نہ پاؤگے اس لیئے کہ
مین پانچ مہینہ سے زیادہ یہان نہ ٹہرونگا - بعد اسکے گارڈن نے مجہہ سے ہاتہہ ملاکر پوچہا کہ تم کو کسی چیز کی ضرورت ہے
مین نے عرض کیا کہ کچہہ ہنین چنانچہ یہہ ہی سوال اوسنے مکرر بکمال مہربانی مجہسے کیا بعد ازان کرنیل اسٹوارٹ اور ابراہیم پاشا
سے جو اوسکے پیچہے اونٹون پر سوار تہے اور خاکی رنگ کا لباس پہنے تہے مجہسے ملاقات کرائی اور ہنسے مع اپنے ہمراہیون
کے رخصت ہوا چنانچہ وہ جماعت جسمین قریب دس آدمیون کے ہتے اوسی گرم رفتاری کے ساتہہ جیساکہ پندرہ یا بیس
سنٹ پہلے مین نے اونکو آتے ہوئے اپنی طرف دیکہا تہا قطع راہ مین مصروف ہوئے ہر شخص اس جماعت کا ایک چہوٹا سا
مشکیزہ اور کچہہ چیزین کہانے کی اور ایک قالین آرام کرنے کے لیئے اپنے پاس رکہا تہا صحرا کو نیا مین پونڈساف اور گارڈن کے ملاقات
سے چند ساعت بعد ہی ہیکس پاشا کی فوج کو ٹرن کی ٹاٹ مین شکست ہوچکی تہی اور قبل اسکے کہ گارڈن بربر مین پہونچے توفیق پاشا اور
سن کاٹ کی بدنصیب فوج محصور باہر نکل کر لڑی اور قتل ہوچکی تہی ۹ رفروری کو گارڈن بربر مین پہونچا وہان نہایت ہی خوشی اور
گرمجوشی کے ساتہہ اوسکا استقبال ہوا جسطرح کسی بڑے بزرگ یا نجات دہندہ کا استقبال ہوتا ہی - یہان پہونچکر گارڈن نے قاہرہ کو تار دیا
کہ جس راہ سے مین یہان آیا ہون تمام ملک مین جو اس راہ پر مین امن کے حالت پیدا ہورہی ہے اور مجہسے امید قوی ہے کہ یہ آخر

سوڈانی مقام سواکم مین فوج محصور سنکات کی خبر صیغہ اخبارات مین بہیجی ہی

قلعہ خارطوم
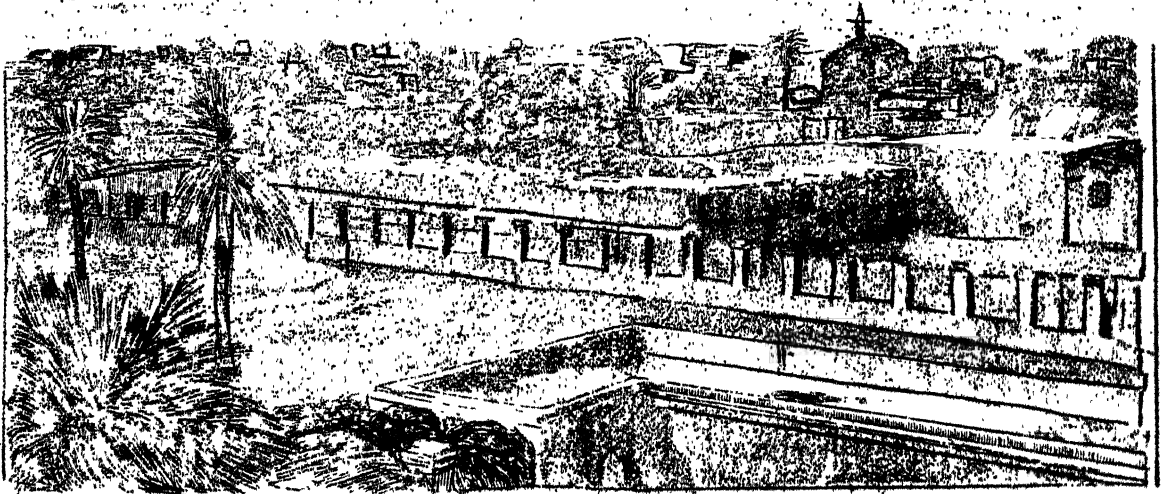
مین اپنے مقصد مین کامیابی حاصل کرون - لوگ ہر چہار طرف سے جوق جوق گارڈن سے ملاقات کو چلے آتے تھے اور دو طرف دریا کے بیل کے باشندون کے شیوخ سے گارڈن نے شاہانہ طور اور طریقہ سے ملاقات کی - بربر سے روانہ ہونے کے پہلے گارڈن نے حسین بی کو مستقل خلیفہ وہان کا مقرر کیا اور مصری عہدہ دارن کو وہان کے موقوف کرکے بجاے اونکے وہین کے معززین کو اُن عہدون پر مامور کیا اسکے بعد خارطوم مین یہہ تار دیا کہ حسین پاشا جس سے عام لوگ ناراض ہین عہدہ نایب گورنری سے معزول کیا جانے اور بجاے اوسکے کرنیل ڈی کوئٹ لوگن جسے گارڈن نے کبدان پاشا کا لقب عطا کیا مقرر کیا جاے علاوہ اسکے ایک اشتہار مشتمل بہ مضامین ذیل خارطوم مین اس ہدایت کے ساتھ بھیجا کہ ایک روز قبل میرے پہونچنے کے مضمون اسکا تمام شہر مین مشتہر و منادی کردیا جاے +

اشتہار

تمام باشندگان خارطوم کو

ہمارا مقصد خاص اور غرض تم لوگون کے آسایش اور امن سے ہے - مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ بوجہ انسداد بردہ فروشی کے جو تم لوگون مین رایج ہے رنجیدہ ہو اور جو سخت احکام گورنمنٹ کے طرف سے اوس کی انسداد کے لئے نافذ ہوے ہین اور سزا مین اون لوگون کے جو بردہ فروشی مین شریک ہون مقرر ہوئے ہین اور مکرر تاکید گورنمنٹ کے انداد

بردہ فروشی مین اور اونکے سزائین جو اوس سے تعلق رکہتے ہون اور یہہ احکام سزا متعلق بردہ فروشی جو قوانین اور احکامات گورنمنٹ مین مندرج ہوکر تم لوگون کے پاس بہیجے گئے ہین اونسے تم لوگ بخوبی واقف ہو - لیکن واضح ہوکہ آب سے کوئی شخص تمہارے اس کام مین دست اندازی نہ کریگا - بلکہ ہر شخص ایک ایک غلام بطور خدمتگار کے اپنے پاس اب سے رکہہ لے کوئی شخص سیارہ مین اوسکی مزاحمت نکریگا - جو چاہئے اپنی خواہش کے مطابق ہر شخص کرے اور ہم نے مطابق اسی کے احکام صادر کئے ہین - میری ہمدردی تملوگون کے ساتہہ ہمیشہ قایم رہے +

دستخط گارڈن* پاشا

اسکے علاوہ جنرل گارڈن نے ایک دوسرا اشتہار متعلق آبادی سوڈان کے جاری کیا اور نصف محصول بہی معاف کردیا اور بالعموم لوگون کے قصورات بخش دئے اور اوسی اشتہار کے ذریعہ سے مہدی کو سلطان دار فور مقرر کیا - ۱۳ فروری کو گارڈن بربر سے روانہ ہوا اور پانچ روز کے بعد خارطوم مین پہونچا عجب طرح کے تعجب خیز خوشی کا اظہار وہان کے لوگون نے جنرل گارڈن کے استقبال مین کیا خلایق جوق جوق آتے تہے اور اوسکے ہاتہہ اور پاؤن کے بوسے لیتے تہے اور ہر شخص اوسی سلطان سوڈان کہتا تہا - ابتدا جنرل گارڈن کے ایک مختصر اسپیچ یعنے تقریر لوگون نے نہایت ہی مسرت کے ساتہہ سنے جسکا یہہ مضمون تہا کہ مین بلا کسی فوج اور سپاہ کے آیا ہون مگر میری ساتہہ خداوند عالم ہے میرے آنے کا یہہ مقصود ہے کہ سوڈان کے تمام خرابیون کو رفع کرون مین بجز الانصاف کے اور کسی ہتیار سے کام نہ لونگا اور اب اس ملک مین کوئی باشی بزوق نہ رہے گا فی الحقیقت صرف جنرل گارڈن کے آمدکی خبر اس امر کے لیئے کافی ہوئے کہ تمام لوگون کی حالتین بیان تک بدل گئین کہ اوس خبر کے مشتہر ہونے کے بعد پہر شہر مین کوئی خطرہ کا باقی نہ رہا - گارڈن کے ابتدائی انتظام نے جو بالعموم قابل پسند تہا تمام لوگون کو خارطوم مین متعجب کردیا - اوسنے فوراً تمام عہدہ دارون کو اپنے روبرو اس غرض سے طلب کیا کہ وہ لوگ تبدیلی خاص پر جو گارڈن کو مدنظر تہی تیار رہین بعد اسکے جنرل مذکور نے ایک دربار عام مکان مدیر یعنے دار الحکومت مین کیا جسمین تمام باشندگان شہر حتی کہ غربا و عرب تک عموماً دربار مین شریک ہوئے اور مقام دربار سے محل شاہی تک ہزارون آدمی کشمکش کے ساتہہ لڑہ بڑہ کر جنرل کے ہاتہہ اور پاؤن چومتے تہے اور کہتے تہے کہ تم باپ اور بادشاہ اس ملک سوڈان کے ہو مستر پادر لکہتے ہین کہ عورتین بہی اوسکے پاؤن کو اوٹہا کر چومتے کے لئے اپنے طرف کہینچتی تہین جنرل گارڈن اور کرنیل اسٹوارٹ نے فوراً ہی چند دفاتر محل شاہی مین جاری کئے اور بالعموم لوگون کو آنے کی اجازت دی اور اونکے استغاثون کی سماعت بغور شروع کی اور سرکاری کتابین جنمین ایک مدت کا بقایا یا محصول ذمہ رعایا کے بہ جبر و تعدی تشخیص ہوکر مندرج تہا عام طور سے محل شاہی کے روبرو جلوا دین اور دفتر یا مثل یا دیگر آلات جن سے مجرمون کو سزائین دیجاتی تہین وہ بہی آگ کے ڈہیر مین ڈال کر جلا دی گئیں ۳ مہر کو جنرل گارڈن نے ایک کونسل یعنی مجلس شوری قایم کی جسمین تمام معززین عرب شریک ہوتے تہے

* - جنرل گارڈن کے اس اشتہار متعلقہ بردہ فروشی پر اوس وقت بڑی نکتہ چینیان ہوئین - چنانچہ جنرل گارڈن سے جو کچہہ اسبارہ مین دریافت کیا گیا اور جو جواب اوسنے دیا حسب ذیل درج ہوتا ہے مین یہہ پوچہتا ہون کہ تم کیا جواب سوڈان کے لوگون کا دیتے اگر وہ پوچہتے کہ آیا برٹش گورنمنٹ بموجب شرایط صلحنامہ پابند نہ رہے گی کہ ۱۸۸۹ع تک کل لونڈی اور غلام آزاد کردئے جاینگے مین نے جواب دیا کہ بموجب شرایط صلحنامہ عملدرآمد نہ ہوگا اور جہانتک مجہسے تعلق ہے مین لونڈی اور غلام رکہنے مین بہت اندازی نکرونگا اور مین یہہ بہی تم سے پوچہتا ہون کہ اگر تمہاری ہدایت بربر خطرہ والیسی دربار اور خارطوم وغیرہ کے لحاظ کیا جاتا تو مجہکو یہہ مناسب تہا کہ اون لوگون سے اوس امر کو ظاہر کرتا جو اونہین خود معلوم تہا یعنے سوڈان کے علحدگی مصر کرون تمام عہد نامجات کو کالعدم کردی گئی جو سلطنت با ملک مصر کے ساتہہ تہے بین ہوا اسکے مین ہمیشہ لونڈی اور غلام کو آزاد کرتا بلا معاوضہ یا کسی قاعدہ رجسٹری کے جو زمانہ جاری بطور تعمیر یا سمجہتا ہو لوگ جنرل گارڈن کی رائے

* - ایک قسم کی کوڑی کا نام ہے جو پیٹہ کا ہوتا ہے +

بعد اسکے شفاخانہ اور سلحہ خانہ کو دیکھا اور بہمراہی کرنیل اسٹوارٹ اور کوئٹ لوگن پاشا اور مستر پاور سفیر انگریزی کے جیلخانہ کا ملاحظہ کیا اور اوسنے آنکلنیون کا ایک خطرناک منکان پایا جسمین دو سو ضعیف بدحال زنجیرون مین جکڑے پڑے تہے ان مین ہر عمر کے لوگ یعنی لڑکی اور بوڑہے تہے بعض ایسے لوگ بہی تہے جنکے مقدمہ مین ہنوز نوبت تحقیقات کی ہتی نہ آئی تہی بعض کے قصور ثابت ہوچکے تہے لیکن سہواً چہہ مہینے سے قید خانہ ہی پڑے رہ گئے تہے۔ بعض بوجہہ اشتباہ کے گرفتار ہوکر تین برس سے زیادہ گذر گئے تہے کہ حراست ہی مین تہے۔ اکثر اسیران جنگ تہے اور انہمین ایک ایسی عورت بہی جو پندرہ سال سے جیلخانہ مین بعلت کسی جرم کے جسکی وہ لڑکپن مین مرتکب ہوئے محبوس تہے۔ گارڈن نے فوراً ان ظالمانہ کارروائیون کا انسداد شروع کیا۔ جملہ قیدیون کے لئے حکم دیا کہ ہر ایک کا ایک اظہار مختصر طور سے لکہہ لیا جائے اور اگر قرین مصلحت ہو تو وہ لوگ رہا کردئے جائین چنانچہ سر شام تک صدہا بیچارے قیدیون کی بیڑیان کٹ گئین۔ دوسرے کونہ پہر کرنیل اسٹوارٹ نے اسطرح کے عمدہ کام شروع کئے۔ رات کو تمام شہر چراغان کیا گیا اور بازارون مین ہر چہار طرف رنگین کپڑون سے اور رنگین لیمپ لگا لگا کر آرایش کی گئی مکانات لوگون کی نہایت تکلف کے ساتہہ سجے گئے اور حبشیون کے محلہ مین عمدہ عمدہ آتشبازیان چہوٹین اور نصف شب تک وہ لوگ خوشیان مناتے رہے۔ مستر پاور اپنے تار برقی مین تحریر کرتے ہین کہ تمام لوگ گارڈن کے گرویدہ ہورہے ہین گارڈن کے یہہ نیت ہے کہ فوج محصور کو بچائے اور سوڈان کو ہمیشہ کے لئے ترک کردے جیسا کہ باعتبار ضرورت موجودہ کی اوسکا یہہ سوڈانیون کے ہاتہہ مین چہوڑ دینا مناسب ہے۔ گارڈن نے بشمول دیگر اصلاحات اور رفاہ عام کے رسم بخشش یعنے انعام کی بہتین بہی بند کردے یہہ چہوٹے چہوٹے ملازم اون لوگون سے انعام وصول کرلیتے تہے جو اندر شہر کے ایک دروازہ شہر پناہ سے جو اوس وقت تک کہلا تہا داخل ہوتے تہے۔ علاوہ اسکے گارڈن نے دو دروازے شہر پناہ کے اور کہلوا دے تاکہ علی العموم اور بہ آسانی لوگ شہر مین داخل ہون۔ بازار کے اکثر ٹکس موقوف کردے متعدد صندوقین ہر جگہہ رکہوا دین کہ جو چاہے کسی شخص کے شکایت یا دوسری کسی ضرورت کے لئے درخواستین اپنی اونمین چہوڑ دے اور فوراً ہی اوس افسر کے جسکی کوئی شکایت

کرنیل ڈی کوئٹ لوگن

سی بہی میری رائے کے پابند ہوتے ہی جبکہ اوسنے مبلغ دو کرور روپیہ جزائر مغربی کی لونڈی اور غلامون کے آزاد کرنیکے لیے بطور عطیہ کے منظور کیا تہا۔ علاوہ برین مین یہہ کہتا ہون کہ تم مصر مین شرائط عہدنامہ ١٨٧٧ء کی تعمیل نہ کرسکوگے جسکی رو سے کہ ١٨٨٩ء مین کل لونڈی اور غلام آزاد ہوجائینگے اگر مین بردہ گیری کی اجازت دیتا تو ملا شبہہ لائق شکایت کے ہوتا۔ مین نے جو کچہہ کیا ہے وہ متعلق لونڈی اور غلام رکہنے کے تہا۔ اور بردہ گیری کے نسبت تم یقین کرو کہ مین اوسے بہولا نہین ہون اگر خدا چاہتا ہے تو مین ایسے کارروائی کرونگا جس سے بردہ گیری بالکل موقوف ہوجائے گی۔ اور مجکو حیرت ہے کہ جب مین یہان گورنر جنرل تہا تو تم اس امر سے ناواقف تہے کہ مین غلامون کے رکہنے مین دست اندازی نہین کرتا تہا اور درحقیقت سنہ ١٨٨٩ء تک کوئی شخص بموجب دستور قدیم کے دست اندازی نکر سکتا تہا۔ تمام کارروائیان میرے مخالف بردہ گیری کے ہتین۔

ہوتی جیر لیجاتی ۔ چہہ ہفتہ قبل حسین پاشا شہری سابق نائب گورنر جنرل نے ایک بوڑہے آدمی کو جسکا شیخ بلو نام تہا اوسکے پاؤن مین اسقدر کوڑے لگانے کا حکم دیا کہ پاؤن کی رگین نکل آئی تہین۔ گارڈن کو جب یہہ معلوم ہوا تو اوس نے قاہرہ کو تار دیا کہ حسین پاشا کی تنخواہ سے پچاس پونڈ بند کر دیا جاے اور یہہ بہی لکہا کہ اگر پاشا مذکور اس حکم کی تعمیل مین کچہہ عذر کرے تو وہ خارطوم بہیجدیا جاے کہ اوسکی تحقیقات ہو الغرض اس خوش اسلوبی سے تمام کام چل رہے تہے کہ اسی بنا پر گارڈن نے اپنے راے ظاہر کی کہ مجہے اپنی کارکردگی پر بہروسہ ہے کہ بغیر ایک گولی چلائی ہوئے ملک مین امن امان قایم کر لونگا ۲۲ فروری کو گارڈن نے کسیقدر مصری فوج خارطوم سے دریا کے راہ زیرین حصہ ملک مین بہیجی اور ابراہیم پاشا کو بیشتر سے راہ کی ضروری انتظام کو روانہ کیا۔ جنرل گارڈن کا یہہ ارادہ تہا کہ وہ اسطرح کل افواج مصری روانہ کر دے اور حبشیون کی فوج بقدر ضرورت خارطوم کی محافظت کے لئے رکہہ لے چنانچہ جو فوج خارطوم مین رہے اوسکا سپہ سالار افسر اوسنے نیلوک کو مقرر کیا یہہ شخص حبشی تہا اور اسنے مکسیکو مین بہ ماتحتی بازئین ایک اعلی درجہ کا تمغہ عزت پایا تہا۔ جنرل گارڈن کو یہہ بہی امید تہی کہ مین سنار سے بہی فوجون کے ہٹا لینے کا مناسب بندوبست کر لونگا۔ گارڈن نے اپنے ایک خط مین جو کرنیل ڈی کوئٹ لوگن کو اوسکے خدمات کی شکرگذاری مین لکہا تہا اور اوسوقت جنرل کے خیال مین اوسکی خدمات کی کوئی ضرورت باقی نہ تہی یہہ تحریر کیا کہ مجہے یقین ہے کہ خارطوم مین اب کوئی خطرہ باقی نہین رہا جسکی وقوع کا خیال کیا جاے بلکہ مین سمجہتا ہون خارطوم مین مثل قاہرہ کے امن اور آرام ہے لہذا میرے نزدیک خدمات جو آپکی اس مقام پر جو متعلق آپ کے بے سود اور مین غیر ضروری ہین میری نزدیک یہہ مقام زیادہ تر بیرونی دشمنون کی وجہ سے خوفناک نہ تہا بلکہ باشندگان شہر کی وجہ سے اس لیے کہ حسین پاشا کی حکومت ضعیف کیوجہ سے وہ لوگ ناراض ہوکر المہدی کے طرفدار ہوگئی تہی اور مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ آپ اس مقام کو ایسی امن کی حالت مین چہوڑتے ہین جیسے کہ کن* سنگٹن پارک مین امن ہے۔ الحاصل ابر بغاوت دفعتہ پہر گہر لی لگا۔ پہلے تو برٹش گورنمنٹ نے گارڈن سے ہر قسم کی مدد دینیکا وعدہ کیا تہا مگر ۱۲ فروری کی اسپیچ مین مسٹر گلادسٹون نے یہہ بیان کیا کہ برٹش گورنمنٹ نے یہہ قصد کر لیا تہا کہ گارڈن جو آمنا بڑا بندوبست امن کا سوڈان مین کر رہا ہے اوسمین دست انداز نہ ہو اور جب مخالفین کا اعتراض گارڈن کے کارروائی پر آیا جبر آ اشتہار پر ہوا جسمین اوسنے باشندگان سوڈان کو امتیاز دیا تہا کہ وہ لوگ لونڈی اور غلام رکہین برٹش گورنمنٹ کے شرکت کی لیکن اوسکے بعد ہی سے اپنے حکمت عملی کو غیر مشروط امداد کے ساتہ بدل دیا۔ ۱۸ فروری کو گارڈن نے قاہرہ مین تار دیا کہ زبیر پاشا دشمن قدیم اوسکا خارطوم کو بہیجدیا جاے کہ وہ بیان کرتا کہ حکومت خارطوم کے لیے جنرل گارڈن نے اس امر پر استدلال کیا کہ بغیر تقرر کسی جانشین کے ملک کو چہوڑ دینے سے تمام ممالک مین تعدی اور ظلم پہیلیگا اور صرف زبیر پاشا ہی ایک شخص اس قابلیت کا ہے جو سوڈان مین حکومت کرے اور جسکی حکومت عام لوگ تسلیم کرین لیکن بردہ فروشی کی مخالف لوگون کا شور اور غل دوبارہ بلند ہوا اور اس مرتبہ اسنے بہت کچہہ زور پکڑا۔ وزراے انگلستان کی راے اس باب مین مختلف ہوئے لیکن جمہور کی راے اس امر پر متفق ہوئے کہ زبیر پاشا کو جو لوگ خلاف راے تمام انگلستان کے حاکم سوڈان ہونا پسند نہین کرتے چنانچہ اس اختلاف کا نتیجہ آیندہ چل کر ظاہر ہوا۔ تہوری ہی دنون بعد سے یہہ بات ظاہر

* ۔ یہہ نام ایک باغ یا رمنہ کا ہے جو لندن مین واقع ہے۔

ہونے لگی کہ جنرل گارڈن کے ان کارروائیون کے نسبت جو امن و امان پر مشتمل نہین اور جنگی نسبت خارطوم مین اوسکے پہونچنے کے
وقت عام گرم جوشی کا اظہار کیا گیا تہا رفتہ رفتہ اوسمین کمی آنے لگی اور جو بہروسہ کہ خود گارڈن نے بقاے امن اور امان کے
نسبت ظاہر کیا تہا وہ بہت جلد خوف وہراس کے ساتہہ بدل گیا اور وہی ایک دوسرے اشتہار کے اجرا کا باعث ہوا جسکا مضمون
حسب ذیل تہا - مین نے اپنے تاریخ ورود سے اج تک ہلوگون کو نصایح اور پند کیئے اور ہر طرح کی تدابیر بقاے امن اور انسداد
خونریزی کے لیئے عمل مین آئی مگر نصیحت میرے لوگون نے نہ سنے آخرش مجبور ہوکر مخالف اپنی خواہش کے مین نے برٹش
گورنمنٹ سے درخواست فوج بہیجنے کے لیئے کی چنانچہ فوج سرکاری راہ مین ہے اور چند دنون مین پہونچا چاہتے ہے جو لوگ
اپنی چال اور چلن نہ بدلین گی مین اونہین سخت سزا دونگا - اوسی زمانہ مین گارڈن کے ایک درخواست گورنمنٹ کے پاس
اس مضمون کی پہونچی کہ اگر مصر مین امن قایم رکہنے کا خیال ہے تو مہدی کا مٹا دینا لازم ہے - مہدی نہایت ہی ہر دل
عزیز ہو رہا ہے بہت احتیاط اور موقع سے اوسکا قلع اور قمع ہوگا - واضح ہو کہ جب ایک مرتبہ خارطوم مہدی کے ہاتہہ مین
آجائے گا تو اوس وقت بہت ہے مشکل پڑے گی اور پہر بہی گورنمنٹ کو حفاظت مصر کے لیئے وہی کارروائی کرنی پڑے گی
اگر برٹش گورنمنٹ مہدی کی قلع اور قمع کرنے کا فیصلہ کرے تو ایک لاکہ پونڈ اور بہیجے اور دو سو ہندوستانی فوج وادی حلفا کو روانہ
کرے افسرون کو ڈنگولا تک اس حیلہ سے بہیجے کہ وہ لوگ فوج کے قیام کے جگہین دیکہین گے - سواکم اور مسوا کو تنہا چہوڑنا چاہیے
مین مکرر عرض کرتا ہون کہ سوڈان کا خالی کر دینا تو سہل ہے مگر اسکا اثر خاص مصر پر پڑے گا اور پہر مجبورانہ طور سے دشوار
گذار معاملات مین پڑنا پڑے گا - بعد اسکے پہر گارڈن نے تحریر کیا کہ مین یہہ امر ضرور لایق لحاظ سمجہتا ہون کہ اگر گورنمنٹ
کا ارادہ ہے کہ وہ فوج اس ملک مین بغرض حفاظت اور رہائی افواج محصور کے بہیجے تو ایسی صورت مین اوسے ہرگز مناسب
نہین ہے کہ لونڈی اور غلامون کی مخلصی اور آزادی کا اشتہار دے اس لئے کہ یہہ امر اور باعث لوگون کے عام ناراضی کا
بمقابل اوس فوج کے ہوگا جو سوڈان مین بہیجی جاوے گی - کرنیل اسٹوارٹ جو کہ گارڈن کا ہمراہ نیل ابیض کے باشندون
مین صلح و آشتی پیدا کرنے کے لیئے بہیجا گیا تہا بہت زیادہ اپنے ارادون مین ناکامیاب ہوکر واپس آیا اور پہر دوبارہ اپنے
ہمراہ دو سو سوڈانی سپاہی لیکر جنکے ساتہہ سفید علم تہی دو خالی جہازون پر براہ دریا روانہ ہوا اور اپنے ساتہہ جہازون پر محفوظ
کے اسباب اور صرف ایک توپ رکہہ لے - یہہ دو خالی جہاز مختلف مواضع مین پہرے اور کرنیل اسٹوارٹ شیوخ قبایل سے ملاقات
کرکے جنرل گارڈن کی حکمت عملیون کے نتایج ملک سوڈان مین بقاے امن کے لیئے بیان کرتا - مقام دویم اوڈلی تک جو خارطوم
سے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے کرنیل اسٹوارٹ کے ہر جگہہ بہت دوستانہ طور سے تواضع اور تکریم ہوئی مقام مذکورہ بالا
پر جہاز ایکشام کو پہونچا اور دس آدمی جہاز سے سفید علم لیئے ہوئے گردمان کے سمت کو اوترے تمام قریہ کی لوگ ان
ادمیون کی طرف امنڈ پڑے مگر بالاخر صرف ایک اونہین کا ان لوگون کے نزدیک آیا اور اوسکے سامنے جنرل گارڈن
کے اشتہارات پڑہے گئے اور شخص نے جو کرنیل کے ہمراہ گیا تہا بحلف قسم کہے کہ اگر لوگ جہاز پر آئین گے تو اونسے ہرگز
کسی قسم کے بدسلوکی نہ کی جائے گی نہ کوئی ایذا پہونچائی جاوے گی - اون لوگون کے جماعت مین سے صرف چند شخص جہاز
پر آئے اور سبنے امن و امان کا اظہار کیا اور یہہ بہی وعدہ کیا کہ کلہہ صبح کو ہملوگ اپنے شیوخ کو بہی لائین گے - بعد اسکے وہ لوگ
اپنے شیوخ کے نام خطوط متضمن بہ امن و امان کرنیل کیطرف سے لیکر روانہ ہوئے - دوسری صبح کو ایک مختصر کشتی کنارہ پر اس
غرض سے بہیجی گئی کہ وہان سے شیوخ قبایل کو جہاز پر لائے لیکن وہان کنارہ پر تو دو ہزار سے سامان تہا یعنی صدہا

عرب شیخ اور اُسکے ساتھی

ادمی علم اور بھالی اور بندوقین لئے ہوئے نیزے اپنے چمکاتے اور باجے بجاتے ہوئے جمع تھے - بعض لوگ گھوڑون پر سوار تھے جنکی نسبت معلوم ہوا کہ یہہ لوگ بنگا سے ہین غرضکہ تھوڑے عرصہ تک جہاز ہمارا ٹھہر کر صلح کی اشارے کرتا رہا جسکا کوئی نتیجہ مترتب نہ ہوا بعد اسکے وہ لوگ ہیں میل آگے موضع ملق ابراہیم تک گئے اور وہان پہونچکر قریب پندرہ سوادمیون کے مسلح جنمین اکثر لوگ سوار بھی تھے اس غرض سے مجتمع ہوئے کہ اگر جہاز پر سے کوئی اُترے تو

اوسے مقابلہ کرین مگر کسی نے گولی نہ چلائی۔ جہاز ہمارا تہوڑی دیر تک ٹہر کر نشان صلح دیکہتا رہا جب سود مند نہ ہوا اور
جنرل گارڈن نے جو زمانہ واپسی کا مقرر کیا تہا وہ بہی گذر چکا تہا لہذا کل جہاز ہمارے واپس چلے آئے۔ واپسی کے وقت
کرنیل اسٹوارٹ بوربر کے کنارہ پر جہان امن و امان قایم تہا اوترا اور وہان کے شیوخ کو جمع کر کے اونسے ملاقات کی
یہان اوسے معلوم ہوا کہ تہوڑے دن گذرے ہین کہ ٹکق ابراہیم البعید سے واپس آیا ہے اور محمد احمد مہدی کا ایک فرمان
بہی لایا ہے جسکے ذریعہ سے وہ حاکم دریاء نیل کے دوسرے کنارہ کا مقرر ہوا ہے اور اوسی حکم ہوا ہے کہ لوگون
کو جمع کرے چنانچہ یہہ لوگ جو نظر پڑے تہے اوسی کے فراہم کئے ہوئے تہے اور اوسے یہہ بہی حکم ہوا ہے کہ کسی
شخص کو اوس طرف دریا کے بیتے خارطوم کیطرف نہ جانے دے مگر ساتہی اسکے اوسے خود بہی عبور کرنے کا حکم
نہین ہے۔ ۴ مارچ کو کرنیل اسٹوارٹ پہر دریاے نیل کے کنارہ پر اوترا اور اشتہارات امن و امان جاری
کئے مگر کچہہ سود مند نہوا بعد دس روز کے باغیون کا حملہ خارطوم پر شروع ہوا اور قریب چار ہزار کی مہدی کے
آدمی نیل کیطرف روانہ ہوئے اور اٹہہ سو سپاہی ہمارے موضع حلفایا مین جو شہر خارطوم سے جانب شمال
واقع ہے متعین تہے وہ سب کے سب باغیون کے ہاتہ سے قتل ہو گئے ایک دو خالی جہاز دشمنون کے دیکہہ بہال
کے لئے بہیجا گیا مگر جس وقت وہ باغیون کے مقابل پہونچا اون لوگون نے ایکبارگی بندوقین اوسپر چلائین
اور ایک افسر اور ایک سپاہی جہاز کا زخمی ہوا۔ جہاز نے بہی دشمنون کے حملے کا جواب دیا گیا اور اونکی طرف
کی بہی پانچ آدمی مارے گئے غرضکہ اسی جگہہ سے ابتدا عداوت کی ہوئی بعد اسکے باغیون نے گارڈن کی فوج
کی تین بٹلنون کو جو لکڑی کاٹنے کی لے گئی تہین قتل کر ڈالا اور اٹہہ کشتیان پکڑ لین اور تخمیناً ڈیڑہ سو آدمی گارڈن
کے یا قتل کر ڈالے یا منتشر کر دئے۔ دریاے نیل کے کنارہ پر باغیون نے مورچہ درست کیا اور وہین سے بہ قفل
بندوقون سے پہر گولیان چلائی شروع کین الغرض اس زمانہ مین فوجون کا سوڈان سے لوٹ آنا بہی غیر ممکن
ہو گیا اس لئے کہ باغیون نے دریا کی راہ کو کہ وہی ایک راہ خزار کی تہی آتش بازی اور گولیون کی بوچہار
سے بند کر دی تہی۔ گارڈن لکہتے ہین کہ ہم لوگون کا حملہ باغیون پر اس وجہہ سے انصافانہ تہا کہ حلیفا کے فوج محصور
کو بچائین ورنہ ہم لوگ ضرور اس الزام کے قابل تہے کہ ہمین اون لوگون کے ساتہہ جنگ کرنا مناسب نہ تہا جنہون
نے اپنے جان و مال کی حفاظت کے لئے جسکے گورنمنٹ مصر ہرگز حفاظت نہ کر سکتی تہی ایک شخص پر بہروسہ کر کے
اوسکو اپنا پیشوا بنایا اور عاجز آکر اپنی حفاظت کے لئے جنگ شروع کی حاصل کلام کہ گارڈن نے بہی حملہ کرنے
کی غرض سے کارروائی اس طرح شروع کی کہ بارہ سو سپاہی دریا کی راہ سے روانہ کئے اور انکے ساتہہ دو کشتیان
غلے کی تین دو خالی جہازون مین باندہ کر اور لوہے کے تختون سے اونکے حفاظت کر کے اور سپاہی ارتوپین
لکڑی سے چہپا کر بہیجین الغرض ان سپاہیون سے لڑائی شروع ہوئی اور دو شخص ادہر کے مارے گئے مگر ساتہی
اسکے سرکاری فوج نے پانچسو سپاہیون کو جو حلیفا مین محصور تہے اور شتر اونٹ اور اٹہاسی گہوڑے اور بہت
سا ہتیار اور بکثرت مویشیان اپنے ساتہہ لیکر بہ کامیابی تمام خارطوم کو واپس آئے۔ باوجود اسکے بہی باغی
اب تک حلیفا پر قبضہ کئے رہے چنانچہ ۱۶ مارچ کو گارڈن نے مستحکم ارادہ اون کے اخراج کا اوس مقام سے کیا
دشمنون کی فوج کا سلسلہ دو میل کے لمبائی اور آٹہہ میل فاصلہ پر تل اسود کے محاذات مین حلیفا سے پالو کی

ٹیکرون تک جہان جنگل ہی ہے پہیلا ہوا تہا۔ علی الصباح دو ہزار فوج گارڈن کے اوسطرف روانہ ہوئے اور شتی
بندوق اور مصری باقاعدہ فوج کے ایک بہت بڑی صف دشمنون کے مقابلہ مین محاذی پیل اسود کے کیے گئے
اور بائین بازو پر ایک مختصر حصہ سوڈانی فوج کا مع ایک بہت بڑے میدان جنگ کے توپ
کے اور داہنے بازو کے آگے ایک حصہ سوڈان کا قایم کیا گیا۔ قصہ مختصر جب گارڈن کی فوج دشمنون
کے قریب پہونچی تو وہ لوگ اپنے داہنے جانب کے صف سے مل کر بالو کے ٹیکرون کے نیچے پنہان ہونے لگے یہہ ایک
فرضی گریخت دشمنون کے دس بجنے کے تہوڑا پیشتر سے شروع ہوئی اور ایک گہنٹہ مین کل باغی لست بر بالو کے
ٹیکرون کے پنہان ہو گئے۔ پشت لشکر پر باغیون کے قریب ساٹہہ عربون کے اونٹ اور گہوڑون پر سوار تھے
گارڈن کی فوج آگے کو بڑھتے جاتے تھے اور توپ خانہ سے دو گولی اون باغیون پر جو پیچھے کو لوٹتے جا رہے
تھے مارے گئے الغرض باغیون کے سوار بالو کے ٹیلون کے پیچھے سے اسطرح جنگل مین جا رہے ہے کہ پانچ اعلے
افسر گارڈن کی فوج کے جنکے تہوڑا ہی آگے وہ لوگ جا رہے تہے متحیر ہوگئے بعد اسکے دفعتہً وہی سوار اپنے
صفون کو پہاڑ کر حملہ آور ہوئے اور انہین کے ساتہہ باغی سوارون کی فوج بالو کی ٹیلون کے نشیب سے گہوڑے
اپنے تیز کئے ہوئے داہنے طرف سے نکلے اور ظاہری طور سے معلوم ہوتا تہا کہ وہ لوگ ذلیل ہوکر بہاگا چاہتے ہین
چنانچہ سب کے سب بغیر ایک بہی گولی چلائے ہوئے متفرق ہوکر جلدی سے پیچھے کو ہٹ گئے۔ پچاس یا ساٹہہ
سوارون نے جنکے پاس صرف نیزے اور تلوارین تہین حملہ کرکے مصری مضرور سپاہیون کو قتل کر ڈالا بعد اسکے
باغیون کی پیدل پلٹن نکلین اور ہر چہار طرف سے حملہ آور ہوئین جو لوگ گارڈن کیطرف کے سوارون کے
حملے سے مجبور ہو گئے تھے اونہین قتل کرنا شروع کیا۔ الغرض یہہ قتل عام دو میل تک برابر جاری رہا مگر گارڈن
کے سپاہیون نے پلٹ کر ایک گولی بہی نہ چلائی بعد اسکے یہہ عرب ٹہر گئے اور ایک افسر نے گارڈن کی فوج
کے کچہہ سپاہیون کو مجتمع کر کے گولی چلانی شروع کی جس سے کچہہ بہی دشمنون کو مضرت نہ ہوئی مگر دشمن پیش قدمی
کرنے سے رک گئے اور مصری سپاہیون کو ان عربون نے ایسا ذلیل کیا کہ بعض لوگ باغیون مین کے بے تکلف
اپنے اونٹ پر سوار مصریون کی بندوقون کے سامنے سے چلا جاتا تہا اور یہہ لوگ ایسا دست پا ہو رہے تہے
کہ کچہہ نہ کر سکتے تہے غرضکہ اسیطرح کا سلسلہ نصف روز تک جاری رہا اور ہمارے طرف کے سپاہی اونکے لوگون
سے اتفاقیہ کرتے رہے بالآخر باغی اپنے اصلی جگہہ پر لوٹ گئے اور سیکڑون بندوقین اور کارتوس اور دو پیدا ...
توپین جو مصری سپاہیون سے چہوٹ گئی تہین لوٹتے وقت دشمنون کے ہاتہہ لگین اور وہ لے گئے اور بجلت
اسلئے کہ یہہ بیقاعدہ مصری فوج اپنے خیمہ گاہ کو واپس آتے وقت ایک قریہ مین جو اوس مقام سے نزدیک
تہا اور وہان کے باشندے ہماری دوست بہی گئے اور اوسی خوب لوٹ کر اور اکثر باشندون کو قتل کر کے
تب اپنے قیام گاہ پر واپس آئے۔ یہہ واقعات جنکا اوپر ذکر ہوا ایک شخص نے بچشم خود خارطوم کے محلے چہت
سے دیکہا تہا اور بعد اسکے وہ دریا سے عبور کر کے قلعہ مین جو خارطوم کے محاذات مین واقع ہے گیا تہا۔ اس
مقام کی نسبت وہ شخص بیان کرتا ہے کہ عجب طرح کی کیفیت انتشار بکیان بر پا تہی یعنی مصری باقاعدہ فوج
سپاہی اور باشی بزوق چلا رہے تھے کہ ہماری جنرلون نے اور افسرون نے ہمسے بیوفائی کی۔ وہ لوگ

جنہون نے یہہ کل واقعات بیان کئے دو سوڈانی حبشی حسین اور سعید نامی تھے جنہین گارڈن نے پاشا مقرر کیا تھا۔
یہہ لوگ اپنے صف لشکر سے اس خوف سے بہاگ کر ایک مکان مین جا چہپے تھے کہ اوس مکان سے نکل کر قتل گت
کرتے تو اپنے ہی فوج کے سپاہیون کے ہاتہہ سے مارے جاتے۔ وہی بیان کنندہ ان واقعات کا کہتا ہے کہ اس
امر کے نسبت کسی شہادت کی ضرورت نہین کہ جب دشمن کیطرف کے سوار پیچہے کو پلٹے اوس وقت سعید پاشا ایک
توپ کے پاس گہوڑا دوڑا کر پہونچا اور ایک سارجنٹ کو ایسا نیزہ مارا کہ اوسکے سر سے پار ہوگیا اور اوسیوقت دو شخصون
کو اور بہی جو متعلق توپ خانہ کے تہے پاشاء مذکور نے قتل کیا الغرض بعد وقوع اوس مصیبت کے جسکا تذکرہ اوپر ہوا ہے
یعنی بعد اسکے کہ صرف باغیون کے ساتہہ سوارون سے دو ہزار سپاہی گارڈن کے بہاگ گئے اور دو میدانی توپین
اور بہت سامان جنگ دشمنون کے ہاتہہ لگا اور دو سو مصری سپاہی میدان جنگ مین کام آئے جنرل گارڈن
نے یہہ امر لازمی سمجہا کہ جب تک دریاے نیل مین طغیانی نہ ہو اور بندوبست معقول جنگ و مقابلہ کا نہ کر لیا جاے
شہر خارطوم کے حفاظت کیجاے۔ ایک مصری سپاہی جو اوس لڑائی مین شریک تہا بیان کرتا ہے کہ دو دغاباز
پاشا دست و پا بستہ گارڈن کے روبرو پیش کئے گئے گارڈن اوس وقت نہایت غمگین تہا اور بجز اسکے اسنے [illegible]
نہ کہا کہ ان شخصون کو سامنے سے دفع کرو۔ گارڈن اوس وقت بائیبل پڑہ رہا تہا۔ ان دونو پاشاؤن
کی تحقیقات عدالت فوجی سے ہوئے اور بعد دو روز کے غور و تجویز کے ان دونو پر یہہ جرم ثابت ہوا کہ یہہ لوگ
باغیون سے خط و کتابت رکہتے تہے اور ان دونون نے جنگ گذشتہ مین اپنے صف لشکر اور مربع کو توڑ ڈالا
تہا اور ایک افسر اور چند توپچی اور اہل لشکر کو قتل کیا تہا یہہ امر بہی بیان کیا گیا کہ ان پاشاؤن نے مختصر مرتبہ جنگ
کرنے کے لئے کارتوس اپنے ساتہہ لئے تہے درحالانکہ اسقدر کارتوس معمولی تعداد تہی جو ہر سپاہی کو ملتا
تہا۔ علاوہ اسکے حسین پاشا کے مکان مین ایک ذخیرہ رفل بندوقون کا مع مصالحہ جنگ کے دستیاب ہوا اور
فوج کے تنخواہ جو چہہ مہینہ سے باقی تہی اور ادا نہین دی گئی منجملہ اسکے اسنے دو مہینہ کی تنخواہ بہی تصرف کی تہی چنانچہ
یہہ بات بعد کو ثابت ہوئی الغرض ۲۲ مارچ کو بعد دونون مجرم صحن کی اندر قریب جیلخانہ کے صحن مربع مین سزایاب ہوئے یہہ دونون ایک
تیغہ سے ٹکڑے ٹکڑے کیئے چنانچہ وہی سپاہی بیان کرتا ہے کہ مینے بچشم خود انکا سزایاب ہونا دیکہا تہا اس امر کا تمامتر مفصل ہے کہ وہ دونو گولی سے کیون
نہ ہلاک کئے گئے اس لئے کہ بموجب ترکی قواعد متعلقہ فوج کے فوجی دغاباز اور نمک حرامون کو اسیطرح سزا دی جاتی
ہے یعنے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے جاتے ہین چنانچہ یہہ دونو پاشا طوق و زنجیر سے ایک دیوار کے مقابل مین ٹانگے
گئے اور دو سپاہی کو پہاڑی لئے ہوئے پہلوؤن کے مربع کے باہر سے جسکے اندر دو قیدی تہے اونکی قریب آئے
اوس وقت اون قیدیون کے جرایم اور سزائین بہ آواز بلند پڑہی گئین سوا سپاہی اور باستثناے گارڈن صاحب کے چند
افسران اعلیٰ بہی اوس مقام پر موجود تہے۔ چنانچہ ایک افسر اعلیٰ نے بہ آواز بلند کہا کہ اے تعمیل کنندگان حکم
ان دونو مجرمون پر حکم سزا کی تعمیل کرو اوس وقت فوراً وہ دونو سپاہی مجرمون کے نزدیک آئے اور پہلے
اون دونون کے بائین گہٹنے کاٹ ڈالے بعدہ ٹانگین قطع کین پہر جسم کو اونکے دو حصے کر ڈالا اور سر اونکے کٹ کے
سینون پر گرے غرضکہ ایک ہیبت ناک شور و فریاد کے ساتہہ دونو نے جانین دین۔ فی الحقیقت یہہ دونو اسیطرح
کے پاداش کے مستوجب تہے مگر مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ گارڈن پاشا کو اس طریقہ سزا کا علم تہا۔ یہہ طریقہ

ترکی فوج مین بیکار سپاہیون کو سزا دینے کا ہے اور میرے نزدیک یہہ انصافانہ طریقہ سزا کا ہے - چنانچہ ظہیر پاشا
نے جو قرابت مند حسین پاشا کا تہا اپنے پسندیدگی اس کارروائی کے نسبت ظاہر کی اور کہا کہ یہہ دونو شخص مشتبہ
تہے مگر برخلاف اسکے حسین خلیفہ نے بیان کیا کہ سعید پاشا ایک بہت بڑا دشمن مہدی کا تہا اور گارڈن
نے اوسکے سزا دہی مین نہایت ہی تعجیل کی اسکے بعد ایک اور چشم دید گواہ کے بیان سے جو منسالک ملک
کا بیٹا اور باغیون کی فوج مین قید تہا یہہ ثابت ہوا کہ سعید واقعی مستحق اس سزا کا تہا اور انصافانہ طور سے
اوسکو سزا دی گئی - یہہ گواہ جسنے اپنے گرفتار کنندہ کو رشوت دے کر اپنے کو چھڑایا اور خارطوم مین واپس
آیا تہا بیان کرتا ہے کہ جس وقت باغیون کے سوار حملہ کرنے پر آمادہ تہے سعید پاشا سوار ہوکر اور اپنے صف
لشکر کو پیچھے سے توڑ کر مع حسین پاشا کے لوٹا اور اپنے ہی آدمیون کو قتل کیا اور سعید نے اپنے خون آلودہ تلوار
کو روک کر باغیون کے سوار دن کو لکارا کہ میرے پیچھے چلے آو اور یہہ کہتا تہا کہ دیکھو مین فی الحقیقت صادق الوعد
اور مین نے اپنے ہی آدمیون کو قتل کیا ہے - چندروز بعد اس لڑائی کے گارڈن خارطوم مین پہونچا اور مسٹر
مہدی کی نام ایک خط بہیجا اور اس تحریر مین اوسنے مہدی کو سلطان دارفور قرار دیا تہا مضمون خط کی نسبت
ایک باشندہ سوڈان کا بیان ہے جسنے اوسے پڑھتے ہوئے اپنے کانون سے سنا تہا کہ وہ نہایت ہی صاف
اور صلح کن تہا اور اوسمین مہدی کو دس مہینہ تک مہلت جنگ کی دی گئی تہی - مضمون خط حسب ذیل تہا گو اوسمین
کسیقدر کمی اور بیشی بہی ہوگی جو لایق لحاظ نہین ہے +

مضمون خط

بعد سلام کے واضح ہو کہ مین چاہتا ہون کہ درمیان میرے اور آپ کے راہ کہلی رہی آپ اپنے قیدیون کو چھوڑ دین
مین آپکو سلطان مغرب دارفور کا مقرر کرتا ہون زمین کل ملک سوڈان کا نصف ٹکس معاف کرتا ہون - مین بردہ فروشی
کی بہی اجازت دیتا ہون کہ بدستور جاری رہے - کیون آپ لڑتے ہین - اگر آپ لڑنا ہی چاہتے ہین تو مین بہی آمادہ ہون
مگر آپ دس مہینہ تک تامل کیجیے بعد اس مدت کے یا تو مین آپ سے جنگ دیکہونگا - کرونگا یا ملک سوڈان کو بعد تعین ایک
حد کے آپ کے لیئے چھوڑ دونگا -
اس خط کے ساتہہ گارڈن نے مہدی کے لیئے ایک بیش اور ترپوش اور کفتان وغیرہ چند چیزین بطور تحفہ کے بہیجے تہین
جس روز ان دونون نمکحرام پاشاؤن کو جنکا اوپر ذکر ہوچکا ہے سزا دی گئی تہی اوسی روز مہدی کا جواب خارطوم
مین آیا تہا چنانچہ گارڈن لکہتے ہین کہ آج تاریخ ۲۴ مارچ ہے جو شخص میرا خط مہدی کے پاس لے گیا تہا آج واپس
آیا ہے اس شخص کا بیان ہے کہ میرے خط کو مہدی نے لے لیا اور اپنے ندما اور مشیرون کو جمع کرکے دس روز تک
علی الاتصال گفتگو اور مباحثہ کرتا رہا بعد اسکے جواب تحریر کیا اور اوس جواب کو چاک کر ڈالا پہر دس روز تک اس معاملہ مین
گفتگو ہوا کی اور جواب لکہا مگر اوسی بہی پہاڑ ڈالا غرضکہ عید کے روز اوسنے جواب لکہا اور اپنے دو آدمیون کے ذریعہ سے بہیجا چنانچہ
وہی دونو شخص بیرون شہر ٹہرے ہوئے ہین - مہدی کی دونو آدمی اس وقت میرے پاس آئے ہین مہدی کا یہہ مقصود

ہے کہ مین دین اسلام قبول کرون وہ لکہتا ہے کہ مین یورپین قیدیون کی نگرانی کرتا ہون اور اپنے دعوی کو مہدی موعود
ہونے کے نسبت ثابت کرتا ہے میرے نزدیک یہہ خارطوم ہی تک پہونچنے پر کفایت نکریگا بلکہ اپنے مداخلت اور بھی آگے
تک بڑہائیگا - مین نے اوسکے خط کا جواب تحریر کیا ہے اور صرف محمد احمد سے اوسے مخاطب کرکے خطاب سلطانی کو اوسکے
اسطرح منسوخ کردیا ہے اور مین نے لکہدیا ہے کہ اب گفتگو صلح با خود ہاکی ختم ہوگی - مہدی نے میرے لیئے ایک لباس درویشی
بطور تحفہ کے بہیجا تہا مگر مین نے واپس کردیا + چنانچہ اوسنے بہی وہ تحفے جو مین نے بہیجے اوسے واپس کیا مہدی کے ان دونون
ادمیون کا طریقہ نہایت ہے شوخ تہا جس وقت وہ لوگ گستاخانہ طور سے وہ بقچہ جسمین لباس درویشی بندہا تہا میرے روبرو
رکہہ رہے تھے مجھے یہہ معلوم نہ تہا کہ اسمین کیا چیز بندہی ہے اور غصہ کی حالت مین مین نے اوسے اوٹہا کر کمرہ کے باہر
پہینکدیا تہا بعد ان لوگون کے چلے جانے کے میرے منشی نے جسنے وہ بقچہ ان لوگون کو واپس کردیا تہا مجہسے کہا کہ اس بقچہ مین
ایک کثیف پیوند لگا ہوا درویشی پیراہن تہا - جس وقت وہ دونو ادمی میرے روبرو آئے تو ہتہیار کہولنے سے انکار کیا اور
اپنے ہاتہون کو برابر قبضہ تلوار پر رکہے رہے - مین اس امر کے خیال کرنے پر مجبور ہون کہ اگر وہ لوگ اس شوخ چشمی کے
ساتہہ ہی مسلمان حاکم کے روبرو آئے ہوتے تو کبہی بچ کر لوٹ نہ جاتے* لیکن میرے عیسائی مذہب ہونے نے ان لوگون
کو اپنے سلامتی پر مطمین کردیا تہا الغرض حسب بیان اوسے سوڈانی کے جسکا سابق مین ذکر ہوچکا ہے مہدی نے گارڈن کے
مسلہ کپڑے اور تحفے واپس کردئے اور ساتہی اوسکے ایک جوڑہ اپنا لباس خاص بہی بطور ہدیہ کے گارڈن کو بہیجا اور کہلا دیا
کہ ہملوگ جنگ ضرور کرینگے التحاصل صلح اور مصالحت کے بظاہر کوئی امید باقی نہ رہی اور اس وجہہ سے اور بہی اسکو زیادہ
یقین ہوگیا کہ مہدی نے اسکے چند روز بعد ہی ایک خط شیخ محمد کو تحریر کیا اور اسکے ذریعہ سے تمام قبیلے کے لوگون کو محاصرہ
خارطوم کے لیئے طلب کیا - اس خط مین مہدی اسطرح لکہتا ہے کہ اے میرے رفقا مین نے مختلف مواعظ مشتمل ترغیب
و ترہیب م اور لعاد جہاد کے کیئے جیسا کہ خداوند عالم اور اوسکے پیغمبر حق نے ارشاد فرمایا ہے اور ہرگاہ مین تم لوگون کو حکم
جہاد بذریعہ محاصرہ خارطوم دیتا ہون تو تم لوگون کو ہرگز جایز نہین کہ اس حکم سے میرے انحراف کرو اس لئے کہ جانو اور
آگاہ ہو کہ کسی طرح مذہبی کوششون مین کمی کرنا شرعاً جایز نہین چنانچہ خود خداوند عالم اپنے مصحف پاک مین ارشاد فرماتا ہے
کہ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم جنۃ عرضہا السموات والارض اعدت للمتقین - یعنے سرعت و تعجیل کرو تملوگ خداوند عالم
کے بخشش کیطرف اور حاصل کرو جنت جسکے وسعت برابر زمین اور آسمان کے ہے اور وہ مہیا ہے معتقدین اور پرہیزگارون
کے لیئے اور خاصۃً ان لوگون کے لئے جو جہاد مین شریک ہین - قرآن کے آیات اور احکام جہاد سے مالا مال ہے
اور ملامت کرتا ہے اون لوگون کے جو اس جہاد سے بچتے ہین - اور زیادہ تر یہہ امر ہے کہ ہماری حالت ایسی ہے
جسکے رو سے اس امر مین سعی اور کوشش ہمین لازم ہے خداوند عالم ہملوگون کی ارادون کو مستحکم کرے اور تملوگ اطاعت
خدا اور رسول مین سرگرم رہو - جس وقت یہہ تحریر میری پہونچے تمام مسلمانون کو جو تمہارے ساتہہ ہین تحریک
کرو اور متفق ہوکر اوٹھو اور خارطوم کا محاصرہ کرو اور ہر چہار طرف سے راہین بند کردو اور ان کفار داع اور ترکون

---

* - یہہ خیال گارڈن کا مسلمانون کے نسبت خلاف اس آیہ کے تہا اور تعجب سے خالی نہین تہا -
وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ } من ترجمہ

ہے اور جو لوگ ایسے متفق ہوئے ہیں عرصہ تنگ کردو اور انکے تمام معاملات میں برہمی ڈال دو اور جو بہادری اور شجاعت
ہملوگون کے راہ خدا مین ہے جب تک کہ وہ لوگ حکم خدا کو نہ سنین دیکہاؤ تا اینکہ یہہ لوگ بہی مثل اپنے سابقین کے اپنے
کیفر کردار کو پہونچکر نیست و نابود نہ ہو جائین - اور یاد رکہو کہ انکے توپ اور بندوق کچہہ بہی کارآمد نہ ہوگی اسلیئے کہ
حکم خدا جاری ہو چکا ہے اور تم لوگ ایک جنگ عظیم کے لیئے مستعد و مہیا رہو اور کوئی شبہ نہین کہ ہملوگ فضل
اور اعانت خداوند عالم سے ان لوگون پر فتحیاب ہون سکیگے اور اگر تملوگ مطابق میرے حکم کے کاربند ہوگئے تو بالضرور
کامیاب ہوگی تملوگون نے دیکہہ لیا کہ فتح تم لوگون کے لیئے گویا محفوظ رکہی ہوئی تہی اور تمام امورات تملوگون
کے سہل ہوگئے تہے اور نہایت ہے آسانی کے سے ہملوگون نے دشمنون کو قتل کرڈالا اور نصف ساعت سے کم مین
وہ لوگ مارے گئے ہملوگون نے اونہین قتل نہین کیا بلکہ خداوند عالم نے اونہین قتل کیا شکر اوس خداوند عالم کا کرو
جسنے ان دشمنون کو جو بندگان خدا پر جبر اور تعدی کرتے تہے اسطرح قتل اور غارت کیا اور سجدہ شکر کرو اوس کریم
کا اس دینی فتح کے لیئے -

اس زمانہ مین گارڈن نے یہہ کاروائی شروع کی کہ جتنے دو خانی جہاز اوس وقت خارطوم مین موجود تہے اونہین دریائے
نیل اسود کے راہ سے روانہ کرنا شروع کیا کہ وہان دشمنون پر گولہ باری کرین اور اون کی کشتیان اور اونٹ گرفتار کرلین علاوہ
اسکے دو بڑے بڑے مکانون مین جو دریا کے شمالی کنارہ پر محاذات مین محل خارطوم کے واقع تہے اور اکثر اون
مکانون مین جو بیرون حصار تہے بندوقون کے رندین کہودا دین اور باشی بزوق کے فوج وہان تعینات کیے -
دو سو ستر سوار سپاہیون نے اس مقام پر رہنے سے انکار کیا چنانچہ گارڈن کے حکم سے سودانی فوج نے اون لوگون
سے ہتیار رکہوا لیئے ۱۳ مارچ کو یہہ جہاز خلیفہ پر گولہ باری کرنے کو تعینات ہوئے اور جنوبی کنارہ پر نیل اسود کے
بیچدار توپین رکہہ کر وہان سے دشمنون کے قیام گاہ لشکر پر گولہ مارنا شروع کیا - ایک بم کا گولہ جو ہنوز پہٹا نہ تہا عرب
اوسے دیکہہ رہے تہے کہ دفعتہً وہ ٹوٹا اور سات آدمیون کو ہلاک کیا علاوہ اسکے اکثر لوگ زخمی ہوئے - اوسی روز ایک
گروہ باغیون کا ایک قریہ مین جو مقابل خارطوم کے واقع تہا جمع ہوئے اور محل پر سخت آتش بازی کی لیکن کوئی خاص اثر
مترتب نہ ہوا الغرض ایسے طرح کے کاروائی روزمرہ جاری رہتے ایدہر سے جہاز اور بیچدار توپون سے باغیون کے
مورچون پر گولہ باری ہوا کی اور ادہر سے طرف مہدی کے سپاہی برابر محل پر رفل بندوقون سے گولیان چلایا کرتے کبہی
کبہی محل کے لوگون مین سے دو ایک اونکے گولیون سے مارے بہی جاتے تہے غرض جس قدر فوج دشمن کے خارطوم
کے مقابل مین جمع تہے باعتبار اوسکے گارڈن لکہتے ہین کہ تعداد مجموعی انکے پندرہ سو سے زیادہ نہین معلوم ہوتی
اور شاید ڈیڑہ سو سے زیادہ آدمی مستعد اور قابل کام نہین ہین مگر یہہ ہی آدمی تمام بازاری اور کمینہ لوگون
کو جو فوج کے ساتہہ ہین اپنے تحت مین رکہتے ہوئے ہین اور شہر کے حفاظت کے خیال سے مین باہر نہین نکل سکتا
اگر اس وقت مین زبیر پاشا آیا ہوتا تو کسقدر صورت تمام معاملات کے بدل جاتے - ایک لحظہ کے لیئے شعاع
امید کا ایک مرتبہ خارطوم مین پرتو پڑا یعنی ایک روز ایک خبر اس مضمون کے آئے کہ انگریزی فوج الدمیر
مین پہونچ گئی چنانچہ بہت ہلچل فکر کے ساتہہ اس خبر کے تصدیق کے انتظار ہو رہے تہے کہ دفعتہً ایک دوسرے
خبر آئے کہ باغیون نے ڈاک لوٹ لیئے مگر یہہ ٹہیک نہ معلوم ہوا کہ کون سے ڈاک لوٹے آیا وہ ڈاک جو خارطوم

کو آلے تھے یا جو بربر کو جاتے تھے جہان سے گارڈن قاہرہ کو تار دیا کرتا تھا۔ تمام قبیلون کے لوگ مہدی کے طلب پر پہونچ گئے تھے اور اس زمانہ مین خارطوم کامل طور سے زیر محاصرہ ہوگیا تھا تاہم جنرل گارڈن نے ۱۳ مارچ کو حسب ذیل تحریر کیا تھا۔ مین چاہتا ہون کہ اپنا خیال اس بیہودہ طور کی بغاوت کے نسبت ظاہر کرون جیسے پانسو مستعد سپاہی فرو کر سکتے ہین مین اپنا دماغ زیادہ تر اس سلئے پھراتا ہون کہ جب مین دیکھتا ہون کہ ایک مرتبہ سوڈان ہاتھ سے نکل گیا تو آپ سمجھ رکھئے کہ ایسے طرح کے بغاوت اور فتنہ تمام مسلمانون کے حکومتون مین پیدا ہو جائیگا۔ اور اب صحیح باور کیجیے کہ سردست اور دو مہینہ تک ہم لوگ یہان اس طرح محفوظ اور امن وامان مین ہین جیسا کہ قاہرہ مین رہے۔ اگر اب تین ہزار ترکی پیدل فوج اور ایک ہزار سوار مشاہرہ معقول پر مقرر کرکے یہان بھیجدین تو مہدی کی گوشمالی چار مہینہ کے عرصہ مین بخوبی تمام ہو سکتی ہے۔

محل سراے خارطوم
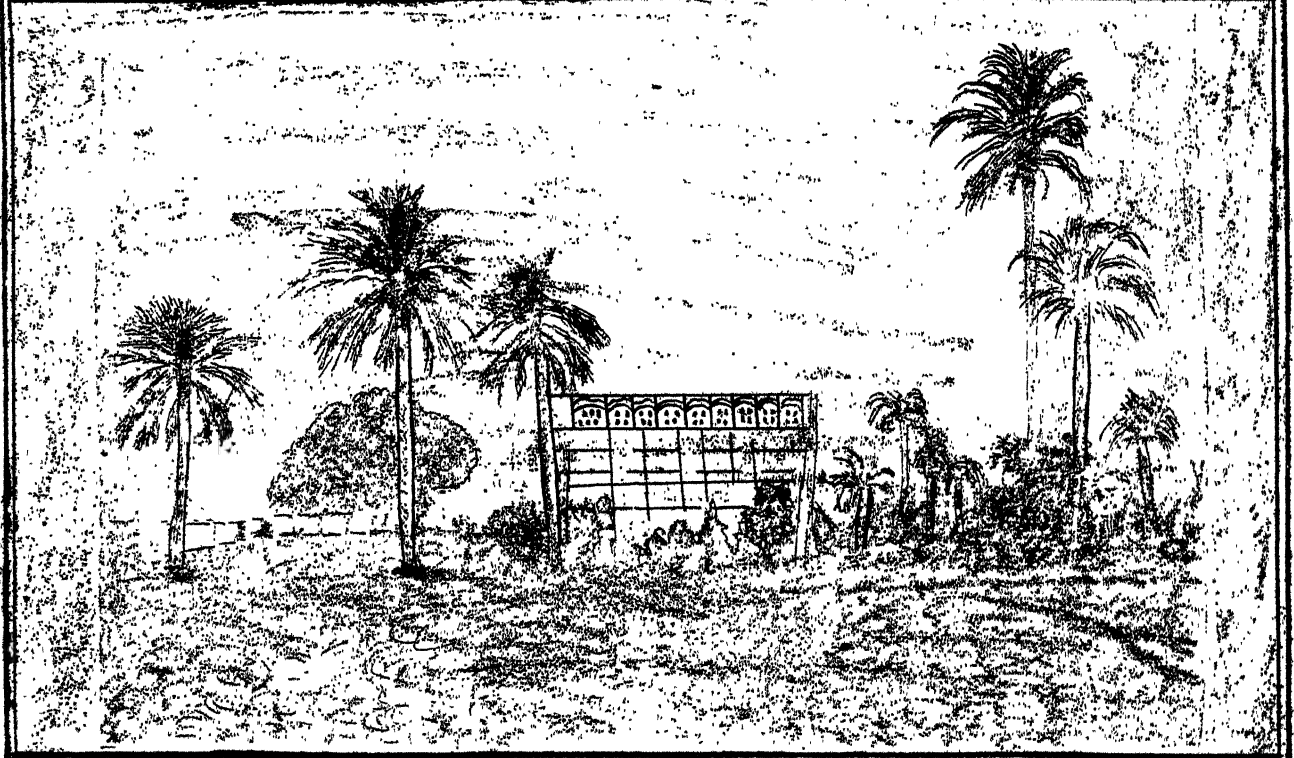
باب دہم مشتمل بر واقعات ذیل

طوقار کی رہائی کے لئے برٹش گورنمنٹ کا آمادہ ہونا اور فوج کشی کرنا۔ جنرل گراہم کا سپہ سالار فوج مقرر ہونا۔ فوج کا سواکم مین پہونچنا اور وہان سے ترنکی تاٹ روانہ ہونا۔ طوقار کے محصور ہونے کی خبر کا پہونچنا۔ اس خبر کا کس طرح ہر چہار طرف مشتہر ہونا۔ جنرل مذکور کا ارادہ پیش قدمی کے لئے حجتین باغیون کی طرف سے۔ ناکامیابی ارادون کی باغیون کی مصالحت مین۔ فوج کا بشکل مربع مرتب ہوکر آگے کو روانہ ہونا۔ بیکر پاشا کی فوج کی کشتون کی ہڈیون کا راستہ مین برابر ملنا۔ باغیون کا اپنے مورچون سے

آتش باری کرنا - ہکس پاشا کا زخمی ہونا - دشمن کا مورچون پر قبضہ کرلینا - باغیون کی فوج پر سخت حملہ کا ہونا - قریب مریع کی سخت
لڑائی کا ہونا - کپتان ولسن کی بہادرانہ کارروائی - دشمنون کے قلعہ کا لیا جانا - پیش قدمی ہماری فوج کی الطیب پر - دشمنون
کے خیمہ گاہ اور جھونپڑون اور کنوون پر قبضہ کرلینا - مجنونانہ اور بےباکانہ بہادری سوڈانیون کی اخیر تک - سوارون کی کارروائی
باغیون کا حملے کے وقت ایک جا ہوجانا گھوڑون کا پسپے ہونا اور سوارون کا تیرون سے ہلاک ہونا - کرنیل بیرو کا بہادرانہ بچانا -
میجر سلیڈ اور لفٹننٹ برودن اور فری بین کا مرنا - باغیون کو سخت نقصان کا پہونچنا - طوقار پر پیش قدمی جو بالکل گھرا ہوا تھا
اور راہ اوسکی بند تھی - توپون اور بندوقون اور سامان جنگ جو ہکس پاشا کی فوج کا لٹ گیا تھا ہاتھ آنا - دوبارہ فوج کا دریا
کی راہ سے روانہ ہونا - جنرل گاڈنگ رہائی کا حکم - مہدی کے علم کا ملکہ معظمہ کے روبرو پیش کرنا اور کپتان ولسن کو وکٹوریہ کراس
کا تمغہ عطا ہونا - جسوقت انگلنڈ مین خبر مصیبت اوس فوج کی جو زیر کمان ہکس پاشا کے تھی پہونچی برٹش گورمنٹ نے یہ ارادہ مستقل
کرلیا کہ فوراً تدبیر طوقار کی پناہ دہی کی برٹش فوج کی ذریعہ سے کیجاوے چنانچہ اس امر کا قطعی طور سے تصفیہ ہوگیا کہ جو افواج سرکاری
قاہرہ مین بر حکم کرنیل اسٹیفنسن ہین وہ اس مہم پر بھیجے جائین اور ان فوجون کے سپہ سالار میجر جنرل سر جیرالڈ گراہم کی سی بی
(جو کہ جنرل ولسلی کی دوسری برگیڈ کی مقام تل الکبیر کی مہم مین افسر اعلی تھے) مقرر کئے جائین - اور طوقار کی فوج محصور
کو یہہ خبر بھیجی گئی وہ مضبوطی کے ساتھ وہان قایم رہین اونکی مدد اور رہائی کے لئے فوج بھیجی گئی ہے اور وہ راستہ مین ہے -
اور یہہ فوجین نہایت ہی سرعت کے ساتھ روانہ ہوئین - اور مقام سواقم ان فوجون کے مجتمع ہونے کے لئے قرار دیا گیا
چنانچہ ۱۰ - اور ۱۹ نمبر ہزارس اور سایل ہائلنڈر اور سیاہ کرتی اور گاروں ہائلنڈر اور ۲۶ نمبر سایفل اور سایل ایرش فیوزیلیر
اور یارک اور لان کسٹر کی فوجین عدن سے آکر اس مقام پر جمع ہوئین اور تھوڑی وہ پیدل فوج جو سوار کردی گئی تھی اور ایک برگیڈ
بحری فوج کا بھی طلب ہوا - یہہ بھی ارادہ کیا گیا کہ مصری شتر سوار پلٹن بان لگانے والی بھی اس مہم مین شامل کردی جاوے مگر یہہ
فوج وقت پر اس جہت سے نہ پہونچ سکی کہ اونکا جہاز پر چڑھانا دشوار تھا - جنرل گراہم جس زمانہ دریاے نیل تک برابر سفر کرکے دیکھ
بھال مین مصروف ہین اونکو حکم تقرری ہوگا اور وہ فوراً سواقم کو روانہ ہوے - اوسی زمانہ مین امیر البحر ہیوٹ نے عثمان دغنا کو
جو پیشوا گروہ مخالفین کا تھا ایکمرتبہ یہہ تحریر کیا کہ برٹش فوج طوقار کی پناہ دہی کو آتی ہے اور برٹش گورمنٹ کی یہہ غرض ہے کہ لوگ
ناحق کی خونریزی اور کشت خون سے باز رکھے جائین اور کسی قبیلہ کو کوئی زحمت نہ دکھائین بشرطیکہ وہ برٹش گورمنٹ کے
ارادون مین مزاحم نہ ہون - اس تحریر کے جواب مین عثمان دغنا نے یہہ تحریر کیا کہ طوقار کے قبضہ کرنے پر اپنے کو مجبور پاتا ہون
لہذا مجھے لازم ہوا کہ مین برٹش گورمنٹ سے جنگ اور پیکار کرون اور اوسی ملک سے نکلجانے پر مجبور کرون چنانچہ بطور پیشگی کے
اس ارادے کے ثابت کرنیکو تھوڑی سی جماعت باغیون کی اپنے مورچون کی حد سے باہر نکلی اور ۱۶ فروری کی رات کو
سواقم کو گھیر کر سخت آتشباری شروع کردی اور اگلی صبح کو ایک جماعت اونکی ظاہرا طوقار کی طرف بڑھتی ہوئی نظر پڑی ہی
جنرل گراہم کی تجویز نسبت اس فوج کشی کی بالکل مشابہہ اونہین تجاویز سے تھی جسکی پیروی قبل اسکے ہکس پاشا نے کی تھی یعنی
فوج اولاً ٹرن کے ٹاٹ پر اوتری اور وہان سے طوقار پر بڑہی - ۲۳ فروری تک تین ہزار کے فوج ٹرن کی ٹاٹ کو بھیجی گئی لیکن
اوسی تاریخ کو یہہ خبر آئی کہ طوقار باغیون کا مطیع ہوگیا اور اوسپر دشمنون نے قبضہ کرلیا بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جبشی گولہ اندازون نے
پانچ بیچدار توپون سے جو باغیون کے ہاتھ لگ گئی تہین اسطرح متواتر گولہ اندازی کی کہ فوج محصور کو عاجز آگئی اور بالکل ہی چھوڑ دیا
اور شہر کے باشندے جو ہمیشہ باغیون کے مطیع ہوجانے کی تائید مین تھے اونہین کے ہاتھ مین اس امر کا بندوبست سپرد کردیا چنانچہ

۱۹ - کو سلسلہ صلح و مصالحت کا باغیون سے درمیان مین سعید عیسا سوداگر طوقار کے شروع ہوا - یہہ سعید سوداگر وہ شخص تہا جو بموجب حکم گورنمنٹ مصر بلت ہمدردی باغیون کے قید تہا اور -

ہایلنڈر سپاہی بازار قاہرہ مین

اور اب وہ ایلچی گری کے کام کے لئے چہوڑدیا گیا تہا کہ باغیون کے قیام گاہ پر جاکر گفتگو صلح و مصالحت کی کرے - دوسری صبح کو میکوڈ نے گورنر جنرل شہر طوقار اور سابق ہمراہی خاص عربی پاشا (جسکی نسبت یہہ اشتباہ تہا کہ وہ شہر کا باغیون کو برغبت حوالہ کر دینا بجاے اسکے کہ برٹش فوج کی امداد سے محفوظ رہے جانتا ہے) بمعیت یعقوب افندی اجنٹ منیجر اور ایک کاتب فوج اور قریب ڈیڑہ سو افسر اور باشندگان شہر کے شہر پناہ سے اس نے باہر نکالا کہ باغیون کے ساتہ شرائط صلح کا انتظام کرے - الغرض یہہ لوگ باغیون کے ساتھ گرم صحبت ہوئے اور بعد اسکے کہ شہر تفویض کر دینا باغیون کو طے ہوگیا گورنر مذکور کی مع اوسکے ہمراہیون کے دعوتین ہوئین اور اونہین کہانے کہلائے گئے اور مہدی کے ساتہ اخلاص اور دوستی پر ادن لوگون نے حلف کیا - شہر کی حوالگی اگلے روز پر ٹہہری اوسوقت بعض بعض سپاہی جو ابہی تک اپنے ایمان پر ثابت تہے شب تاریک مین وہان سے بہاگ گئے اور سواقم مین پہونچکر اس واقع کی خبر دی - ایک افسر نے یہہ بہی چاہا تہا کہ فوج کو ہر چہار طرف سے جمع کرکے لڑے مگر دوسرے اعلی افسرون نے جنمین سے اکثر عربی پاشا کے ہمراہی تہے اس کارروائی کو نامنظور کر دیا - امر واقعی یہہ ہے کہ کوئی وجہ کافی شہر کو باغیون کے حوالے کر دینے کی نہ تہی اس لئے کہ سامان رسد بہت کچہہ موجود تہا اور پینتالیس ۴۵ ہزار مرتبہ کی فیر کا کارتوس بہی اونکے پاس تہا گو توپون کے لئے مصالحہ کم تہا تاہم گہٹا کر

فی توپ بائیس ۲۲ مرتبہ کے فیر کا مصالحہ تھا۔ یہہ بات سچ ہے کہ تا پنج اوڈا سے شہر پر برابر گولہ باری ہو رہی تھی۔ اور شب کو نہایت تیزی کے ساتھہ دشمن گولیان چلاتے تھے تاہم مجموعی نقصان جو کہ اس طرح کی آتش باری سے ہوا اوسکا شمار صرف اسقدر تھا کہ دو آدمی تو مارے گئے اور منجملہ تین سو سپاہیان محصور کی بارہ سپاہی زخمی ہوئے۔ دشمنون کی تعداد بھی صرف ایک ہزار تک تھی لہذا یہہ بھی نہ تھا کہ وہ لوگ دفعتہ حملہ آور ہون گے اور علاوہ اسکے یہہ بات بھی لوگون کو بخوبی معلوم تھی کہ برٹش فوج نہایت ہی عجلت کے ساتھہ اونکی پناہ دہی کو آرہی ہے۔ الحاصل ظن غالب یہہ ہے کہ باوجود ان امورات کے علم کی بھی اون لوگون نے قلعہ کو باغیون کے سپرد کر دیا۔ باوجودیکہ جنرل گراہم کو یہہ معلوم ہوا کہ طوقار باغیون کے ہاتھہ آگیا اور محصورین اون کے ساتھہ شریک ہوگئے مگر وہ اپنے ارادے سے باز نہ آیا اور ٹرال کی ٹاٹ سے آگے بڑہنے کا قصد کیا اور ایک سہری دیکھہ بھال کے بعد جو فوج ہزار س اور سوار پیدل پلٹن اور گارڈن ہائلینڈر اور رائل ایرش فیوزیلیر نے کیا جنرل گراہم ۲۵ فروری کو ایک پایاب جیل سے اوتر کر اوس قلعہ پر جو بیکر پاشا نے آگے کی طرف تعمیر کیا تھا قبضہ کر لیا۔ قلعہ تک جانے کے لئے سڑک اکثر جگہون سے نہایت خراب تھی ہائلینڈر پلٹن کا مقدمۃ الجیش کرتا اس غرض سے قرین مصلحت سمجھا گیا کہ آگے کی فوج کا حصہ بہت زیادہ پھیلا دیا معلوم ہوا اس پلٹن کے سپاہیون نے اپنے جوتے اور موزے اوتارے اور برہنہ پا ہو کر ترزمین سے پار ہوئے۔ علی الصباح دشمنون کا انبوہ قلعہ کے گرد و پیش دکھائی دینے لگا بظاہر وہ لوگ جہاز اور فوجون کو جاتے رہی تھین دیکھہ رہی تھی اور نہایت خوشی کے ساتھہ یہہ سمجھہ رہی تھی کہ خدا نے اونکا شکار اونکے ہاتھہ مین بھیج دیا ہے جب فوج آگے بڑہی تو وہ لوگ پیچھے کو ہٹے لیکن بعد اسکے پانچ چار سو قوی آدمی فوج کے انداز سے ایک کھائین پر قریب دو میل کے فاصلہ کے اس طرح دکھائی دی کہ برچھیون کو اپنے جھکا رہے تھے اور بیگانہ طور سے مارے خوشی کے کودتے تھے۔ انگریزی سوار اونکے بڑہنے پر بھی مضبوطی کے ساتھہ اپنے جگہہ پر قایم رہ کر آتش باری شروع کی۔ یہہ امر ظاہر تھا کہ اس سے اور زیادہ فوج دشمنون کی اوس کھائین کے پیچھے ہوگی لہذا یہہ امر قرین مصلحت نہ سمجھا گیا کہ دفعتہ حملہ کر دیا جاے۔

الغرض بیکر پاشا کے قلعہ پر قبضہ کر کے تھوڑی رسد اور تین روز کے صرف کے لئے پانی اوسمین جمع کر دیا گیا دوسرے روز باغیون کی دو ہزار قوی فوج دو میل کے فاصلہ پر جمع ہوئی اور انگریزی سنتری اور باہری فوج کی چوکی پر برابر آتش باری شروع کر دی لیکن اس طرف سے کچھہ جواب اسکا نہ دیا گیا۔ ۲۷ فروری کو ایک آخری سعی باغیون کے ساتھہ مصالحت کی گئی چنانچہ میجر باروی ایک تیری مین تحریر مصلحت لٹکا کر دو میل کے فاصلہ پر لے گئے اور وہان اوسی زمین مین کاڑ ای دوسرے روز صبح کو معلوم ہوا کہ وہ تیرو اور خط باغی لے گئے مگر کوئی جواب اوسکا نہ بھیجا۔ کل برٹش فوج اوس شب کو قریب قلعہ بیکر کے خیمہ زن رہے اور صبح کو تمام سپاہی مسلح ہو کر آگے بڑہنے تیار ہوئے اس فوج تین ہزار اور سات سو پچاس سوار اور ۱۵۰ بحری سپاہی اور چھہ پیدار توپین اور آٹھہ شاہی توپخانہ کی سات پونڈ والی توپین تھین۔ فوج کی ترتیب اس طرح کی گئی کہ کل فوج بشکل مربع مستطیل بیچ سے جاتی مرتب ہوئی اور درمیان مین اوس کے باربرداری کی جانور اور سامان جنگ اور توپونکا مصالحہ اور اسپتال کے متعلق سامان رکھے گئے۔ گارڈن ہائلینڈر کی پلٹن مقدمۃ الجیش کئے گئے اور سیاہ کرتی کی فوج بھیجی اور شاہی فیوزیلیر کی پلٹن داہنے بازو پر رکھی گئی۔

۶۰ نمبر رائفل اور بحری پیدل فوج مربع کی داہنے اور بائین طرف پشت پر علٰحدہ رکی گئی اور دونو مقابل کے گوشون پر چھہ پیدار توپین تھین۔ گاٹ لنگس اور گارڈنرس کی پلٹن زیر کمان مسٹر رائیٹ یو ریپاس اور لفٹنٹ اسٹوارٹ اور گراہم کی سپرد کی گیئن

ایک حصہ نمبر ۱۹ ہازارس کے سوارون کا زیر کمان میجر گف آگے جاسوس کے طور پر دیکہہ بہال کو روانہ کیا گیا اور بقیہ حصہ سوارون کا بہ ماتحتی جنرل
ہربرٹ اسٹوارٹ داہنی جانب پشت مربع پر رکہا گیا الغرض آٹہہ بجے صبحکو اسی ترتیب سے کل فوج الطیب کی طرف روانہ ہوے تخمیناً ایک میل کے
فاصلہ پر قلعہ بیکر سے جسوقت فوج ہماری سر اشیب بالو کی پہاڑیون کو جنپر چہوٹی چہوٹی جہاڑیان تہین گذر کر رہی تہی کسیقدر دشمنون کی فوج
بلندی پر اور بائین کی جانب دیکہائی دی اور قریب نو بجے کی اون لوگون نے اپنے رمنگٹن بندوقون سے گولیان چلانی شروع کی لیکن بوجہ

طوقار کی پیش قدمی پر ایک حصہ رسالہ کا دیکھ بھال
کو جاتا ہے
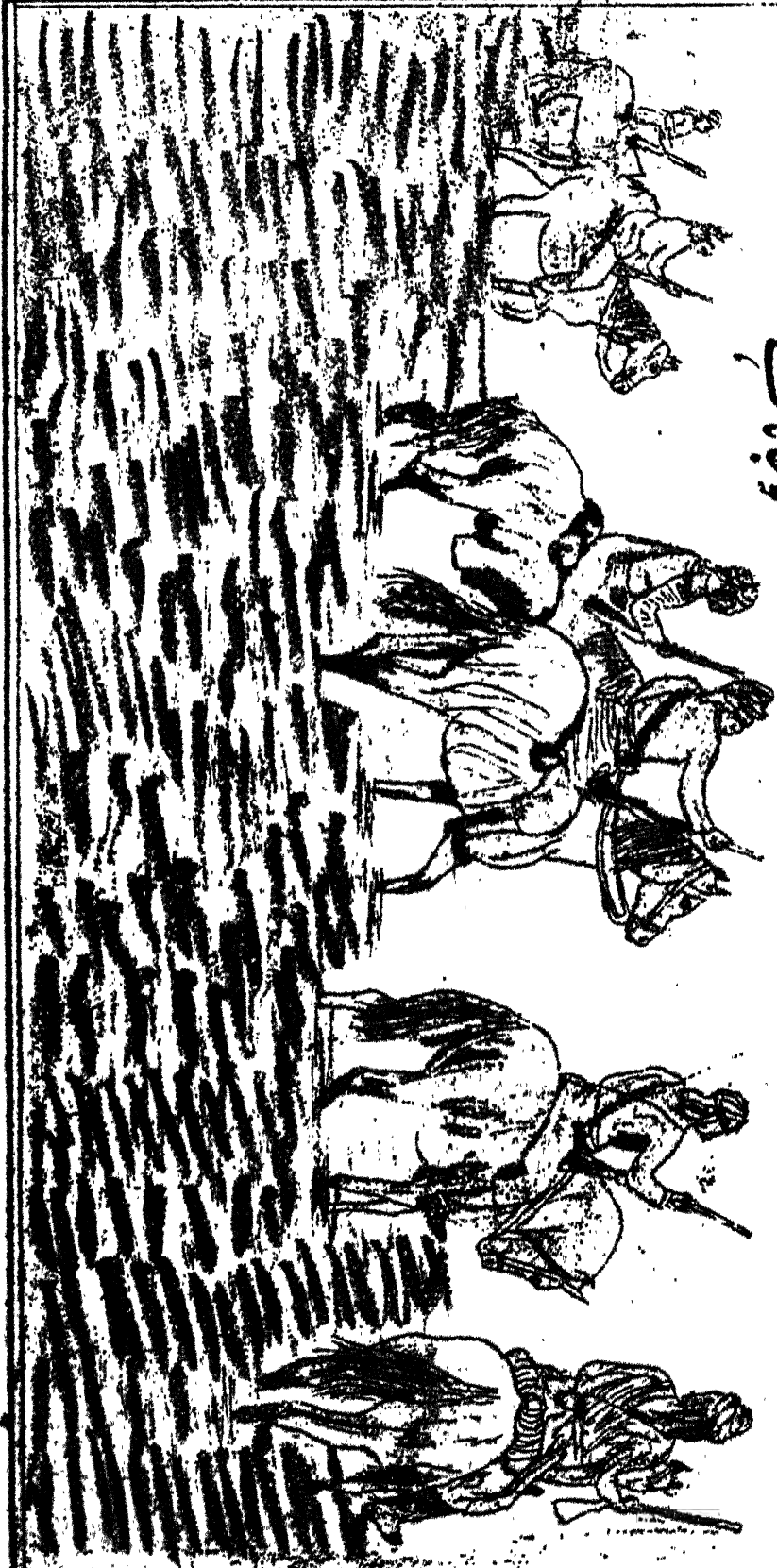
فاصلہ کی ہمارا کوئی نقصان نہ ہوا - جب ہماری فوج کا مربع قریب
ہوا تو وہ لوگ پیچھے کو ہٹنے لگے - پیدل پلٹن جو اسوقت سوار
کردی گئی تھی زیر کمان کپتان ہمفیری داہنی جانب آگے کو جا بہر
دشمن بکثرت نظر آتے تھے پہنچے گی آگے بڑھنے کی راہ حتی الوسع
سراشیب اور زیادہ ویران جنگل اور جھاڑی اور شگافتہ زمین بچاکر
وہی اختیار کی گئی جو چھہ ہفتہ قبل اسکے بیکر پاشا کی فوج شکست
خوردہ نے اختیار کی تھی میلون تک اس راہ مین ہڈیان انسانون
کے نصف گوشت لپٹے ہوئے دونون طرف راہ مین پڑی تھین
جس سے ہوا متعفن ہو رہی تھی اور جب ہماری فوج کا مربع قریب
پہونچتا تو جھنڈ کے جھنڈ مردار خوار جانور اوڑتے تھے اور آہستہ سے
اوڑ جاتے تھے - جس مقام پر بیکر پاشا کی فوج کا مربع ٹوٹا تھا وہان
ہڈیان آدمیون کی چھتری ہوئی پڑی تھین اور اکثر اونھین کی
عجیب اور غریب صورت کی تھین یعنی بے گوشت کی انگلیان بالونکو
پکڑے ہوئے اور اکثر ایسی جسکی مونھہ زمین پر تھے اور نیزونکے زخم
اونکی پشت اور گردن پر نظر آتے تھے جو یہہ بات دیکھا رہے تھے
کسطرح یہہ لوگ اپنی نوشتہ تقدیر کو بھگتے ہین الحاصل اس ہیبت
ناک مقام سے گزر کر مربع فوج کا آگے بڑھا جنرل گراہم اور امیر البحر ہیوٹ
اور بیکر پاشا قلب لشکر مین تھے اور فوج کل فوج گہو نگٹ کے ہوئے
بڑھتی جاتی تھی اور سپاہیون کو تھوڑا آرام دینے کے لئے کہین
کہین ٹھہر بھی جاتی تھی اور جو گولیان دشمن کی طرف سے ہماری
فوج پر آتی تھین اونکا ادہر سے کچھہ جواب نہ دیا جاتا تہا - سات پونڈ
کی توپین اسوقت تک اونٹون پر اسطرح جاتی تھین کہ ایک اونٹ
پر توپ اور دوسرے پر اوسکی گاڑی لدی ہوئی تھی کہین اس
مقام سے وہ توپین اوتار کر درست کردی گئین تھین اور جہازی
اور توپخانہ کی سپاہی اونکو کہینچتے تھے - ساڑھے دس بجے
تک سرکاری فوج قلعہ بیکر سے تخمیناً تین میل آگے نکل آئی تھی اور
اس جگہہ سے بعض بعض مورچے جو دشمن کے بنائی ہوئی تھی دکھائی
دینے لگے ان مورچون پر بیچدار توپین چڑہی تھین اور پہر سے
ٹیلون کے چار طرف آڑ رہے تھے اب وہ بوچھار گولیون کی

شتری توپ خانہ حالت کوچ مین

جو برابر آ رہی تہی اوسمین کچہ کمی ہوئی مگر خاتمہ پر ہمارے میمنہ اور میسرہ کے اوسیطرح تیزی کے ساتھ دشمن گولیان چلاتے رہے - اور یہہ بات پائی جاتی تہی کہ حصہ کثیر دشمنون کا سامنے کو جمع ہو رہا ہے - برٹش فوج جسمانی قوت کے گھمنڈ پر بگل بجاتے ہوے اسطرح آگے بڑہے جیسے پریڈ پر جاتی ہے اور دشمنون سے آٹہہ سو گز کے فاصلہ پر ہوگی - اسمقام پر ایک پرانا کوہو یشکر کا جو کسی زمانہ مین زمین کے اندر گڑا ہوا تہا - اور ایک مکان کچی اینٹون کا اور ایک بہت بڑا چولہا جسمین تین روشن دان تہے پایا گیا جو اسبات کے مشابہت دیتے تہے کہ یہان پر کسی زمانہ مین آبادی تہی علاوہ اسکے اکثر ہوس کے جہونپڑے رہنے والون کے اور ایک قسم کا قلعہ بہی نظر آیا - پیدل کی پلٹن جو سوار تہی اور جا . سو سی فوج کا حصہ اپنا کام کر کے یعنے دشمنون کو پیچہے ہٹا کر باقی ماندہ سوارون سے جو نصف میل پیچہے تہی آملا - اس مقام پر ہماری فوج کا مربع ٹہہرا اور اسمین کے اکثر پیدل سپاہی دشمنون سے بے خبر ہو کر دم مارنے کے لئے زمین پر بیٹہہ گئے اس جگہہ سے یہہ سیاہ رو بانو کی سینڈون سے گردنین نکال نکال کر جہانکتے ہوئے نظر آتے تہے الغرض حملے

سے بندوبست کا تصفیہ ہوکر فوج کو آگے بڑہنے کا حکم ہوا اور غرض یہہ تہی کہ دشمن اپنے مورچے کے بائین جانب کر دئے جائین
چنانچہ جون ہین ہماری فوج حرکت مین آئی باغیون نے بیحد ار توپون سے جنہین ہیکریاپاٹ سے چھپا تہا آتش بازی شروع کر دی اور
بعد اسکے تحقیق ہوا کہ اوسے فوج محصور طوفار کے توپچی جسکی پناہ دہی کو یہہ سرکاری فوج جاتی تہی ان توپون کو چلاتے تہے ۔
پہلا گولہ توپ کا ہمارے مربع سے علیحدہ گرا اور نصف میل کے قریب بالو کے ایک چادر زمین سے لیکر مربع کی باہر ہینکدی بعد اسکے
دشمنون کو ٹہیک نشانہ جلد تر معلوم ہوگیا اور اب گولی اونکی ہمارے مربع کے اوپر آ آکر بیٹہنے لگے اور بکثرت ہماری طرف کے سپاہی
زخمی ہوتے گئے ۔ ہیکریاپاشا کے مونہہ پر بہی ایک ٹکڑہ گولی کا لگا جس سے ایک نہایت ہی خراب زخم اونکو آیا تاہم انتہاے جنگ
تک وہ پشت زین پر قایم رہے علاوہ گولہ اندازی کے دشمنون نے نہایت ہی تیزی کے ساتھ ریمنگٹن بندوقون سے گولیان
چلانی سروع کردین اور صدہا گولیان ہمارے مربع کے گرد و پیش آنے لگین لیکن خوش نصیبی سے اکثر نشانہ اونچا ہوکر جاتا تہا
تاہم وقتاً فوقتاً سپاہی ہماری طرف کے زخمی ہوکر گرتے تہے اور بعد اسکے کہ زخمیون کی تعداد بیس یا اوس سے زیادہ ہوتی تہی ،
ڈولیون پر اوٹہا کر بہیجدی جاتی تہی اور ڈاکٹر اونکا معالجہ کرتے تہے چنانچہ جیسے جیسے فوج آگے کو بڑہتی تہی ڈاکٹرون کا کام بہی زیادہ
ہوتا جاتا تہا اور زخمیون کی بہی کثرت ہوتی جاتی تہی ۔ سرکاری فوج نے اوسوقت تک آتشبازی موقوف رکہی جب تک کہ دشمنون
کے شمال رو مورچے سے آگے نہ بڑہ جا چکے بعد اسکے ایک ہزار گز آگے بڑہ کر فوج کو توقف کا حکم ہوا اور سپاہیون کو یہہ ہدایت
ہوئی کہ زمین پر لیٹ جائین ۔ اس نقل و حرکت مین بارک اور لین کیسٹر کی فوجین جو بائین بازو پر تہین سامنے کی صف مین
کر دی گئین اس لئے کہ ان پلٹنون کے سپاہی بکثرت ضایع ہو چکے تہے اب دوپہر ہوگئی تہی ہماری طرف سے بہی توپین
باہر کی طرف لگائی گئین اور نہایت ہی تیزی کے ساتھ مارٹینی بندوق اور توپون سے گولے اور گولیان چلنے لگین جسکا اثر فوراً
ہی مترتب ہوا اور فوج نے عمدہ کارنمائی کی جس وقت گارڈنرس اور گیٹلنگ توپون کی ہیبت ناک گڑگڑاہٹ سنے اور آواز بلند ہوئی
دشمن سامنے سے گرتے ہوئے دکہائی دئے اور اونکا فیر کرنا بہی رفتہ رفتہ بالکل موقوف ہوگیا الغرض اسطرف سے پیش قدمی
کا بگل ہوا اور فوجین ہماری تیار ہو مربع کے مرکز کے گرد باہستگی گہومکر دشمنون کے مورچون پر قبضہ کرنے کو آگے بڑہین اس مرتبہ
کی حرکت فوجی مین سیاہ کرتے کی پلٹن باعتبار اپنی بازی کے دشمن کے مورچون کے مقابل کردی گئی الطیب کے کنوین
ان مورچون کے باہر تہے ۔ عرب اپنے مورچون پر جو فی الحقیقت نہایت ہی مستحکم تہے جمع ہوگئے اور شیطان کی طرح بے
باکانہ لڑنا شروع کیا اگرچہ صف کشتی اونکے مطابق ترتیب فوجی کی نہ تہی بلکہ ہر چہار طرف منتشر تہے اور وہان کی زمین بہی ایسی تہی
جسپر چہپنے کے اکثر موقع اونکو ہاتہہ لگ گئی تہی ایک طرف ان مورچون کی چند عمیق غار یا بندوقون کے رندین ایسی بنی تہین جنمین
باغی بہت ہوشیاری کے ساتھ مسلح پیکار پر اس ارادہ سے لیٹے ہوئے تہے کہ دفعتاً بے باکانہ طور سے حملہ آور ہون الغرض
جسوقت سرکاری فوج ٹہیک سامنے کی طرف دو ہزار آدمیون سے زیادہ دکہائی نہ دیتے تہے گو ہزارون ہی آدمی ہر طرف
مربع کے پوشیدہ تہے جسوقت مربع سرکاری فوج کا فیر کرتا ہوا آگے بڑہا اکثر باغی نیزے لئے ہوئے اور دودہاری تلوارین
کہینچے بہادرانہ اپنی جگہون سے جو بفاصلہ دو سو گز کے تہین نکل پڑے اور جی توڑ کر سرکاری فوج پر نہایت ہی تیزی سے حملہ آور
ہوئے یہہ معرکہ بہی حقیقۃً قابل دید تہا کہ لوگ موت سے کسطرح بیخوف نعرے مارتے اور اپنی تلوار چمکاتے ہوئے ہمپر آتے
اور داہنے اور بائین جانب مارٹینی بندوقون سے کرتے جاتے تہے اور باوجود زخمی ہوچکنے بہی حملے سے باز نہ آتے تہے
چند باغی ہم سے دس قدم کے فاصلہ پر پہونچ گئے تہے مگر مار کر گرا دئے گئے اور یہہ بات دیکہی جاتی تہی کہ کتنی گولیان ایک ایک

آدمے کا ہلاک کرنے مین صرف ہوﺉ الغرض مابقی لوگ مایوسانہ لوٹ گئے ـ جسوقت مارٹینی بندوقون نے ساسنا باغیون سے بالکل صاف کردیا سرکاری فوج خوشیان کرتی ہوئی قلعہ کے اندر گھسی ـ کرنیل برن جنکا گھوڑا مارا گیا تہا اور خود بہی ران مین گولی کہا چکے تہے پہلے شخص تہے جو مع چند کالی کرتی کے سپاہیون کے فصیل قلعہ پر چڑہے کرنیل مذکور کے پاس ایک آلہ مہلک یعنی چہری کے دونالی بندوق بہی موجود تہے جس سے اونہون نے دشمنون مین جو مورچان کے قریب چہپی ہوئی تہی انتشار اور بربادی ڈالدی ـ یہہ بات بیان کی گئی ہے کہ مورچون مین متعدد سوراخ تہے جنہین اکثر باغیون نے اپنے کولاشون سے پہلو بہپلو اس لئے چہپار کہا تہا کہ ہماری فوج کے مربع پر حملہ آور ہون اور راہ اندر جانیکی قطع کردین اور واقعی وہ لوگ اس طور سے چہپے ہوئے تہے کہ دکہائی نہ دیتے تہے یہانتک کہ سرکاری فوجین اونسے گذر گئین اوسوقت یہہ لوگ اوٹہ کہڑے ہوئے اور نکل کر جنگ شروع کردی اور بندوقون کو چہوڑ کر اپنے نیزونکو کام مین لائے ـ جب سرکاری فوج اونکے قریب پہونچی اور اونکی چہپنے کی تنگ جگہین معلوم ہوگئین وہ لوگ ہاتہون مین نیزے لئے ہوئے اوٹہکر ہماری فوج پر دوڑ پڑے اکثر سرکاری سپاہی جو اپنی صفون مین کہڑے ہوئے تہے اسطرح سے مارے گئے اور یہہ وہ وقت تہا کہ دست و گریبان ہوکر سنگین کا نیزون سے مقابلہ تہا ـ کپتان ولسن سے ایسے موقع پر ایک خاص فعل بہادری کا سرزد ہوا کپتان مذکور الطیب کی لڑائی مین بطور والنٹیر[*] موجود تہے جسوقت مقدمۃ الجیش لشکر قریب توپخانہ کے پہونچا باغی سرکاری فوج کے مربع کے گوشہ پر اوس حصہ فوج کے قریب پہونچ گئے جو گارڈنرس توپ کو کہینچ رہی تہی ـ کپتان ولسن نے آگے بڑہ کر پانچ یا چہہ باغیون سے جنگ شروع کردی اسی اثنا مین اونکی تلوار قبضہ سے کسی شخص کے سر پر لگ کر ٹوٹ گئی اور دشمنون نے اونہین ہر چہار طرف سے گہیر لیا مگر کپتان نے گہونسے سے اونہین باز رکہا اور اوس ٹوٹی ہوئی تلوار کے قبضہ سے عجیب طرح کے کارنمائی کر رہے تہے کہ اس درمیان مدد پہونچگئی اور وہ بچ گئی ـ تمام تر یہہ معجزہ ہوا کہ وہ ایک ایسی تلوار سے بچ گئی جس نے کپتان کے سر کا چمڑہ کاٹ دیا الغرض بباعث اس زخم کے وہ معالجہ کے لئے فوج کے ہمراہ کر دئے گئے ـ بعد اسکے کہ قلعہ ہاتہ آگیا تہوڑی دیر تک فوج سرکاری اوس مقام پر ٹہہری اور بحری توپخانہ سے دو پہیدار توپین جو پہیر پر چڑہی ہوئے توپخانہ کے ساتہہ تہین دشمنون کے دوسرے مورچہ کیطرف جہان سے اوسوقت تک نہایت ہی تیزی کے ساتہہ فیر ہو رہی تہی پہیری گئین ـ قریہ الطیب جو اب تک بوجہ بلندی سطح زمین کے نمودار نہ تہا دکہائی دینے لگا ـ اس مقام سے روبرو سو گز کے فاصلہ پر ایک خشتی مکان تہا جسکا تذکرہ اوپر ہوچکا ہے اور ایک زنگ آلودہ آہنی چولہہ سامنے اوس مکان کے زمین پر پڑا تہا یہہ چولہہ یقیناً اسمعیل پاشا کے ترقی اور افزائش مملکت کے زمانہ مین یہان آیا ہوگا اس مقام پر ہر چہار طرف خرگوش کے بل چہچہلی قبرون کی طرح خندقین تہین بظاہر دشمنون نے انکو اپنی حفاظت کے لئے کہود رکہا تہا ـ اکثر عرب اوس مکان مین پوشیدہ تہے اور باقی ان سوراخون مین مخفی تہے کہ جست و خیز کے ساتہہ حملہ آور ہون الغرض ان سوراخون سے متواتر سخت اذیتین پہونچین بعض عرب اون گڑہون مین مثل مردہ کے اوسوقت تک چہپے رہے کہ ہمارے صفوف لشکر اون پر سے گذر گئین بعد اسکے نکل کر اونہون نے سخت نقصان پہونچایا اور آخرش پس پا کر دئے گئے ـ جب سرکاری فوج آگے بڑہی تو پہلے اوس مکان پر گولہ مارنا شروع کیا ـ اس مکان مین بندوق کے رخنے مٹی ہوئی تہین اور یہانسے دشمن بہت تیزی کے ساتہہ فیر کر رہا تہا

---

[*] والنٹیر اونکو کہتے ہین جو بے تنخواہ اپنی خواہش اور درخواست سے گورنمنٹ پر جان نثاری کرے

چلا رہے تھے سرکاری توپین ایسی بھاری نہ تہین جنسے دیوارین گرادی جاتین مگر آخر کو ہلّہ کر کے وہ مکان مسمار کردیا گیا بحری فوج کے سپاہیون نے جنکو لفٹننٹ گراہم آگے بڑہائی جاتی تہی اوس مکان کے کہڑکیون مین گولیان مارین اور سوڈانیون نے ایک ایک انچ زمین پر اوس مکان کے گرد وپیش اپنی جانین لڑائین - تمام جہاڑیون کے پیچہے دشمن چھپے ہوئے نظر آتے تہے جو بجاے اسکے کہ قتل کرو اسے جائین بہگا دیئے گئے بیسیون عرب تلوار اور نیزے ہاتھون مین لئے منتظر حملہ کے تہے جو بندوق اور سنگینون سے زمین پر گرا دے گئے - جسوقت فوجین ہمارے قریب تر اُس مکان کے پہونچین تین یا چار عرب اوس جولہہ سے آہستہ باہر نکل کر غیر مغلوب کلیجے والون کیطرح حملہ آور ہوئے مگر اپنے نوشتہ تقدیر کو پہونچ گئے اور مارے گئے علاوہ اِنکے سوڈانیون سے زیادہ اس مہذب فوج کے چارون طرف مرے ہوئے پڑے تہے ایک بجے دن کو دشمنون کے فرار ہونیکی صورت نظر آئی چنانچہ جسوقت وہ لوگ بہاگے کنالگٹن اور مارٹینی بندوقون نے انکی جماعتون مین بربادی ڈال دی اور سرکاری فوج اونہین دبائے ہوئے الطیب کے کنوئن کیطرف جہان آب تازہ بہا تہی اس مقام پر سوڈانیون نے آخری جنگ کے یہان دشمنون کا ایک دوسرا مورچہ تہا اور دہس یہان بلے قرینہ بالوسکے بوردن اور پیپون سے تیار کئے تہے صورت اس دہس کی ہلالی جنوب رویہ تہی جسوقت سرکاری فوج شمال کی طرف بڑہی جو توپین اوس دہس پر چڑہی تہین رخ اونکا ہماری طرف پہیر دیا یہہ گارڈن ہاے لیڈرس رجمنٹ کے دو کمپنیون جبکہ کپتان فیلیڈئی جارہی تہی اوس دہس پر قبضہ کرلیا اور دو بیرق اور ایک برنجی ہوئیزر اور ایک گٹلینگ توپ اور دوبان پہیکنے والی نلی دشمنون سے چہین لی - شیخون کے اصرار اور ترغیب سے دو تین باغی ننگے ہاتھ ہماری فوج پر جو آگے بڑہ رہی تہی اس عرض سے حملہ آور ہوے کہ لوگ دیکہین کہ وہ لوگ اپنی عزیز زندگانی کسطرح رئیگان کرتے ہین الحاصل سوڈانیون کو شکست فاش ہوئی اور سب کے سب ہٹ گئے - خیمی اور جہونپڑے اور کنوین اونکے بین چار گہنٹہ تک سخت لڑائی کے بعد ہاتہہ آئے - باوجود اسطرح کی لڑائی کی اسوقت تک بے باکانہ طور سے سلسلہ حملہ کرنیکا جاری رہا اور جب ہماری فوج کا مربع آگے بڑہ گیا اوسوقت وہ لوگ وحشیانہ طور سے اون سوراخون سے جنکا اوپر ذکر ہوا ہے کود کود کر حملہ آور ہوتے اسطرح کی کارروائی سے اونہین باز رکہنے کے لئے ضرور تہا کہ ہر چہار طرف توجہ رکہی جاے اس لڑائی مین بارہ برس کی عمر کے لڑکے بہادرانہ طور سے لڑکر سایہ دار خندقون مین مرے پڑے تہے جنکے دانت پیسے ہوئے تہے اور ہاتہون سے اپنے نیزون کو مضبوط پکڑے ہوئے تہے - یہہ امر بالکل غیر ممکن تہا کہ باغیون کے مجروح لوگ بچا لیے جاتے یا قیدی پکڑے جاتے اس لئے کہ مرتے دم تک اون لوگون نے نیزون سے مجروح کرنے یا تلوار اور چہرون سے قتل کرنے مین ہماری کوششین کین - چنانچہ اونہین دبائے ہوے آگے بڑہتے جاتے تہے جب اونکے قریب ہوپہنچتے تو سنگین یا بندوق سے اُن کو ہلاک کر ڈالتے تا کہ وہ مجروحین اوٹہہ کر اپنے دشمنون کے قتل یا پامال کرنیکی کوشش نہ کرسکین - ایک عجب طرح کی ہیبت ناک خوشی کی چمک اونکے چہرون سے پیدا ہوتی تہی جبکہ وہ کوئی ہتہیار ہمارے کسی سپاہی کے بدن مین چہبو دیتے تہے - جب لڑائی ختم ہوگئی اور فوجین ہماری باغیون کے مکانات کے اندر تلاش کررہی تہین کہ ایک لڑکا جو لاشون مین اور نیم جانون کے ڈہیر مین اسطرح پڑا ہوا تہا جیسے کسی نے نہین دیکہا تہا دفعتہً اوٹہکر برہنہ چہرا لئے ہوئے دو سپاہیون پر حملہ آور ہوا اوسیوقت ایک دوسرا لڑکا بلی کی طرح اُچہل کر ایک تیسرے سپاہی کی پشت پر آپڑا اور گلا اوسکا کاٹ ہی چکا تہا کہ عین وقت پر ایک افسر وہان پہونچ گیا اور اپنی تپنچہ سے اوس لڑکے کے سر مین گولی ماری - اب پہر واقعات اوس لڑائی کے بیان ہوتے ہین الغرض جسوقت سرکاری پیدل

کی فوج دشمنون کے مورچون کو ڈہارہی تہی سوارون کی فوج دوسری طرف میدان جنگ مین سرگرمی کے ساتہہ گرم پیکار تہی پہلے حملے کے واقع ہونے تک داہنی جانب پشت پر پیدل فوج کے ایک فاصلہ مناسب پر سوارون کا حصہ اس غرض سے رکہا گیا تہا کہ پیدل فوج کی زد سے دور رہے اور اونکی گولیان وہان تک نہ پہونچین اور نیز اسباب پر آمادہ اور مستعد رہے کہ جسطرف ضرورت ہو حملہ آور ہون۔ قریب بارہ بجے کے جب مرلیع ہماری فوج کا آگے بڑہا دشمن تعداد کثیر کے ساتہہ کہائین کی دوسری طرف میدان مین نظر آئی چنانچہ برگیڈیر جنرل اسٹوارٹ نے پیدل فوج کے داہنے بازو سے گہوم کر اپنی فوج کو آگے بڑہایا اور حملے کا حکم دیا۔ اسوقت سوارون کی فوج تین حصون مین اسطرح پر منقسم کردی گئی کہ ١٠ نمبر ہزارس بماتحتی کرنیل اوڈ پہلی صف مین رکہا گیا اور ١٩ نمبر ہزارس کا رسالہ بماتحتی لفٹنٹ کرنیل بیرفید دوسری صف مین قایم کیا گیا اور نمبر ١٠ کی سار ہین تہے سو سپاہی انگریزی گہوڑون پر سوار بماتحتی لفٹنٹ کرنیل وبیسٹر تیسری صف مین رکہے گئے۔

یہہ ترتیب جب تک سوارون نے گہوڑے دوڑا کر حملہ نہ کیا قایم رہی۔ بعد اسکے باغیون کی جماعت بوجہ حملے کے دو حصون مین ہوکر راست اور چپ متفرق ہوگئے اور تین میل تک برابر تعاقب کی حالت مین قبل اسکے کہ کوئی منفرد سوڈانی گرفتار کیا جاسکے ان بہاگنے والون مین پہلے پہل ایک عورت ملی جو پہچانی نہ جاتی تہی کہ کون ہے اور یہہ ایک معجزہ تہا کہ وہ عورت صف اول سے بچکر نکل گئی تہی الغرض دوسری صف کے سوارون نے اوسے پہچانکر گرفتار کیا مگر اوس نے اپنی اوسی وحشیانہ خوشی سے اپنے ہی گرفتار کنندہ کو جس نے اوسے بچایا تہا گولی ماری۔ اب دشمن آگے کی طرف خیل خیل نظر آنے لگے چنانچہ سرکاری فوج کو تہوڑا توقف کا حکم ہوا کہ اس درمیان مین خبر آئی کہ کرنیل وبیسٹر جو کہ تیسری صف کے ساتھ دشمنون کی داہنی جانب کو گئے تہے اونپر باغیون نے سخت حملہ کیا ہے اوسوقت جو فوجین بائین طرف تہین اونہین ایک جا ہوجانیکا حکم ہوا اس عرصہ مین ایک فوج کثیر دشمنون کے بعض سوار بعض پیدل اور کل نیزون سے مسلح نمایان ہوے۔ دشمنون کے جو سپاہی پیدل تہے میدان جنگ مین ٹیلون کی چوٹیون پر جو تمام میدان مین ایسے کام کے لئے بنائی گئیں تہی اسطرح لیٹے ہوے تہے کہ سطح زمین کی صورت معلوم ہوتے تہے۔ کرنیل بیرفید کے سوارون کی جماعت اسطرح ترتیب اور باقاعدہ آگے کو گئی جیسے کوئی فوج پریڈ پر قواعد کو جاتی ہے باوجودیکہ خطرناک دشمنون سے مقابلہ تہا اور بہت بڑی جماعت سوڈانیون کی اونکے سامنے تہی چنانچہ سرکاری لوگ اونٹ اور گہوڑون پر سوار شتر سوار گہوڑون کے سوارون کو بچاے ہوئے تہے جنکے پیچہے ایک جماعت دشمن کے نیزہ بردارون کی جمع تہے۔ قریب بیس باغیون کے گہوڑون پر سوار اور دودہاری تلوار سے مسلح نہایت تیزی کے ساتہہ بہادرانہ طورسے ہمارے سوارون کے روبرو جو آگے کو بڑہ رہے تہے آئی ان باغیون مین کوئی علامت خوف کی نہین پائی جاتی تہی۔ تین شخص انمین کے بے خوف خطر بالکل صفون کو چیر کر لشکر کے اندر گہس آئے کہ اپنے گہوڑون کو جنپر بے زین سوار تہے عجیب اور غریب سرعت کے ساتہہ پہرانے لگے اور بے تامل ہمارے سوارون کے تعاقب مین شریک ہوکر ایسی قوی فوج سے سلامت نکل گئے الحاصل اونکی اس بہادری کا بہت کم نتیجہ نکلا۔ حقیقت مقابلہ اونہین نیزہ بردارون سے ہوا جو جابجا تیکردن پر یا بالو کے ٹیلون پر لیٹے ہوئے تہے چنانچہ یہہ لوگ عین وقت پر ہمارے سوارون کے گہوڑون کو (جب وہ پہاند کر اونسے گذرتے یا بہڑک کر ایکطرف کو جا پڑتے) پے کرنے لگے اور اپنے وزنی نیزون سے ہلوگونکو زخمی کرنا شروع کیا اور جب ہلوگون تک اونکے ہاتہہ نہ پہونچتے تو نیزہ اونکو پہینک کر مارتے سیہ نیزے اونکی قوم

زدلو کے بہالون سے مشابہہ تہی صرف فرق یہہ تہا کہ انکے نیزے وزنی تہے اور وجہ اوسکی یہہ تہی کہ انتہاے ڈانڈ پر لوہے کا ایک
وزنی رول لگا ہوا تہا اس لئے اونکا وزن بہی زیادہ تہا اور جسم مین بہی زیادہ سرایت کرتے تہے ۔ ہڈسن ہارس نے رسالہ
کے سوارون کے پاس ایسی چہوٹی تلوارین تہین جو دشمنون تک نہ پہونچ سکتی تہین اور بمقابلہ عربون کے نیزون کے
ہماری تلوارون کی باڑہ عمدہ نہ تہی گو یہہ تلوارین رسالہ کے تعاقب مین بکار آمد ہو سکتی تہین ۔ جنرل اسٹوارٹ نے واقعی
نفع اون نیزونکا ملاحظہ کرکے بعد ختم لڑائی کے چہہ سو نیزے حاصل کئے اور ایک رسالہ اونہین نیزون سے مسلح کیا ۔
کرنیل بیرو جسوقت ۱۰ نمبر ہڈسن ہارس کے رسالہ کو حملے کے لئے بڑہا رہے تہے نیزے سے جو کسی دشمن نے پہینک کر مارا تہا شانہ
اور پہلو مین زخمی ہوے لیکن اپنے گہوڑے کے گرتے تک زین پر قایم رہے ۔ کرنیل مذکور کا بگل بجانیوالا سپاہی
اونکے بچانیکو آیا تہا مگر سخت زخمی ہوا ۔ دو سپاہی اور ایک سوار نے نہایت ہی ہمت کے ساتہہ اپنے مجروح کمانڈر
کے بچانے مین کامیابی حاصل کی ایک سپاہی نے جسکا نام مارشل تہا کرنیل کو گرتے ہوئے تہاما اور ایک چہوٹا ہوا
گہوڑا پکڑ کر اونہین اوسپر سوار کیا مگر یہہ گہوڑا بہی گر پڑا اور بوبسلی نامی فوجی سپاہی جسکا وہ گہوڑا تہا خود پیادہ یہان
آیا اور ایسی سخت آتش باری مین بامداد فلشن نامی ایک سپاہی کے اپنے افسر مجروح کو دشمنون کے انبوہ سے
نکال کر سرکاری پیدل کی صفون مین لے آیا ۔ یہہ بہادرانہ کام ایسا تہا جو اوس روز کے حالات پر لحاظ کرنے سے بخوبی ثابت
ہوتا ہے اسلئے کہ اوس روز کی لڑائی مین جو افسر یا سپاہی مجروح ہو کر گرتے تہے وہ موت سے نہ بچتے تہے ۔
اول پر اسوارونکا جسکا لڑانے والا کہو جا چکا تہا اور جس نے مواقع جنگ بہی پائی تہی سیدہا آگے کو بڑہا اگر کرنیل بیرو
موجود ہوتے تو بلا شبہہ اس حصہ کو دا ہنی جانب پہیر کر لیجاتے الغرض جنرل اسٹوارٹ نے جو دوسری صف کے
بائین بازو سے کسیقدر آگے کو بڑہ رہے تہے اول پرے کی اس غلطی کو دیکہکر اپنے گہوڑے کو مہمیز کیا اور اپنے ساتہیون
سمیت اس عرصہ سے اوس صف مین پہونچے کہ اونہین اس غلطی سے پہیرین ۔ چنانچہ کرنیل اور اونکے مصاحبین
اور عربون کی ایک جماعت کثیر کے درمیان مین خود اپنی جانب سے حملہ آور تہے عجیب طرح کے گہوڑ دوڑ واقع ہوئی
الحاصل جنرل مذکور اپنے ارادہ مین کامیاب ہوئے اور صف اول سے جا ملی لیکن اس رد و بدل مین ۱۰ نمبر ہڈسن ہارس
کے رسالہ مین کہ وہ اوس وقت قابل تعریف طریقہ سے ٹہیک بائین طرف کو پہیر رہا تہا چند نہایت ہی اندوہناک حادثے واقع
ہوئے یعنی لفٹننٹ پروبن ۹ نمبر رسالہ بنگال کے جو ۱۰ نمبر ہڈسن ہارس مین تعینات تہی اور یہہ پہلے شخص تہے جو اوس حملے
مین مارے گئے اور جنرل اسٹوارٹ کے اردلی کے چار سپاہیون مین سے ایک تو مارا گیا اور دو زخمی ہوئے
میجر سلید جو ایک نہایت شجاع سپاہی تہے سات زخم نیزون کے کہا کر زمین پر مرے ہوئے پڑے تہے اور
گہوڑا بہی اونکا مرا ہوا پاس ہی تہا ۔ علاوہ انکے لفٹننٹ فیری مین بہی اس لڑائی مین مارے گئے ۔ اسوقت دشمن لوگ
طور سے بائین جانب بہاگنے لگے ۔ اس غرض سے کہ ہمارے تعاقب کنندہ فوج اپنی پیدل صف کے قریب پہونچ جاتے
سوار جو آگے کی صف مین آرہے تہے اپنے گہوڑون سے نیچے اوترپڑے اور بندوقون کو کام مین لائے چنانچہ بہت بڑا
اثر اس رسالہ کی کارروائی کا یہہ ہوا کہ دشمن دو حصون مین ہو کر ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور جس راہ سے بہاگ
رہے تہے اوسکے چہوڑنے پر مجبور ہو گئے اسوجہ سے ہمارے پیدل فوج کو حملہ کرنے مین بہت مدد ملی اور پیدل کی فوج
جو سوار کر دی گئی تہی اوس نے اس لڑائی مین نیک نامی حاصل کی اور سو سپاہیون مین سے اس فوج کے جو فیر

سرکاری فوج بشکل مربع طوقار پر بڑھتی ہے
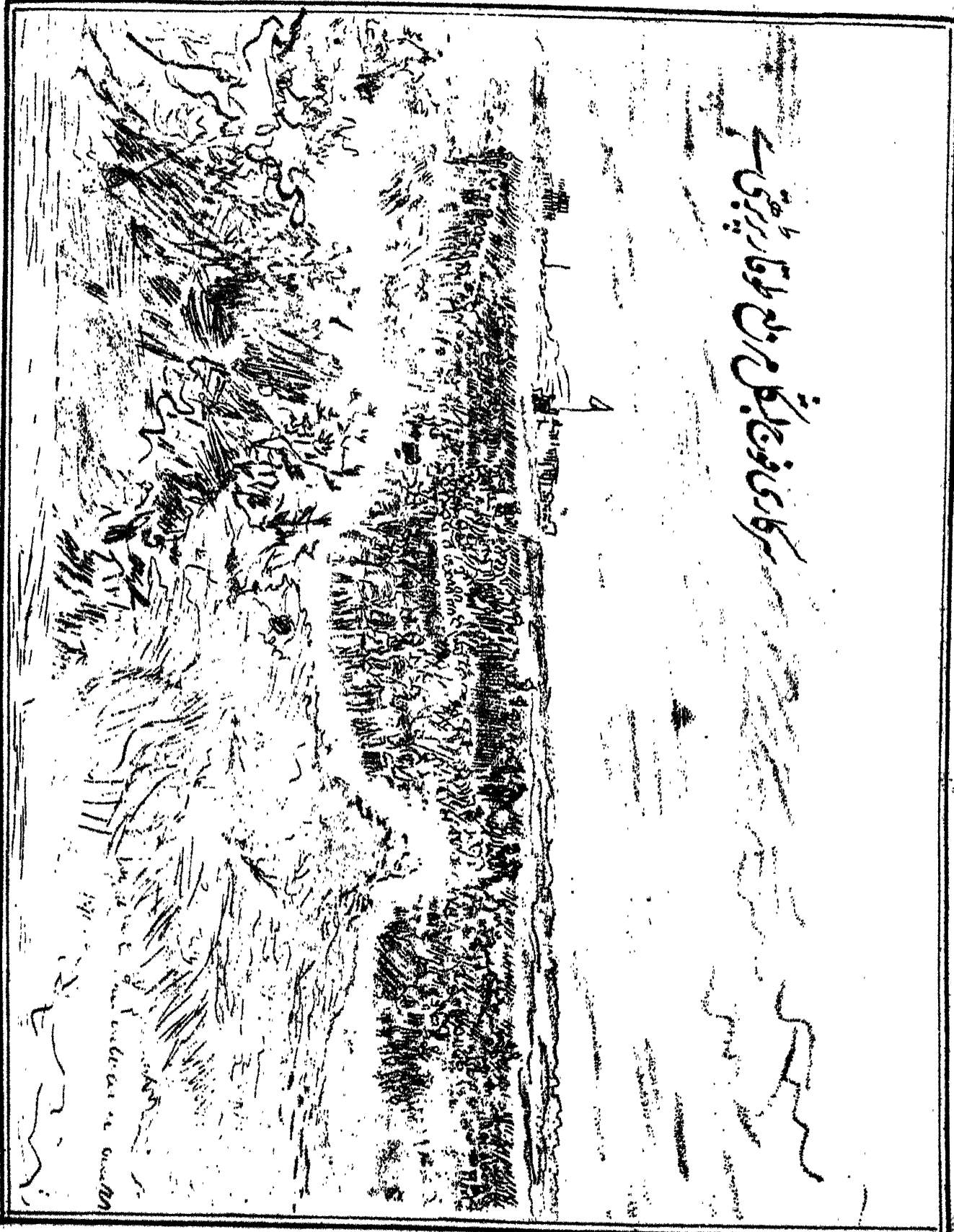
کرنیکو اوترے تہے اونمین سے دو ثلث سپاہیون نے بائین جانب دشمنون سے مزاحمت کی اس درمیان مین مربع پیدل فوج کا آگے بڑہا بعد اسکے مربع کے بائین بازو پر ایک عمدہ موقع لیکر ہمارے سپاہیون نے ترچہے فیر کرنا شروع کیا جسکا عمدہ نتیجہ حاصل ہوا چنانچہ اس فوج کی عمدگی کی تمیز اسی سے ہوسکتی ہے کہ ایک ایک شخص نے اسنی۹۰ اسنی فیرین کین اور کوئی بہی انمین کا ضایع نہوا صرف دو سپاہی زخمی ہوئے اور جو طریقہ کے گہورے اور بندوقون کے مختلف مواقع پر منتشر طور سے رکہنے کا محفوظ جگہون مین اختیار کیا گیا تہا اوس سے نہایت ہی عمدہ نتیجہ مترتب ہوا۔ سرکاری نقصان کا تحمینہ الطیب کی لڑائی مین تیس سپاہیون سے زیادہ کا نہین ہوا اور علاوہ انکے ڈیڑہ سو آدمی زخمی تہے۔ مقتولین مین میجر سلیڈ اور رفری مین اور پروبن اور کوار ٹرماسٹر ولکنس اور لفٹنٹ رابنسن شاہی بحری فوج کے تہے اور اعلی افسرون مین بیکر پاشا اور کرنیل بیروز زخمی ہوے تہے۔ جنرل گراہم٭ برابر کسی اونٹ کے کہلے میدان لڑائی مین رہتے تہے اور وہ خود اور اونکے مصاحبین اکثر گہنگہور لڑائی مین شریک تہے اور جنرل مذکور نے اپنے کو نشانہ دشمنون کا اسوجہ سے بنا رکہا تہا کہ اپنے ساتہ ایک سرخ نشان لے چلتے تہے جسپر دشمن تاک کر نہایت شدت سے گولیان برسانے تہے۔ اس لڑائی مین دشمنون کا نقصان ہوا جسکی تعداد دو ہزار تین سو آدمیون تک تہی۔ ان سبکو فوج سرکاری نے معہ کہ جنگ مین تہہ خاک کیا تہا اور اپنے افسران مقتولین کو جو بیکر پاشا کے تہے پہچانکر دفن کیا۔ دوسرے روز نو بجے دنکو فوجین الطیب سے روانہ ہوئین۔ سوارون کا رسالہ داہنی طرف پشت پر اور جاسوسی حصہ رسالہ کا داہنے اور بائین بازو پر رکہا گیا۔ سوا گیارہ بجے فوج کو اس غرض سے قیام کا حکم دیا گیا کہ بائین طرف جو جہاڑی تہی اور او سکے آگے اور رفتہ رفتہ گہنے ہوتے جاتے تہے اوسمین دشمنون کی دیکہ بہال کیجاے۔ چونکہ یہہ جہاڑیان دشمنون سے بالکل خالی تہین لہذا فوج ہماری بلا کسی رد و کد کے آگے بڑہی۔ اور جاسوسی رسالہ دونون بازون پر دور تک چڑہا ہوا تہا ایک بجے تک یہہ ہی کیفیت رہی۔ چونکہ اتنے عرصہ مین شہر طوخار کو سامنے آ جانا چاہئے تہا لہذا دو پلٹن دس نمبر ہزار کے رسالہ کے بہ ماتحتی لفٹنٹ کرنل وو ڈ کے آگے پیچہے گئے کہ وہ شہر کا پتہ لگائین کہ کہان ہے۔ جب فوج سرکاری ایک میل تک بڑہ چکی اوسوقت فوج جاسوس نے اطلاع دی کہ طوقار زیادہ بائین اور پورب کی طرف بہ نسبت اسکے کہ پہلے قیاس کیا گیا تہا نظر آتا ہے۔ چنانچہ حکم واسطے تبدیل ضروری کے آگے کی پلٹن مین جنرل کے پاس بہیجدیا گیا اور فوج آگے کو بڑہتی چلی۔ تہوڑے سے باشندے شہر سے جہاڑی کیطرف دوڑتی ہوئی نظر آئی اور جہاڑیون مین سے جاسوسی فوج پر فیر کرنا شروع کردیا ۳ بجے پیدل فوج بہی آپہونچی اور جسوقت مربع فوج کا آگے بڑہا سوار داہنے سے گہوم گئے یہان تک شہر کو پیچہے طرف کو گہیر لیا گو شدت دہوپ مین خشک ریت پر چلنا سخت مشکل تہا تاہم

٭ میجر سر جیرالڈ گراہم کی سی بی وی سی ۱۸۳۱ء مین پیدا ہوئی اور مقام اولوچ کی شاہی فوجی مدرسہ مین تعلیم پائی۔ ۱۸۵۰ء مین انجینیر شاہی مقرر ہوے اور جنگ کریمیا مین بمقام المنا اور انکرمان مین موجود تہے اور ریکڈان کے حملے مین دو مرتبہ زخمی ہوے اور دو مرتبہ اونکا تذکرہ اور توصیف واقعات جنگ مین تحریر ہوئی ہے کہ جنرل مذکور سپاہ مٹ پول کے ڈاکون
کی برباد کرنے مین متعین رہے اور اس لڑائی مین اونہین وکٹوریا کراس کا تمغہ مع دوسرے تمغون کے ملا اور مختلف اعزاز حاصل کئے ۱۸۶۰ء مین ... کے قلعون پر حملے کرنے مین او پیکن کے تابع کرنے مین موجود تہے اور پہر سخت زخمی ہوئے تہے اور مصر مین لارڈ ولسلی کی فوج کے دوسرے حصہ کے سپہ سالار رہ کر سخت لڑائیان کی تہین اور اولا اسمعیلیہ پر اسی نے فوجین اپنی اوتاری تہین اور مقامات لانغہ اور طل المحصوتا پر لڑائیان اور محسینہ اور کساسن پر چڑہائیان کی تہین چنانچہ ۲۷ اگست ۱۸۸۲ء کو یہہ ہمراہی ۷۰۰ اسپاہی

جنرل
سر جرالڈ
گراہم

ایک ہی آدمی پیچھے چھوٹ گیا تہا کہ وہ بہی تہوڑی دیر مین صفون سے اگر مل گیا۔ فوج کو قریب گیارہ میل کے چلنا ہوا۔ شہر طوقار کے سامنے قریب مربع میل کے ایک مسطح میدان تہا ۴ بجے جنرل اسٹوارٹ مع اپنے مصاحبین اور چہہ آدمیون کے جہازہی سے نکل کر اس میدان مین آئے اور سو گز بہی بڑہے نہ ہونگے کہ ایک آدمی شہر سے دوڑتا ہوا انکی طرف آیا اوسوقت یہہ معلوم ہوا کہ دشمن پیچھے ہٹ گئے اور ہماری فوج کو جو مدد دینکو جاتے تہے بیجا چہوڑ دیا تہا کہ فوج محصور سے جا ملی۔ اس قلعہ مین قریب ستر آدمیون کے رہ گئے تہے اور یہہ معلوم ہوتا تہا کہ فوج محصور کے دشمنون سے صلح کرلے تہے اور اپنا ہتیار کہول کر اور باغیون کو مدد دیکر اپنی جانین بچائی تہین۔ انگریزی فوج کے پہونچتے ہی پہر مفرور ہوگئے۔ سرکاری فوج شہر طوقار کے سامنے بہ آرام تمام شب باش ہوئی اسلئے کہ اوس روز دشمن کا کوئی نشان معلوم نہ ہوا اور قریب نو بجے کے بہت سے اونٹ رسد اور پانی کے قلعہ بیکر سے محفوظ پہونچ گئے اور انکے پہونچنے سے سبہونکو تسلی ہوئی۔ یکشنبہ کی صبح ۲ مارچ کو سوارون اور پیدل پلٹن سے سپاہ نے جو سوار کردئے گئے تہے مع اپنے جنرل اور اونکے مصاحبین کے کوچ کیا کہ مقام دبا جو باغیون کا ایک بہت بڑا قریہ تہا اور طوقار سے پانچ میل پر واقع تہا اوسکے دیکہہ بہال کریں افواہًا یہہ سنا گیا کہ اس مقام پر بہت سے دشمن جمع ہین لیکن نزدیک کے پہونچنے سے معلوم ہوا کہ خبر غلط تہی اور ہمارے جاسوسون نے خبر دی کہ بجز چند مویشیون کے اور کوئی ذی روح یہان معلوم نہین ہوتا۔ وہا ایک بڑا گول چہترا ہوا گانون پایا گیا اوسکا رقبہ ایک میل کا تہا اسکے جہونپڑے پیال اور ٹاٹ اور بید اور چٹائی سے بنے ہوے تہے اور بہت ہی ویران حالت مین تہا جب فوج قریب پہونچی تو ایک عجیب تماشا نظر آیا کہ گانون کے باہر بعض بڑے جہونپڑے ہین بہت سی بندوقین جمع تہین اور قریب ہی اوسکے بیکر پاشا کی گٹلنگ اور بہاری توپین بہی تہین یہہ سب طوقار سے یہان لائی گئی تہین گردان بو لٹون کی اور ہر جہونپڑون مین بندوقین تہین اور بہت سے سنگین اور کارتوس اور گہوڑون کے ساز اور کاغذ اور قلم وغیرہ اور دوسری قسم کے مختلف چیزین بہی جمع تہین۔ یہہ سب چیزین بیکر پاشا کی فوج کی تہین وردیان برچہون سے چہدی ہوئی کا غذات اور ڈاکٹری آلات باجے اور ہر طرحکی چیزین جو باغیون کے صرف کی نہ تہین یہان پڑی ہوئی تہین جس سے بظاہر معلوم ہوتا

اور تین توپون کے مقابلہ کیا اور دس ہزار حملہ آور دشمنونکو جنکے پاس بندرہ توپین تہین مار کر بہگا دیا۔ اور اس جنگ مین بہی اوس نے اعلی صفتین جو ایک جنرل مین ہونی چاہئین یعنی خبرداری ثابت قدمی صبر تیزی اور مستقل مزاجی دیکہائین اور ۹ ستمبر کو کساسین کی لڑائی مین اور ۱۳ ماہ مذکور کو تل الکبیر کی جنگ اخیر مین شریک رہے۔

تہا کہ تہوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ باغی وہان تہے اس لئے کہ ایک جہونپڑے مین ٹوپی ہزارس کے رسالہ کی ایک سوار کی
پائی گئی جو گذشتہ جمعہ کو سوارون کے حملہ مین مارا گیا تہا۔ جس بے انتظامی سے یہہ چیزین وہان پڑی ہوئی تہین اوس
سے معلوم ہوتا تہا کہ قیمتی چیزین بہت ہی جلدی مین اون چیزون مین سے چنکی گئی ہین بعض جہونپڑون مین متفرق مقامات پر
تازے سوراخ کہودے ہوئے تہے جس سے پایا جاتا تہا کہ اون مقامات مین قیمتی چیزین مدفون تہین بہت سی جوار اور
دوسرے رسد کی چیزین بہی وہان جمع تہین پندرہ سو سی زیادہ بندوقین وسیاب ہوئین چنانچہ ان سبکو سپاہیون نے
ضایع کر دیا۔ شہر طوقار کی دیوارون کی عام حالت سے یہہ معلوم ہوتا تہا کہ اوسپر کوئی سخت حملہ نہین کیا گیا سرکاری فوج
کے پہونچنے کے دوسرے دن بہت سے باشندے جو بہاگ گئے تہے جس زمانہ مین کہ باغی لڑ رہے تہے یا باغیون
کے ساتہہ چلتے گئے تہے مع اپنے عیال اور اطفال کے شہر مین واپس آئے قلعہ کی فوج نے بیان کیا کہ جب سے ہملوگون نے
ہتیار کہول دے ہمارے ساتہہ باغی نہایت ہی خراب برتاو کرتے تہے اور ان لوگون نے باغیون کی خدمت گاری قبول
کرلی تہی۔ ایک مجروح مصری گولہ انداز نے بیان کیا کہ مجہکو اور دوسرے سات شخصون کو باغی طوقار سے الطیب تک سیلون
مین باندہ کر توپ چہوڑانے کے لئے کہینچتے ہوئے لے گئے تہے اور سوائے میرے سب کے سب مارے گئے اور جب
مین نے بہاگنے کا قصد کیا ایک عرب نے میرے پیٹہہ مین گولی ماری مگر شب کے وقت مین افتان خیزان طوقار مین پہونچ
گیا اوس نے یہہ بہی بیان کیا کہ بہت سے عرب زخمی ہو کر بہاگ گئے۔ اس گولہ انداز اور نیز دوسرے لوگون نے یہہ بہی
بیان کیا کہ باغی کہتے تہے کہ عثمان دغنا نے ہملوگون کو دہوکہا دیا اور ہملوگون کو یہہ باور کرایا کہ یہہ بات غلط ہے کہ انگریزی
فوج آتی ہے بلکہ صرف مصری فوج سے مقابلہ کرکے اونکو ہزیمت دینا ہوگا ۵ مارچ کو سرکاری فوج سواقم واپس جانیکو جہاز پر
سوار ہوئی جنرل گراہم نے اوسوقت فوج کو صحیح وسلامت رخصت ہونیکا حکم مقام ٹرن کی ٹاٹ مین سنایا اور اونکی جوانمردی
اور تعلیم یافتگی اور دیگر اقسام کی تعریف کی اور یہہ بہی کہا کہ یہہ لوگ اپنی گورنمنٹ سے انعام پانیکے مستحق ہین۔ دو واقعی متعین اس لڑائی
کے اس مقام پر قابل ذکر ہین یعنی چند ہفتہ بعد اس لڑائی کے لفٹنٹ ول فورڈ لائڈ جو الطیب کی لڑائی مین شریک تہے حضور مین ملکہ
معظمہ کے ونڈسر کاسل مین حاضر ہوے اور جنرل سر جیرالڈ گراہم کی طرف سے مہدی کا علم جو انگریزی فوج نے طوقار کی لڑائی مین لوٹا
تہا نذر دیا۔ یہہ اس علم کا قریب ڈہائی گز کے لانبا اور دو گز چوڑا سرخ اور زرد ریشم کا بنا ہوا تہا ایکطرف اسکے بخط عربی لکہا ہوا تہا
کہ اس جہنڈے نے حاکم شہر طوقار کو عطا کیا اور دوسری طرف اسکے مشہور فقرہ لا الہ الا اللہ ومحمد رسول اللہ والا
مہدی المعروف تحریر تہا۔ دوسرا امر یہہ ہو کہ کپتان ویلس کو جو شاہی تارپیڈو جہاز ہیکلا کے کپتان تہے اونہین ساوتہ منسی مین
تمغہ وکٹوریا کراس کا اوس جوانمردی کے صلہ مین عنایت ہوا جو اونہون نے جنگ الطیب مین دکہائی کپتان مذکور اس لڑائی مین
جسکا اوپر ذکر ہوا ہے اکثر دشمنون سے اکیلے کلہ بکلہ لڑے اور جب انکی تلوار کا قبضہ ٹوٹ گیا اوسوقت گہونسون سے لڑتے رہے

باب یازدہم

مسئلہ بہ واقعات ذیل

اشتہار امیر البحر ہیوٹ اور جنرل گراہم کا قبیلہا ے عرب مین۔ عثمان دغنا کا جواب۔ برٹش فوج کا طماعی نیر پڑہنا۔ دشمن کا نظر آنا۔
شب باشی۔ بہادرانہ دیکہہ بہال دشمنون کی۔ انگریزی خیمون پر سخت آتش باری۔ دوسری صبحکو آگے بڑہنا۔ کمزور حصہ پر ہماری مربع فوج

کی عربون کا حملہ - جانبازیان اون حملون مین - سپاہ کرینڈ کی بعض سپاہیون کی بہادری - پیچھے ہٹنا دوسری برگیڈ یعنی حصہ فوج کا اور چہین جانا اونکی توپونکا - دوسری برگیڈ کی مدد کو پہلی برگیڈ کا آجانا - آگے بڑھنا - انکی گولہ اندازی باغیونپر - چھتی ہوئی سنان و تونکا پیر یا ہتہ آنا - عربونکا عمدہ حملہ - باغیونکا پورے طور سے شکست کہانا - مجروح سوڈانیونکا ہر شخص پر حملہ کرنا جو اونکی قریب آیا - سرکاری فوجکا طمائی سے کوئون پر بڑہنا - سرکاری اور باغیونکے نقصان - لڑائی کے بعد کی شب - عثمان دغنا کے خیمونکا جلادینا - انعام دینے کا وعدہ جو شخص عثمان دغنا کو زندہ یا مردہ لائے - نقل اشتہار کی باغیون کے شیخ یعنی سردار کے پاس پہنچنا - عثمان دغنا کی گرفتاری کے لئے کشتی جانا - بیکار گوشہ نشین باغیون کے ساتھ گفت و شنید مین - اسمین ستیدار گولی کا چلنا - پلٹن کا پیچھے ہٹنا اور عربونکا مضحکہ - قصبہ طمانیت پر جانا - حملہ کا حکم - اس قصبہ کا دشمنون سے خالی پایا جانا - اوسکا جلادیا جانا اور فوج سرکاری کا سواکم کو واپس آنا

بعد ختم ہونے جنگ الطیب اور تباہ وہی محصورین قلعہ طوقار کے جنرل گراہم مع اپنی فوج اور سپاہیان محصور قلعہ مذکور اور باشندگان مصر کے جو طوقار مین تہے سواکم کو واپس آئی اور یہان سے ایک اشتہار مضمون ذیل امیر البحر ہیوٹ اور جنرل گراہم کیطرف سے قبیلہ ہاے عرب مین مشتہر کیا گیا -

مضمون اشتہار

تمام لوگونکو اس امر کی اطلاع دیگئی ہے کہ انگریزی فوج نہ صرف محصورین قلعہ طوقار کی مدد کو آئی ہے بلکہ اون ظالمون کے دفع کرنیکے لئے بہی جو تملوگون پر اپنے دنون سے ہو رہے ہین اسپر بہی تم لوگ اوس مشہور بدمعاش عثمان دغنا پر بہروسا اور اعتماد کرتے ہو جس شخص کو تملوگ جانتے ہو بڑا خراب آدمی ہے اور یہہ برائی اوسکی اوسکے چال وچلن سے ثابت ہوتی ہے جو سواکم مین اوس سے ظاہر ہے اس نے تمام لوگونکو یہہ لکہ دیا ہے کہ مہدی زمین پر نازل ہوئے ہین - خداوند عالم جو تمام عالم کا حکمران ہے عثمان دغنا ایسے بدمعاش کو اپنا پیغمبر نہین بناتا - لوگ تمہارے قبیلہ کے جبری ہین اور انگلینڈ ایسے آدمیونکی ہمیشہ عزت کرتا ہے - ایسی حالت مین خبردار ہو جاؤ اور عثمان دغنا کو اپنے ملک سے نکالدو ہم لوگ وعدہ کرتے ہین کہ جو لوگ فوراً ہمارے پاس چلے آئینگے اونکے قصور معاف کردئے جائینگے اور اونکو امن دیا جائیگا - اگر ایسا نہ کروگے تو یاد رہے کہ تملوگونکا بہی وہی حال ہوگا جو کشتگان الطیب کا ہوا -

قبل اس اشتہار کے شیخ مرغانی نے اکثر خطوط بنام قبایل عرب کے بہیجے تہے اور اوسمین لکہا تہا کہ کیا پورا نا مذہب تمہارے لئے بہتر نہ تہا جو تمنے ایک نیا مذہب ایجاد لیا اسلئے خدا نے انگریزونکو بہیجا ہے کہ وہ لوگ تمکو اور تمہارے مذہب جدید کو برباد کرین - اور شیخ مذکور نے اون لوگون سے یہہ بہی التجا کی کہ تملوگ میرے پاس آؤ اور مجہسے مشورہ کرو تاکہ اور خونریزی نہو - مگر شیخ مرغانی نے انگریزون سے یہہ بہی کہا کہ مجہکو امید تو اس اشتہار کی کامیابی کی نہین ہے - اور جو قبیلے عثمان دغنا کے ساتہ تہے وہ اپنے کو اون لوگون سے بہتر اور برگزیدہ سمجہتے ہین جو الطیب مین لڑائی تہی چنانچہ شیخ مرغانی نے کہا کہ باغیون کے سردار کے خیمہ گاہ پر فوراً چڑہائی کیجائے یہہ خیمے اونکے سواکم سے پورب بشلزرہ میل کے فاصلہ پر واقع ہین تہے بعض قبایل نے اپنے سفیر بہی بہیجے مگر عثمان دغنا مستحکم رہا اور اشتہار کا یہہ جواب بہیجا کہ بجز تلوار کے اور کوئی صلح نہین - امیر البحر ہیوٹ اور جنرل گراہم نے ایک دوسرا باضابطہ اشتہار عثمان دغنا کے پاس بہیجا کہ عنقریب فوج انگریزی تمپر چڑہائی کرنے والی ہے اگر تم اطاعت نہین قبول کرتے - اس اشتہار کے بہیجنے کی وجہ سے انگریزون

کو اپنی بات کا پاس کرنا پڑا اور شب یکشنبہ تاریخ ۱۱ مارچ کو فوج سواقم سے باہر نکل کر مقام ضربیہ میکیہ پر پہونچی اور بعد
نصف شب کے پیدل کی فوج اور توپخانہ بھی پہونچا اور اوسی مقام پر شب کی شب باش ہوئی - فوجون نے
شکل مربع قایم کیا - پیادل جو سوار کر دئے گئے تھے اور حبشی جاسوس ۷ بجے صبحکو دشمنون کے سراغ لگانیکے لئے
روانہ کئے گئے اور سویرے ہی تمام فوج کہا کر تیار ہوئی اور ضربیہ سے نکل کر طمائی کیطرف قریب ایک بجے کے بڑہی - جاسوسی
سوار دو میل آگے اور بازو پر بڑہے ہوے تھے بڑا حصہ فوج کا ماتحت جنرل اسٹوارٹ کے پیادل کے پیچھے تہا اور پیادل فوج
کے دو مربع بنا لئے گئے تھے اور یہہ دونو پہلو بہ پہلو چلے جاتے تھے چنانچہ یہ فوج بیش دلیس سے بشکل مستطیل دیکھائی دیتی تھی
نصف پلٹن سیاہ کرتے والون کی پچھلی فوج کی بائین صف کے پیچھے تھی اور اسی ترتیب سے بیس قدم کے فاصلہ پر پیچھے پارک
اور لین کیشیر کے فوج تھی اور ان دونون رجمنٹون کے پیچھے بحری پلٹن تھی - گولہ باروت اور پانی وغیرہ مربع کے اندر تہا اور
بحری برگڈ سامنے کے بائین گوشہ پر تہا - یہہ سب ماتحت جنرل ڈیوس کی برگڈ نمبر ۲ مین شامل تھے انکی دائین جانب
۲۵ قدم پر رایلس ایرش فیوزیلیرس کی پلٹن تھی اور اسکے بیس قدم کے بعد گارڈن ہائیلنڈرس کی پلٹن تھی اوسی ترتیب سے جیسا کہ
اگلے رجمنٹ برگڈ نمبر ۲ تھی فیوزیلیرس اور ہائیلنڈرس پلٹنون کے پیچھے کنگس رایل رایفلس کی پلٹن بھی یہہ سب ماتحت جنرل
ایڈروس بولر کے برگڈ نمبر ۲ مین شامل تھے - برگڈ نمبر ۱ کے مربع مین بھی گولہ اور باروت وغیرہ تہا اسکے بائین طرف نو پونڈ
گولہ کی توپین تھین اور داہنی طرف سات پونڈ گولہ کے اور ہر توپخانہ کے پیچھے انجینیران شاہی تھے اور اکثر توپونکو آدمی
کہینچتے تھے - پلٹن دکھن اور پچھم کی سمت سرخ سنگ مرمر و سنگ اسود سی کتے تار تک پہارون کی طرف جارہی تھی - یہہ
پہاڑ چھہ میل سے نظر آتے تھے - پیدل کی پلٹن جو سوار کر دی گئی تھی اوسی نے اطلاع دی کہ سب پہاڑ دشمنون سے خالی
مین اس نے مناسب سمجھا گیا کہ قبل تاریکی شب کے اس مقام پر قبضہ کر لیا جاے اور ممکن ہو تو دشمنون پر اسی مقام سے
حملہ کرکے اونکو کوہون سے نکالدین - ایک چہوٹا سا تجربہ بہت خوشی سے ان جہاڑیون سے ہو کر آگے کو بڑہا اس مقام پر
لجالو اور سیہوڑ کے درخت سات فٹ اونچے تھے چنانچہ اس کوچ مین بہت کم مقامات پر قیام کی نوبت آئی - پیادل سوار
اور توپخانہ کی صفین چار سو گز چوڑائی مین تھین اور یہہ سب مستعدی سے آگے بڑہی جاتی تھی - نمبر ۱ - اور نمبر ۱۹ ہزارس
کے رسالہ کے جاسوس ماتحت لفٹنٹ فینٹ اور میجر گف کے جہاڑیون کی دیکھہ بہال کرتے تھے مگر ان جہاڑیون مین
کوئی نشان دشمنون کا نہ پایا گیا - جاسوس اکثر ایک میل تک آنکے فوج کے مربع سے بڑہ جاتے تھے جنرل گراہم
اور اسٹوارٹ مع اپنے مصاحبین کے جاسوسون کے پیچھے رہتے تھے ۳ بجے رسالہ بصورت دایرہ کے نکلکر سامنے
کی پہاڑیون پر چڑہ گیا چنانچہ ان پہاڑیون کے آگے وادی طمائی تہا - ان پہاڑیون کے آگے دو میل کے نیچے
نیچے ٹیکرون کا ایک سلسلہ تہا جو کہ سوڈانی پہاڑون تک چلا گیا تہا - یہہ ٹیکرے بہی اوسی قسم کے تھے جن پر قبضہ
کر لیا گیا - ان ٹیکرون پر سے دشمن صاف طور سے نظر آنے لگے اور اونچے اونچے مقامات پر انبوہ کے ساتھ
جمع ہو رہے تھے بعض تو پیدل تھے اور بعض گہوڑے اور اونٹون پر سوار تھے - جاسوسی سوار آگے بڑہاے گئے
تاکہ دشمن کے موقع قیام کو بخوبی دیکھہ لین جب جاسوسی آگے بڑہی اوسوقت عرب بکثرت دیکھائی دینے لگے اور ان
لوگون نے کچھہ بندوقین بہی چلائین اسی درمیان مین پیادل فوج کا مربع اوس ٹیکرے کے پیچھے پہونچ گیا جسپر دیدبان
قایم کیا گیا تہا اور دکھن کو ایک ریگستان کیطرف بڑہا اس میدان مین کہ جہاڑیان تھین مگر کنکر اور پتھر متصل اور مقامات

مقام سواقم کے گرد جہان جہان دشمنون کے مورچے ہین دکھارہا ہے
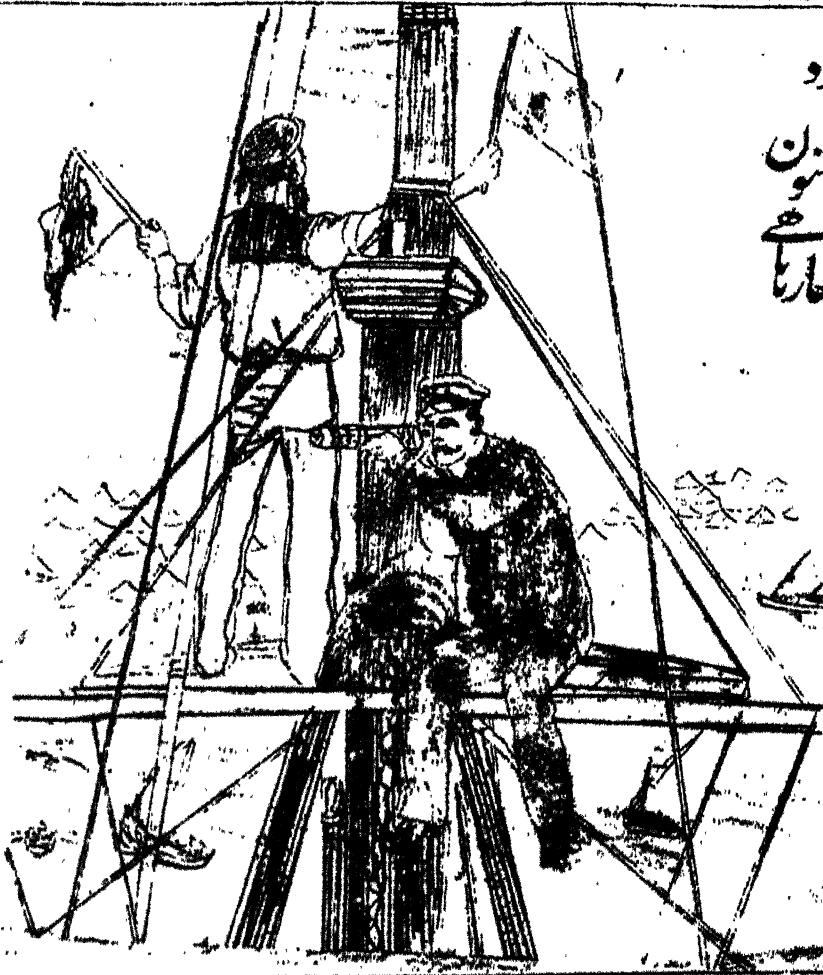
کے جہان پر تہے جاسوسی سوار دشمنون کے محل اور مواقع دیکھ کر پیچھے پھر آئے اور جنرل گراہم نے پیدل فوج کو جہان
پر وہ تہی ہین شب باشی کا حکم دیا اور جہاڑیون کو کاٹ کر ضریبہ یعنی مورچہ بنانیکا بہی حکم دیا۔ اس مورچہ بندی مین مزدور
جوتی ٹیکرون کی بہت کام آئین اور انسے نفع اوٹھایا گیا۔ سوار ضریبہ بیکر کو واپس بھیجے گئے تاکہ اپنے گہوڑون کو پانی پلائین
اور خود بہی شکیو اوسی جگہ رہین۔ بعد غروب آفتاب کے پیدل فوج کا ایک بہت بڑا مربع بنایا گیا اور بیچ مین اوسکے جو جگہین
خالی رہ گئی تہین وہ سب بہت احتیاط کے ساتھ بند کی گئین۔ اس مقام پر آگ روشن کی گئی اور شام کے لئے
قہوہ تیار کیا گیا اوسی وقت تہوڑی سے دشمن تخمیناً ایک ہزار گز کے فاصلہ پر نظر آئے چنانچہ جنرل گراہم کے حکم سے چند گولے بائین پونڈر
توپون سے چھوڑے گئے اور ریہم کے گولے دشمنون کے سر پر گرے اور پہٹے جس سے اونکا کچھ نقصان ہوا اور وہ لوگ فوراً
ہی منتشر ہو گئے بعد اندہیرا ہو جانیکے دشمنون کے خیمون کی روشنی قریب ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر صاف نظر آتی تہی ۔
آٹھ بجنے کے بعد کمانڈر رالف اجازت پاکر تنہا دشمنون کی دیکھ بہال کو نکلے یہ ایک بڑی جوانمردی کا کام تہا کیونکہ یہ معلوم
تہا کہ دشمن کہان کہان جہاڑیون مین چھپے ہین چنانچہ کمانڈر رالف ایک ایسے مقام پر پہونچے جہان ایک گولہ بم کا پہٹا تہا اور تین
عرب اوسکے قریب مرے ہوئے پڑے تہے اس سے معلوم ہوا کہ گولہ اندازون نے ٹھیک نشانہ لگایا تہا الغرض کمانڈر
رالف جہاڑیون مین آہستہ آہستہ ہوتے ٹیکرے کے دوسرے سرے پر پہونچ گئے جہانسے دشمنونکی فوج کے رن مہتاب نظر آتی

تہی اور قریب روشنی کے - پہرے والے سوتے دیکھائی دئے - کمانڈر نکو رو بجے رات کو اپنے خیمہ مین واپس آئے
اور انکے بیان سے واضح ہوا کہ دشمنونکا قصد حملہ کرنیکا نہین ہے لہذا سپاہیون کو سونیکا حکم دیدیا گیا اور آگ بہی گل
کردی گئی - قریب ہونے ایک بجے کے بعض قبیلہ عرب جو سرکاری خیمون سے ہزار گز فاصلہ پر پہونچ گئے تہے یکایک
فوج کے مربع پر بندوقین چلانے لگے چونکہ بندوقونکا نشانہ بہت اونچا جاتا ہے لہذا ایک دو جانورونکو گولی لگی الحاصل
بندوقونکے فیر ہوتے ہی سب فوج ہماری مسلح ہوکر کھڑی ہوگئی اور بارٹہنی بندوقین ہاتہ مین لیکر عربون کے مقابلہ
پر آمادہ ہوے چاندنی کی وجہ سے دور تک کی چیزین صاف طور پر نظر آتی تہین لہذا عربون کا یکایک حملہ بہی بہ آسانی
رُک سکتا تہا - سرکاری سپاہیون کو حکم دیا گیا کہ جب تک دشمن قریب تر پہونچ جائین کوئی شخص فیر نکرے مگر جونہین
حملہ شروع ہوا ایک مصری شتربان کٹیلی بجالوبر (جو فوج کے مربع کی حفاظت کے لئے باہر جمع کردیا گیا تہا) کود
پڑا اور صف سے باہر نکلکر دور چلا چنانچہ اوسکو دشمن سمجھکر اسطرف سے گولیان چلائی گئین اور چہہ گولیان کہاکر
وہ گر پڑا علاوہ اسکے غلطی سے تین سپاہیونکو اونکے ساتھیون نے سنگینین مارین جبکہ یہہ تینون سپاہی آگے
کی صف مین گہسے جاتے تہے - غرضکہ مربع کے بیچ مین کسیطرحکا شور و شغب نہ تہا اس لئے کہ مصری شتربان اور
بہیر کے لوگ اسباب سے بخوبی واقف تہے کہ اونکے اور دشمنون کے درمیان ہزارون انگریزی سنگینین حایل
ہین قصہ مختصر تمام رات باغیون نے باڑہین مارین اور گولیون کی سخت بوچھار سرونپر سے گذر جاتی تہی - باغی خاص کر
اسپتال کی دو گاڑیون کی اونچی چہت پر تاک کر نشانہ لگاتے تہے - اس لئے کہ دو لوچتین چاندنی مین بہت صاف نظر
آتی تہین اور ڈاکٹر لوگ بال بال بچ جاتے تہے - اونٹ اور گہوڑے اور خچر جو مربع کے اندر جمع ہوگئے تہے اونہین اکثر
گولیان لگ جاتی تہین لیکن سپاہی بالکل زمین پر پڑے تہے اسلئے اونکا بہت کم نقصان ہوا - یارک اور لین کیسٹیر رجمنٹ
کے ایک سپاہی کے سر مین گولی لگی اور وہ مرگیا علاوہ اسکے ایک افسر اور دو سپاہی بہی زخمی ہوے اسپر بہی سرکاری
فوج گہبرائی ہوئی تہی اور تقریب صبح جب سخت گہنٹے پہرون کے گذر گئے اور رات تمام ہوئی اوسوقت ان سبہون کو تسکین
ہونے لگی - چار بجے صبح اور اوسکے بعد حبشی جاسوس نے بائین طرف سے باہستگی نکل کر دیکہا کہ بندوق چلانیوالے کی
تعداد اوسطرف کل ڈیڑہ سو ہے مگر اونکی مدد کو بہت بڑی فوج تیار ہے الغرض دشمنون نے جب ان جاسوسون کو
دیکہا تو اونپر بندوقین چلائین مگر وہ سب محفوظ واپس آئے - آفتاب نکلنے پر بہی دشمنون کو گولیان چلانے سے
فرصت نہ ملی اور برابر فیر کیا کئے اور تیزے کے جسانحقہ باڑہ مارتے تہے چونکہ عربون پر حملہ نہوتا تہا اس لئے وہ اور
بہی بے خوف ہوکر قریب تین چار سو گز مربع سے آگے تہے - الغرض یہہ شوخ چشمیان اونکی برداشت نہ ہوسکی اور
قریب چہہ بجے کے ایک گارڈ نمبر اور ایک بائین بیدار توپ سے فیر شروع ہوے چنانچہ توپون نے عمدہ کام کیا اور
چناہی گولون نے عربون کو منتشر کردیا اور وہ لوگ چاہ طمائی کے قریب اپنے اصلی مقام پر واپس چلے گئے اور سرکاری
فوج نے ناشتہ کیا اسی اثنا مین جنرل اسٹوارٹ مع اپنے سوارون ضربیہ بکیر سے جہان یہہ لوگ بیخوف شب باش
تہے پہونچ گئے - الغرض سات بجے صبح کو سوار آگے بہیجے گئے اور اونکو حکم دیا گیا پیدل سپاہیونکا جو سوار
کردی گئی تہی کام کرین اور ہرگز کسی حالت مین حملہ آور نہون چنانچہ ان سوارون نے آگے کی جہاڑیون کے
بخوبی دیکہہ بہال کی مگر تہوڑے سے دشمن نظر آئے اس پر اکثر لوگون کی یہہ رائے قایم ہونے لگی قبیلہ والون کا

قصد لڑائی کا نہین ہے۔ ایک گھنٹہ کے بعد حضرت کے باہر پیدل فوج کے دو مربع بنائے گئے۔ آگے کی طرف جنرل ڈیوس
کا برگیڈ تہا جسمین کالی کرتی کی پلٹن اور یورلس اور لین کینیسٹر رجمنٹ تہی اور پیچھے کی طرف ہماری فوج تہی۔ ہماری برگیڈ مع
اپنی پیدل توپون کے اور خود جنرل گراہم مربع کے بیچ مین تہے۔ جنرل بولر کا برگیڈ بہی مربع مین تہا یہہ مربع کے پیچھے داہنی
طرف تہا اور اسمین رایل آیرش فیوزیلیرس اور گارڈن ہایلنڈرس اور کنگس رایل رایفلس پلٹنین شامل تہین جنرل استوارٹ
کے سوارون نے خصوصا ان پیادون نے جو سوار کردیے گئے تہے اور ایک توپ نمبر ۱ انہزرس کے سوارون نے جو
آگے بائین طرف بہیجے گئے تہے دشمنون کو ڈہونڈہ نکالا اور تہوڑی دیر تک خوب گولہ اندازی ہوئی۔ جسوقت پیدل
پلٹن ایک مسطح زمین جو پورب طرف نشیب مین تہی پہونچی لیکن یہہ زمین خاص اوس قسم کی تہی جہان باکثرت دشمن چھپ سکتے
تہے دیکہا کہ سرکاری سوار پیچھے ہٹ رہے ہین اور بہت سے دشمن انکا تعاقب کر رہے ہین۔ قریب ایک ہزار گز
کے ٹہیک آگے کو ستقار حبشی جاسوس اور دشمنون مین بندوق چل رہی تہی اور اس میدان مین ایک حصہ سوارونکا
بہی اوسیطور سے جنگ مین مصروف تہا الغرض جسوقت سوار بائین طرف مڑے دشمن جہنڈ کے جہنڈ صاف آگے کو نظر
آنے لگے۔ ڈیوس کا برگیڈ ٹہہر گیا اور بشکل مربع مرتب ہوکر اپنی پیدل توپ اور بندوقون سے عربون پر جو بڑہے آتے
تہے خوب گولہ اندازی کی چنانچہ اس گولہ اندازی نے تہوڑی دیر تک اونہین روک رکہا مگر اونکی وحشی شیوخ نے
ہمتین دلاین اسپر وہ لوگ مضبوط ہوگئے اور نہایت ہی تیزی سے آپہونچے۔ دشمنون نے اپنے آنیکی خبر بندوقون
کی گولیون سے دی اور گولیان مربع کے بیچ مین بادلوکے انبار پر گر رہی تہین گولیونکی سن سناہٹ بہت خوفناک تہی حال
کی لڑائیون مین ایسی بہت کم حصے فوج کئے تہے جنمین ایک ایسے گھمسان کی لڑائی ہوئی ہوگی جیساکہ جنرل ڈیوس کے مربع
فوج مین واقع ہوئی اگر یہہ عرب لوگ ازکیطرح نشانہ باز ہوتے تو دسوان حصہ بہی ہماری فوجکا زندہ نہ بچتا انگریزی
فوج دشمنون کے مقابلہ کو آگے بڑہی چنانچہ اس بڑہنے مین مربع فوج کا کمزور حصہ صاف ظاہر ہوگیا۔ یارک
اور لین کنیسٹر اور کالی کرتی کی رجمنٹ کے کمپنیان جو آگے تہین دشمن کے مقابلہ کو تیزی سے بڑہین لیکن باقی
کمپنیان ان فوجون کے جو مربع کے بازو پر تہین اور جنہین دشمنون کے حملہ کا خوف تہا آگے کی کمپنیون کا ساتہہ نہ
دیسکین اسوجہ سے جہان پر کہ گویا آدمی کی دیوار ہوتی جاتی تہی خالی پڑگئین۔ اگلی صف کے سپاہیون نے باغیون
کے قریب پہونچتے ہی شور کیا اور اپنی سنگینون کو چڑہا کر بہت تیز قدمی سے بڑہے اسوجہ سے اونکے ساتہیون
کے درمیان مین جو بازو پر تہے اور بہی فاصلہ پڑگیا چنانچہ عین اوسیوقت بہت سے عربون نے مربع کے داہنے حصہ
پر حملہ کیا چنانچہ اگلی صف رک گئی اور یارک اور لین کنیسٹر رجمنٹ کے افسر جلدی سے لوٹ آئے اور کوشش
بلیغ کی کہ مربع کی خالی جگہین سپاہیون سے بہر دی جائین۔ اور سپاہی مقابلہ کے لئے مستقل بنے جائین
لیکن اس ارادہ کے پورا کرنیکے لئے مہلت بہت ہی کم تہی اور چونکہ آگے اور پیچھے کی صفون سے دشمنون پر شدید
آتشباری ہورہی تہی اس شور وغل نے افسرونکا حکم کسی کو سننے نہ دیا اور دشمن مربع کے داہنی طرف بڑے
جوش سے گھس پڑے چنانچہ یارک اور لین کنیسٹر کے سپاہی متزلزل ہوگئے اور کالی کرتی اور بحری فوج کیطرف
ہٹنے لگے اسوجہ سے مربع مین اور بہی جگہین خالی ہوگئین۔ بندوق کے دہوین مین یہہ کالی کرتی سوڈانی صورتین
گھستی ہوئی نظر آتی تہین اور یہہ لوگ ہماری گولیون کی بوچہار سے ایک لحظہ بہی نہ رکتے تہے الحاصل ایک آنمین

نوبت بہ دست و گریبان پہونچ گئی اور لڑائی تلوار اور سنگین کی شروع ہوگئی حاصل کلام عرب ہاتہہ او گہٹنون کے
بل گہستے ہوئے اور سنگینون کی نوک اور توپون کے مونہہ کے نیچے سے مربع کے اندر پہونچ گئے اور قتل عام شروع
کردیا ۔ قریب کی لڑائی مین تلوار سے ہماری فوج ان قوی ہیکل وحشیونکا مقابلہ نہین کرسکتی تہی اسلیئے کہ وہ لوگ اپنی ہاتہون
سے سنگینون کو پہیر دیتے تہے اور قبل اسکے کہ ہمارے سپاہی حواس درست کرین وہ لوگ دو چار بہالا بہی مار دیتے
تہے علاوہ اسکے ایک اور بات بہی عربون کے نافع تہی کہ وہ ہماری کرچ اور سنگینون کے لوہے اچہے نہ تہے انکی یہہ کیفیت
تہی کہ بدن کے پاس پہونچکر ٹین کی طرح ٹیڑہے ہوجاتے تہے اور جسم کے اندر پورے طور سے اثر نہ کرتی تہی ۔ اور عربون کے
استرے کے مانند تیز بہالے اور تلوارین کہین نہ رکتی تہین اور بے مونہہ موڑے ہوئے ہڈی او ریشہ سب کو چیر جاتی تہی
چنانچہ باغیون نے بہ نسبت ہماری فوج کے اپنے ہتیارون سے عمدہ کام لیا اور جب یہہ لوگ وار کرتے تو کسی
عضو رئیس کو کاٹتے تہے برخلاف اسکے ہمارے سپاہی ایسے تہے کہ تہوڑے فاصلہ پر بہی جب نشانہ پورا نہ لگتا
تہا تو صرف گوشت ہی مین اوچہا زخم لگاتے تہے ۔ مگر کالی کرتی کے دو افسرون نے بہت سے دشمن مارے اور
اپنی تلوارونکو قبضہ تک دشمنون کے بدن مین کہسا دیتے تہے ۔ ایک سپاہی جیمی ایڈمس نامی کہ اوس رجمنٹ مین
سب سے قوی تہا مع ۱۹ سپاہیون کے اوس نالی کے کنارہ تک جہان بہت سے عرب چہپے ہوئے تہے لڑتا
ہوا چلا گیا یہہ اون وحشیون سے بہی زیادہ قوی طور سے لڑتا تہا ۔ اس نے اور کلر سارجنٹ ڈاٹلڈ فریزر نے ایک
درجن سے زیادہ دشمنونکو مارکر آیا بعد اسکے اسوجہ سے کہ بہالے کے زخمون سے بہت سا خون گیا یہہ دونون بہی گر پڑے ۔ اوسی کمپنی
کے سپاہی جارج ڈرمنڈ کو جسوقت یہہ ایک عرب کو سنگین مار رہا تہا ایک سوار نے اوسکے سر پر ایک بہت ہی بہاری
تلوار ماری مگر یہہ سپاہی تین زخم کہاکر بچ گیا واقعی ڈرمنڈ کی اوسکی خود نما ٹوپی اور گہوڑے کے مڑنے نے بچایا ۔ گو کچہہ عرصہ
یہہ قریب بیہوشی کے رہا مگر پہر حواس درست کرکے ایک سنگین اپنے حریف کے جسم سے پار کردی بعد اسکے معلوم
ہوا کہ یہہ شخص شیخ محمد عثمان دغنا کا چچا زاد بہائی تہا جسوقت ڈرمنڈ اپنی سنگین کے نکالنے مین زور کر رہا تہا شیخ محمد خوج
کا وکیل بہالا لیکر اوسکی طرف بہت زور و شور سے آیا مگر ڈرمنڈ کے دوست کیلی نے اوسے گولی ماری اور وہ مرگیا
اور فوراً کیلی بہی مارا گیا ۔ منجملہ ۲۰ آدمیون کے جو نالے کی طرف گئے تہے کل تین سپاہی زندہ پہرے ۔ پارک اور لین
لینسٹر رجمنٹ کی پیچہے پلٹنے کی وجہ سے جہازی اور کالی کرتی کی فوجین پریشان ہوگئین اور مربع بالکل ٹوٹ گیا ۔ چنانچہ اس
پریشان فوج پر دشمن آپہنچے اور داہنے بازو سے ٹوٹے پڑتے تہے اور برابر بہالا مارتے جاتے تہے اور خود بہی گولے اور سنگینون
کے زخم سے گرتے جاتے تہے الحاصل افسرون کی کوششین کچہہ بکار آمد نہ ہوئین اور کل فوج سرکاری میدان جنگ
چہوڑنے لگی ۔ جہازی بریگیڈ ہر چہار طرف سے گہر گیا اور اونہین توپ چلانے کا موقع باقی نہ رہا ۔ جب فوج پیچہے ہٹنے لگی تو
تو یہہ بریگیڈ اپنی توپین ساتہ نہ لا سکا اور مجبوراً اونہین میدان جنگ مین چہوڑ دیا ۔ جہازی لوگون نے ان توپون کو چہوڑ
دینا نہ چاہا اور آخر وقت تک کہینچتے رہے خوب قتل کیئے گئے چنانچہ منجملہ اونکے تین افسر یعنی مون ٹریسیر اور ال مک اور
ہسکلن اسٹوارٹ بہی مارے گئے ۔ جیسے جیسے وہ بے خوف زور آور وحشی عرب آگے بڑہتے آتے تہے ہایلینڈرس
اور پارک اور لین لیفٹننٹ کے سپاہی پیچہے کی طرف داہنی جانب جاتے تہے چنانچہ تہوڑی دیر تک یہہ لڑائی الطیب
کی لڑائی سے مشابہہ ہوگئی تہی مگر فرق یہہ تہا کہ ہایلینڈرس معہ اپنے ساتہیون کے شہر کی طرح پیچہے کو ہٹتی تہی کیونکہ

ہائیلنڈرس اور جہازی فوج کے سپاہی پیٹھہ سے پیٹھہ ملائے ہوئے لڑ رہے تھے اور نہایت ہی انتظام کے ساتھہ
پیچھے ہٹتے جاتے تھے الغرض اوس روز کی کامیابی انہین کے استقلال اور اطمینان کیوجہ سے حاصل ہوئی۔ گو فوج پیچھے
ہٹتی جاتی تہی اسپر بہی اپنے حملہ اور ونکو برابر گراتی جاتی تہی ۔ ادہر صف جنگ کے اوس دہوین اور گرد و غبار اور ہزارون
چمکتے ہوئے بہالون کے پہلون مین وہ نیم عریان ہورہی چمڑے کی سیاہ گینڈے مال والی جنگ اور سوڈانی بیشون خاک
معرکہ مین ملتے جاتے تہے ۔ اس درمیان مین بولر کا برگڈ جو پانچ سو گز کے فاصلہ پر پیچھے کو داہنے طرف تہا ڈیوس کی شکستہ
مربع کی مدد کو بہت سہولیت سے بڑہتا آتا تہا یہہ فوج ایسے استقلال سے بڑہ رہی تہی کہ گویا پریڈ پر قاعدہ کو جاتی ہے
اس فوج کے آگے بحری توپین تہین چنانچہ اونون نے عربون پر جو ڈیوس کی فوج پر حملہ آور تہے گولہ اندازی شروع کی مگر اس
سے بہی عرب نہ رک سکے اور بولر کے برگڈ پر بہی ویسا ہی پر جوش حملہ ہوا جیسا کہ ڈیوس کے برگڈ پر ہوا تہا مگر اس برگڈ نے ایسے
گولہ اندازی کی کہ جتنے عرب اوسکے نشانہ پر پڑے سب کے سب مارے گئے اور دشمن اس برگڈ کے قریب بہی نہ پہونچ سکے
صرف صفہائے لشکر ہی کے سپاہی استقلال سے اپنی جگہہ پر قایم نہ رہے بلکہ اندر کے توپون نے بہی دشمن کی صفون مین ہل
چل ڈال دی اور فورا اونکو منتشر کردیا الغرض جنرل ریڈورس بولر نے اپنی ماتحت فوج کو بہت عمدہ طور سے لڑایا اور اونکی توپون
نے بہی خوب کام دیا ان توپون کے گولے برابر باغیون کے اوپر جا کر پہٹ جاتے تہے ۔ جسوقت ڈیوس کا برگڈ بولر کے متفق
اور یا جو اس برگڈ کے پاس پہونچ گیا اور برگڈ اونکی توپون کیوجہ سے کچہ کسیقدر امان پایا اوسوقت اس برگڈ کے سپاہی مستعد ہو گئے
اور اپنا مربع پہر قایم کرلیا اور اپنے گذشتہ انتشار کا الزام مٹانے کے لئے بہت جوانمردی کے ساتھہ بولر کی فوج کی
پہلو بہ پہلو آگے بڑہے ۔ الحاصل دونو فوجون نے اسقدر سخت گولہ باری کی کہ دشمن تہم گئے مگر پیچھے نہ ہٹے ۔ منجملہ
اون جانباز عربون کے جو حملہ آور ہوتے تہے بہت تہوڑے ہی ایسے تہے جو پیچھے ہٹ گئے بقیہ سب کے سب مارے
گئے جب فوج اوس جگہہ پر پہونچی جہان کے دشمنون نے آگے کی برگڈ پر حملہ کیا تہا اور جہان پر مربع ٹوٹنے کے وقت
ڈیوس کی فوج نے اپنی توپون کو چہوڑ دیا تہا تو اون توپون پر پہر قبضہ کرلیا اور قریب ۱۵ منٹ بعد چہوٹ جانیکے یہہ توپین
پہر ہاتہہ آئین الغرض جسوقت گیٹلنگ توپین مل گئین تب جہازی فوج کے سپاہیون کو دشمنون پر گولہ اندازی
کا خوب موقع ملا اور اونکے گولون نے عمدہ اثر ظاہر کیا ۔ عین اوسیوقت ایک دوسری جماعت دشمنونکی جو ایک بڑی اور گہری
کہو مین بیٹہی ہوئی نکلی ۔ اس مرتبہ تعداد دشمنون کی بہت زیادہ تہی ۔ ہماری فوج نے اس جدید حملہ کا بہت ہی بڑے استقلال
کے ساتہہ مقابلہ کیا یہہ گویا الطیب کے لڑائی کی تکرار تہی مگر اس مرتبہ حملہ آور بہت زیادہ تہے اور بڑے جوش اور استقلال سے
حملہ کرتے تہے چنانچہ ان دلیر اور شجاع باشندون مین سے جو حملے کو آئے تہے بہت کم لوٹ کر زندہ واپس گئے یہہ لوگ مستعد آئے
تہے کہ یا فتح کرینگے یا مر جائینگے مگر سخت گولہ اندازی نے کشتے کے پشتے لگا دئے ۔ بیچ لوڈر توپین ایسی شجاعت اور جوانمردی
پر جو کبہی دیکہنے مین نہ آئین تہین ور نہ ہین اس جنگ مین عربون کی شکست سوارون نے پوری کردی چنانچہ یہہ سوار سب
کے سب بائین بازو سے مربع کے مڑ کر گہوڑون سے اپنے اوتر پڑے اور زمین پر بیٹہہ کر دشمنون پر برابر باڑہ پر باڑہ ماری
اوسوقت دشمنون نے چاہا تہا کہ مجتمع ہوکر مربع کے بازو پر حملہ کرین مگر سوارون کے یکایک پہر جانے نے اس امید اور ارادے
کو اونکے پورا نہ ہونے دیا الغرض جب دشمن اسطرح رک گئے تو مربع فوج کا اوس میدان کے کنارہ پر پہونچ گیا جسکے بعد ایک بہت
بڑا کہو یا نالہ تہا اس مقام پر بہت سے اہل قبیلہ تیز بہاگتے ہوے نظر آئے کوئی تو اس کہو کے کنارہ کنارے بہاگتا تہا اور کوئی

ادسی کھوملین چنانچہ بندوق اور توپون نے ان گولون کو اور بہی منتشر کر دیا اسپر بہی ان شجاع وحشیون کے پیچھے ہٹنے مین کسی قسم کی پریشانی معلوم نہ ہوتی تہی اس لئے کہ وقتاً فوقتاً ٹھہر ٹھہر کر بہت استقلال کے ساتھہ فیر کرتے جاتے تہے ۔ لڑائی تو حقیقتہً ختم ہوچکی تہی مگر میدان جنگ مین بازگشت کرنا خطرہ سے خالی نہ تہا کیونکہ جہاڑیون مین بہت زخمی عرب پڑے ہوے تہے ۔ ان زخمیون نے امن لینے سے انکار کیا اور جو کوئی اونکے پاس جاتا اوسکو خواہ بندوق بہر کر مار دیتے خواہ نیزے سے مارتے ۔ ان جہاڑیون مین اکثر غیر مجروح عرب تہے چنانچہ کوئی سپاہی اونکی زد پر جاتا تو موقع پاکر اوسپر حملہ کرتے تہے الغرض جب کہو خالی ہوگیا اوسوقت پیدل کی فوج ٹھہر گئی اور سوارونکو جہاڑیونکی صاف کرنیکا حکم ہوا لڑائی کے وقت سوار بائین بازو پر بہی اور قریب تہا ڈیوس کا برگڈ جو پیچھے ہٹ رہا تہا اوسکے حملہ اکرو نپر حملہ کرین مگر جب یہہ برگڈ بولر کے مربع کے پاس پہونچکر پہر لڑائی کے لئے مستعد ہوگیا اوسوقت ان سوارونکی مدد کی ضرورت نہ رہی ساڑہے دس بجے جنرل گراہم نے اپنی فوج کو پہر آراستہ کیا تاکہ چاہ طمائی کی طرف جائین جو نین کے فاصلہ پر میدان جنگ سے تہا اور اس کوئین پر قبضہ کرنا اصل غرض اس لڑائی کی تہی ۔ دشمنون کی جماعت ہر چہار طرف افق کی نظر آتی تہی اور معلوم ہوتا تہا کہ الطیب اسیطرح جہان وہ اس بہادری سے لڑے تہے اس مقام کو بہی چہوڑنا نہین چاہتے غرضکہ جب تہوڑی دیر آرام کر نیکے بعد فوج پہر آگے بڑہی اوسوقت دشمن پہر اکٹہا ہوگئے اور معلوم ہوتا تہا کہ ان لوگونکا پہر لڑنیکا قصد ہے ۔ چنانچہ فوج کو حکم ہوا کہ ٹھہر جاے اور دشمنون پر گولہ اندازی کرے اوسوقت دشمنون نے بہی کوشش کی کہ اپنی بندوقون سے توپونکا جواب دین مگر فاصلہ بہت زیادہ تہا ہماری طرف کے گولہ انداز خوب نشانہ درست کرکے دشمنون پر توپ چلاتے تہے چنانچہ تہوڑی ہی دیر بعد دشمنون کی جماعت متفرق ہوگئی اور اکثر اونہین سے پہاڑ پر چلے گئے اور تہوڑی ہی دیر بعد عثمان دغنا کی اوس فوج مین جسکے ساتھہ وہ باطمینان تمام ہمارے حملہ کا منتظر تہا منتشر طور پر معدودہ چند رہ گئے ۔ اگرچہ دشمن میدان چہوڑکر پہاڑ پر چلے گئے مگر بہت آہستہ اور معمولی طور سے چنانچہ خالی وقت بعض اونہین کا ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا بازار مین سیر کر رہا ہے اور اونکے ہتیار یا تو بندہے ہوے تہے یا بغل مین لٹکتے نظر آتے آنے لگے ۔ بعض کو اس آہستہ روی مین گولی بہی لگ جاتی تہی مگر یہہ لوگ نہ تو دوسرونکو آہستہ روی سے باز رکہتے تہے اور نہ خود تیز چلتے تہے ۔ جب برگڈ نمبر ۲ یہان پہونچ گیا تو یہان سے ایک میل سے کچہہ زیادہ چل کر قریب دوپہر کے فوج کنوین پر پہونچی چنانچہ یہان سے بہت تہوڑی اور منتشر جماعت دشمنون کی نظر آئی جب یہہ لوگ بہی پہاڑون مین پنہان ہوگئی اوسوقت انسان اور گہوڑون [illegible] اور گرد آلودہ اور پیاسے اور پریشان ہورہے تہے اوس چہرے [illegible] ماندگی رفع کی بعدہ فوج عثمان دغنا کی خیمہ کی طرف بڑہی چنانچہ یہہ مقام بالکل خالی پایا گیا اور بولر کی فوج یہان آگ لگانے لگی اور ڈیوسن کا برگڈ صرف یہہ یعنی مورچہ مین واپس گیا ۔ اب متفرق جماعتین دشمنون کی پہر نمودار ہوئین اور بہت دور سے پہرتی ہوئی فوج پر فیر کرنا شروع کیا مگر بہت احتیاط سے قریب نہ آتی تہی ۔ اس لڑائی مین انگریزی فوج کے میجر اٹکن اور کپتان فورڈ اور لفٹننٹ مون محیسر اور ال یک اور ہوسٹن اسٹوارٹ اور علاوہ انکے ایکسو پانچ سپاہی مارے گئے اور آٹہہ افسر اور قریب ایکسو بیس سپاہیون کے زخمی ہوئے ۔ تخمیناً دس بارہ ہزار عرب اس لڑائی مین شریک تہے اونہین سے ایک چوتہائی سے زیادہ مارے گئے چنانچہ چہہ ستلو تو اوس مقام پر شمار کئے گئے جہان مربع ہماری فوج کا اوٹہا تہا اور جس مقام پر دو نمبر گڈ ملے تہے وہان تو عربون کی لاشون کے تودے اوسیطرح لگے تہے جیسے مصریون کے ڈہیر جنرل بیکر کی شکست کی جگہہ پر لگے تہے ۔ قریب ان لاشون کے جنرل بیکر کے حبشی رجمنٹ کے سپاہیون کی ہڈیان تہین جو تین مہینہ قبل اسکے مارے گئے تہے چنانچہ اس جنگ مین بخوبی اوس شکست کا بدلا لیا گیا ۔ اس لڑائی مین کوئی قیدی نہین ہوا اسلئے کہ کسی دشمن کا اسیر کرنا اسوجہ سے محال تہا کہ جب تک کوئی مجروح عرب زندہ رہتا تہا وہ چپ چاپ پڑا رہتا اور نہ تو چلاتا نہ کراہتا بلکہ اسبات کا موقع دیکہتا تہا کہ جب کوئی سپاہی ہماری فوجکا اوسکے قریب [illegible]

دوبارہ توپون پہ قبضہ جو جنگ طماسی مین چہوٹ گیئن ہین

گولی یا نیزے سے مارے چنانچہ ہمارے فاتح سپاہیون کو اس مقام مین چلنا پہرنا مجروح سا ہیون مین چلنا پہرنا تہا۔ عثمان دغنا کے خیمہ
مین تین عربون نے ایک بحری سپاہی کو مار ڈالا۔ جنرل اسٹوارٹ کا مصاحب جسوقت ایک عرب کو پانی دینے لگا اوس نے کوشش کی کہ
جنرل مذکور کو گولی مارے۔ الغرض جو سپاہی ہمارا چند منٹ کے لئے بہی انکے ہاتہ لگ جاتا تہا اوسکو جیسا کہ الطیب کی لڑائی مین ہوا تہا تلوار
اور نیزون سے خوب زخمی کرتے اور بجز اس طریقہ کے اور کسی طرح اوسکی ساخت جسم کو ضرر نہ پہونچاتے تہے چند مجروح باغیون نے جو بعد ختم جنگ
سواقم مین لائے گئے تہے بیان کیا کہ عثمان دغنا خود بہی شروع جنگ مین طمانیت کے موجود تہا مگر جب اوس نے دیکہا کہ فوج اوسکی شکست
کہاتی جاتی ہے تو وہ پہاڑ پر کسی متبرک جگہہ مین چلا گیا کہ وہان اپنی فتح کی دعا کرے۔ حاصل کلام میدان جنگ کے قریب ضریبہ مین بڑی
ہی خراب وہ رات کٹی اس لئے کہ غمگین آوازون سے ہوا بہری ہوئی تہی پہلے تو زخمی انسان اور جانورون کا شور رہا بعد اسکے بندوقون
کے فیر ہونیکا غل ہوا یہہ بندوقین کشتون کے مدفن پر جو قریب خیمہ کے تہے چہوڑی جاتی تہین اسکے بعد عربون کا شور ہوا جو شب ماہ مین
صاف نظر آتی تہی چنانچہ یہہ عرب شب ماہ مین پہر پہر کر اپنے کشتون کو دیکہتے تہے اور نہایت ہی غمناک شور مچاتے تہے۔ رات بہر یہہ شور
وغل مچا رہا مگر صبح کو ایک دشمن بہی نظر نہ آیا اس لئے کہ قبل طلوع صبح کی سب منتشر ہو گئے تہے صبح کو عثمان دغنا کے خیمے بالکل جلا دئے
گئے۔ آٹہہ بجے صبح کو انگریزی فوج ضریبہ سے باہر نکلی اور جس مقام پر کہ گذشتہ شام کو پہونچے اوس سے آگے بڑہ کر ایک دوسرا
اور بڑا قریہ میلا۔ سوار ہمارے آگے تہے اور ایک مصری سپاہی جو شکست طوقار مین دشمنونکا اسیر ہو گیا تہا اور رات کو بہاگ
کر فوج مین پہونچ گیا تہا رہبری کرتا تہا یہہ گانون قریب دو میل کے فاصلہ اوس مقام سے تہا جہان تک کہ گذشتہ شام کو فوجین پہونچی تہین
اس قریہ کا نام طماسی تہا۔ بیحدار توپونکا بہت سا گولہ اور بارود اس مقام پر ہاتہہ آیا علاوہ اسکے اور بہت سا مال غنیمت
دستیاب ہوا اکثر انمین کئی چیزین بیکر پاشا کی شکست کے وقت لوٹی گئی تہین۔ ایک توپ اور چار گاڑیان بہی ملین اور بقرینہ
غالب باقی توپین باغیون نے دفن کر دی تہین۔ اوسوقت انجینیرون کو حکم ہوا کہ دشمن کے خیمہ کو جو کہ ایک میدان مین قریب دو میل
کے طول مین واقع تہا اور جسکے چارطرف نئے درخت کے خشک باڑہ تہی بالکل نیست و نابود کر دین۔ چنانچہ جہونپڑون مین اور کل
اسبابون مین بیسیون جگہہ سے آگ لگا دی گئی سرخ شعلے آگ کے بہت اونچے اٹہتے تہے اور اس مقام سے دور کے پہاڑون
کے درمیان مین جو منظر تہا وہ بالکل دہوین سے چہپ گیا تہا۔ میگزین مین آگ لگنے کا عجب تماشہ ہوا اس میگزین مین چہہ لاکہہ
رفل بندوقون کے کارتوس تہے جیسے بیکر پاشا کی شکست کے وقت باغیون نے لوٹا تہا علاوہ اسکے کرپ اور بیحدا توپونکا
بہت سا گولہ اور بارود تہا۔ جسوقت اس میگزین مین آگ لگی تو قریب آدہے گہنٹہ کے ایک گولہ اندازی کا طور رہا اور عجیب
کیفیت برپا ہی اور دوسری بقیہ جماعت عربون کی یہہ تماشا دیکہہ رہی تہی کہ کسطرح غیر قابل فتح عثمان دغنا کی ناموری کی چیزین
دہوان ہو ہو کر اور رہی ہین۔ الحاصل عربون نے کوئی مزاحمت نہ کی بجز اسکے کہ کبہی کبہی گولیان چلا یا کئے جس سے ایک سپاہی
کنگس رایل رایفلس کا زخمی ہوا۔ بعد اسکے کہ اس مقام کو ویران کر چکی فوج کو حکم سواقم واپس جانیکا ہوا چنانچہ فوج کو واپسی
کے وقت پہاڑون کے پار ہو کر بہت سی ریت کے ٹیلے اور سوکہی ہوئی ندیان ملین الغرض بیس منٹ چلنے کے بعد فوج ہماری اوس
مقام پر پہونچی جہان شب جنگ کو خیمہ زن ہوئی تہی اور اس مقام پر ہماری فوج کے میجر وجین گارڈی اور ڈولیون پر سوار کئے گئے
کہ سواقم ہو کر سویز کو روانہ کئے جائین۔ جنگ طماسی سے ہماری فوج عثمان دغنا کا جہنڈا اور توفیق پاشا کا وہ علم جو اوسکے اور
اوسکے شجاع ہمراہیون کی شکست کے وقت دشمنون نے چہین لیا تہا لائے۔ ۱۷ مارچ کو امیر البحر ہیوٹ نے ایک دوسرا
اشتہار بدین مضمون جاری کیا کہ مین سواقم کا انگریزی گورنر اور فوج اور ملک کا افسر عوام کو اطلاع دیتا ہون کہ جو کوئی اہل

باغی خونریز عثمان دغنا کو جس نے اپنے جھوٹھ کی وجہ سے الطیب اور طمانیب مین بہت سے اہل قبایل کا خون بہوایا ہے زندہ یا مردہ گرفتار کر کے لاویگا اوسکو پانچہزار ڈالر انعام دونگا۔ انگلستان کے فرقہ لبرل یعنی آزاد کو یہہ اشتہار نہایت ناگوار گذرا اور تین دن بعد بحکم گورنمنٹ یہہ اشتہار واپس لیا گیا جاسوسون کے بیان سے معلوم ہوا کہ عثمان دغنا کے ساتھ بہت کم آدمی رہ گئے ہین اور وہ روز اپنے خیمے کی جگہہ پہاڑون پر بدلا کرتا ہے تاکہ سوارون کو اوسکا پیچھا کرنا مشکل ہو۔ یہ بات بہی بیان کیجاتی تہی کہ وہ مقام طوکار سے رسد منگواتا ہے اوسی ملک کے چند نامہ برامیر البحر ہیوٹ کا اشتہار لیکر عثمان دغنا کے پاس بہیجے گئے اور یہہ لوگ دو دن تک اوسکے ہمراہ رہے اس اثنا مین ایک سو سے زیادہ زخمی باغی مر گئے۔ نامہ برون نے یہہ اشتہار چند شیخون کو دیا اور وہ لوگ اشتہار مذکور عثمان دغنا کے پاس لے گئے اور نامہ برون سے بیان کیا کہ اوسمین کوئی بات تمہارے واقفیت کے مناسب ہوگی تو عثمان تمسے کہیگا غرضکہ عثمان نے اوس اشتہار کو پڑہ کر جلا دیا اور کہا کہ انگریز گورنر پاپیشا نے مجہکو حکم ہتہیار کہول دینے کا تحریر کیا ہے۔ بعد ازان سب واقعات کی جنرل گراہم نے قصد مصمم کیا کہ پہر اس مرتبہ کوشش کیجائے کہ عثمان دغنا کو ایسی جگہہ پر گہیرلین جہان سے وہ بہاگ نہ سکے اور اسی قصد سے تاریخ ۲۵ مارچ کو معہ دو بریگیڈ پیدل فوج کے سواکم سے روانہ ہوا۔ ۱۱ میل یعنے ضریبہ بکینگ کوچ جہان قبل اسکے پہلا مقام کیا گیا تہا بہت سخت تہا۔ راستہ مین بہت سے لوگون نے مارا اور قریب ایک چوتہائی کے سپاہی پیچہے چہوٹ گئے اور پچہلا حصہ فوج کا بالکل شکست یافتہ معلوم ہوتا تہا پیچہے چہوٹنے کی یہہ وجہ معلوم ہوئی کہ سپاہیون نے قبل کوچ کے خوب کہا کہا لیا تہا اور پہر شراب بہی خوب پی لی تہی الغرض رات بہر آرام کرنے سے سپاہی ایسے درست ہوگئے کہ بجز قریب چہہ آدمیونکے بقیہ صبح کے وقت کام کے قابل ہوگئے شیخ مرغانی اور کسی قدر باشندے (جو ہمارے موافق تہے) فوج کے ہمراہ تہے۔ ۲۶ مارچ کی صبح کو جنرل گراہم نے جنرل اسٹوارٹ کو مع کل سوارون کے آگے روانہ کیا۔ سوارون کی فوج مین نمبر ۱۰ اور ۱۹ رسالہ ہزارس اور پیدل سپاہی جو سوار کردئے گئے اور ملکی مددگار شامل تہے۔ یہ فوج اس لئے پیشتر روانہ کی گئی دشمنون کے قیام گاہ اور اونکی تعداد کو دریافت کرے اور اونکو حکم دیا گیا تہا کہ جسوقت یہہ باتین دریافت ہوجائین تو بغیر لڑے ہوے واپس چلے آئین۔ اس فوج کو پانچ میل تک ریت کے میدان مین چلنا پڑا اس میدان مین کہین کہین ببول کے درخت تہے مگر جب دامن کوہ مین پہونچے تو وہان کی زمین تیز پتہر کے ٹکڑون سے بہری پائی اور اکثر گہوڑے اسوجہ سے لنگڑے ہوگئے۔ اس مقام مین ایک مخروطی ٹیکرے پر چند نشانات کے ذریعہ سے خبر دینے کے لئے اسٹیشن قایم کیا گیا اور فوج آگے بڑہی چنانچہ سامنے اور بازو پر فوج کی تہوڑی جماعت عربون کی نظر آئی جنمین اکثر پیدل تہے اور قریب چہہ آدمیون کے تیز سانڈنیون پر سوار تہے یہہ لوگ ہماری فوج کو دیکہہ کر الگ ہوگئے۔ چہہ شخص ملکی مددگارون مین آگے روانہ کئے گئے تاکہ عربون سے وہ لوگ جاکر کہین کہ انگریزون کو اونسے کوئی تکرار نہین ہے نہ اونکو کچہہ ستائینگے بشرطیکہ وہ لوگ ہی ہمپر بندوق نہ چلائین۔ اور اگر عثمان دغنا چلا آوے تو اوسکی بہی جان بخشی کی جائیگی مگر دشمنون کی جاسوس اون لوگون سے بہت دور ہوگئی اور اونکو یہہ موقع نہ ملا کہ اپنے پیام صلح کو اونسے چلا کر بہی کہہ سکین ہوشکہ پانچ میل اور چلنے کے بعد سوار ایک عمدہ موقع پر پہونچ گئے جو چارو طرف پہاڑون سے گہرا ہوا تہا بعض پہاڑ انمین کے تین یا چار ہزار فٹ بلند تہے ایک بلند پہاڑ پر جہان سے دشمنون کا قیام گاہ سفید پہاڑون کے قریب نظر آیا تہا دوسرا اسٹیشن خبر دینے کے لئے قایم کیا گیا یہہ مقام قریب دو میل کے فاصلہ پر تہا اور اسکے بعد طمانیب کے کنوئین

بندرگاہ سے داخل ہوتے وقت سواکن مین

اور چھپر نے تھے ان پہاڑون پر کئی میل تک پتھرون
کا ڈھیر مثل ہالینڈ کے کیارن⁎ کے تھا اور غالباً یہ سب
متوفی شخصون کی قبرین تھین - میجر چرم سایدہ مع سوڈانیون
کے قریب نصف میل کے گئے تاکہ عربون سے
بات چیت کرین مگر اون لوگون نے رینگٹن بندوقون کی
گولیون کی بوچھار سے انکا استقبال کیا جس سے کُل
امید اونکی مطیع ہونیکی ساقط ہوگئی - اسوقت ڈیڑہ بجا ہوگا
چنانچہ چند ہی منٹ بعد پیادہ جو سوار کردے گئے تھے
دشمنون سے سات سو گز کے فاصلہ پر پہونچ گئے اس
اثنا مین دشمن برابر بندوقین چلا رہے تھے مگر ان
پیادون نے بھی اونکی بندوقونکا خوب جواب دیا —
جس پہاڑ کی چوٹی پر کہ عرب بکثرت جمع تھے اوس پر بہت
تیزی سے گولیان چلائی گین اور بعض اونکین کے
گرتے ہوئے نظر آئے - الغرض عربون کے اور اون
پیادون کے درمیان مین جو سوار کردئے گئے تھے
تین بجے تک متفرق طور سے خوب لڑائی ہوتی رہی
تھوڑی دیر بعد عرب بہت کم دیکھائی دینے لگے مگر چٹانون
سے چھپ چھپ کر گولیان چلاتے رہے - جب دیکھ
بھال سے غرض تمام ہوگئی اوسوقت جنرل اسٹوارٹ
نے فوج کو واپس جانیکا حکم دیا چنانچہ جسوقت فوج
آہستہ آہستہ ہٹنے لگی تو عربون نے ان پر خوب
قہقہے مارے تاہم نہ تو وہ لوگ مقابل مین آنے پر
مستعد ہوئے نہ حملہ کیا اور باوجودیکہ وہ لوگ
بہت مستحکم جگہ پر تھے اس پر بھی پہلے کی طرح لڑنے
کے لئے آمادگی نہ ظاہر کرتے تھے الحاصل جنرل
اسٹوارٹ اون اسٹیشنون پر پہونچ گئے جو خبر
دینے کے لئے قایم کئے گئے تھے اور اس مقام
پر جنرل بولر سے ملاقات ہوئی جنرل بولر گارڈن
ہائلینڈرس اور آیرش فیوزیلیرس کی پلٹنون کو لیکر

⁎ ملک ہالینڈ کے پتھر کے ڈھیر
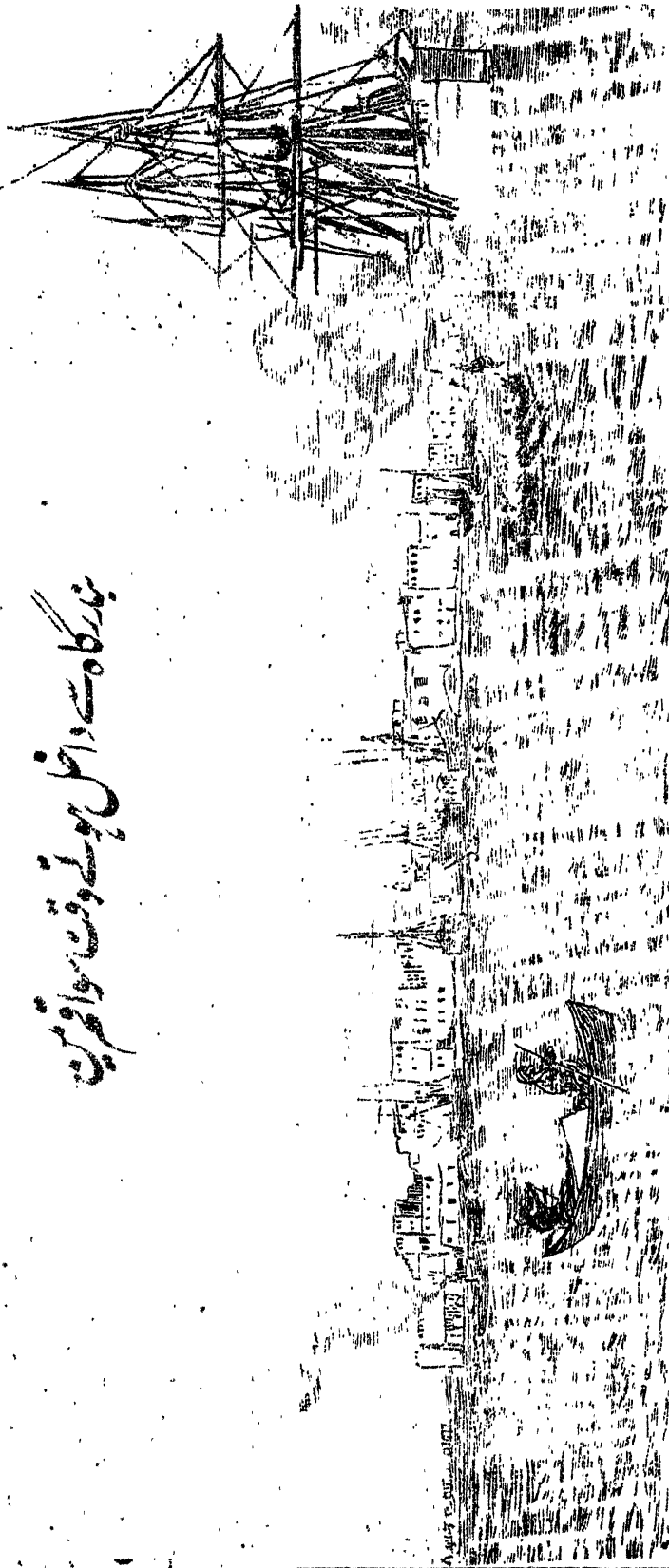
اس مقام پر پہونچ گئے تھے اور آگے کی خبر سنکر گراہم بی مع اپنے مصاحبین کے باہر نکلے اور بعد دوپہر کے حکم ہوا کہ پوری
فوج باستثناے یارک اور لین کینشر رجمنٹ اور مریض سپاہیون کے مع جملہ سامان ضروری کے جنرل بولر سنے
جا ملے۔ دوسرے روز صبح کو چند منٹ بعد افتاب نکلنے کے دشمن کے قیام گاہ کی طرف کوچ شروع ہوا۔ جنرل بولر کا
برگڈ سب سے آگے تھا۔ فوج کو جب یہہ یقین ہوگیا کہ عثمان دغنا قریب ہے تو یہہ لوگ نہایت بیقرار ہوے کہ جلدی اوسکا
کام تمام کرکے لڑائی ختم کردین۔ فوج ہماری ایک خشک ندی سے ہوکر وادی مین چلی تاکہ توپون کو پتھرون کے ٹکڑون پر
ہوکر گذرنا نہ پڑے۔ سوارون نے اپنے معمول کے مطابق چارو طرف دیکھہ بہال کرلی جیون جیون فوج آگے بڑہتی تھی ہر ہر
ٹیکرون پر جاسوس سوار یکایک نمودار ہوتے تھے الغرض چند منٹ بعد سات بجنے کے دشمنون سے مقابلہ ہوگیا۔
پیدل جو سوار کردے گئے تھے فوراً تیزی سے آگے بڑہے اور اپنی دور کی گولیون کی بوچھار سے باغیون کو ہٹا دیا۔ آخرکار
عرب ایک سلسلہ پر ٹھہر گئے جسکے دونو طرف سیدھے سیدھے پہاڑ تھے۔ چنانچہ چھوٹی توپین آگے لائی گئین اور اوسی
مقام پر نشانہ کرکے دو گولے چھوڑے گئے مگر چونکہ گولے بہت اونچے گئے اون لوگون کا کوئی نقصان نہ ہوا البتہ
دشمنون کے لئے اسقدر کافی تہا کہ وہ فوراً غایب ہوگئے بعد اسکے عرب قریب کے ٹیکرون سے دور ہی سے بندوق چلاتے
تھے اسوجہ سے کوئی نقصان نہوتا تہا۔ اب فوج ہماری قریہ طمانیب مین پہونچ گئی اور یہان عثمان دغنا کے حال ہی مین
قیام کرنیکی نشانات موجود تھے۔ بہت ایسے نشانات تھے جن سے معلوم ہوتا تہا کہ آدمی اور مویشی پہاڑون مین چلے
گئے ہین جہان اونکا پیچھا کرنا محال تہا اور چونکہ اب کوئی کارروائی نہین ہوسکتی تہی جنرل گراہم نے جھونپڑون مین آگ لگادینے
کا حکم دیا۔ سپاہی بہت خوشی سے اس کام مین مشغول ہوے اور ۱۵ منٹ مین سیکڑون جھونپڑے جلنے لگے اور انکے
شعلے اور دہوین نے عربون کو معلوم کرادیا کہ انگریزی فوج فی الواقع طمانیب مین داخل ہوگئی۔ اسوقت ایک بج گیا تہا اور
چونکہ عثمان دغنا کا پیچھا کرنا یا پکڑنا دونو محال تہا اسلئے جنرل گراہم نے سواقم جانے کا حکم فوج کو دیا چنانچہ فوراً ہی کوچ
ہونے لگا اور سوار اور پیادے اور بار برداری کے جانور وادی کیطرف سے ہوکر سمندر کو روانہ ہوے حاصل کلام یہہ لڑائی
جس کا اوپر ذکر ہوا اسطرح تمام ہوئی
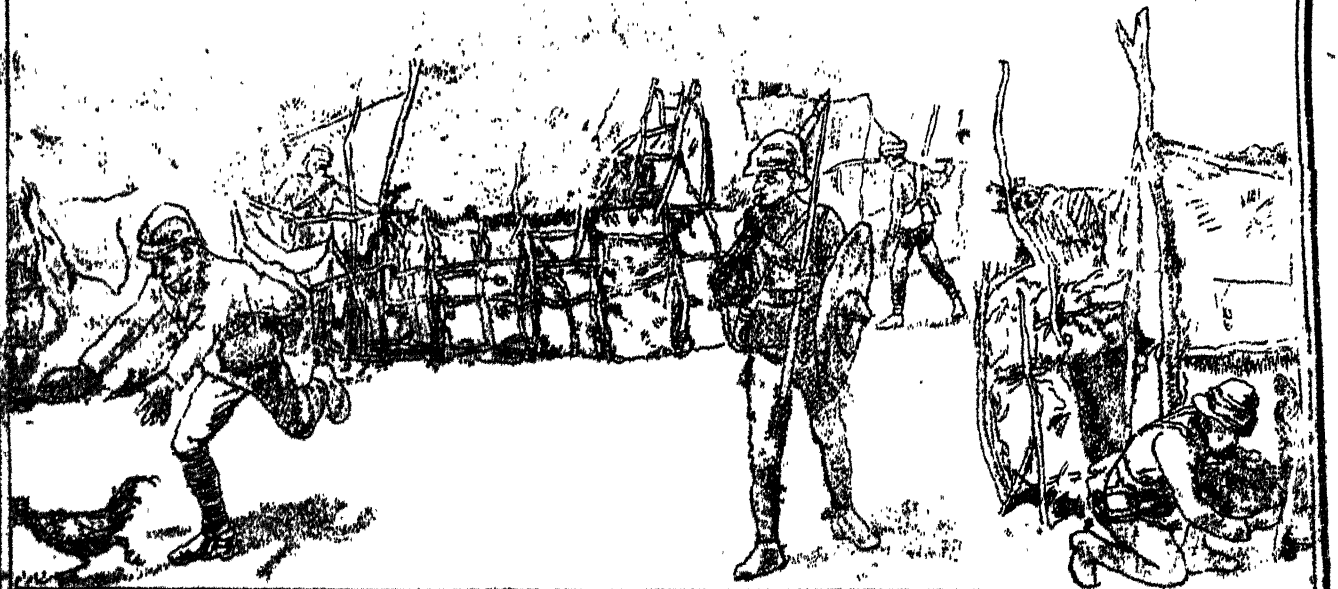
سواکن کی مورچہ بندیاں

باب دوازدہم

مشتمل بہ واقعات ذیل

باغیان گردو نواح سواکم کے شکست اور اونکا متفرق ہونا - امیر البحر ہیوٹ کا کسالا کی پناہ دہی کی گفتگو کرنیکو ابیسینیا (حبش) روانہ ہونا - جنرل گارڈن کا زبیر پاشا کے بھیجے جانیکی استدعا کرنا - بربر کا محصور ہونا اور کورسکو کے اوپر دھمکی - اسوان مین فوجون کا جمع ہونا - میجر کچنیر کی تفتیش اور بیرونی چوکیان - سلاتن بی اور صالح بی کا اطاعت قبول کرنا شیرگ مین مسٹر کڈنی کی گرفتاری - سیاہ کرتی والون کا سامنے آنا - بربر کا چھوٹنا - ابیسینیا (حبش) کے ساتھ مصالحہ - عنیا اور غداولیف کی اطاعت جناب سواکم - دوستدار عربون کا تنزلل اور نرکی بلٹن کی بغاوت مدیر ڈنگولا کا باغیون پر فتحیاب ہونا - حفاظت خارطوم - گارڈن کا مسلح بڑی جہازکی کارروائیان قات رسد - صورت حال کے بیان مین گارڈن کی طولانی تحریر - اسکا اظہار کہ مین خارطوم کو نہ چھوڑونگا گارڈن کی مخلصی کے لئے فوج جدید کو پارلیمنٹ کا تین لاکھ پونڈ منظور کرنا - لارڈ ولسلی کا سپہ سالار اعلی اس فوج کا مقرر ہونا - فوجی تیاریان - لارڈ ولسلی اور لارڈ نارتھ بروک کا مصر روانہ ہونا - گارڈن کا ایک فتح عظیم حاصل کرنا - عربون کی فوجی چھاؤنی پر قبضہ کرنا اور سپہ سالار کا قتل ہونا -

الطیب اور طمائی کی بے نتیجہ فتوحات کی بعد فوجون کے چلے آنے نے فوراً ہمارے طرف اور باشندگان ملک کو آزردہ اور مہدی کے ساتھیون کو شوخ چشم کردیا گو اشخاص آخر الذکر کو شکست ہوئی مگر کسیطرح اور نیز فتح حاصل نہ ہوئی اس لئے کہ ابھی جنرل گراہم اور فوج یسٹر نامی جہاز پر سوار بھی نہ ہونے پائے تھے کہ ان لوگون نے سیر سے چند میل باہر ہماری طرف دار باشندون پر حملہ کیا اور اونکی بہت سے اونٹ پکڑ لئے گئے اور ہندوب اور طمانیب کے کنوون کے اردگرد اس غرض سے مسلح ہو کر جمع ہوگئے کہ ہماری طرفدار قبیلون کو پانی سے محروم رکھین - محمد علی قبیلہ فدلاب کا شیخ جس نے قبل اسکے سنکات کے مصیبت مین اظہار ہماری ارادت کا کیا تھا باغیون کے مقابلہ کیلئے عاجلانہ تدبیرین عمل مین لایا اور ۱۱ - اپریل کو قلیل فوج جو قلعہ سواکم مین جنرل گراہم کی روانگی کے بعد رہ گئی تھی - جنرل کرسایڈ کی مصری فوج اوسکی کمک کو پہونچی علاوہ اسکے برطانیہ اور رنجر جہاز جو بندرگاہ مین لنگر ڈالے ہوے تھے جنگ کے لیے درست کئے گئے اور اونکی اس لئے تیاریان کی گئین کہ اگر حملہ ہوا تو جہازی اور نیلی کرتی والے سپاہی خشکی مین اوتار دئے جائینگے - ادہر دوسری اپریل کو امیر البحر ہیوٹ جو ہالنس پادشاہ حبش کے ساتھ کسالا اور جنوب خارطوم کے دوسرے قلعجات زیر محاصرہ کی خلاصی کے لئے بات چیت کرنیکو مسووا کی طرف روانہ ہو چکے تھے - اس لایق افسر نے (جو ۱۸۷۸ء مین تیسرے درجہ کا امیر البحر مقرر ہوا تھا) چوالیس ہی سال کی عمر مین دنیا کے مختلف حصون مین بڑے بڑے کارہائے نمایان کئے تھے - امیر مذکور نے اپنی نمودار بہادریون سے جبکا ظہور سباسٹپول اور انکرمان کی لڑائی مین ہوا تھا نہایت معزز تمغہ وکٹوریا کراس کا حاصل کیا اور جنگ اشانٹی مین شریک ہونے کی وجہ سے جسمین امیر مذکور اموفل کی لڑائی اور کوماسی کے قبضہ مین بحری پلٹن کا سپہ سالار تھا خطاب نائٹ آف باتھ کا پایا تھا - جسوقت کہ امیر براہ مسووا حبش کیطرف روانہ ہوا تھا کسالا کی حالت نہایت نازک ہوتی جاتی تھی - ہدندوا قبیلہ کے لوگ شہر کا محاصرہ کر رہے تھے اور باشی بزوق جو قلعہ والون کے ایک

ای راڈمرل سر ڈبلو ہیوٹ

جزو سے منحرف ہوتے جاتے تھے اور وہان کا حاکم برابر انگریزون کی غلامی کے لئے ہاتھ پاؤن مارتا تھا۔ امیر البحر مُسوّی ہیو تخیتے ہی نہ پائے تھے کہ اوسکے پہلے ہی ٹیلیگراف کے تارون کو باغیون نے کاٹ ڈالا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ دشمنون نے کسالا کا محاصرہ کرلیا ہے الغرض جس زمانہ مین کہ سر ولیم ہیوٹ میسن نے حاکم مسوا اور دوسو باشی بوزوق محافظون کے ساتھہ عادوا کی طرف جہان شاہ جوہانس اوسکی آمد کا منتظر تھا بڑہ رہے تھے زیر پاشا کے پاس جو خارطوم کا ایرانا بردہ فروش تھا۔ اوس زمانہ مین حکام مصر نے قاہرہ مین روک رکہا تھا جنرل گارڈن کا ایک مراسلہ پہونچا جسمین اوسکا تقرہ بعہدہ معین حاکم سوڈان مندرج تھا۔ جنرل گارڈن نے نہایت معتمدانہ لہجہ مین لکہا تھا کہ تم بربر مین اکثر مجہے مشورہ دو اور اگر ممکن ہوگا تو مین دو خالی جہاز ہمارے واسطے بہیجونگا اور تم اون جہازون پر جو بربر مین موجود ہین فوج کے محافظت کے لئے آہنی فصیلین بناؤگے اور قبیلہ گیلان سے جتنے شخصون کو لے سکو لے لو اور برابر جنگ جنگ و پیکار کرو مگر یہ کو ظاہر نکرو۔ انتہی قولہٗ۔ زیر اس عہدہ کے قبول کرنے پر مائل نہ ہوا یا شاید وہ اسکا مجاز نہو اس لئے کہ سر الیون بیرنگ نے جنرل گارڈن کو پہلے ہی مطلع کردیا تھا کہ انسانی گوشت اور استخوان کے پرانے تاجر کو کسیطرح خارطوم جانیکی اجازت نہ دیجائیگی باینہمہ اوسکی وہان جانیکی درخواست برابر اور بہ اصرار کیجاتی تہی۔ کرنیل استوارٹ نے بہی اپنے افسر اعلی گارڈن کی تائید مین درخواست کی اور مسٹر پاور تی بہی لکہا کہ بغیر زبیر کے باغیون کا زیر کرنا غیر ممکن ہے۔ جس زمانہ مین کہ جنرل گارڈن اپنے قدیم دشمن کی تقرری کی استدعا کر رہے تہے اوسی زمانہ مین اونہون نے اپنی اور خارطوم کی حالت کے متعلق کچہہ خبرین بہیجی تہین۔ اور مسٹر سامول بیکر کے ایک خط مورخہ ۸۔ اپریل مین اونہون نے تذکرہ کیا تہا کہ میرے پاس پانچ مہینہ کی رسد مہیا ہوگئی ہے لیکن پانچ سو مسلح اور دو ہزار غیر مسلح عربون نے مجہے گہیر رکہا ہے۔ اسی تاریخ کو گارڈن کے پاس سر الیون بیرنگ کا ایک مراسلہ بدین مضمون پہونچا تہا کہ بربر کی راہ صاف کرنے کے لئے فوج بہیجنے کا ارادہ برٹش گورنمنٹ کا نہین ہے لیکن اوس راہ کے صاف کرنے کے لئے عربون کے ساتھہ معاملہ ہو رہا ہے۔ گارڈن نے بہت ٹہیک کہا کہ گورنمنٹ نے اس معاملہ کا بہت کم وزن سمجہا یا کچہہ بہی قابل وقعت اسے نہ سمجہا چنانچہ اوسنے یہہ تجویز کی تہی کہ اگر انگریزی فوج آنے سے قاصر رہے تو ترکی فوج یہا بہیجی جائے۔ جنرل گارڈن نے مسٹر سامول بیکر سے دریافت کیا تہا کہ کیا آپ خیال کرتے ہین کہ اگر انگلستان اور ممالک متحدہ کے کڑوڑ پتی لوگون سے درخواست کیجائے تو دو لاکہہ پونڈ نہ مل سکیگا جسکے ذریعہ سے ممکن ہے کہ آپ سلطان روم کی اجازت حاصل کرکے دو یا تین ہزار قواعد دان سپاہی ہمین عاریتہً دین کہ وہ بربر پہنچے جائین

او سالی سپاہیون کے ذریعہ سے ہم نہ صرف خارطوم ہی کے معاملات کو طے کرینگے بلکہ مہدی کاذب کا جھگڑا بھی پاک کردینگے
جسکی شکست اور فتح سے ضرور سلطان کو بھی تعلق ہے - ۱۶- اپریل کو یعنی مراسلہ مذکور الصدر کی روانگی کے ایک
ہفتہ بعد جنرل گارڈن نے اس مرتبہ سر ایولن بیرنگ کے نام تاربرقی اس مضمون کی بھیجی کہ آپ یہان بربر کو کوئی فوج
کمک کے لئے نہ بھیجنے کا ارادہ ظاہر کرتے ہین اور مجھے زبیر کے دینے سے انکار کرتے ہین لیکن مین اپنے کو باعتبار حالات
موجودہ کاربند ہونے مین آزاد خیال کرتا ہون اور جتنے دنون تک مجھسے ہوسکیگا یہان مقابلہ کرونگا اور اگر مین بغاوت کو
فرو کرسکونگا تو ایسا ہی کرونگا لیکن اگر مجھسے یہہ نہو سکیگا تو خط استوا کیطرف پلٹ جاؤنگا اور آپ کے لئے سنار اور کسالا
اور بربرا اور ڈنگولا کے محصورین کو بے پناہ اور مددگار چھوڑ دینے کی ایسی بدنامی چھوڑ جاؤنگا جو مٹائے نہ مٹے گی اور آخرکار
آپ بڑی دقتون کے ساتھ مہدی کو زیر کرنے پر مجبور ہونگے بشرطیکہ مصر مین امن قایم رکھنا چاہین گے - کانگو واپس جانیکی
تدبیر جسکا ذکر گارڈن نے اس مراسلہ مین کیا ہے ایسی تھی کہ خارطوم کی محافظ فوج کے لئے اگر وہ بے مددگار وہان رہتے تو صرف
یہی ایک صورت سفر کی رہ گئی تھی - ان لوگون نے یہہ بھی کوشش کی تھی کہ باغیون کی فوج سے ہو کر جہاز کو بربر کیطرف
نکال لیجائین مگر دشمن ایسے سخت گولہ بازی کر رہے تھے کہ ۱۶- اپریل کو مجبورانہ جہاز کو پلٹ آنا پڑا - مسٹر پاور لکھتے ہین کہ وہ
باغیون کی فوج کثیر کا مرکز تھا - دشمنون کے خیمے صاف دکھائی دیتے تھے اور محل پر علی الاتصال وہ لوگ گولیان چلاتے تھے -
اور دوسری طرف یہہ حال تھا کہ جو میدان قلعہ کے روبرو واقع تھا وسمین اس نظر سے سرنگ کھودی گئی کہ پیش قدمی کی صورت
مین مقابلہ کے لئے کام دے اور عمدرمان پر جو ایک حملہ ہوا تھا وہ کامیابی کے ساتھ روکا گیا تھا - باوجود اسکے اس خبر نے
دل ہلا دیا کہ بیچارا تو پچیون کا مصالحہ کم ہوتا جاتا ہے - الغرض اسوقت بربر کو پلٹ جانا ہی غیر ممکن نہ تھا بلکہ خود بربر کی حالت
بھی سب کی نگاہون مین تھی چنانچہ وہان کے خلیفہ یا گورنر حسین پاشا نے ۲۰- اپریل کو تار دیا کہ یہان کے باشندون کے
تیور مخالف نظر آتے ہین اور تھوڑی ہی مدت مین شہر کو باغی ہر چہار طرف سے محصور کرلین گے - اس خبر کے لحاظ سے
دار السفارہ انگریزی واقع قاہرہ مین ایک مجلس شوری منعقد ہوئی اور سر ایولین بیرنگ اور سر ایولین اُوڈ اور
مسٹر ایجرٹن نے سفارش کی کہ اوس مصیبت زدہ اور خطرناک شہر کی مدد کے لئے ایک کمک انگریزی اور مصری فوجون
سے مرکب روانہ کیجائے - ۲۵- اپریل کو مسٹر کُزّی انگریزی ایجنٹ مقیم بربر نے وہان سے اطلاع دی کہ اس شہر کے
حالت مایوسانہ اور دل شکن ہے اور خلیفہ نے دوسرا تار بھیجا جسمین اوس نے دریاے نیل کے دونو کنارون کی
طرف کھجور کے لانبے اور ببول کے سایہ دار درختون کے درمیان مین جنسے وہ شہر گھرا ہے باغیون کے بڑھے آنے
کی کیفیت تحریر کی تھی - اسوقت خارطوم کو تار یا خطوط کا بھیجنا غیر ممکن ہوگیا تھا اس لئے کہ باغیون کی فوج سے ہو کر نکلنا
کوئی ذریعہ نہ تھا اور اسوجہ سے قاصد مجبورانہ پلٹ کر چلے آتے تھے - ۲۸- اپریل کو مسٹر کُزّی نے اطلاع دی کہ مین بربر
سے کرسکو جاتا ہون اور مہدی کے ساتھیون نے شہر کے دکھن اور پورب طرف کے گھرون مین گھسنا شروع کردیا
ہے - حسین پاشا خلیفہ قلعہ مین محصور ہے اور یہہ افواہ مشہور تھی کہ باغی بربر کے حملہ پر قناعت نکر کے مال غنیمت کی
طمع سے اسوان پر بھی حملہ کا ارادہ رکھتے ہین کرسکو مین جسکی نسبت گمان تھا کہ باغی جاتے ہوئے اوسپر حملہ کرینگے ایسی
ہل چل مچی کہ ہزارون آدمی ادھر کی طرف بھاگ گئے شندی کے فراریون کی پشت (جنکو عربون نے اوسوقت تہ تیغ کیا جب
جہاز ابیالا تامی اونکا ساحل بربریت سے ٹکرا گیا تھا کرسکو کے فراری زیادہ تر خوش نصیب تھے کہ آخرکار سب کے سب صحیح

مسوّا دوسرے جزیرہ سے جس سے بلند راہ نظر آتی ہے

اور سالم اسوان مین پہونچے ۔ معاملات سوڈان کی نازک حالتون نے اب جاکر سلطنت برطانیہ کو اوسکے فرائض کا کچھ خیال دلایا ۔ چنانچہ ۲۳ اپریل کو ارل گرانوایل نے مسٹر ایجرٹن مقیم قاہرہ کو تار دیا اور اوسمین یہ ہدایت کی کہ تم الفاظ مصطلحہ مین گارڈن کو تار دو اور اونسے پوچھو کہ خاصکر تمہارے نکال لانیکو کسقدر فوج چاہئے اور اوسکی تعداد اور نوعیت کیا ہو خارطوم پہونچنے کی راہ کونسی ہی اور کارروائی کا وقت کونسا ہو ۔ اور اسطرف اوایل ماہ مئی مین مستعدی کے ساتھہ انگلستان مین جنگی کارروایان شروع ہوین ۔ اور اوسی مہینہ کی دسوین تاریخ کو حکام فوجی مقیم قاہرہ کے پاس یہہ اطلاع پہونچی کہ دار السلطنت سوڈان کی مخلصی کے لئے اکتوبر مین ایک کمک بھیجنے کی تیاری کرو چنانچہ بارہ ہزار اونٹونکی خریداری اور کوچ پر تیار رہنے کا حکم دیا گیا ۔ گو خارطوم جو زیر حفاظت جنرل گارڈن تھا اوسکی ایسی حالت تھی کہ موسم خزان تک اور مدد فوجی پہونچنے تک محفوظ رہتا مگر بربر اور ڈنگولہ کی ایسی حالت نہ تھی چنانچہ اس خیال سے کہ ان شہرون پر باغی قبضہ نہ کرلین سلطنت مصری فوراً ایک ہزار چار سو سپاہی اسوان کو بھیجے ۔ ڈنگولا بھی قابل توجہ تھا اس لئے کہ ۱۲ مئی کو مدیر محمد حسین خلیفہ عبابدہ اور بشاری قبیلون کے شیخ نے تار دیا کہ یہان کے باشندون مین بڑی ہل چل پڑی ہوئی ہے اور میرے پاس صرف چار کمپنیان سپاہیون کی اور دو سو باسی بزوق ہین ۔ درخواست مدد کے جواب مین شیخ مذکور کو اطلاع دی گئی کہ تمکو کوئی مدد نہ بھیجی جائیگی اور اگر تم اور تمہاری فوج باغیون کا مقابلہ کرنے کے قابل نہ ہو تو ہم لوگ شہر چھوڑ دو مدیر نے (جسنے بعد کو اوس مہم کے متعلق جو گارڈن کی مخلصی کے لئے کی تھی بڑا نام کیا) دلیرانہ طور سے شہر کے چھوڑ دینے اور چلے آنے سے انکار کیا اور دوبارہ مدد کی درخواست کی اور یہہ ظاہر کیا کہ اگر میری درخواست منظور ہوئی تو مین کل باغی صوبول کو فتح کر لونگا ۔ حاصل کلام ۱۶ مئی کو مصری فوج کی ایک پلٹن بماتحتی کرنیل ٹروٹر اور دیگر ماتحت افسران انگریزی کے دو دکشتیں اور بجری پر اسوان سے وادی خلفا کو روانہ کئے گئے کہ ڈنگولا مین مدیر کی فوج کو مدد دین ۔ اس زمانہ مین تعداد کثیر فوجون کی اسوان مین جمع ہوگئی تھی اور اس مقام پر کل جنگی کارروائیان شامل ہو گئی تھین بڑی حیرت تو یہہ ہے کہ اس دلکش شہر سے تھوڑی دور مشہور جزیرہ الفنٹیان کے معابدات مین دریاے نیل کے داہنے کنارہ پر مصر مین سلطنت روم کی اخیر سرحد پر حکام قاہرہ بہت کم اختیارات عمل مین لاتے تھے ۔

میجر اچہ اچہ کچینر انجینیر شاہی

الغرض کروسکو اور ڈنگولا کے مہم کی روانگی کے لئے اصل مقام اسوان قرار پایا اور چند ہی روز بعد روانہ ہوئے کرنیل ٹروٹر اور مصری
سپاہیون کے وادی خلفا کیطرف جہان انلوگون نے باشی بزوق سپاہیون کو قلعہ سے نکالدیا اور کل ہتہیار اور جنگی سامانون پر
اونکے قبضہ کرلیا میجر اچہر اچہ کچینر دشمنون کی دیکہہ بہال کے لئے کروسکو کیطرف روانہ ہوے - یہہ لایق افسر جس نے محاربہ سوڈان
مین ایسی کارآمد خدمت کی ۱۸۵۰ع مین پیدا ہوا اور اوائل ۱۸۷۱ع مین رایل انجنیرس یعنی شاہی انجنیری کا کمیشن حاصل کیا مصر
کے بحر لون سے قبل یہہ شخص مغربی فلسطین کی تحقیقاتانہ پیمایش مین شریک ہوا تہا اور صحراے کروسکو کی تحقیقات کے لئے جو اصل مین
اوسیکی سپرد تہا یہہ شخص نہایت مناسب اور موضوع تہا - اوایل مئی مین اپنی تقرری کے بعد اس نے تین ہی ہفتہ بعد دو ہزار عرب
بہرتی کر لئے اور طوفان بغاوت کے روکنے کی نظر سے بحر احمر تک بیرونی چوکیون کا سلسلہ قایم کرلیا - بہرحال اگر بغاوت سوڈان
کی شمالی حدود کیطرف روکے گئے تہے تو مہدی کے ساتہیون نے جنوب مین بہت سی کامیابیان حاصل کرلی تہین - ۱۶
مئی کو اسوان مین یہہ خبر مشہور ہوئی کہ سلاٹن بے جو خدیو مصر کیطرف سے دارفور مین الفشیر کے قلعہ کا حاکم تہا اپریل کے
اوایل مین اطاعت قبول کرنے پر مجبور کیا گیا اور ۲۷ مئی کو اوس بدبخت حاکم کا خط ملا جس مین اوس نے تحریر کیا تہا کہ دو برس تک
باغیون سے مقابلہ کرنے اور رسد اور سامان جنگ کے ختم ہوجانیکے بعد مین آخر کار تانبے کی گولیان ڈہالنے پر مجبور ہوا جسکا
دشمنون پر کچہہ اثر نہ ہوا - اور بے سود مدد کا انتظار کرکے جسکے لئے مین نے بار بار درخواست کی آخر کار زیادہ تر خونریزی سے
احتراز کرکے دشمنون کی اطاعت قبول کرلی علاوہ برین الفشیر کے قبضہ سے نکل جانیکے بعد ہی مسلمیہ بہی جو نیل اسود پر
واقع ہے قبضہ سے جاتا رہا اور ضالیح بی وہان کے حاکم نے پچاس کشتیان رسد اور ستر صندوق کارتوس اور دو ہزار
بیس بندوقین اور ایک دوخانی جہاز محمد علی نامی دشمن کے حوالہ کردیا جسوقت یہہ خبر پہونچی تہی بربر کے ایک فراری نے
مسٹر گزی کی شہر مین کروسکو جاتے ہوئے گرفتار ہونیکی خبر پہونچائی - شیخ حسین خلیفہ بربر کے بہتیجے یا بہانجے کو جو جانے
مین انگریزی ایجنٹ کا ساتہی تہا آگے جانیکی دشمنون سے اجازت ملگئی لیکن خود مسٹر گزی کردفان بہیجے گئے جہان جان
بچانے کے لئے اونہین مسلمان بننا اور مہدی کے مرسل من اللہ ہونے پر ایمان لانا پڑا - اسی اثنا مین بڑی مستعدی کے ساتہ
خرطوم کی حفاظت ہورہی تہی - ۲۸ اپریل کو مسٹر پاور نے تحریر کیا کہ کل اور آج باغی سامنے کے ایک گانون
مین اتر آئے اور محل پر سخت گولہ باری کی اور ہملوگون نے اونکا خوب جواب توپ اور بندوقون سے دیا اور دونون مواقع پر عرب
بہت جلد پسپا ہوگئے - ہماری طرف کچہہ نقصان نہوا - شہر کا محاصرہ شروع ہونے سے پہلے شہر کے باشندے
باغیون سے جاملے جس سے کل شہر خس و خاشاک کی طرح دفع ہوگئے - جنرل گارڈن غربا کو قوت شبا روزی دیا کرتے ہین
کہانے کی چیزین بہت ہی گران ہین ہمارے پاس چار مہینہ تک کا غلہ اور بسکٹ موجود ہے جنرل گارڈن نے نوٹ جاری کئے ہین
اسلئے کہ خزانہ ابہی تک بربر مین ہے - سوداگر اونکو روپے کے بدلہ مین قبول کرتے ہین اور سپاہیونکا کل بقایا اسطرح سے
ادا کیا جائیگا - جنرل گارڈن نے باغیون کے غلامون کے پاس اپنے جاسوس بہیجے ہین کہ اگر وہ لوگ اپنے آقاؤن کو چہوڑ دین
اور یہان چلے آئین تو آزاد کردئے جائینگے سید محمد عثمان باشندہ کسالا کے پاس سے جو ملک کا ایک امیر اور مسلمانان سوڈان
کا سردار ہے ایک قاصد خط لیکر یہان آیا ہے سید نے تحریر کیا ہے کہ مین نے کسالا کے اطراف مین باغیون کو شکست
دی ہے اور جنرل گارڈن کو لکہا ہے کہ آپ مطمئن رہین مین اپنے کل آدمیون کے ساتہہ آپ کی مدد کو پہونچونگا - سید مذکور
کی ایسی وقعت کیجاتی ہے کہ باغیون نے اوس قاصد کے روکنے کی جو خط لا رہا تہا جرات نکی - شہر کی حفاظت کے

بارہ مین مسٹر پاور نے تحریر کیا تہا کہ رانغ یا اور ٹوٹے ہوے شیشے اور تار کے اولجہاو اور خاردار گوکہرو کے علاوہ تین قطار تار پیڈو کے لیمئون کی گرد سرنگین تہین - چنانچہ ان سب چیزون کے سبب سے ہر ایک حملے مین عربون کی بہت سی جانین ضایع ہوئین اور مزید بران کرنیل اسٹوارٹ نے اپنی باشان گولہ اندازی سے باغیون کو روک دیا اور ۲ مئی بیس پونڈ والی توپ کے خوب نشانہ کے ہوئے گولون سے کرنیل نے دشمنون کو اونکی اصلی قیام گاہ سے باہر کر دیا لیکن تین ہفتہ بعد خوبی قسمت سے محل کے توپخانہ کی توپ چلاتے ہوے باغیون کے گولے سے کرنیل مذکور زخمی ہو کر کچہہ عرصہ تک بیکار ہو گئے - محاصرہ کے زمانہ مین جسطرح سے لوگ خارطوم مین روزانہ زندگی بسر کرتے تہے اوسکا دلکش بیان اوس مصری سپاہی کے قبضہ سے ہمکو معلوم ہوا ہے جسکی طرف ہم اپنے اشارہ کر چکے ہین - اس سپاہی نے حکایت مذکور ڈیلی نیوز (اخبار) کے جنگی نامہ نگار مقیم کورٹی کو ان سے بیان کیا تہا کہ تم ہماری روزمرہ کی زندگانی خارطوم کا حال سننا شاید پسند کروگے واضح ہو کہ ہر ایکدن خارطوم مین روز گذشتہ کی طرح تہا اور روز گذشتہ اور موجودہ اور روز آیندہ یکسان تہا اس سبب سے مین اتنی واقعات کو اوس ترتیب بیان نہین کر سکتا ہون جس ترتیب سے اونکا وقوع ہوا اور کون کہہ سکتا ہے اس نے کہ رات اور دن لوٹ کی اور ہم زندگی گذارتا تہا ہملوگون کی مثال کتون کے سے تہی کہ جو بہیڑیے یا چرخ سے بہیڑ اور بکریون کی رکہوالی کرتے ہین لیکن ہملوگ بد دل نہ تہے - جنرل گارڈن ہملوگون سے یہی کہا کرتے تہے کہ صبر کرو انگریز چلے آرہے ہین اور چلے آتے ہین - خدا ہماری حفاظت کر رہا ہے جنرل نیک آدمی تہے اور وہ کہا کرتے تہے کہ میرا ایمان خدا کی طرف سے نہ کبہی برگشتہ ہوگا - اور نہ تمہارے ایمان کو برگشتہ ہونے دونگا صبح کے وقت سویرے جنرل گارڈن کے روبرو فوجی باجا بجتا تہا جسوقت وہ اوس رومی سائبان مین جو تمہین یاد ہوگا کہ دیوار قلعہ کے پاس سڑک کے اوسپار دریاے نیل کے اوپر واقع ہے بیٹہا کرتے تہے اور اوسی مقام پر قہوہ پیتے تہے پہر اسکے بعد وہ محل کے پہلے منزل کے کمرہ مین اوسدن کا کام شروع کرتے تہے اوسوقت بہت سے عہدہ دار اونکی ملاقات کو آتے تہے منجملہ اونکے یہہ لوگ بہی یعنی بڑے یورپین ڈاکٹر اور سیکوبی مسٹر اور آسٹریا اور فرانس کی کونسل جارجیو ڈیمٹریو (ڈاکٹر) اور مدیر مدیریتہ اور علی جیلب وکیل محمد عبداللہ تہے چنانچہ یہ شخص آخر [illegible] دم تک رہا اور دوسرے لوگ گارڈن کے ساتہ قتل ہوے - پہر قصاب اور نان پزون کے سردار آتے تہے [illegible] ایک عورت [illegible] نیوبہ نامی آیا کرتی تہی - یہہ عورت بڑی مالدار تہی اور مدیریہ مین ساٹہہ یا ستر ہزار ڈالر کے قریب گار [illegible] کی حکایت یا [illegible] تہی نوٹ کے ذریعہ سے گورنمنٹ کو قرض دیا کرتی تہی - یہہ عورت بہت سی دوکان جنکی اور بازارون کی مالک [illegible] تہی مصر کی رہنے والی اور حاجی محمد تجار کی زوجہ تہی - سلیمان عشیہ بہی جو خارطوم کا ایک بہت بڑا تاجر تہا گورنمنٹ کو روپیے قرض دیا کرتا تہا اور بازار کے صدر اول مین اوسکی دوکان تہی بعد اسکے دوپہر کو گارڈن یا ناشتہ کرتے تہے - دوپہر کے بعد پہر کام شروع ہوتا تہا اور شام کے وقت گہوڑے پر سوار ہو کر کہائی کے کنارہ کنارہ نیل ابیض سے نیل اسود تک جاتے تہے - دشمن ہمیشہ سخت گولہ باری کیا کرتے تہے اور اتفاق سے روزمرہ لوگ اوسکے نشانہ ہوا کرتے تہے - سپاہی شب و روز کہائیون کی حفاظت کیا کرتے تہے اور کہائیون پر چار توپین تہین جنمین سے دو کا رخ بحر ابیض کی طرف تہا اور ایک کا رخ آہنی دروازہ سے مقرہ کی جانب اور ایک کا بردی نامی ایک قریہ کی طرف تہا جسکو گروہ جیسا کہ تم ذکر کرتے ہو جو خارطوم مین غربا کے محلون مین ہتا تہا اوسے گارڈن نے سپاہی بنا لیا تہا - تمام لوگ ہتہیار باندہنے پر مجبور کئے گئے تہے اور قواعددان سپاہیون کو باجرہ یا جوار کی معین خوراک اور دوسرون کو سرکاری بیسکٹ ملتی تہی جیسا کہ طوفان عظیم کے وقت ہوا تہا اور جیسا کہ یوم الآخرہ کو ہوگا اور جیسا کہ اکثر بڑے شہرون مین دنیا کے ہوا ہے جبکہ دشمنون

نے باہر سے یورش کی ہے کہ لوگ اندر شہر کے خرید او فروخت کرتے اور شادی بیاہ کی رسمیں بجا لاتے بلکہ شادی مین معمولی خوشیان بہی مناتے تہے ۔ مگر افسوس کہ دولہن بہت جلد لونڈی ہو کر بکنے والی تہی ۔ ناشناز اللہ یہہ اونکی قسمت تہی ۔ آگ کے چارون طرف ویسا ہی مجمع تہا جو تمہین یاد ہوگا کہ تمنے ناچنے والیون کو طنبورہ کے ساتہہ بیچ مین ناچتے دیکہا ہے تقریبات کے جلسے اور دعوتین شب کو ہوا کرتی ہین سوڈانی حقیقتہً شاد دل ہین گو اونپر کیسا ہی ابر مصیبت چہایا ہو ۔ تمنے خیال کیا ہوگا کہ کوئی بات اسکے خلاف نہ ہوتی تہی یہہ صحیح ہے کہ وہ لوگ یقین کرتے تہے کہ انگریزی فوج آتی ہے ہمارے پاس اسوقت تمبا کو اور جوتے موجود تہے ۔ جب کام سے فراغت ہوتی تو ہم حسب معمول بازارون مین ٹہلا کرتے تہے بعض چوسر کہیلتے تہے اور بعض لوگ میرسا پیتے تہے اور جوان لوگ جوان عورتون کو لبہانیکے لئے بن ٹہنکر بغل کے نیچے بیدکی چہڑی اور منہ مین بڑے داب کر نکلتے تہے ۔ لین دین ہوتا تہا مکانات خرید او فروخت ہوتی تہی جیسے یہہ معلوم ہوتا تہا کہ ان باتون کا خاتمہ تہا ہی نہین ۔ مین نے سنا ہے کہ محاصرہ کے وقت بڑے بڑے شہرون مین بہی ایسا ہی ہوا ہے مجہسے ایک یہودی نے کہا تہا کہ اوسکے شہر عظیم الشان شام مین بہی ایسا ہی ہوا تہا ۔ اگر مین اس امر کی تصریح اور بیان مین طوالت کرون تو مجہے الزام نہ دیجیگا کیونکہ مین اور آدمی ہون ۔ کیا میری بیوی اور بچے ضایع نہ ہوے ۔ جوان عورتین چوٹیان گوندہتی تہین اور گہین سے بالون کو چکنا کرتی تہین اور اپنے گلے اور پانون اور ہاتہون کو سونے کی زنجیر اور سیپ کے زیورون سے اراستہ کرتی تہین اور یہ عورتین بازار مین پیاز اور انڈے اور خربزے اور گہین اور مٹہایان بیچنے کو اوس روز تک بیٹہا کرتی تہین کہ جسروز مین وہان سے روانہ ہوا تہا ۔ اور اپنے پسند کرنے والون کے ساتہہ ہنسی اور مذاق کیا کرتی تہین آپسمین رسم آشنائی کے لیئے بات چیت بہی ہوا کرتی تہی الغرض یہہ عورتین تتلیون کی طرح بے پروا اور آزاد تہین گارڈن کا کاغذی نوٹ النقدی کی طرح چلتا تہا اور اوسے لوگ مثل روپیہ کے سمجہتے تہے ۔ اکثر نوٹ ایک پیاسٹر کے اور بعض پانچ یا دس اور غایت مرتبہ پانچسو پیاسٹر کے تہے ۔ میرے کل نوٹ خرچ ہو گئے ہین سلے اونمین میدان مین صرف کیا جہان مین ایک جام آب دس پیاسٹر کو مول لیا تہا ۔ مدرسے مسلمانون کے حسب معمول جاری تہے اسیطرح مقام جن رسمی مین بہی مدرسہ اوسوقت تک جاری رہے کہ پادری وہان سے چلے نہین آئے ۔ ہم لوگ جوق جوق مسجدون مین پڑہنے کو جایا کرتے تہے اور وعظ بہی ہوتی تہی ہم لوگ مردون کی ارواح کے لئے دعائین بہی کرتے تہے کہ وہ عیش اور آرام کیا گیا انتہا بہکیون نہین ۔ اگرچہ اسوقت مین جنرل گارڈن اس قابل تہے کہ اپنے حملہ آورون سے کامل مزاحمت کر سکین باینہمہ اونکی آخری سلامتی پر ہر طرف سے نگاہین تہین زبیر پاشا نے پہلی تو یہہ بات پیش کی کہ مین خود سوڈان کا مستقل حاکم مقرر ہون اور خدیو مصر میرے حاکم اعلی اسی شرط پر مین گارڈن کو مع اونکے ساتہیون کے صحیح اور سلامت قاہرہ لے آنیکو مستعد ہوتا ہون مگر اس امر مین وہ ناکامیاب ہوا بعدہ مسٹر ایجرٹن کی درخواست پر اس امر پر رضامند ہو کہ خارطوم کو قاصد اس مضمون کے خطوط لیکر روانہ کئے جائین کہ گارڈن فوراً وہانسے چلے آئین اور ساتہی اسکے باغیون کے سردار کے نام ایک گشتی مراسلہ بہیجا جسمین اوس نے یہہ درخواست کی کہ گارڈن اور اونکے ہمراہیون کو کروسکو تک بے کہٹکے جانیکی راہ دیجائے ۔ ان قاصدون کی روانگی سے حکومت فرانس نے یہہ فایدہ اوٹہایا کہ اپنے سفیر ہربن سابق ایڈیٹر باسفور ایجپشین (ایک مصری اخبار) کے واپس بلانے کی جو خارطوم مین مارچ گذشتہ سے تہا خطوط روانہ کئے ۔ یہہ امر بدیہی تہا کہ زبیر پاشا کی تدبیر سے کامیاب ہوتے پر بہت کم بہروسا کیا جاتا تہا اسلئے کہ اسوان کورسکو مرہ مصری فوجین بہیجی جاتی تہین اور جبکی صاف غرضی بربر اور خارطوم دونون کی مدد تہی اور اسیطرح

ایک انگریزی بحری فوج کا سامان ہو رہا تھا۔ سیاہ کرتے والی جنکو اس مہم مین جانیکا حکم ہوا کسیطرح اس حکم سے ناخوش
نہ ہوئے اسلئے کہ اسکندریہ مین یکسان زندگی بسر کرتے کرتے وہ لوگ ایسا اکتا گئے تھے کہ گولیون کے ساتھہ لڑجانا اونمین اس
سے زیادہ اچھا معلوم ہوتا تھا۔ اوایل جون مین ماتنک نامی جہاز کا افسر اعلی بمل اس غرض سے وادی حلفا کیجانب روانہ ہوا کہ دریاے
نیل کی حالت سے خبر دین اور کرنیل ہیڈ فورڈ دو چھوٹے چھوٹے دو خانی جہازون کے ساتھہ جنمین سے ہر ایک گارڈنر توپ سے مسلح
تھا اسوان پہونچے تاکہ وہان سے اسوان اور وادی حلفا کے درمیان مین بحری طلایہ کرین۔ جس زمانہ مین کہ حضور شہرون کی مخلصی کے
لئے ایک طرح کی بے عنوانی کے ساتھہ یہہ جنگی تیاریان ہو رہی تہین حکام کو دفعتہ یہہ خبر پہونچی کہ بربر کی ضرورت کی اعتبار سے یہہ فوج
بہت دیر کو وہان پہونچیگی چنانچہ اپریل کے آخری ہفتہ سے زیر محاصرہ رہکر وہان کے قلعہ دارون نے ایک مہینہ تک باغیون
کا محاصرہ روکا۔ میجر کچنیر کو یہہ خبر معلوم ہوئی کہ فوج کثیر جو شہر پر حملہ کر رہی ہے وہ مہدی کی قواعد دان درویشون کی فوج کا ایک جزو ہے
جو نہایت ہی فرمان بردار اور بہت ہی آراستہ ہے۔ اور دوسری خبرون کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ وہ باغی بہ ماتحتی امیر عبد اللہ
کے ہین۔ قلعہ مین صرف دو ہزار تین سو جان نثار قلعہ دار مع دو دو خانی جہاز اور ایک توپ کے تھے اون بیانات کے ذریعہ سے
جو بعد کو مفرور سپاہیون نے کی یہہ معلوم ہوا کہ باغیون نے شہر کے چارطرف ڈیرے بنائے تھے اور چند روز تک مقابلہ ہوتا رہا۔
بالآخر ۲۶ مئی کو صبح تین بجے دشمنون نے ایک عام ہلہ کیا سب سے پہلے شمالی صف پر حملہ ہوا بعدہ بندوقون کی باڑہ کے ساتھہ
باغی جنوب کیطرف جھپٹے اور اکثرون نے تلوار اور نیزون سے حملہ کیا باغی برق سپاہیونکا کرنیل پہلے ہی حملہ مین مارا گیا اور کرنیل
مذکور کے سپاہی مع مصری پیادے اور فغار اسکے عزیزون کے اپنے جانون کے لئے جان سے ہاتھہ دہوکر لڑے مگر کثیر التعداد
دشمنون سے بہت جلد مغلوب ہوگئے اوسی زمانہ مین یہہ خبر بھی آئی تھی کہ وہ سب کے سب بیرحمی سے تہ تیغ کئے گئے اور اسی
طرح دو ہزار مرد باشندگان قلعہ کا بھی حال ہوا صرف عورتین اور بچے چھوڑ دئے گئے لیکن اسکے بعد مدیر ڈنگولا نے میجر کچنیر کو اطلاع
دی کہ بربر کی چھہ سو افسر اور سپاہی باغیون کے ہاتھہ مین ہین جنکے ساتھہ وہ لوگ غلامون کی طرح سلوک اور برتاو کرتے ہین
ممکن ہے کہ ان مین سے کچھہ تو وہ لوگ ہون جنہون نے انتظار جنگ ہین بہ ماتحتی سعید پاشا دریا سے عبور کرجانیکی کوشش کی تھی
اور وہ لوگ بھی تھے جو ایک ہفتہ تک [illegible] روز ہتھیار رکھدینے پر مجبور کئے گئے تھے۔ حسین پاشا گورنر کی نسبت بیانات
متناقص اور مختلف تھے سپاہی [illegible] کہ شہر اوسکی نمک حرامی کے سبب سے ہاتھہ سے جاتا رہا اور بعض شہری پناہ
گیر یہہ بیان کرتے تھے کہ گورنر [illegible] اور وہ باغیون کی قید مین تھے اور اونکے ساتھہ بہت برا سلوک
کیا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ شہر پر قبضہ کرنے سے دولت ایدالائے پاس اسی ہزار پونڈ سرکاری روپیہ جو جنرل گارڈن کے لئے تہا باغی
اپنے قبضہ مین در لائے۔ الغرض بربر کے بالکل جانے کی خبر ساری یورپ مین متنبہ کرنے والے مراسلہ کی طرح گونج اوٹھی اور اس کہ
خبر سے کہ امیر البحر ہیوٹ ۳ جون کو بادشاہ حسین کے ساتھہ اس امر کے معاہدہ مین کامیاب ہوا کہ بادشاہ نے وعدہ کیا ہے
جو مضبوط قلعہ ہاے زیر محاصرہ اوسکے حدود کے قریب واقع ہین چھڑا دے جائینگے اوس شہر کے نکل جانے کا بہت تھوڑا معاوضہ
خیال کیا گیا جنرل گارڈن نے اصرار کے ساتھہ اس قسم کی ہر ایک مداخلت سے اس بیان کے ساتھہ مخالفت کی تھی کہ یہہ وہ ویسا
ہی ہے کہ کوئی زیادہ سن کا لڑکا کسی کم سن لڑکے کو اپنے لڑکیان لڑینکو کہے۔ پھر کیفیت ۱۶ جون کو مسن کے لئے تار دیا کہ
بادشاہ حبش نے وعدہ کیا ہے کہ فوراً کسلہ کی جانب اوترنے کے لئے مین قبیلہ غالبس کے تیس ہزار آدمی دونگا لیکن بلحاظ
حالات موجودہ کسلہ کا کوئی ظہور نہ ہوا بلکہ زیادہ عرصہ گذرنے نہ پایا تھا کہ لوگون کو معلوم ہوا کہ عینا جو حدود حبش کے قریب ہے

مع اپنے قلعہ داروں کے باغیوں کے قبضہ مین آ گئے اور اوسکے بعد ہی فوراً عثمان دقنہ کے نکل جانیکی خبر آئی - اسمین شبہ نہین کہ بربر کے نکل جانے سے باغی دلیر ہوکر سواکم پر حملہ کرنے مین جہان مئی کے مہینہ سے برابر انتشار پیدا تھا زیادہ تر بیخوف ہو گئے - ایک موقع پر ہماری طرفدار قبیلہ کی بہت سی عورتون کو عثمان دقنہ کے لوگ اوٹھا لے گئے اور یہی لوگ دوسری مرتبہ اپنی مضبوط پناہ کی جگہون سے جو طمائی کے پہاڑون مین تھین دفعتہً اوترے اور قریب ایک ہزار مویشی کے پکڑ لے گئے چنانچہ ان خوفناک کارروائیون سے ضرور ہوا کہ خود سواکم کے استحفاظ کے لئے کافی تدابیر کی جائین - یہہ شہر کچھہ تو اصل حصہ بری پر بنا ہوا ہے اور کسیقدر پست جزیرہ پر جسمین سرکاری دفاتر اور تاجرون کے گودام اور مسجدین واقع ہین اور یہہ حصہ ایک تنگ اور اونچی سڑک کے ذریعہ سے عرب کے شہر سے ملا ہے جہان چند مربع عمارتین جنکی سرا اوپر سے چپٹی ہین اور بہت سے جھونپڑے اور پرانی ہوئی معلوم ہوتی ہین - اسکے محاذات کا میدان جو جام احاطہ سے نصف دایرہ کیصورت مین محیط دو میل لنبا ہے بعض پرانے گڈ ہے اور یوریالس اور کیر اسفورٹ نامی قلعہ ہاے تعمیر کردہ حکومت برطانیہ سے محفوظ ہے - کوموڈر مولینوکس جو ماہ مئی مین اس حصہ فوج کا سپہ سالار تھا اصل مین مفصلہ ذیل جہاز اوسکے قبضہ مین تھے یعنی اسفنکس اور برطانیہ اور ڑاین اور مرمیڈن - لیکن شب خون کی ایسی کثرت ہوئی کہ البا کور نامی ایک جہاز بطلب کمک کے اسکندریہ سے اوسکے پاس بہیجا گیا - یہہ جہاز جو چار توپون سے مسلح اور برقی جاسوسی روشنی سے مزین تھا ۲۷ مئی کو سواکم پہونچا - اور فوراً ایسے مقام پر ٹھہرا جہان سے شہر کا محاصرہ اور چراگاہ زد پر تھی ۲۸ کی رات کو میدان سے اوسطرف گولہ سخت گولہ بازی کی آواز سنی گئی اور جاسوسی روشنی کے ذریعہ سے دشمنون کا پتہ لگ گیا اور برطبق اسکے البیکور سے فوراً گولہ باری شروع ہوئی جسکا اثر ایسا عمدہ ہوا کہ ایک گھنٹہ سے کم مین باغی پورے طور سے پسپا ہو گئے - قلعجات یوریالس اور کیر سفورٹ مین بحری سپاہی متعین کئے گئے تھے اور مزید احتیاط کے لئے اور زیادہ بحری سپاہی اور ریت سے سیاہ کرتی والے سپاہی ہر رات کو خشکی مین اوتار دے جاتے تھی چنانچہ اس تدبیر کے خوبی بہت جلد ظاہر ہوئی اس لئے کہ باغی روز بروز زیادہ تر شدت کرنے لگی تھی اور ماہ جون کے اوایل مین شبخون روزانہ ہونے لگا تھا - اسی اثنا مین قبیلہ رباطب کے لوگون نے جو سر گرٹی کو گرفتار کر لے گئے تھے پھر مقام کرسکو کو حملہ کے لئے دھمکانے لگے گو اس مقام پر بکثرت فوج لغاب کے گئی تھی مگر خوف اس امر کا ضرور لگا ہوا تھا کہ میجر چپنیر کے عرب قبیلہ بشارین کے جو اوسی مقام پر متعین تھے دشمنون سے نہ جا ملین - فی الحقیقت پہلے پہل ان لوگون نے کرسکو سے آگے بڑھنے یا کسی قسم کے معاملہ جنگ اور جدل مین پڑنے سے انکار کیا لیکن بالآخر میجر مذکور ان لوگون کو راہ پر لانے اور سراغ رسانی اور جاسوسی کے سفر مین جو بیابان کی راہ ہوکر کیا گیا اوسمین عربون نے میجر کا ساتھہ دیا چنانچہ یہہ سفر بحر احمر سے دو منزل کے فاصلہ تک تھا - اس موقع پر یہہ خبر سنکر کہ شمعون باغیون کا ایک بہت بڑا سردار فوج کثیر کے ساتھہ چاہ ہاے اخیم کے قریب اس غرض سے پڑا ہے کہ بعض طرفدار عبابدہ قبیلے کے لوگون کو مہدی کیطرف مل جانیکی ترغیب دے چنانچہ میجر چپنیر نے کوشش کی کہ ایک دوستدار شیخ جبران کی مدد سے اوسکو گرفتار کر لین لیکن شمعون نے اس پیش قدمی کی خبر سن پائی اور عجلت کے ساتھہ بھاگ گیا چونکہ میجر چپنیر کو بشارین عرب پر جو اوسکے ساتھہ گئے تھے بہت کم بھروسہ تھا لہذا وہ تعاقب سے باز رہا اسلئے کہ میجر مذکور کو اندیشہ تھا کہ اوسکے ساتھی باغیون سے نہ مل جائین - ایسے آڑے وقت مین نہ صرف عرب کے اون چند قبیلون ہی کی وفاداری سے خوف تھا جو محبت یا روپیہ کے لالچ سے اسوقت تک خدیو مصر کے ساتھہ وفادار رہتے تھے بلکہ ترکی فوج سے بہی جو قاہرہ سے بالاتر مصر کو بہیجی گئی تھی جو ۱۲ - جولائی کو علانیہ طور سے باغی ہو گئی اور اگر افسران انگریزی استقلال نہ ظاہر کرتے تو بہت ہی خراب نتیجے پیدا ہوتے - اس فوج کی بغاوت کی یہہ وجہ ہوئی کہ سپاہیون کو آخر جون تک اسوئیت کے مقام پر

برٹش بحری سپاہی گھوڑے دوڑاتے ہیں

بحری فوج کا اُترنا سواکم پر شب خون روکنے کو

تنخواہین ملچکی تہین لیکن جسوقت اون لوگون کو اسوان جانیکا حکم ہوا تو اونہون نے سہ ماہی پیشگی تنخواہ کی درخواست کی جو نا منظور ہوگئی بالآخر اونکے افسرون نے سلطنت مصر کی اجازت سے یہہ وعدہ کیا کہ اسوئیت پہونچنے پر ایکماہ پیشگی دیجائیگی — ظاہر ہے کہ یہہ وعدہ کچہہ ایسا ترغیب دہ نہ تہا اس لئے کہ بجز دو سو سپاہیون اس مقام پر پہونچے تہے چنانچہ چند سرغناؤن کے بہکانے سے ان لوگون نے اسوان جانے سے فوراً انکار کیا اور کرنیل گرانٹ کو اطلاع دی کہ اگر تم ہملوگونکا سہ ماہہ مطالبہ پیشگی نہ ادا کروگے تو کل سامان جنگ لوٹ لین گے اوسوقت وہان کی پولیس سے مدد طلب کی گئی اور سامان جنگ کے کل صندوق ریل سے اسٹیشن کو بہیجے گئے — باغیون نے اپنی دہمکی پوری نہ کی بلکہ اونمین سے تیس سپاہیون نے دریا کے داہنے ساحل کا رخ کیا چنانچہ کرنیل گرانٹ نے بہ ہمراہی پانچ پولیس کے ایک شیخ کے مکان واقع قریہ بے نی ٹن مین اونہین جا لیا اور کرنیل اندر گہر مین گہس گئے اور جسوقت وہ لوگ اپنے ہتہیار لینے کو دوڑے کرنیل نے تپنچہ اونپر فیر کیا جس سے دو آدمی زخمی ہوے پہر تو باغیون نے باہر نکلکر باقاعدہ مقابلہ کیا اور اپنے کرنیل پر گولیان چلانا شروع کین چنانچہ کرنیل نے بہی اس اثنا مین اونکی گولیون کا بخوبی جواب دیا یہان تک کہ باغیون نے ہتہیار رکہہ دیئے اور سب کے سب فوراً قید خانہ کو بہیجے گئے لیکن ظاہرا اونکی انجام کار سے اونکے ساتہیون کو کچہہ عبرت نہ ہوئی اس لئے کہ ان لوگون نے اس موقع پر جاسوس رہ کر دوسرے دن بغاوت دلین ٹہان لی اور اسوان جانے سے صاف انکار کیا یہان تک کہ ڈیوک آف کارنوال کے لائٹ انفنٹری کے پچیس سپاہی ہان پہونچے تب امن قایم ہوا ان باغیون کے سرغنا کل قاہرہ بہیجے گئے وہان پہونچکر دو کو سزا موت دے کے اور توپ سے اوڑا دے گئے بقیہ کچہہ کو عمر بہر کے لئے مقید تعزیری کی سزا ملی — کارنوال رجمنٹ جسکی طرف ابہی اشارہ ہوا ہے اسوقت اسوان مین متعین تہی اور اسکے ساتہ ایک حصہ ۶ — اور ۵۰ سو رجمنٹ کا بہی تہا چنانچہ انگریزی دستون کو ملا کر ایک ہزار نو سو کل فوج وہان تہی اور اسکے علاوہ تین ہزار یا پانچسو مصری سپاہی بالائے مصر کے حفاظت کے لئے مہیا کر لی گئی تہی اور انکے ساتہ دو اونٹونکا توپخانہ اور چہہ گٹلنگ اور دو کرپ (پیچدار) توپین تہین — اصل فوج کی کمان جنرل گرنفل کے سپرد تہی جو اوایل جولائی مین دریائے نیل کی طرف وادی حلفا اور کرسکو کے قلعہ بندی کو روانہ ہوئی تہی — وسط جولائی مین مدیر (حاکم) ڈنگولا نے ایک عربی خط کے مضامین جو اوسکے پاس جنرل گارڈن کے پاس سے آیا تہا بذریعہ تار برقی کے بہیجے وہ رقعہ کاغذ کے ایک چہوٹے سے ٹکڑہ پر دونو جانب لکہا ہوا تہا صورت اصل رقعہ کی معہ اوسکے ترجمہ کے ذیل مین درج ہے

مُدِیر دنقلا — بخرطوم وسنار فی غایۃ بحفظ وبواقعہ محمد احمد بعطیکم الاخبار فبوصلہ عندکم اعطوہ کامل عوادت من جہۃ وجود عساکر الامدادیہ ومقدارہم والخرطوم فعہ ؟

ثمانیۃ الاف عسکری ونیل اخذ کثیر فی الزیادۃ ولو صلی الواقع سلموہ مائۃ ریال المجیدی من المیری

[illegible]

[illegible]

مدیر ڈنگولا —
خرطوم اور سنار نہایت حفاظت مین ہے اور محمد احمد اسکو لیئے جاتا ہے کہ تمہین خبر پہونچائے اور اپنے پاس پہونچنے پر کل خبرین امدادی فوج کے سمت و انکی اور مقام اور اوسکی تعداد کی نسبت دو اور خرطوم مین آٹہہ سو سپاہی ہین اور دریائے نیل بہت تیزی کے ساتہہ بڑہ گیا ہے — قاصد کے پہونچنے پر اوسکو ایک سو ریال مجیدی سلطنت کیطرف سے دو دستخط سی جی گارڈن شعبان ۸۰ سنہ ۱۳۰۱ ہجری (۲۲ جون سنہ ۱۸۸۴ع) اس خط کا آخری حصہ پشت پر آڑہ لکہا ہوا تہا جیسا کہ اس مقام پر دیکہلایا گیا ہے — ایک نیلی مہر جسپر حرف ا م اور مین مرقوم تہے اس خط پر لگی ہوئی تہی — اس مختصر تحریر کے پہونچنے کے بعد فوراً ہی تین جہاز ڈنگولا روانہ ہوے اور ۳۰ اگست کو وہان

پہونچے مدیر نے پہلے ہی قاہرہ کو تار اس مضمون کا بہیجا تہا کہ مین نے باغیون پر ایک فتح عظیم حاصل کی ہے تیرہ ہزار عربون نے دبہ کے قلعہ پر جسمین پانچسو باشی بزوق قلعہ دار تہے حملہ کیا مگر اونکو شکست کامل دیگئی اور وہ لوگ امبوکال کیطرف پلٹ جانے پر مجبور کئے گئے چنانچہ مدیر نے بہمراہی باشی بزوق سپاہی اور چند کمپنی پیادہ اور چار ہزار مسلح والنٹیر اور دو پہاڑی توپخانہ کے باغیون کا تعاقب کیا اور نمایان فتح حاصل کی اور شیخ المہدی اپنے باقی ماندہ ہمراہیون کے ساتھہ علاقہ بربر مین بہاگ گیا - میجر کچینیر نے ڈنگولا پہونچکر میدان جنگ کا معائنہ کیا اور اطلاع دی کہ مدیر (حاکم) کا بیان جسکی نسبت حکام قاہرہ بہت کچہہ شک مین پڑے ہوئے تہے بہت صحیح تہا - جو قاصد کہ گارڈن کا خط مدیر کے پاس لایا تہا اور چند مہینون کی مدت مین صرف یہہ ہی ایک خط آیا تہا وہ پہلے حسین پاشا خلیفہ کے نام خط لیکر بربر بہیجا گیا تہا اس قاصد نے شہر بربر کے قبضہ سے نکل جانیکی کیفیت اپنی آنکہون سے دیکہی تہی جسکی نسبت اوسکا بیان تہا کہ گورنر کی دغا کا باعث تہا کہ شہر ہاتہہ سے جاتا رہا اوسنے تہوڑے سے عرب قلعہ کے ایک حصہ پر تعینات کئے تہے اور دشمن کو اوسی راہ سے آنے دیا - اثناء جنگ مین حسین نے صورت نہین دکہائی تہی لیکن جب بعد کو قاصد نے گارڈن کے نام کا خط اوس سے طلب کیا تو اوس نے جواب دیا کہ شہر لے لیا گیا اور جو کچہہ تمنے دیکہا ہے اوسی گارڈن سے بیان کر دینا آپ مین اونکو کچہہ نہ لکہونگا اسکے بعد قاصد خارطوم واپس آیا اور وہان اوسوقت پہونچا تہا کہ باعتبار اوسکے تخمینہ کے سولہ ہزار باغی خارطوم پر حملہ کر رہے تہے اور اسیر بہی مستعدی کے ساتہہ شہر کی حفاظت کیجاتی تہی - مسٹر پاور تحریر کرتے ہین کہ جنرل گارڈن نے اپنی کل دو دکشیون کو سینت کی لکڑی اور لوہے سے ایسا مضبوط کیا تہا کہ اونپر گولیون کا کچہہ اثر نہو سکتا تہا - اور چہہ مسلح بجرون پر بیس فٹ اونچی کنگرے مع دُہری قطار بندوقون کے بنائے گئے تہے دو دکشیون کی صورتین عجیب اور غریب معلوم ہوتی تہین انہین سے چار بڑے دریائی دو دکشیون کی برابر اور آہنی تہے - اونکے پہلو اور وہ پل جو ڈانڈ کے مقامون پر تہی وہ ایسے چوڑے تہے جیسے پل ہوبڈنک کی سڑک شہر لندن مین ہے اور بجائے صنوبر کے پتلی تختون کی بہاری سینت لکڑی کے تختے دو یا تین انچ موٹے جنپر بندوق کی گولیا اثر نکرین بطور لوہے کے پترون کے لگائے گئے تہے اور ہر ایک جہاز کے سامنے کے حصہ مین ایک بلند چوکی گویا قلعہ بنایا گیا تہا اور اندر کیطرف اوسکے پورا نے لوہے کے روشندان کے پتّر لگائے گئے تہے جسکے باہری طرف قلعہ کے رندون کی طرح سوراخ تہے ان پر گولیون سے حفاظت کے لئے بوقت ضرورت لوہے کا پتّر لگا دیا جاتا تہا . . ایک چہوٹی برنجی توپ چار انچ چوڑے مونہہ کی جیسا کہ مصر کی لڑائیون مین مستعمل تہی لگا دی گئی تہی - جہاز کے خاص تختہ پر ایک اور توپ لگائی تہی - گارڈن نے اپنی محنت اور مشقت کے سبب گہنٹے اور دن اون اسباب کی مہیا کرنے مین صرف کی تہی جنسے اون جہازون کو لوہے یا لکڑی سے ایسا محفوظ اور مستحکم کر دین کہ باغیون کی بندوقون کی ضربون کو روک سکین - مئی اور جون کے مہینہ مین یہہ دو دکش سعاتی بی کی ماتحتی مین تقریباً روزانہ شہر محصور سے باہر نکل کر مویشی پکڑ لاتے تہے - ۲۵ جون کو مسٹر کُزی سابق انگریزی کانسل مقیم بربر جو باغیون کے ساتہہ تہے حفاظت کنندگان سرکاری کی صف مین آ گئے اور بربر نکلجانے کی خبر کو تصدیق کیا - اوسوقت مسٹر کُزی کردفان کو بہیجے گئے - ۳۰ جون کو سعاتی نے اپنی ایک مہم مین باغیون کا چالیس اردب غلہ اوٹہا لائے اور دو سو باغیون کو قتل کر ڈالا اس واقعہ کے دس دن بعد سعاتی بی قریہ کلاکلا اور تین موضعون کو جلا کر عتارنب پر حملہ کیا لیکن شومی بخت سے افسر مذکور مع اپنے تین سردارون کے مارا گیا - اس موقع پر اتہہ عربون نے نیزے پکڑ کر دو سو مصری سپاہیون پر جو ریمنگٹن بندوقون سے مسلح تہے حملہ کیا تہا اور یہہ سپاہی فوراً بہاگ گئے اور سعاتی اور اوسکے ساتہیون کو تہہ تیغ ہونے کے لئے چہوڑ گئے - ایک حبشی افسر نے انمین سے تین عربون کو مار کر گرا دیا اور بقیہ پانچ عربون نے مصریون کا تعاقب کیا جنمین سے سات مصریون کو

ایک سوار نے قتل کیا جوان بہاگنے والون کے غول مین گہوڑا دوڑا رہے جاتا تہا کرنیل اسٹوارٹ جو غیر مسلح اور بے ہتہیار تہے ایا
لنگر کے سیڑہی کے ذریعہ سے جہان وہ چہپ رہے تہے بچ گئے اور عربون نے اونکو نہ دیکہا مسٹر پاور نے مصری پیادہ فوج
مقیم خارطوم کی نسبت لکہا تہا کہ ایسے سپاہیون کے ذریعہ سے جیسے یہہ لوگ ہین ہم کچہہ نہین کرسکتے صرف حبشی ہی ایسے ہین
جنپر ہم بہروسہ کرسکتے ہین جولائی کے مہینہ پہر جنگ ہو آگئے اور اس مہینہ کے آخر مین بعض بری لڑائیان بہی ہوئین ایک خط مین
جو ۳۰ جولائی کا لکہا ہوا اور کسالا کے راہ سے روانہ کیا ہوا تہا درسل و رسایل کے لئے یہہ راہ اس لئے اختیار کی گئی تہی کہ قاصدون
کی بربر ہوکر گذرنے کی کل امیدین قطع ہوچکی تہین) اوسمین مسٹر پاور لکہتے ہین کہ جو حملہ حبشی سپاہیون نے بسرکردگی محمد علی پاشا
۲۴ مئی کو کیا اوسمین بہت بڑی کامیابی ہوئی۔ اور عربون کا نقصان عظیم ہوا۔ چونکہ جنرل گارڈن نے سپاہیون کو آپ منع کردیا ہے
وہ لوگ ان باغیون کا سر جنکو وہ قتل کرنے مین نہ لایا کرین اس لئے کہ صحیح تعداد مقتولین کا دریافت کرنا دشوار ہے لہذا ہم نے اوس روز
سولہ مصالحہ بہری ہوی گولی اور بہاری توپون کی کارتوس اور کسیقدر بندقون کے سامان اور انٹر رینگٹن بندوقین اور بہت سے دوسری
قسم کی بندوقین اور قریب دو سو کے نیزے اور ساتہہ تلوارین اور کچہہ گہوڑے دشمنون کی چہین لئے ہماری طرف کے چار آدمی مارے
گئے اور کچہہ لوگ خفیف زخمی ہوے۔ اس لڑائی کے بعد باغی ہماری فوج پر جو بوری مین (یہہ مقام نیل اسود پر واقع ہے) مقیم ہے رات
اور دن فیر کیا کرتے ہین۔ اوسکے دوسرے دن ۲۹ جولائی کو چہوٹے جہازون کا ایک بیڑہ جسمین چار مسلح دودکش اور چار مسلح بجری مع
قلعجات کے جو اون پر بنائے گئے تہے مقام عیرف کو جو نیل اسود پر واقع ہے روانہ ہوے۔ مسٹر پاور لکہتے ہین کہ مین بہی اوس بیڑے کے ساتہ
گیا تہا اور راستہ مین ہم لوگون نے تیرہ۱۳ چہوٹے چہوٹے قلعے دشمنون سے صاف کئے لیکن عیرف مین ہم نے دو بڑے بڑے مضبوط
مٹی کے دسمین پائین جو کہجور کے پتون سے مستحکم کی تہین اور ایک مین دو توپین بہی تہین۔ آٹہہ گہنٹہ تک ہملوگون نے ان مسون
پر بندوق آتش بازی کی اور بیچدار توپون سے جو بیس۲۰ پونڈ کے گولون کی دشمنون کی تہین توپون کو بیکار کردیا۔ عربون کی بندوقون کی بوچہار خوفناک
تہی۔ لیکن بوجہ اسکے کہ جہازون پر گولیون سے روکنے کے اسلحہ موجود تہے لہذا ہماری طرف کے صرف تین آدمی مارے گئے اور
بارہ یا تیرہ آدمی زخمی ہوے اور شام کے قریب ہم نے عربون کو جنکی تعداد کثیر تہی قلعہ سے باہر نکالدیا۔ اودہر جنرل گارڈن نے
اپنے ایک مراسلہ مورخہ ۲۴ اگست مین تحریر کیا کہ ۱۲ مارچ سے ۳۰ جولائی تک عربون کے ساتہہ مسلسل اکثر لڑائیان ہوئین اور خدا
کا شکر ہے کہ اونلوگون کو پسپا کرکے سنار کا راستہ کہلا یا اور باعتبار اوس حالت کے جو بالعموم آخر جولائی مین تہی مسٹر پاور
نے یہہ راے ظاہر کی کہ ہمارا کل نقصان سات سو مقتولین سے زیادہ نہین ہوا ہمارے بہت سے لوگ زخمی ہوے لیکن
عموماً زخم خفیف تہے محاصرہ کے وقت سے جنرل گارڈن نے غربا کو بسکٹ اور غلہ دینا موقوف کردیا تاہم اسوقت تک کوئی
حادثہ سخت بوجہ فاقہ کشی کے واقع نہین ہوا۔ ہر ایک چیز کی قیمت فیصدی تین ہزار بڑہ گئی ہے گوشت اگر ملا بہی تو فی اٹیرا آٹہہ شلنگ
اور لونپس (چیر) کو ملتا تہا۔ جو فرقے کہ مدد دینا قبول نہ کرتے تہے وہ حد سے زیادہ تکلیف اوٹہاتے تہے اور ہملوگون کو اپنی گورنمنٹ
سے مدد کی کل امیدین منقطع ہوچکی تہین اسلئے جب ہماری کل رسد جو کچہہ کہ ہانچکد و مہینہ تک کفایت کرسکتی ہے صرف ہوجاے گی
تو ضرور ہے کہ ہم باغیون کی اطاعت قبول کرلین گے اور اسکی بہی توقع نہین ہے کہ ہمارے ساتہہ کے سپاہی عورت اور بچہ
وغیرہ جم غفیر کے ساتہہ عربون کی فوج سے ہوکر مارتے کاٹتے نکل جائین گے تمام لوگون کے لئے ہمارے پاس دو خانی جہاز
نہین ہے اور باغیون تک پہونچنے کا کوئی ذریعہ بجز دو خانی جہاز کے نہین ہے چنانچہ جنرل گارڈن اس پچہلے بیان کی تصدیق اپنے
طرز خاص مین اسطرح کی ہے کہ ہمارے دو دکش منڈ ہے ہوے ہین اور گولیون کا اثر ان پر نہین ہوسکتا اور یہہ جہاز قابل قدر

گاردن کا ایک جنگی جہاز اور دشمنون سے
دریائے نیل پر جنگ

کام دیتے ہین اسلئے کہ جب اونین وہوان ہوتا ہے تو آدمی بہاگ نہین سکتے اور اونکو ضرور جنگ کرنا پڑتا ہے ۱۳ جولائی کو جنرل گاڈن نے سرایون بیرنگ کو ایک تحریر مشتمل بر مضمون ذیل بہیجی

مضمون خط جنرل گارڈن

لوٹ آنا غیر ممکن ہے تا وقتیکہ ملکی ملازمین کو مع اونکے اہل اور عیال کے چہوڑ نہ دین لیکن فوج کی عام رائے اسکے خلاف ہے سبہی کوئی مشورہ نہین دیتا ہے اگر ہم سنار کی راہ کہول دین اور نیل اسود کو دشمنون سے صاف کردین تو ہم بربر کو دوبارہ لے لینے کے لئے کافی ہون گے بشرطیکہ ڈنگولا اوسوقت تک بچا رہے۔ ہمکو دولاکہہ پونڈ جو کسالا بہیجا گیا تہا اوسکی ضرورت ہے کہ ان قلعہ دارونکا خرچ اوس سے ادا کیا جاسے۔ خارطوم مین ہے لوم پانچسو پونڈ خرچ ہوتا ہے۔ اگر کسالا تک راہ کہل جاسے مین سٹرا سٹوارٹ کو مع اتس کارنامہ کے وہان روانہ کردون بشرطیکہ وہ بہی جانے کو رضامند ہون۔ آپ اسکو یقین باور کیجئے کہ اگر اس کمبخت لڑائی سے کوئی بہی چہٹکاری کی صورت ممکن ہوتی تو مین اوسکو اختیار کرتا اس لئے کہ یہہ ساری لڑائی مجہو کردہ معلوم ہوتی ہے۔ لوگ مجہے مہم پر باہر نہین جانے دیتے اس لئے کہ کل کو اگر کوئی امر واقع ہوا تو سخت ہل چل مچ جائیگی چنانچہ انہین وجوہ سے مین سخت متردد ہون۔ اگر مین کوئی عمدہ سرداریان کے لئے بہرا سکتا تو یہہ بہی کرتا لیکن یہہ امر بہی غیر ممکن ہے اسلئے کہ اچہے لوگ سب کے سب ہکس پاشا کے ساتہہ مارے گئے۔ اب اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کہ عرب بہت عمدہ بندوق چلاتے ہین مین یہہ واقعہ بیان کرتا ہون کہ میرے جہازون مین سے جو منڈہے ہوئے ہین ایک پر تو سو نشتر اور دوسرے پر آٹہہ سو ستر گولیان دشمنون کی لگی ہین ۱۶ مارچ کو جو شکست ہمین ہوئی تہی اوسوقت سے اب تک صرف تین سو سپاہی مارے گئے ہین اور پچاس یا ساٹہہ زخمی ہوئے ہین مگر یہہ بہت ہی کم تعداد ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ ہمارے سپاہیون نے قریب پانچ لاکہہ کارتوس چلاے ہون گے باشندگان شہر اور سپاہیون کا رویہ اور برتاو عمدہ رہا۔ مین سوچ رہا تہا کہ دشمن کے غلامون کی ازادی کا اشتہار جاری کرون لیکن اس امر کو پیچیدگیون کے خوف سے ملتوی کیا۔ مجہے بہت بڑی امید ہے کہ خداوند عالم ہملوگون کو فتحمندی کے ساتہہ باہر نکالے گا اور دونو طرف سے کسی جانب زیادہ نقصان نہ ہوگا۔ بربر کے نکل جانیکا بہی عجیب وغریب واقعہ ہے۔ وہان عربون نے جنرل اسٹوارٹ کے سوارون کی کل وردیان اور میرے عطیہ تمغے وغیرہ چہین لئے۔ گو یہہ خفیف امر ہے لیکن اگر مین اس سے باہر نکلا تو اسٹوارٹ کو۔ کے۔ سی۔ ایم۔ جی کا خطاب دو نکا کچہہ ہو مگر مجہے بچائی۔ اور اس طریقہ سے مجہے اب تلخی انکار سے محفوظ رکہین گے۔ لیکن مین ان چیزون کو ناپسند کرتا ہون اگر مین نکل آون تو یہہ دعا کا اثر ہے نہ ہمارے اور آپ کی قوت کا باعث ہوگا۔ یہان رہنے کی مجہے سچی خوشی ہے گو اکثر اوقات قیام یہانکا سخت تکلیف دہ ہے سید محمد عثمان ساکن کسالا کو اپنے مراسلات کے بہیجنے کا وسیلہ قرار دیجئے آپکو چاہئے کہ پانچسو پونڈ اوسکی نذر کیجئے اسلئے کہ اوس نے کسالا کو بچایا ہے ہم نے خارطوم کا ایک تمغہ تیار کرایا ہے اور اوسکے تین درجہ رکہے

ہین یعنی ایک تو نقرہ خالص کا ہے دوسرا چاندی کے ملمہ کا اور تیسرا جست کا ہے جسپر لفظ محاصرہ خارطوم کندہ ہے اور
بیچو بیچ بین اوسکے کنڈا لگانے کے لیئے لگا ہے - عورت اور اسکول کے لڑکون کو بہی ابہی سے ایک ایک ملا ہے اور اسکی
وجہ سے مین حبشی عورتون بہی بہت نیک نام ہو رہا ہون - ہم نے چہبیس ہزار پونڈ کے کاغذی نوٹ جاری کیئے ہین اور
پچاس ہزار پونڈ تاجرون سے قرض لیا ہے جو آپکو ادا کرنا پڑیگا اور علاوہ اسکے خارطوم کے کاغذی نوٹ آٹھہ ہزار کے
سنار بہیجے گئے ہین - اسمین شک نہین کہ ہم نے ٹکس کی بابت روپیہ کی جگہہ پر صرف پیسے ملتے ہین اسلیئے آپ کو
بہت روپیہ ادا کرنے پڑینگے - سپاہی اور باشندے سب خوش ہین - لیکن یہہ امر مین کل باشندگان یورپ
کی نسبت مین کہہ سکتا - مجھے کھٹکا ہے کہ اسکا انجام سارے ملک مین خطرناک قحط ہوگا - جاسوس نے کلہ بیان کیا کہ
بلکہ انگلستان مقام گروونسکو مین پہونچے ہین شاید کوئن نامی یہہ کوئی جہاز ہے - ۲۷ - نومبر ۱۸۸۳ء سے یعنی اوس
تاریخ سے جبکہ ہکس پاشا کی شکست کا حال قاہرہ مین معلوم ہوا تہا سوڈان مین صرف سات آدمیون کے پاس مدد بہیجی گئی
تہی جسمین ایک مین بہی ہون اور مین نے چہہ سو سپاہی اور دو ہزار بیان کے باشندے بہیجے ہین - چنانچہ اسپر یہان کے
باشندے اور غریب قہقہے لگاتے ہین - اور مین خارطوم کو نہ چہوڑونگا جب تک کہ یہان کسی شخص کو قایم نہ کرلون گا
اگر یورپ مین خط استوا کیطرف جانا پسند کرینگے تو مین اونہین جہاز دوخانی دونگا لیکن اسقدر مصیبتون کے بعد مین
انکا چہوڑنا گوارا نکرونگا راہ کی نسبت مین نے آپ کو اطلاع دی ہے کہ ایک تو وادی حلفا سے دریاے نیل کے
داہنے کنارہ سے بربر تک نہایت ہی عمدہ راہ ہے اگر بربر قبضہ سے نکل گیا ہوتا تو نہایت ہی مسرت کی بات ہوتی
اور یہہ راستہ نہایت معقول تہا دوسری راہ سہنیت سے کسالاتاک اور ابوحرازتاک ہے جو نیل اسود پر واقع ہے
چنانچہ یہہ راہ کسالاتاک بے کھٹکے تہی مگر مجھے خوف ہے کہ بہت ناچیز ہو گئی اب شاید بند نہ ہوگئی ہو - ہمین ضرور
ہے کہ اس راہ کو اپنے وسایل سے صاف کرین اور خدا کی مہربانی ہوگی تو ہم کامیاب ہونگے اور اگر اوسکی مرضی
نہین ہے تو جو ہوتا ہے وہ ہوگا - آپ تحریر کرتے ہین کہ الفاظ مصطلحہ مین تحریر کرو مگر یہہ کیون اسلیئے کہ عربون کے
پاس کوئی ترجمان نہین ہے آپ لکہتے ہین کہ میرے نزدیک سوڈان کا چہوڑ دینا مناسب ہے خیر یہہ بہی سہی لیکن قبل
اسکے کہ آپ ایسا کرین آپکو چاہیئے کہ تمام باشندگان مصر کو تباہ کرڈالین لیکن اسے عرب گوارا نکرینگے اور
نہ دیکہہ سکینگے - کل تدابیر بیکار ہوگئی ہین اور مین اس قول پر اس تحریر کو ختم کرتا ہون کہ ہم اخر دم تک اپنے کو بچائینگے
اور خارطوم کو نہ چہوڑینگے اور مین کل یورپین کے بہگا دینے کی کوشش کرونگا اور اونہین اسپر آمادہ بہی کرونگا
اور مجھے ابہی تک امید قوی ہے کہ کسی وسیلہ سے جو آشکارا نہین ہے خداوند عالم ہمین کوئی نتیجہ نیک عطا
فرمایگا اس مشہور خط کی ابتداے عبارت مکرر مین جنرل گارڈن نے تحریر کیا تہا کہ جو روپے آپ نے بربر مین
دیئے تہے وہ عربون نے چہین لیئے اور یہہ وہی روپے تہے جو مصر پاشاون نے ابتداے قبضہ سوڈان سے
بجبر لوگون سے وصول کیئے تہے اور دوسری عبارت مکرر مین گارڈن نے یہہ لکہا تہا کہ آپکا تار مرسلہ ۵ مئی
پڑہہ کر مجھے معلوم ہوا کہ آپ مجھسے خارطوم مین ٹہہرنے کی وجہ اور نیت پوچہتے ہین یہہ خیال کرکے کہ گورنمنٹ سوڈانکو
چہوڑنا چاہتی ہے - اور مین اوسکے جواب مین یہہ عرض کرتا ہون کہ مین خارطوم مین اسوجہ سے ٹہہرا ہون کہ عربون
نے مجھے یہان محصور کر رکہا ہے اور وہ لوگ مجھے باہر نہ جانے دینگے - اور مین یہہ بہی کہے دیتا ہون کہ اگر راہ بہی

کھلی ہوتی تو یہان کے لوگ مجھے جانے نہ دیتے جب تک کہ مین اونکے لئے کوئی گورنمنٹ قایم نہ کردیتا یا اونکو اپنے ساتھہ نہ لیجاتا۔ اور یہہ مجھسے ہو نہین سکتا اور کوئی شخص مجھسے بڑھ کر اس مقام کے چھوڑنے پر خوش نہوگا بشرطیکہ یہہ امر ممکن ہو۔ پانچ روز بعد تحریر اس خط کے اور اسی اثنا مین جبکہ یہہ خط قاہرہ کو جا رہا تھا مسٹر گلاڈاسٹون نے آخر کار ہوس آف کامنس مین تین لاکھہ پونڈ قرضہ لینے کی تحریک کی جس سے گورنمنٹ جنرل گارڈن کی مدد کے لئے سامان کرسکی جلسہ وزرا نے بہت اصرار کے ساتھہ اس قرضہ سے احتراز کیا اور وزیر اعظم نے مکرر اپنا یہہ یقین ظاہر کیا کہ بناہ دنبدہ اور محافظ خارطوم کیلئے خطرہ نہین ہے۔ ۵۔ جولائی کو لارڈ ہارٹنگٹن نے باضابطہ ہوس آف کامنس مین یہہ ظاہر کیا کہ گورنمنٹ کا اسوقت تک کوئی ارادہ مدد بھیجنے کا نہین ہے جب تک صاف طور سے یہہ نہ دکھلایا جاوے کہ یہی صرف ایک ذریعہ ایسا ہے جس سے جنرل گارڈن اور اونکے ہمراہی مخلصی پا سکتے ہین۔ وزیر صیغہ جنگ نے بیان کیا کہ ہمارے پاس کوئی اطلاع ایسی نہین پہونچی ہے جس کی وجہ سے اوس فیصلہ کے خلاف کرنا مناسب معلوم ہو۔ لیکن اخبارون کی ہفتہ واری بلکہ روزانہ کے سوالات سے تنگ آکر آخر کار گورنمنٹ نے قرض لینا منظور کیا۔ اور صیغہ جنگ نے گذشتہ وقت کی تلافی مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا۔ لیکن بالعموم یہہ یقین تھا کہ مسٹر گلاڈاسٹون ۲۲۔ اگست سے پہلے اس کمک کی فوج کی روانگی پر رضامند نہون گے۔ ابتدا مین یہہ ارادہ ہوا تھا کہ کارروائیون کا انتظام لفٹنٹ جنرل اسٹیفن سن کی راے پر چھوڑدیا جاے لیکن بعد اسکے میجر جنرل ارل اس کام کے لئے منتخب ہوے اور آخر کار عین وقت پر جبکہ گورنمنٹ نے یہہ سمجھنا شروع کیا کہ اس مہم کے لئے فوج کی ذمہ نہایت سخت اور دشوار کام ہے لہذا لارڈ ولسلی بلاے گئے اور اس فوج کی سپہ سالاری اونہین دی گئی۔ تمام ماہ اگست مین کارخانہ سلاح سازی اور جہاز سازی مین بہت کچھہ سرگرمی کے ساتھہ اس جنگ کے سامان کی تیاریان ہوا کین اور اس امر کا بھی تصفیہ ہو گیا کہ یہہ کمک دریاے نیل کی راہ سے جائیگی اور سات ہزار کے قریب سپاہی لارڈ ولسلی کے سپرد کی جائینگی دو رجمنٹین تو فوراً ہندوستان سے روانہ کی گئین اور ساڑھے سات سو سپاہی فوج رایل اسکوٹ کے باربیڈوس سے بلائی گئے اور تین پلٹنین سائپرس اور مالٹا اور جبرالٹر سے بھیجی گئین۔ اور چند دستے اسٹیفورڈشایر رجمنٹ اور کامرن ہائیلنڈرس اور اونیسوین رسالہ ہزارس سوارون کا اور شاہی توپخانہ اور کنگس رایل رایفلس کی پلٹن مقام پورٹس ماؤتھہ سے یونا نامی جہاز پر روانہ ہوین۔ شاہی انجینیرون کی جماعت مالوا نامی جہاز پر بھیجی گئی۔ اور گورکا نامی جہاز کمسریٹ اور صیغہ باربرداری اور فوجی شفاخانہ مع ایک حصہ نمبر اول سیکس اور سیاہ کرنیلی سپاہیون کی روزانہ تلوار اور ان لوگون کو دریاے نیل سے بالا تر لیجانے کے لئے آٹھہ سو کشتیون کا حکم دیا گیا اور بلحاظ اون دقتون کے جو جہازرانی مین ہوا کرتی ہین اور جو لارڈ ولسلی کو بحر احمر کے تجربون سے یاد نہین اونہون نے اس امر پر اصرار کیا کہ چار سو کے قریب کینیڈا کے ملاح بھی نوکر رکھہ لئے جائین۔ اور اوسیوقت تین سو کورو کی باشندے افریقہ کے مغربی ساحل سے بہم پہونچائے گئے کہ بندرون کے قریب رسد وغیرہ لیجائین۔ علاوہ اسکے آٹھہ دوخانی ملکی کشتیان رسی کھینچنے کے لئے آراستہ کی گئین۔ اور ایک نئی قسم کی کشتی جسکی پتوار کے قریب پہئے تھے اور رستے پر کھینچے جاتے تھے اور جو بعد کو سب ہی کچھہ کام آئے یارو کمپنی جہاز سازی سے مقام پوپ لر مین خرید کئے گئے۔ لارڈ ولسلی نے ایک انبوہ کثیر اور جم غفیر کے نعرہ ہاے خوشی اور دعاؤن کے ساتھہ ۳۰۔ اگست کو اپنی جدید فوج کی سپہ سالاری اور کمان لینے کے لئے لندن چھوڑا۔ قاہرہ تک ارل آف نارتھہ برک

اونکی ساتھہ تھی - برٹش گورنمنٹ نے لارڈ موصوف کو مالی معاملات کے انتظام و اہتمام کے لئے بہیجا تہا حصہ بالائی مین مصر کے اسوقت فوج سامنے کی طرف جا رہی تہی اور سواقم مین مہدی کی فوج اور بہی لیر ہوتی جاتی تہی اور قلعہ سے بہت متصل آگئے تہی آئی تہی اور صرف جہازی اور نیلی کرتی والون نے جو جہاز سے خشکی مین اوتری تہی باغیون کو روک رکہا تہا ڈنگولا مین جنرل گارڈن کے بیان سے مختصر خبرین آیا کرتی تہین یعنی سپاہی اور آدمی بہت خیریت سے ہین - اور خارطوم مین صرف ایک ہی ہفتہ پیشتر بہادر قلعہ دارون نے دشمنون پر فتح پائی تہی - ۲۶ - اگست کو جنرل گارڈن نے تحریر کیا تہا کہ شکر خدا کا ہے کہ ہملوگ عربون کے خیمہ اور خیام گاہ کے لینے اور عربون کے سپہ سالار آراے پی کو قتل کرنے مین کامیاب ہوے اس سے ہماری قرب اور جوار دشمنون سے پاک ہوگیا - بعد اسکے اسیطرح کسالا کے سپہ سالار نے اطلاع دی کہ گارڈن نے باغیون پر فتح کامل پائی اور اونکی ہتہیار اور سامان جنگ کل چہین لئے اور اونکے سر بہی کاٹ لئے - علاوہ برین رپورٹ مذکور مین یہہ بہی مندرج تہا کہ اونکی مہدی کا ایک سردار نازک وقت مین اپنی کل فوج لیکر بہاگ گیا اور تخمیناً سات ہزار رب جوار اور دو توپین چہوڑ گیا جنرل گارڈن نے ولید مغیوی کی امدادی فوج کو اور خود مغیوی کو بالکل نیست اور نابود کردیا اور آٹہہ توپین اور بہتر صندوق سامان جنگ چہین لئے اور شیخ ابو حراج اور اوسکی فوج کو تباہ کردیا اوسکے ستتر ہزار اردب جوار اور دو سو بیس قطار قہوہ اور تین کشتی تیل پر قبضہ کرلیا شیخ العبید بہی مارا گیا اور اوسکے قبضہ کی کل چیزین چہین لی گئین اور یہہ سب علامات فتح خارطوم روانہ کی گئین

باب سیزدہم

مشتمل بہ واقعات ذیل

لارڈ ولسلی کو ہدایات - افواج اور رسد کی روانگی - انگلینڈ سے کہینے والی کشتیون کا پہونچنا - مسٹر کوک کا ٹھیکہ سامان رسد وغیرہ پہونچانیکے لئے شخص کو عام اس سے کہ سیاح ہو یا کوئی افسر فوجی ہو اوسکے آگے جانیکی ممانعت اسوینت مین فوجی کارروائیان - کہینے والی کشتیون کا بالاے دریاے نیل مین روانہ کرنا - منتظر دریا ٹیکا - لارڈ ولسلی کی روانگی آگے کو کلیوپٹرا کے مندر مین دعوت اور مدارات کا ہونا - اور قلعا پہونچنا - افواہ بربر کو کہ اندازی کی - کرنیل اسٹوارٹ اور مسٹر پاور اور ام ہربن کا قتل واقعات جو ایک شخص نے بچشم خود دیکہی تہی - کرنیل کی سفارت ڈنگولا کو اور غصہ آمیز استدعا جنرل گارڈن کی مقام کورتی مین مدیر کا فتحیاب ہوتا - فوجونکی روانگی ڈنگولا کو - دریاے نیل کے کنارے کا آگ سے جلنا - لارڈ ولسلی کی موجودگی وادی حلفا مین - فوجی شفاخانہ - ریلوی کمپنی اور اوس کمپنی کے کام - پہلی کشتیون کا دہارے کی طرف سے کہنچا جانا - دریاے نیل درمیان وادی حلفا اور رول کے - دریا کے اندر بڑی بلند چٹان - آبشارون تک نگار (قسم کشتی) مین جانا - کینیڈا کے لڑکون کا کام کرنا - دریا کے دہارے پر ایک حادثہ کا وقوع - سپاہی کی ہلاکت گہڑیال سے - دو خانی جہازون کا دروازون کی طرف سے کہنچا جانا - کشتیون کا بیڑا اور بازو کا دو خانی جہاز - ڈنگولا کو سامان اور رسد کی روانگی

جو ہدایتین کہ لارڈ ولسلی کو بروقت روانگی مصر دی گئین اونمین یہہ بات ظاہر کردی گئی تہی کہ اصلی غرض اس جدید فوج کشی

منظر اسوان اور دریائے نیل کے ایشار اول میں داخل ہونا

لارڈ ولسلی
قاہرہ کے کمانڈر انچیف
برٹش فوج سوڈان

کی جنرل گارڈن اور کرنیل اسٹوارٹ کا خارطوم سے بچا کر واپس لانا ہے اور اس سے زیادہ کسی قسم اور کوئی جنگی کارروائی مقصود نہین ۔ اسلیئے کہ برٹش گورنمنٹ کی یہہ راے قایم ہو گئی تھی کہ سوڈان مین حکومت مصر نہ باقی رہے اور اگر رہے بھی تو وادی حلفا تک یعنی دوسرے آبشار تک اور قریب دو سو میل کے بالاتر قدیم سرحدی قریہ اسوان کے ـــــ چنانچہ لارڈ ولسلی کسالا اور سنار کی پناہ دہی کی کوئی کارروائی نہین کیا چاہتی تھی اور وہ علانیہ طور سے ممنوع تھی کہ کوئی جنگی کارروائی اپنی دار فور اور کر عل اور ممالک خط استوا کیطرف نہ بڑہائین باوجودیکہ گورنمنٹ کے نزدیک خارطوم پر بڑہنے کی ضرورت

زیربحث تھی جسکی بہ نسبت اجازت دیگئی لیکن اونہنے یہہ بہی خواہش ظاہر کی کہ حتی الامکان فوجی کارروائی محدود رہے
مگر لارڈ ولسلی کا یہہ خیال تہا کہ جنرل گارڈن اور کرنیل اسٹوارٹ اور مصری فوج اور عہدہ دارون کو چہوڑا لانیکے بعد سوڈان مین
اور بالخصوص خارطوم مین آیندہ گورنمنٹ کا انتظام اور بندوبست کیجیئی - لارڈ ولسلی کو گورنمنٹ مصر کی طرف سے یہہ اطلاع
دیگئی کہ گورنمنٹ مذکور ایک رقم مناسب کسی ایک یا چند سردارون کے دینے کو تیار ہے بشرطیکہ وہ ایسے صاحب قوت
ہون کہ وادی نیل سے وادی حلفا اور خارطوم تک بندوبست قایم کرسکین اور اسبات کا عہد کرین کہ گورنمنٹ کے ساتھ
بہ صلح اور آشتی رہین اور سرحد مصر پر غارت گری اور ظلم و تعدی کو روکین اور تجارت مین ترقی دین اور حتی الوسع بردہ گری
اور بردہ فروشی کو منع کرین اور کمانڈر انچیف مذکور کو باضابطہ یہہ اختیار دیا گیا کہ بالعموم شرائط مذکور کی تعمیل کے لئے جو بندوبست
اونکے نزدیک مناسب ہو عمل مین لائین - لارڈ ولسلی قاہرہ مین بضرورت امورات مملکت متعلق اون کامون کے جسکے
لیئے وہ بہیجے گئے تہے چند روز تک مقیم رہے اور اس درمیان مین وہ فوجین جو اس مہم کے لئے منتخب ہوکر مجتمع ہوئی
تہین بکمال استعجال آگے کو روانہ ہوئین - قبل اسکے کہ کمانڈر انچیف موصوف انگلینڈ سے روانہ ہون سر الیون وڈ اور
کمانڈر ہالٹ دریاے نیل کیطرف جنگی کارروایون کے دیکہہ بہال کے لئے گئے تہے اور پلٹن نمبر ا شاہی ساسکس کے اسوان
سے وادی حلفا کو بنی سویف نامی جہاز دو خانی پر بہیجے گئے اور وہان سے تین مہینہ کی رسد ایک ہزار آدمیون کے لئے لیکر
کشتیون پر ڈنگولا کو روانہ ہوئے یہہ کشتیان مدیر (حاکم) نے سر اس کو جو تہوڑے ہی فاصلہ پر دوسرے یا بڑے آبشار پر واقع
ہے روانہ کیا تہا تاکہ فوجون کے لانے مین بکار آمد ہو - الغرض وادی حلفا مین بجاے پلٹن نمبر ا اول الذکر کے اسٹافورڈ رجمنٹ
متعین ہوئی اور بعد اسکے پیدل کی پلٹن جو سوار کردی گئی تہی تری کی راہ سے سر اس کو آئی اور وہان سے بسواری شتر ڈنگولا
کیطرف روانہ ہوئی - ماہ ستمبر کے شروع مین فوجین برابر قطع مسافت مین مشغول رہین اور لارڈ ولسلی نے یہہ خواہش ظاہر کی
تہی بغیر انتظار میرے پہونچنے کے ڈنگولا پر فوجین بڑہین چنانچہ اس تعجیل کی وجہ سے تمام فوجی لوگ جو مصر مین جہاز سے اوترے
تہے اونہین بہت ہی کم موقع استراحت اور تفریح کا اسکندریہ یا قاہرہ مین ملا کہ وہ لوگ بازارون مین ٹہلتے پہرتے اور اونگلی
کے اشارون سے یا سر کو ہلا کر تنگ دست عربی سوداگرون سے چیزون کی خرید اور فروخت کرتے الغرض بمجرد اسکے کہ یہہ لوگ
جہاز سے اوترے ریل کے ذریعہ سے اسیوت کو روانہ ہوئے اور وہان سے دو خانی کشتیون پر اسوان بہیجے گئے چنانچہ
اسی مقام آخر الذکر سے دشواریان منزلون کی اور سختیان گذرگاہون کی شروع ہوئین - اسیوت جو صدر مقام ریلوی کا
اور قاہرہ سے دو سو پچاس میل کا فاصلہ ہے ایک سرسبز اور آباد قصبہ ہے جسمین پچیس ہزار باشندے ہین اور کنارہ
دریا سے بفاصلہ ایک میل کے ایک مختصر جزیرہ پر آباد ہے اور یہہ جزیرہ ایک چہہ آبدار سنگی پل اور مغربی براعظم سے ملحق زیر
کوہ یا چہوٹی پہاڑی کے نیچے ہے عہد قدیم مین عیسائیون کی اس مقام پر بکثرت رہبان اور تارک الدنیا بود و باش رکہتے تہے اور
پناہ گیر ایذا اور مصائب سے یہان آکر رہتے ہین چنانچہ وہ حجرے جنمین وہ لوگ مسکن گزین تہے اور وہ مقبرے جنمین وہ لوگ دفن ہین اب تک
دیکہائی دیتے ہین یہہ قصبہ بڑی تجارت کا مقام ہے بوجہ اسکے کہ بذریعہ نہر بحر یوسف کے ایک شاداب ضلع فیوم نامی سے ملحق ہے اور
جسمین تالاب پانی کے بکثرت ہین - اس قصبہ مین دو مسجدین بہت بڑی بڑی ہین جنکی مینارے بہت ہی بلند ہین اور ایک محل سرا اوس ملک
کے گورنر کے واسطے بنی ہے علاوہ انکے ایک کالج اور متعدد بازار اور حمام اور خوشنما عمارتین بہی اسمین ہین الحاصل نہایت ہی
زمانہ قلیل مین اسیوت الفنسا ہوگیا جسمین کاروبار کا مشغلہ ہر وقت بکثرت تہا اور فوجین اور سامان جنگ اور رسد کی بکثرت اور

برٹش سپاہی سکندریہ مین رنج لی طرف عربون سے خرید و فروخت کرتے مین

برابر آمد و رفت تھی اور آخر ماہ ستمبر مین متعدد دریائی کشتیان ساختہ انگلینڈ بذریعہ ریل کے اسکندریہ سے اِس قصبہ مین پہونچین یہ کشتیان خاص کر اِس غرض سے تیار ہوئی تھین کہ نوجوان کو دریاے نیل مین سراس سے ڈنگولا تک لیجائین - اور طول مین تیس ۳۰ فٹ اور عرض مین ساڑھے چھہ فٹ اور عمق مین صرف ڈہائی فٹ تھین اور صنوبر کی لکڑی کی سفید رنگی ہوئی تھین - ان کشتیون پر شامیانے اِس غرض سے کھنچے ہوئے تھے کہ مصر کے تمازت آفتاب سے لوگ محفوظ رہین - ہر ایک کشتیون کا موازنہ نو سو دو ہزار

کی برابر ہوا تہا اور ایک ایک کشتی پر بارہ ڈانڈ اور دو پالین اوسکے چلانیکی لگی تہین ۔ اور یہہ بندوبست کیا گیا تہا کہ ہر ایک
کشتی پر دو ملاح کہینے والے اور دس سپاہی مع اپنے سامان اور سَو دن کی رسد اور ایک ظرف جو پانی صاف کرتا ہے
جا سکین اور جسکا مجموعی وزن ڈہائی ٹن سے زیادہ نہو ۔ اور یہہ بہی شمار کیا گیا تہا کہ جسوقت وہ کشتیان پورے طور سے بار کر دی
جائین تو بیش انچ سے زیادہ پانی مین نہ ڈوبین اسلئے کہ دریاے نیل مین جن مقامات پر کم پانی ہے وہان اس بندوبست سے
انتفاع حاصل ہو سکے اور اونکے روانہ ہونے مین دقت نہو نہ وہ کسی مقام پر بوجہ کمی آب کے رُک جائین ۔ الغرض جب سپاہی یکے
با دیگرے الحمرا مین جو بندرگاہ اسویت کا تہا پہونچتے تہے بجرون پر سوار کرا کے دریا مین روانہ کئے جاتے تہے ان بجرون کی
قطع مربع تہی اور تین صفین دس کشتیون کی ایک ایک کرکے انمین بندہی تہین اور کل کشتیان چٹائیون سے چہائی تہین
کہ دہوپ سے حفاظت رہے علاوہ اسکے متعدد دو خانی جہاز بہی تیار تہے چنانچہ ہر ایک جہاز تیس ۳۰ کشتی اور دو بجرے باندہ
کر لیجاتا تہا الحاصل ہر جہاز مین نوّے ۹۰ کشتیان لاد کر لیجانے کو ہوتی تہین ۔ مسٹر طامسن کوک بالکل صیغہ روانگی فوج کی سراسر
نگران تہے اور ہر بجرے کے لئے جو فوج با سامان فوج لیجاتا تہا چالیس پونڈ دیجاتی تہی اور اسیطرح مختلف تعداد محصول جہازون
کے باعتبار اونکے قد و قامت کے تہی چنانچہ کل تخمینہ صرف روانگی افواج کا نصف کروڑ کے قریب ہوا تہا کہ جو نہایت ہی
قلیل التعداد تہا اور کبہی صیغہ جنگ نے اسقدر صرف کثیر قبل اسکے کسی موقع پر منظور نہ کیا تہا بنظر حزم و احتیاط دریائے نیل کے کنارے
مختلف مقامات پر کوئلہ کے اسٹیشن قایم کرکے گئے تہے جہان جہاز دو خانی ٹہہر کر کوئلہ لیتے تہے ۔ اور مسٹر کوک سے یہہ بہی معاہدہ
ہوا تہا کہ بعد اسکے ان کوئلون کی حفاظت کے وہی ذمہ دار ہونگے جب اونکی ضرورت سرکار کو باقی نہ رہے گی الغرض ایک وقت مین
پانی کی کمی کی وجہ سے اسویت مین چند روز تک جہاز ٹہرے رہے اور روانہ نہو سکے علاوہ اسکے کسیقدر بے انتظامی اسوجہ
سے بہی پیدا ہو گئی تہی کہ کشتیان جدا جدا اسکندریہ سے منتقل اور روانہ کی گئین اور متعدد کشتیون مین سامان جنگ درست
طور سے رکہنے اور تقسیم کرنے مین بہت زیادہ تاخیر ہوئی ۔ انگریزی سیاح جو اس تیاری جنگ کو دیکہنے کے خواہش مند تہے
او نہین اجازت تہی کہ اسویت تک بذریعہ ریل کے بلکہ بذریعہ جہاز کے اسوان تک جائین لیکن ساتھہ ہی اسکے بذریعہ اشتہار

کے جو اسویت کی سرحد پر آویزان
کیا گیا تہا وہ لوگ آگاہ کر دئے گئے
تہے کہ کوئی مسافر یا افسر فوجی مجاز نہین
کہ اسوان سے آگے جنوب کی طرف
جائے بغیر اسکے کہ لارڈ وولسلی سے
اجازت نہ حاصل کرلے اور اوسی
اشتہار مین یہہ بہی تہا کہ ہر ایسے سیاح
کو لازم ہے کہ حفاظتی اسباب پر کسی
کے بین کسی اخبار مین اور ایک محل سر انہو
ہون اور نہ جیسے سی الحاصل نہایت ہی
مطیع سے ہے اور یہہ بہی شرط ہے اور

چھوٹی کشتیاں الحمیرا پہ بندرگاہ اسویٹ مین
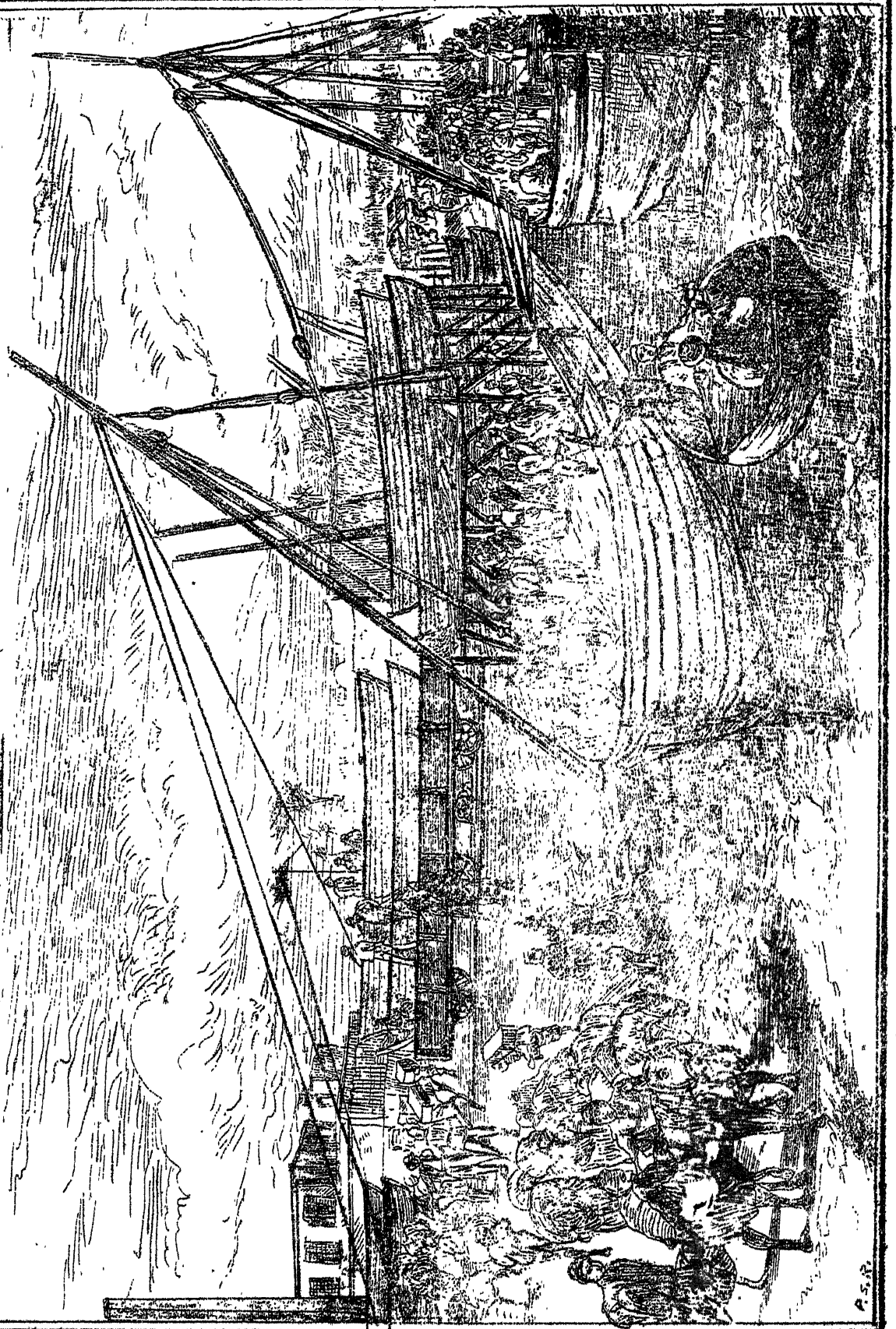
کہ ان لوگون لوکوئی مدد از قسم سواری یا رسد وغیرہ کے نہ ملے کی اور نہ لارڈ ولسلی کے پاس کوئی عہدہ ان لوگون کے واسطے ہے۔ حاصل کام مقام اسوینٹ مین اس مہم کا پہلا ڈ نظر آتا تہا جسے برٹش گورنمنٹ نے دریائی راہ سے کمک کے لئے روانہ کیا تہا اور بکثرت بجری دریامین چلے جارہے تہی جنپر صندوقین اور بورے ہر قسم کی رسد اور سامان سے بہرے ہوئے لدے تہے اور دریا کے کنارہ قریب بندرگاہ کے میلون تک لگی ہوئی ریل گاڑیان سامان سے لدی ہوئی کہڑی تہین اور صدہا قلی اونکے خالی کرنے مین مشغول تہے اور ساتہی اسکے وہ کام کرتے تو بلند آوازون سے سب کے سب ملکر بہت زور وشور سے چند الفاظ کہتے چنانچہ دیکہنے والا اسکا کہتا ہے کہ بغیر اسطرح چلائے ہوئے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ وہ لوگ کام نکر سکین گے۔ یہ بسوقت

ایک مشتبہ شخص لشکرگاہ سودان مین

بہہ بڑے کشتیون کے اسوان مین پہونچے یعنی تین سو میل دریا کی راہ طے اور آبشار اول یا دریائے نیل کے دہارے کے
نیچے قریب اوسکے پہونچے اوسوقت یہہ کشتیان کہلی ہوئی ریل کی گاڑیون پر لادی گیئن اور سڑک آہنی کے ذریعہ سے جو تخمیناً قریب
آٹھہ میل کے تہی شلال کو روانہ ہوئین (یہہ ایک جزیرہ دہارے کے جنوب مین واقع ہے) اور انہین مین سے بعض
کشتیون کو کہے کر اور کہیچ کر تنگ اور پیچیدہ راہ سے فلا نامی ایک تواریخی جزیرے کی طرف سے لے گئے - اس
مقام دریا مین سنگی ٹیکرے اور سیاہ اور سخت چٹانین پتھرون کی تہین چنانچہ پہلے آبشار سے گذر کر پہر وادی حلفا تک
یعنی دو سو میل بالائے نیل کے بہ آسانی کشتیان جاتی تہین کچہہ تہوڑی دیر تک ان کشتیون کا گذر اونچے اونچے بلوے
پتھر کے سخت اور کرخت ٹیلون کے طرف سے ہوا بعد اسکے دریا بہت آسانی کے ساتہہ سنہرے بالو پر روان تہا
اور کسیقدر سبزی اور معدودہ چند درخت کہجور کے دونو کنارون پر تہے اور اسی مقام سے مغربی اور مشرقی صحرا
کا دامن ملا ہوا تہا جو بالکل خس و خاشاک سے پاک اور اوسر تہا - لارڈ وُلسلی نے ۲۷ ستمبر کو اس مہم کے بند و بست
سے فراغت پائی چنانچہ اسوقت مین بکثرت کشتیان بہی وادی حلفا مین پہونچ چکی تہین اور صحراے لوبیہ کیطرف سے
جانیکی تیاری کی اسلیئے کہ برابر اور ہمیشہ اونٹ کی سواری سے وہ ایسے سفر کے عادی ہوگئے تہے الغرض قاہرہ سے بہمراہی
اپنے مصاحبین کے بالائے مصر کیطرف روانہ ہوئے - اور دریاے نیل کی طرف سے ایک چہوٹی کشتی دودخانی فیروز نامی
پر جو خدیو مصر نے اونہین سپرد کی تہی سوار ہوکر سفر شروع کیا اور راستہ مین اکثر مقامات پر ٹہہر کر انتظامات فوجی کی جانچ کرتے
تہے اور مفید مقامات کا بہی ملاحظہ کرتے تہے - مقام کنیہ پر دودخانی کشتی مین کوئلہ لینے کی غرض سے ٹہہرے اور اس مفید
موقع پر دندراہ کے ویرانہ عظیم کا ملاحظہ کیا اور کینلو پیرا کی مشہور اور معروف معبد مین ٹہہر کر لمن ایڈ اور جیرٹ بیا اور یکم اکتوبر
کو اسوان پہونچکر مصری اور برٹش فوجون کی جانچ کی - یہہ فوجین ایک حدب پر (یعنی اونچے میدان) جہان بکثرت شکستہ
ٹیکرے تہے اور بہت ہی بلند مقام تہا خیمہ زن تہین - یہہ مقام داہنے کنارہ پر دریاے نیل کے واقع تہا اور توپخانہ والون
کے متعدد دندے اس غرض سے بنا رکہے تہے کہ قصبہ اور ریلوی اور بڑی سڑک کاروان کی زیر نگاہ اور زد کے اندر رہے -
اس مقام پر پیدل فوج کی گرد و غبار سے بچنے کے لئے بند و بست ضروری تعمیرات کا کردیا گیا تہا - اور انگریزی افسرون
کے لئے پتہر اور کچی اینٹون کی دیوار پر چہپر ڈال دئے گئے تہے اور مصالحہ اور اسباب جنگ اور دیگر اشیا کشتیون پر دریا
مین خیمہ گاہ کے نیچے رکہی تہین چنانچہ بعد ملاحظہ کے لارڈ وُلسلی نے اپنی رضامندی اور پسندیدگی نسبت ان انتظامون
کے ظاہر کی اور بعد اسکے فیلا کے مشہور معبدون کو ملاحظہ کرکے بہمراہی سر ریڈورس بلر اور اپنے مصاحبین کے اوسی
فیروز نامی جہاز پر روانہ ہوئے اور پہلے آبشار سے بخیریت گذر کر جنوب کی طرف وادی حلفا کو نہضت کی - تاریخ ۳ - اکتوبر
کو مطابق انتظام اور بند و بست اون کارروائیون کے جنکا ذکر ہو چکا ہے جبکہ کمانڈر انچیف مذکور دریاے نیل مین جارہے
تہے یہہ خبرین ڈنگولا سے مشتہر ہوئین کہ ایک شخص باشندہ سوڈان نے جنرل گارڈن کے ایک جنگی جہاز کو شندی
مین پہونچتے دیکہا تہا اور وہ شمال کی طرف بربر کو گیا ہے بعد اسکے یہہ معلوم ہوا کہ بربر مین جاکر اس جہاز نے خوب گولہ باری
کی اور مہدی کے ایک امیر کو قتل کیا چنانچہ خوف زدہ باغی ملکی خزانہ کو مقام کربی مین اوٹہا لے گئے الغرض یہہ خبرین بے بنیاد
نہ تہین بلکہ انکی تطبیق اور تصدیق مین تاربرقیون سے جو الفاظ مصطلحہ مین گارڈن کے پاس سے آئین نہین ہوتی تہی -
ان تاربرقیون مین جنرل گارڈن نے یہہ قصد اپنا ظاہر کیا کہ مین کرنیل اسٹوارٹ کو مع کسیقدر فوج اور باشی بزوق کے
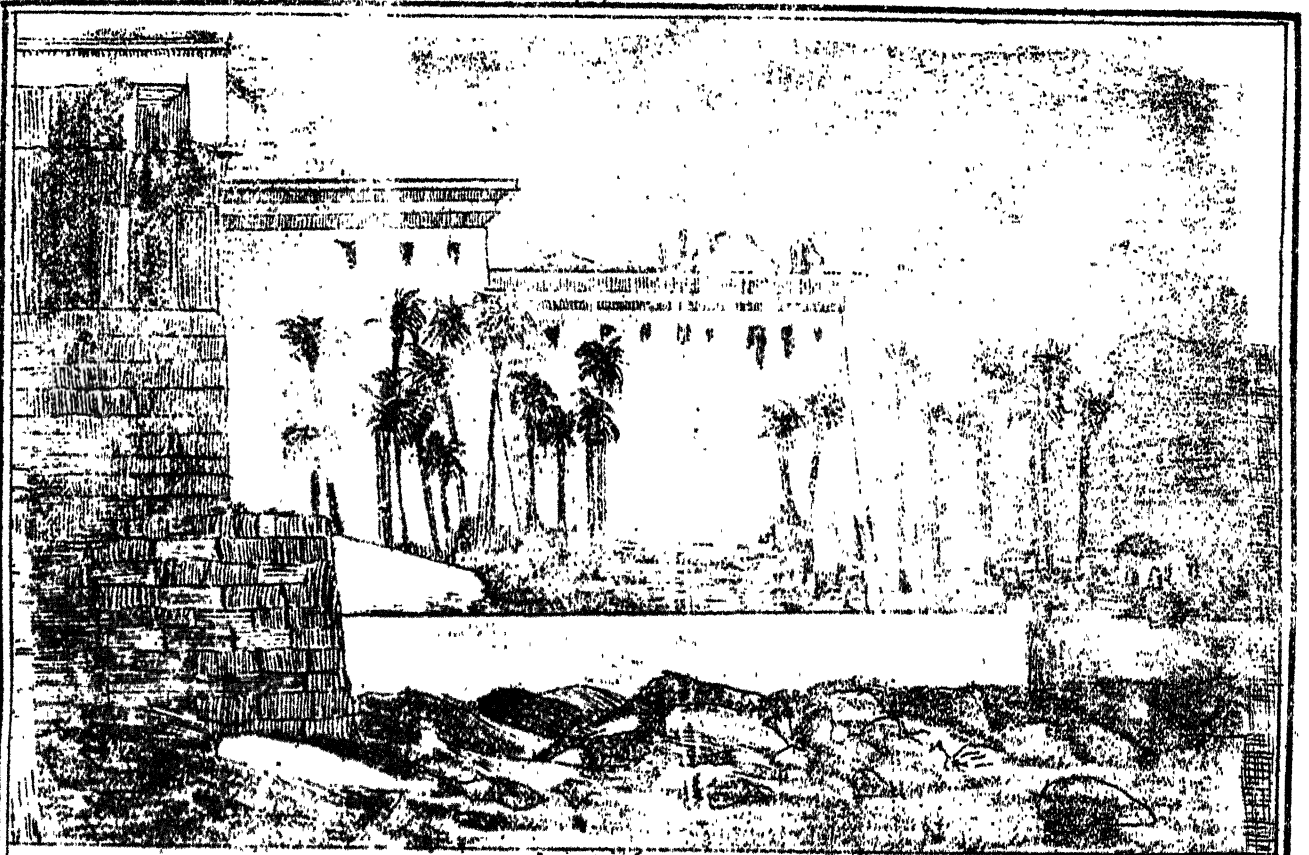
لارڈ ولسلی معہ اپنے مصاحبون کے مقام فیلائی میں

لارڈ ولسلی کا ایک چھوٹا دخانی جہاز آبشار اول میں
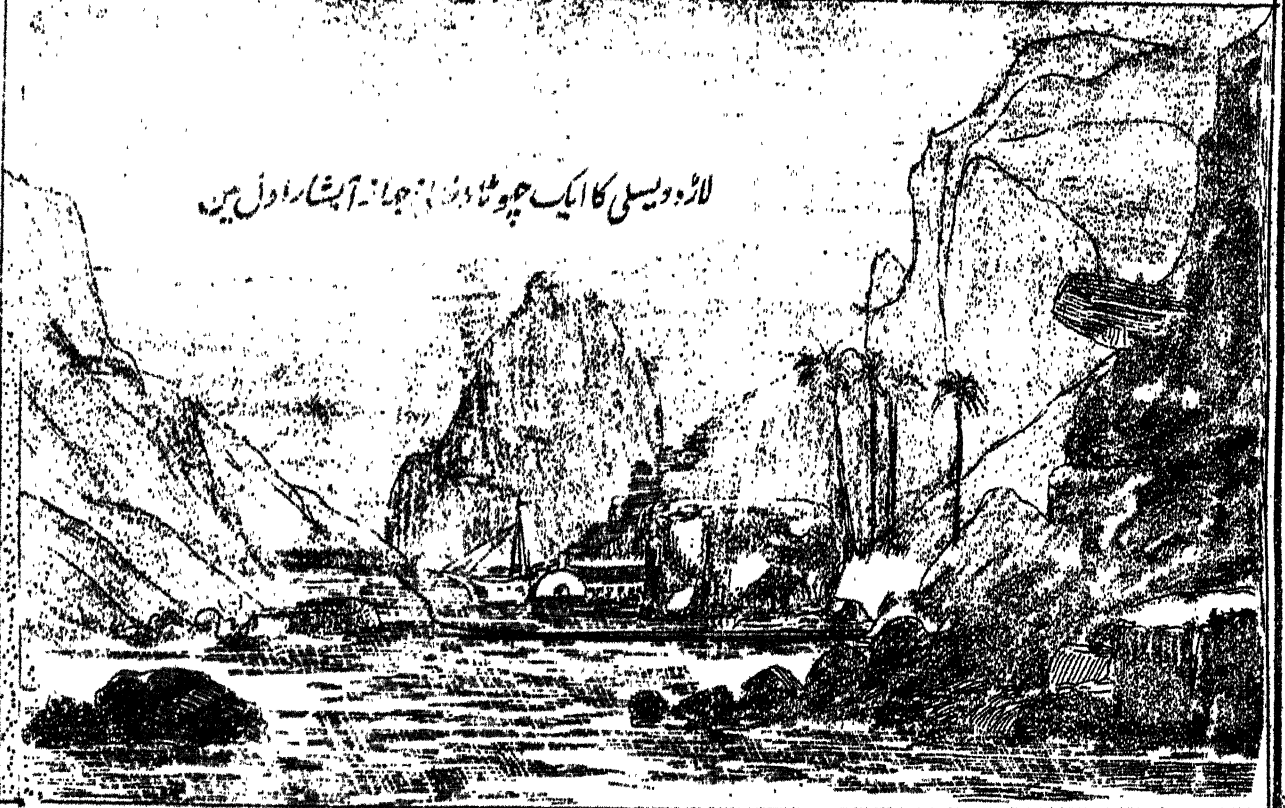
روانہ کیا ہوا لاہون کہ بربر کو جلا کر پھر خارطوم واپس آئین ۱۷ اکتوبر کو میجر کچینیر کے مرسلہ تار برقی نے بربر پر گولہ اندازی کی تصدیق کی لیکن
ساتھہی اسکے ایک خبر اندوہناک اس مضمون کی آئی کہ ایک دودخانی جہاز جسپر کرنیل اسٹوارٹ سوار تہے درمیان چوتھی
اور پانچوین آبشار کے ٹکرا کر ٹوٹ گیا اور جنرل گارڈن کا وہ بہادر مددگار زدیب اور رفقا کے ساتھہ عربون کے ہاتھہ سے مارا گیا
لوگون کے بیانات جو بعد اس واقعہ کے ڈنگولا مین پہونچے تہے اس حادثہ کی نسبت خاصکر تاریخ اور وقت اور مقام قتل مین
مختلف تہے لیکن چونکہ اون لوگونکی اطلاع کی بنا محض سماعت پر مبنی تہی لہذا چندان لایق تعجب نہ خیال کی جاتی تہی مگر بعد
اسکے تحقیق ہوا کہ وہ افواہ بالکل صحیح اور سچ تہی اور بعد اسکے کہ دو ثالث راہ خارطوم سے ڈنگولا کی کرنیل اسٹوارٹ نے قطع
کی تہی کہ وہ بیرحمی کے ساتھہ مارے گئے اور اونکے ساتھہ مسٹر پاور سفیر انگریزی مقیم خارطوم اور مسٹر ہربن کارسپانڈنٹ
اخبار لندن ٹائمس اور سفیر فرانس مقیم خارطوم اور اکثر یونانی اور مصری بہی قتل کئے گئے۔ جنرل گارڈن کی تحریر سے اور نیز سر چارلس
ولسن کی رپورٹ مابعد سے واضح ہوتا ہے کہ ۱۱ ستمبر کو تین دودخانی جہاز مع اس مہم کے خارطوم سے روانہ ہوکر مقام شندی
مین پہونچے اور کرنیل اسٹوارٹ اس مقام پر خشکی مین اوترے اور ایک دستہ فوج کا اس موقع پر چہوڑا اور خارطوم تک
تار برقی کی لین درست کی بعد اسکے یہہ جہاز بربر پر گئے اور وہان قلعون پر گولہ اندازی کرنیکے بعد اونمین سے دو جہاز بماتحتی
امیر البحر مقرر کردہ جنرل گارڈن یعنے قاسم الموس کے جنوب کی طرف روانہ ہوئے اور کرنیل اسٹوارٹ نے اپنے ہمراہیون
کے ساتھہ اس امر کی کوشش کی کہ ڈنگولا تک پہونچے چنانچہ ایک چہوٹی دودخانی کشتی پر عباس نامی پر یہہ لوگ سوار ہوئے
اس کشتی پر ایک توپ بہی تہی اور دو کشتیان بہی اس سے بندہی ہوئی تہین جنپر تمام عورت اور مرد بہرے ہوے تہے الحاصل
یہہ لوگ مقام ابوحمید تک بخیر و عافیت پہونچے مگر یہان پہونچکر باغی جماعت کثیر کے ساتھہ دیکہائی دئے اور اون لوگون نے
کنارہ سے اس شدت کے ساتھہ آتشباری شروع کی کہ جو لوگ اس دودخانی کشتی پر سوار تہے اس امر پر مجبور ہوگئے کہ ان بقیہ
کشتیون کی جو اس دودخانی سے بندہی ہوئی تہین قطع کردین اور تنہا ہوکر اپنی سلامتی حاصل کرین چنانچہ ان لوگون نے ایسا
ہی کیا مگر وہ دو کشتیان جسپر مصری اور یونانی لوگ سوار تہے ابوحمید کے نیچے باغیون کے ہاتھہ لگین اور تمام لوگ قید ہوکر بربر
روانہ کردئے گئے۔ اس طرف عباس نامی کشتی دودخانی قطع مسافت مین سرگرم ہوئی اور گذرا اوسکا اوس طرف سے جہان
مناسری قبیلہ کے لوگ آباد تہے جہاز مذکور پر گنتی ہوئی چالیس آدمی سوار تہے۔ درمیان ۱۴ ستمبر اور ۲۰ ستمبر کے (تاریخ اوسکی مشتبہ ہے) جب جہاز مذکور قریب جزیرہ بونی کے جو آبشار کوبنات کے نیچے واقع ہے پہونچا ایک ٹیکرے پر جو زیر آب تہا
جاتا رہا اور کسیقدر نکل کر پہنس گیا اور بہت بدطوری کے ساتھہ پیچہے کی طرف کہیچا گیا یہان تک تو اسطرح گذرا اور بعد اسکے جو
واقعات گذرے اوسکی کیفیت جسمین اسمعیل نامی ایک مصری جہاز کی آگ روشن کرنے والے نے جسے باغیون نے قید
کرلیا تہا مگر بعد کو مفرور ہوکر جنرل ارل کی فوج مین آیا تہا اسطرح بیان کرتا ہے کہ جسوقت ہملوگ شیخ وادعمر کے ملک کی
طرف سے ہوکر گذر رہے تہے دیکہا کہ باشندے دونو کنارون سے پہاڑیون کے اندر بہاگے جاتے ہین جب یہہ متحقق ہوگیا
کہ اس ٹیکرے سے اب ہمارا جہاز نہ نکلے گا اوسوقت جنوبی کشتی یعنی ڈینگی جو جہاز پر تہی ضروری چیزون سے بہر کر
ایک مختصر جزیرہ مین جو ہملوگون سے قریب تہا بہیجدی گئی اور چار مرتبہ وہ وہان گئی اور آئی۔ اور کرنیل اسٹوارٹ
نے جہازی توپ مین کیل ٹہونک کر موہنہ اوسکا بند کردیا اور توپ کو مع مصالحہ کے جہاز پر سے دریا مین ڈال دیا۔
اسوقت بہت لوگ بکثرت داہنے کنارہ کی طرف سے قریب آکر زور زور سے چلا کر طالب امان ہوئے اور غلہ مانگتے تہے

اور سلیمان وادتجم ایک چہوٹے سے مکان مین کنارہ دریا کے قریب موجود تہا چنانچہ اوس مکان سے کرنیل اسٹوارٹ کو پکارا کہ آپ بیخوف اوترکر چلے آئی اور یہہ بہی کہا کہ سپاہیون سے حکم دیجئے کہ ہتہیار کہول کرآئین ورنہ لوگ خوف کرینگے چنانچہ کرنیل مذکور نے اس مضمون کو لوگون سے کہہ کر خود مع مسٹر پاور اور ہربن اور حسین افندی کے اوترکر ایک مکان مین داخل ہوئے یہہ مکان ایک شخص فقیر اعثمان نامی نابینا کا تہا اور کرنیل کا یہہ ارادہ تہا کہ سلیمان کے ذریعہ سے بندوبست اونٹون کی خریداری کا کرکے لبسواری شتر ڈنگولا روانہ ہون ان چارون شخصون مین سے کسیکے پاس کوئی ہتہیار بجز کرنیل اسٹوارٹ کی نہ تہا کرنیل البتہ ایک تپنچہ اپنی جیب ساتہہ لے گئے تہے ۔ جسوقت یہہ چارون آدمی اندر داخل ہوے تو ہملوگ بہی کشتی سے کنارہ پر اوترنے لگے ۔ تہوڑی دیر بعد ہمنے دیکہا کہ سلیمان اندر سے باہر آیا اور ایک مسی لوٹا اوسکے ہاتہہ مین تہا اور باہر آکر لوگون کو جو جمع ہورہے تہے کچہہ اشارے کئے چنانچہ فوراً وہ گروہ دو حصون مین منقسم ہوکر ایک جماعت تو مکان کے اندر داخل ہوئی اور دوسری کنارہ پر جہان ہملوگ تہے چیختے ہوئے شور وغل کرتے اور نیزونکو ہلاتے ہوئے آئے ۔ چنانچہ مین بہی اون لوگون کے ہمراہ تہا جو اوسوقت کنارہ پر اوتررہے تہے یہہ دیکہکر ہملوگون نے اپنے کو دریا مین ڈالدیا باغیون نے ہملوگون پر گولیان چلانی شروع کین اور بعضون کو جو اندر پانی کے تہے قتل کیا اور بہت لوگ ڈوب گئے باقی جسوقت کنارے پر پہونچے تو اونہین نیزون سے ہلاک کیا ۔ مین پہر کر ایک جزیرے مین پہونچا اور تاریکی شب تک اوسی مقام پر مخفی رہا لیکن بعد اسکے مجہے بہی گرفتار کرکے قید کرلیا اور مقام برتی کو روانہ کردیا ۔ مین نے سنا کہ کرنیل اسٹوارٹ اور دو یورپین فوراً قتل کئے گئے لیکن حسین افندی اوس الوہے سے جو اوسکے روبرو کہڑا تہا لپٹ گیا لہذا اوسے کسی نے نیزہ سے نہ مارا اور بعد اسکے افندی مذکور کی ہلاکت سے باد آئے اور وہ بربر بہاگ کر چلا گیا ۔ دو توپچی اور دو جہازران اور تین باشندے مین یقین کرتا ہون کہ ابتک بربر مین زندہ ہین ۔ جسقدر زر نقد کہ جہاز پر یا مقتولین کی جیبون مین ملا اوسے ان قاتلون نے آپسمین تقسیم کرلیا بقیہ چیزین دو صندوقون مین مقفل کرکے سپاہیون کی حفاظت مین بربر روانہ کردین اور کرنیل اسٹوارٹ اور اونکے ساتہیون کی لاشین اوسیوقت دریا مین ڈالدین حسین افندی نے بچشم خود کیفیت مرگ کرنیل اسٹوارٹ کی نہین دیکہی لیکن عربون نے خود اس امر کو تسلیم کیا کہ وہ اپنی زندگی سے مایوس ہوکر نہایت ہی بیباکانہ طور سے لڑا اور ایک شخص کو حملہ آورون مین سے قتل کیا اور ایک دوسرے شخص کو تپنچہ سے زخمی کیا منجملہ اون چیزون کے جو اس موقع پر باغیون کی لوٹ مین آئین کرنیل اسٹوارٹ کی وہ تحریر تہی جسمین اونہون نے واقعات خارطوم کی بلیم مارچ سے دہم ستمبر تک تحریر کی تہی ۔ جنرل گارڈن نے اس تحریر کی نسبت بعد اس واقعہ کے لکہا تہا کہ یہہ تحریر نادر روزگار ہے جسمین مہدی کی تمام تحریرات بزبان عربی کی تشریح کی ہوئی تہی ۔ ان خطوط اور تحریرات مشتہرہ جنرل گارڈن کا دیکہنا جس سے تصدیق حال کی ان بیانات سے ہو کہ درمیان جنرل گارڈن اور کرنیل اسٹوارٹ کے سخت اختلاف نسبت حفاظت خارطوم کے تہا فضول ہے ایک وقت مین کرنیل کی نسبت یہہ اطلاع دی گئی تہی کہ اونہون نے بکرار اور سختی کے ساتہہ اس امر پر اصرار کیا کہ خارطوم مین ہم لوگون کے قیام سے کوئی نفع مترتب ہوگا بلکہ غالباً زیادہ تر خونریزی کا باعث ہو اور جنرل گارڈن کی نسبت یہہ بیان کیا گیا ہے کہ اونہون نے اپنے روزنامہ مین کرنیل اسٹوارٹ کی کارروائیون پر برخلاف طریقہ دوستی کے نکتہ چینیان کین ۔ لیکن سرہنری گارڈن کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ باوجود اسکے بہی ہملوگون کے علم مین اوس بہادر محافظ خارطوم یعنی جنرل گارڈن نے بہت ہی تعریف کے ساتہہ اپنی مددگار کرنیل اسٹوارٹ کو یاد کیا ہے اور یہہ لفظین اوسکی شان مین کہی ہین کہ وہ بہادر اور منصف اور کہرا آدمی تہا ۔ اور مختلف وقتون مین اپنا تردد کرنیل کی صحت وسلامتی کی نسبت ظاہر کیا ہے ۔ علاوہ اسکے یہہ امر بہی یقینی تہا کہ

کرنیل اسٹوارٹ نے بہت بڑا حصہ خارطوم کی محافظت اور دشمنون سے مقابلہ کا ذمہ اپنے لیا تہا اور کرنیل کی روانگی کو ترک سوڈان کی حکمت عملی سے کوئی تعلق نہ تہا بلکہ خارطوم سے روانگی کی وجہ یہہ تہی کہ برٹش فوج بہ تعجیل تمام آئے اور بغاوت فرو کردی جاے۔ جنرل گارڈن اپنے مراسلہ مورخہ ۹ ستمبر مین تحریر کرتے ہین کہ مین کرنیل اسٹوارٹ اور دو سفیرون کو اس غرض سے روانہ کرتا ہون کہ وہ لوگ حالات سوڈان تحریر کرین اور دو بڑے دو خانی جہاز بہی اونکے ساتہہ کر دئے ہین جسپر وہ لوگ بربر تک جائینگے اور وہان پہونچکر باغیون کو اسطرف لڑائی مین مشغول کر کے راہ کو صاف رکہین۔ کتنی مرتبہ ہملوگون نے آپ کو فوج امدادی بہیجنے کے لئے تحریر کیا اور آپ کو توجہ خاص سوڈان کی طرف دلائی گئی لیکن بالکل آپ نے جواب تحریر فرمایا جس سے معلوم ہوتا کہ اس باب مین کیا تصفیہ ہوا تمام لوگون کے قلوب اس توقف کی وجہ سے خستہ ہوگئے ہین وہان آپ لوگ کہاتے ہین پیتے ہین اور عمدہ چارپائیون پر آرام کرتے ہین اور یہان ہملوگ اور ہمارے ساتہی سپاہی اور ملازمین شب و روز نگرانی کرتے ہین اور اس کوشش مین ہین کہ یہہ مہدی کاذب جو بڑہا آرہا ہے اسے روکین اور دفع کرین۔ آپ اس بغاوت کے فرو کرنے کا کچہہ خیال نہین کرتے جسکا نتیجہ بدیہہ ہوگا کہ آپکی فتحمندی منعکس ہو جائیگی اور یہہ غفلت آپکی کسیطرح مناسب نہین ہے دو روز کے عرصہ مین کرنیل اسٹوارٹ نائب گورنر جنرل اور دو سفیر یہان سے بربر روانہ ہون گے اور وہان سے ڈنگولا کو جائینگے اور کرنیل اسٹوارٹ کی روانگی کی یہہ وجہ ہے کہ انگلستان آپ بالکل پنبہ بگوش اور ہملوگون سے غافل ہین اور بغیر کچہہ کئے ہوئے وقت کو ضائع کیا۔ اگر فوجین بہیجی گئی ہوتین تو بمجرد اونکے پہونچنے کے یہہ بغاوت فرو ہو جاتی اور باشندے وہان کے اپنی حالت اصلی پر رجوع کرتے۔ مجہے اس امر کی امید ہے کہ جو کچہہ کرنیل اسٹوارٹ اور دو سفیرون نے اسبارہ مین آپ سے ظاہر کیا ہے اوسے آپ بغور سنکر توجہ خاص مبذول کرینگے۔ اور فوجون کو جنکی درخواست ہملوگون نے کی ہے بلا توقف روانہ فرماینگے بوجہ روانگی کرنیل اسٹوارٹ اور مسٹر فرانک پاور اور انکی وفات کی وہ بہادر محافظ خارطوم یعنی گارڈن یکہ و تنہا ہوگیا اور کوئی سامنے ہمدرد اونکا باقی نہ رہا کہ ایسے سخت اور دشوار وقت مین باغیون کو روکے۔ چنانچہ یہہ امر ضروری ہوگیا کہ حتی الامکان شہر محصور کی حفاظت جس قدر جلد ہوسکے کیجاے۔ مدیر ڈنگولا نے ۱۸ ستمبر کو ایک اور بہی فتح باغیون کی کثیر التعداد فوج حوالی کورتی مین حاصل کی اور پیغمبر کاذب کے اکثر امرا کو قتل کیا اور بہت لوگون کو قید کیا اور مقام اصلی تک مفرورین کا تعاقب بہی کرتا چلا گیا گو اس کامیابی نے باغیون کو شمال کی طرف بڑہنے سے روکا تاہم کسیطرح محاصرہ خارطوم مین کمی نہ آئی اس لئے کہ وہ قبل اسکے (باوجود جنرل گارڈن کے فتحمندی کی جو اونہین آخر اگست مین باغیون پر حاصل ہوئی تہی) محصور ہوچکا تہا۔ الغرض قبل پہونچنے خبر اندوہناک وفات کرنیل اسٹوارٹ کے اور قبل روانگی لارڈ ویسلی کے قاہرہ سے جنرل ارل اور سر ہربرٹ اسٹوارٹ وادی حلفا مین پہونچ چکی تہی۔ اور سر ہربرٹ وہان سے بہمراہی اپنے مصاحبین کے ٹٹوون پر ڈنگولا روانہ ہوے کہ وہا پہونچکر اون فوجون کی جو ۳۰ ستمبر تک مقام مذکور پر پہونچ چکی ہین کمان یعنی افسریکا چارج لین۔ اوسیوقت ڈہائی سو پیدل سپاہی جو سوار کردئے گئے تہے مقام صراس سے نگارس یا سوڈانی بجرون پر دریائے نیل مین روانہ ہوے ان سپاہیون کو دو سو تیس ۲۳۰ میل مقام روانگی سے چل کر ثان گور کا آبشار بہت ہی دشوار گذار ملا اور بغیر اسکے کہ کشتیان رسیون سے باندہ کر کہینچی جائین گذر غیر ممکن تہا اور یہہ کاررو ائی بہی کنارہ سے نہین ہوسکتی تہی اور بائین کنارہ پر دریائے نیل کے نصف میل کے فاصلہ پر ان لوگون کو تمام کہجور کے درخت اور جہاڑیان جو ہمیشہ سبز رہتی تہین جلتی ہوئے ملین اور شعلے اونکے بلند تہے منجملہ نگارس کے ایک نگار جسپر چالیس آدمی سوار تہے جب قریب کنارہ کے پہونچا اوسوقت پال مین اوسکے آگ لگ گئی جس سے لوگ سخت متردد ہوئے مگر مستول فوراً کاٹ

دیا گیا اور رسیفیشالیس صندوقین بارود وغیرہ مصالحہ جنگ کے خشکی مین پہنکدی گئین اس کارروائی سے کسی شخص کو نقصان نہ پہونچا اور بعد اسکے وہ صندوقین لیکر یہہ لوگ ڈنگولا کی طرف روانہ ہوئے ۔ ۵ ۔ اکتوبر کو لارڈ ولسلی بہی وادی حلفا مین پہونچے یہان اب تک بہا بر سامان جنگ اور فوج کے لوگ پہونچ رہے تھے ۔ وادی حلفا کی نسبت چونکہ اکثر مقامات پر تذکرہ ہوگا اس لئے کہ بالفعل یہہ مقام مرکز برٹش گورنمنٹ کی کارروائیون کا ہو گیا ہے اور تمام امدادی فوج کا کمسریٹ اور جنگی اسباب کا صدر مقام ہے لہذا اسکی کیفیت بیان ہوتی ہے معمولی وقتون مین یہہ ایک غیر معروف قریہ تہا البتہ بوجہ اسکے کہ شمالی ہوا سخت و تند اکثر اس مقام پر چلتی ہے اور دوسرے آبشار کے قریب واقع ہے جسکا سلسلہ سر اس کیطرف گیا ہے ۔ لہذا یہہ جگہہ یاد رکہنے کے قابل ہے اس زمانہ مین تو یہہ

لفٹننٹ کرنیل اسٹوارٹ (نقل از تصویر کشیدہ اے بسانو)

مسٹر فرنک پاور

مقام سپاہی اور قلیون سے بہرا ہوا تہا دریا تمام کشتیون نے چہا لیا تہا اور گرد قریہ کے گویا ایک شہر سفید خیمون کا اور چیزون کا سامان جنگ کے رکہنے کے لئے بن رہا تہا ۔ ایک فوجی اسپتال بہی کنارہ پر دریائے نیل کے کنوس یعنی ٹاٹ کے کپڑہ کا بنایا گیا تہا اور تین سو آدمیون کے لئے اوسمین جگہہ آرام کی تہی ۔ اور چند ہوشیار انگریزی دایان بہی لندن سے فوجی ڈاکٹر لورس اور اونکے بعین ہمراہیون کے مدد کے لئے مریضون کے معالجہ و خبرداری کے واسطے پہونچ گئی تہین اکثر لوگ پیچش اور لرزہ و بخار مین مبتلا تہے ۔ سابق کے مریضون مین اکثر لوگ ریلوے کمپنی انجنیرسٹ ہی کے تہے چنانچہ یہہ لوگ دریائے نیل کی طرف بہ ماتحتی میجر کلارک اور میجر اسکاٹ کی اس غرض سے روانہ کی گئی تہی کہ پرانی مصری ریل کی سڑک کو وادی حلفا سے سر اس تک جہان ضرورت ہو مرمت اور درست کرین اور اس ذریعہ سے دوسرے آبشار سے گذر کرنے کی ضرورت جاتی رہی ۔ ان لوگون کو جو بیمار تہے راستہ مین کہانے پینے کی طرف سے بے عنوانی ہوئی اور بعدہ خبرداری مناسب کی نہ ہوئی تہی یہہ لوگ علیل ہوئے ۔ اس پل بنانے والی جماعت مین مجموعاً چہ افسر اور ایک سو پچیس غیر کمیشن یافتہ افسر اور سپاہی تہے ۔ اور ان لوگون کی مخصوص تعلیم

اشخاص ریلوے کمپنی انجنیران شاہی

ریل سازی کے لئے لندن مین قریب چیتہم کی
لندن چیتہم ریلوی اور ڈور ریلوی کمپنی کے کارخانہ
ریل مین ہوگئی تہی ۔ اور صرف گارڈ اور جہنڈی
دیکہانے والے اور سڑک کا رخ درست کرنے
والون ہی کی خدمات ان لوگون کو نہین تبائی
گئی تہی بلکہ علاوہ اسکے سڑک کی ٹیڑہی بچہانا اور
لوہار اور بڑہی کے کام اور انجن چلانا اور فایرمین
یعنی آگ روشن کرنا اور کاریون کا منتظم کرنا اور
صاف کرنا یا جو کچہہ امورات کہ متعلق ریل کسازی
اور ٹرین کے بندوبست اور خدمات اسٹیشن
کے تہے وہ سب بہی سکہائے گئے تہے
چنانچہ اس قسم کی کارروائی ان لوگون کے ذریعہ
سے ایک مہینہ یا اوس سے زائد تک جاری رہی اور ایسے منتخب اور تعلیم یافتہ لوگون کی خدمات سے بہت عظیم نفع تہوڑی سی
آہنی سڑک کی درستی مین ہوا جسکے ذریعہ سے اسباب اور سامان جنگ پہلے اور دوسرے آبشار سے گذر کر روانہ کئے گئے

وادی حلفا مین زخمیونکو لاتے ہین

منظر عام شفاخانہ وادی حلفا کا

وادئی حلفا کی سڑک آہنی جسکا ابتدا آنبد و لست ریلوی کمپنی نے
کیا تہا سطح زمین پر مشرقی کنارہ دریاے نیل سے تیئس میل
تک گئی تہی اور وہان سے سات میل اور آگے کو صحراے فرات
کی شکستہ پہاڑیون سے ہوکر دریا سے علیحدہ نکلی تہی اور بعد
اسکے ابئی گول کے آبشار کیطرف گہوم گئی تہی لیکن بوجہ اسکے کہ
انجن اور ٹیلے بہت کم تہے اور سڑک شکستہ ٹیکرے حایل تہے
جنکا توڑنا لازم تہا لہذا لارڈ ولسیلی نے آخر اکتوبر مین کام ملتوی
کردیا تہا اور بعد اسکے کہ فوجون کی نقل وحرکت اور آمد و رفت
قریب اختتام کے پہونچی ریلوے کے کام مین ترقی ہوئی تہی۔
اور بوجہ قلت انجن اور ٹہیلے وغیرہ کے یہہ سڑک آہنی خاص کر
اسباب اور سامان جنگ کی روانگی کے لئے سراس تک
مستعمل رہی۔ چند کشتیان باب کبیر پر اوتار کر وہانسے آبشار
کے اوپر ہوکر بہیجی گئین۔ اور بقیہ کشتیان کنڈا کے ملاح
جنہین ولد منتو بابہی کہتے ہین اوسی آبشار کیطرف سے کہینچ کر
لے گئے اور ان ہنرمند لوگون نے جو بہ نگرانی کرنیل الین نے
بہی بہت کچہہ مدد اس کام مین دی۔ لیکن چند کشتیان وادئی
حلفا پہونچنے کے قبل اس تیز دہارے سے گذر چا چکی تہین
پہلی کشتی واقعی ۲۵ ستمبر کو دہارے پر سے کہینچ کر اپنے ہی
سامان اور باندہ کر کہینچنے والی رسیون کے ذریعہ سے بغیر
اسکے کہ اوسپر کوئی اور مدد لگائی جاوے گئی تہی۔ اور اس کام کے
سرانجام مین صرف ایک ربع گہنٹہ صرف ہوا تہا اور ان سرگرم
افسرون کی امید سے زیادہ اس کارروائی مین کامیابی حاصل
ہوئی تہی۔ بعد اسکے دوسری کشتی کپتان ہل کے رسالہ
نے جو انتظام کہینچنے کا کیا تہا اوسکے ذریعہ سے کہینچ گئی اور
اس کارروائی کے وسیلہ سے اور جلد اور بحفاظت وہ کشتی
آبشار سے گذر گئی۔ یہہ بات قابل ظاہر کرنے کے ہے کہ
وادئی حلفا سے مقام دال یعنی ایکسو تئیس[۱۲۳] میل تک دریاے
نیل کا دہارا نہایت ہی خطرناک ہے اور اس درمیان مین
نہایت ہی دشوار گذار راستے سمنیہ اور وادئی عطریہ اور

ویل کشتیونکا باب الگیر سے جو بڑا دروازہ دوسرے آبشار کا ہی کھینچنا

امبیگول اور تنگور اور الکمپا اور ذال کے آبشاروں کے مین جو یکے بادیگرے بہتی ہین - مگر دو آبشار اول الذکر ہی ایسے دشوار گذار تہین جیسا کہ امبیگول کے آبشار کا داہارا ہے کہ یہہ قریب تین یا چار میل کے پہیلا ہوا ہے اور دریاے نیل کے بہاو کیطرف گذرنا بالکل غیر ممکن ہے اور پانی کی زیادتی کے وقت بہی یہان سے گذرنا بہت ہی سخت اور دشوار ہے پہر اسکے بعد تہوڑی ہی فاصلہ پر آگے تونگور کا آبشار سد راہ ہے اور مثل امبیگول کے یہہ بہی سخت دشوار گذار ہے - اس مقام پر عجیب خطرناک صورت دریا کی اسطرح واقع ہوئی ہے کہ سامنے کیطرف لوہتر کے ٹیکرے نیچے ہوے ہین اور دلدل پہیلا ہوا ہے اور پورب کی سمت لہرے کرارے اور پچہم جانب سنگ خارا کے لیبیا کی مختلف الالوان ریگ ہے جہان اس دریا کا ایک کنارہ ختم ہوا ہے چنانچہ اسی اعتبار سے یہان کے لوگون نے اس سرزمین کا نام بطن الحجر رکہا ہے انگلینڈ سے ڈائنامیٹ بکثرت ان ٹیکرون کے اور آدمیکو اور دوسرے مقامات کے صاف کرنے کے لئے آیا تہا لیکن وادی حلفا مین پہونچنے کے بعد کارروائی اسکے ذریعہ سے غیر ممکن تہی اسلئے کہ اوسوقت دریا طغیانی پر تہا - تاہم مارچ اور اپریل کے مہینہ مین ڈائنامیٹ سے پر اثر کارروائی ہوسکتی ہے جسوقت کہ دہارے بین اکثر مقامات خشک ہوجاتے ہین اور ٹیکرے پتہرون کے نمایان ہوتے ہین - چنانچہ اسوقت اگر یہہ ٹیکرے اوڑاے جائین اور دریا مین ٹہیک نشانات قایم کردئے جائین تو طغیانی کی موسم مین صاف راستہ رہے بلکہ نفع کثیر ہر وقت مین اس سے ہو - حاصل کلام ڈائنامیٹ اس وقت مین بیکار رہا اور کشتیان یا تو آبشار سے باہر باہر یا اوسیرسے چڑہا کر کبڈا سکے ملاح کہیتے ہوے یا وہین کے باشندے جو اسی کام پر متعین کئے گئے تہے کہینچتے ہوئے لے گئے - جو دشواریان کہ کشتیون کے کہینچنے مین وادی حلفا اور سمنہ کے درمیان مین واقع ہوتی تہین اوسکی کیفیت اسٹنڈرڈ اخبار کے ایک کارسپانڈنٹ نے جو خود اوسی ملک کے ایک مضبوط ابنی سوئی کشتی پر گیا تہا اس طرح تحریر کرتا ہے کہ ہملوگ ایک دہارے پر چڑہ کر آدہ گہنٹہ کے بعد پہر دوسرے دہارے سے جا ملتے ہین البتہ طغیانی نیل کے زمانہ مین اکثر یہہ دہارے کم ملتے ہین لیکن جب دریا گہٹنے لگتا ہے اوسوقت یہہ دہارے بہی ظاہر ہونے لگتے ہین یہان تک کہ آخر نگار س کشتی سوڈان کا بہی اور نیز جہاز کا گذرنا دشوار ہو جاتا ہے تہوڑے عرصہ کے بعد البتہ ان ملاحونکا طریقہ کشتی رانی سمجہہ مین آتا ہے لیکن پہلے پہل تو نہایت ہی وحشت ہوتی ہے ناواقفیت کی وجہ سے انتشار پیدا ہوتا ہے - ہر ایک دہارے کا پانی کبہی ایک اس کنارہ پر اور کبہی دوسرے کنارہ پر دریا کی سمت اور ماندہ رہتا ہے اور جب ہم لوگ ایک کنارہ پر پانی کے پہیلاو کے پہونچ جاتی ہین اوسوقت دریا کے سوتون کو پار کرتے ہین اور اسی طرح رفتہ رفتہ اوپر جاتے ہین الغرض اسقدر گرداب طے کرتے ہین - اور خطرناک وقت تو وہ ہوتا ہے جب اسپارے اوسپار عبور کرتے ہین کہ اوسوقت کشتی نہایت تیزی کے ساتہہ بائین کے طرف لیجاتے ہین اور اگر اس درمیان مین کشتی وقت مناسب پر اوسپار گرداب ہی گذر گئی تو پتہر کے ٹیکرون سے جو زیر آب ہین ٹکرا کر ٹوٹ جاتی ہے - مقام سمنہ مین جہان دریا اس ٹیکرے کے نیچے سے ہو کر گیا ہے یہان پر کشتیان بمشقت تمام کہینچ کر جاتی ہین - اور اسی مقام پر بدیر ڈنگولا کیطرف سے تین سو آدمی اس کام کے لئے مقیم رہتے ہین - اور جسوقت ہملوگ دریا کے موڑ پر دکہائی دئے یہہ لوگ غول کے غول کنارہ پر ہملوگون کی مدد کو آجاتے ہین - اور کشتی کو بوجہ سے ہلکا کرکے اوسمین بہت بڑا لنگر کا رسا قریب دو سو گز کے لمبا باندہ کر شور و غل کرتے اور گاتے ہوئے یہہ نیم برہنہ لوگ دہارے کے گرنے کی جگہہ سے بہت جلد کہینچ لیجاتے ہین -

ویل کشتیون باب الکبیر پر قریب وادی حلفا کے اوٹھا کر لیجانا

اور بعد اسکے کہ کندا کے لوگ وادی حلفا مین پہونچے ان لوگون کی سرانجام خدمات گذشتہ کارروائیون پر پڑہ گئین اس سے
کہ وہ لوگ ایک بیڑا بڑہ کشتیونکا جو اونکے متعلق ہوا تہا سمنہ کے آبشار سے عرصہ قلیل مین یعنی چہ منٹ مین جو واقعی
تعجب خیز تہا لے گئے ۔ لیکن عام اطمینان جو اس عمدہ کارروائی کی وجہ سے ایک افسوسناک حادثہ کی پژمردگی کے
ساتھ مبدل ہوگیا یعنی منجملہ ان کشتیون کے ایک کشتی کا کپتان لوئس نامی نے کہ وہ ایک نمونہ فن کشتی رانی مین تہا ایک
طرف اپنا بوجہ کشتی مین زیادہ کردیا اور دہارے مین گر پڑا ۔ باوجودیکہ یہہ خود بہی عمدہ پیراک تہا لیکن تمام کوششین خود اسکی اور
ڈنگولا کے پیراکیون کی اوسکے بچانے مین رایگان گئین اور کپتان مذکور بہہ کر ڈوب ہی گیا اسی موقع پر یہہ امر بہی لایق اظہار ہے کہ
ایکدفعہ دو سپاہی سیاہ کٹر فی کے آبشار سے عبور کرتے ہوئے غرق ہوگئے اور اسی طرح دو سپاہی ساسکس رجمنٹ
کے بہی ڈوبے ۔ لیکن بالعموم اسطرح کی ناگہانی اتفاقات بہت کم واقع ہوئے ۔ دریاے نیل کے نہنگون سے بہی کوئی
قابل شکایت نقصان نہین پہونچا اور نہ بکثرت لوگ اونکے شکار ہوے البتہ ایک واقعہ نہنگ کے ہاتہہ سے ہلاکت کا جو
معرض تحریر مین بہی در آیا یہہ تہا کہ ایک سپاہی ساسکس رجمنٹ کا مقام مراس پر دریا مین گر پڑا اور اوسے اس شدت
سے نہنگ نے کاٹا کہ بالاخر مر گیا مگر تعجب خیز تو یہہ امر ہے کہ اوسکی لاش چند روز بعد بہہ کر کنارہ پر آ لگی اور یہہ بات معلوم

نصف الخیر جہاز دودی کا دوسرے البشار کے باب اول سے کھینچنا

ہوئی کہ دریاے نیل کا یہہ غارت گر جانور اوستے نگلنے سے باز رہا - ان دودخانی جہازون کے کھینچنے مین جو دریا مین سامان جنگ
کے لیجانیکو بھیجے گئے تھے یا اس غرض سے کہ کشتیون کو باندہ کر کھینچ لیجائین سخت دشواریان واقع ہوئین - یہہ امر ضروری تہا
کہ لنگر کی رسیان اونکی بنیادیے مین باندہی گئی تہین اور لوہے کی زنجیرین یا آہنی رسیان مضبوطی کیلئے اور حفاظت کے پیندیے سے مستحکم
طور سے کھینچ دی گئین تہی اسپر بہی کبہی نہ کبہی کوئی آفت ناگہانی ان جہازون پر پڑہی جاتی تہی - ہزارون ہی آدمی ان جہازون کو سخت
اور پیچیدہ راستون سے اور سپید بیرون سے جو سطح آب پر بہی ہوئی تہی کھینچ کر لیجانے کے لئے متعین تہے اور ایک ایک جماعت
ان کھینچنے والون کی مختلف مقامات پر کہڑی تہی اور ہر ایک غول متفق ہوکر بشور و غل زور لگاتا تہا کہ جہاز کے رخ کو اسطرف یا اوسطرف
کھینچ لائین اور محفوظ سمت اور آگے چلنے کی راہ پر کردین ان جماعتون مین سے بعض لوگ تو دریا کے کنارہ پر کہڑے تہے اور بعض
بیچ دریا مین پتھر کے ٹیکرون پیہل کر یا پیر کر آتے جاتے تہے انگریزون کے لئے یا ان لوگون کے واسطے جو دریا کے عرض مین عبور کرتے تہے
یہہ بندوبست ہوا تہا کہ ایک بہت بڑا رسا اسپار سے اوسپار تک دونو کنارون پر باندہ دیا گیا تہا اور اوسمین ایک گہومنے
والی چرخی یا چرخی ڈال کر کشتی باندہ دیگئی تہی کہ وہ کشتی سرک کر اسپار سے اوسپار چلی جاتی تہی - جہاز والون نے اور
سپاہیون نے بہ امداد ایک ہزار او پانچسو ڈنگولہ سے اور آٹہہ سو فقیہ اسنہ کے لوگون سے کئے باوجودیکہ یہہ بہت ہی دقت
طلب امر تہا مگر خوب کام کیا - غفنہ نامی دودخانی جہاز باب الامباک کے آبشار سے جو مقام سراس سے باہر ہے بخیریت
گذر گیا لیکن تنگوریین پہونچکر جہان راستہ سخت دشوار گذار ہے ٹکرا کر ٹوٹا اور ڈوب گیا صرف ستول اور لوہے کا نل جس
سے دہوان نکلتا ہے پانی سے اوپر دکہائی دیتا تہا - بعدہ معلوم ہوا کہ نصف الخیر نامی جہاز کا بہی یہہ ہی انجام ہوگا مگر سخت
کوششون سے اور تعجب خیز ہوشیاری سے جسکا اوسوقت اظہار ہوا وہ سمنہ کے دہارے سے بخیریت گذر گیا - اسیطرح
سخت تکلیفون کے بعد اسے پہلے دو مہانون سے کھینچ کر بخیریت لے گئے لیکن علاوہ اسکے تین مہانے اور باقی تہے جنمین سے
راہ تو نہایت دشوار گذار اور تنگ تہی چنانچہ جہاز مذکور ان مہانون سے اچہی طرح گذر کر رہا تہا کہ دفعتہً ایک پتھر کے ٹیکرے
سے ٹکرایا اور دو رسے جس سے بندہا ہوا تہا ٹوٹ گئے جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ پچہم کے کنارہ کی طرف بہہ گیا مگر پاش پاش ہوجانے سے
بال بال بچا - ایک کشتی جو باندہنے کے لئے رسّی لا رہے تہے ٹکرا کر ڈوب گئے اور صرف سوار کشتی کے بمشکل تمام بچے
الغرض تہوڑی دیر بعد جسوقت کہ جہاز دوبارہ حرکت مین آیا تو پہلا ایک ٹیکرے سے ٹکرا کر ایسا ٹوٹا کہ انجن اپنی حرکت سے بیکار
ہوگیا پہر رسّے کا سرا بہی اوسوقت ٹوٹ گیا اور جہاز پچہم کے کنارہ کیطرف بہہ چلا مگر ایک چہوٹا رسّا ابہی تک بندہا ہوا تہا -
جو رسّے کہ ٹوٹ گئے وہ ساڑہے چہ انچ موٹی گہاس کے تہے اور ساڑہے پانچ انچہ پٹوسے کے رسّون کی نسبت یہہ
خیال کیا گیا تہا کہ کسی قدر بوجہ اونپر ڈالا جائیگا برداشت کرلین گے الغرض اب یہی صورت بچاو کی باقی رہ گئی تہی کہ جس
طرح ہوسکے جہاز کی محافظت ہو اور پہیئے کی مرمت کیجاے - چنانچہ بعد مرمت پہر ایک سخت کوشش ہوئی اور
چہہ ہزار آدمی سات گہنٹہ تک برابر لگے رہے یہان تک کہ نصف الخیر بہا رفتیل نقصان کے ساتہہ تمام مہانون سے
کہینچ کر نکل گیا - اسیوقت ایک دوسرا جہاز دودخانی مانٹ کیسری نامی جسمین پیچ کے ذریعہ سے دو کشتیان (جسکی تصویر
اس صفحہ مابعد مین بنی ہے) لگی ہوئی تہین مغربی نہر سے گذر کر اور اسطرح آبشار کی پوری قوت سے بچکر سمنہ مین پہونچا تہا
اور اسیطرح سات کشتیان دودخانی جو انگلنڈ سے آئین تہین کہینچ کر اور ریلوے سے دریا مین بہسلا کر باوجودیکہ وہ ڈہال
بہت زیادہ تہا اور اکسرون کے پاس مناسب مدد اس کام کے لئے نہ تہی اوتاری گئین اور مقام سراس مین پانی

برجوڑکر درست کی گئین منجملہ اون کشتیون کے جو اس مہم
مین بکار آمد ہونے کے لئیے انگلنڈ سے آئی تہین ایک اس قسم
کا بیڑا تہا جسمین دو کشتیان جوڑی ہوئی تہین اور مسٹر ای اس
کوپ مین اسکے موجد تہے۔ چنانچہ قطع نظر سبکی اور مضبوطی
کے اسمین بہت جگہہ چیزون کے رکہنے کی تہی۔ اور صورت
اسکی یہہ تہی کہ دو ملکی کشتیان ۲۵ فٹ لانبی الم لکڑی کے
تختون سے (جو امریکا مین ہوتی ہے) بنی ہوئی اور اندر اور
باہر ٹاٹ سے مضبوط چہائی ہوئی تہی۔ ان کشتیون کا
ٹوٹ جانا غیر ممکن تہا البتہ اگر کسی سبب ناگہانی سے
کسی خاص حصہ کو اس بیڑے کے نقصان پہونچے تاہم
مقابل معمولی کشتیون کے بہت ہی کم خطرہ اسکے ڈوبنے کا
تہا۔ ان کشتیون مین کوٹہریان بہی بنی ہوئی تہین اور دو
پال اور تین ڈانڈ اور بارہ چوڑے تختون کی مدد رہنی لگی تہی
اور کشتی مین اس سرے سے اوس سرے تک چہپر چہایا ہوا
تہا کشتی کے سطح پر بارہ آدمیون کے لئیے بآسائش
تمام جگہہ تہی اور کوٹہری مین ۵۶ من اس سر اسباب رکہا
جاتا تہا۔ یارہ کمپنی واقع یوپ لار کا بنایا ہوا لوٹس نامی جہاز
جسکی پشت پر بیٹہی تہی نسات سو ٹکڑون مین جدا جدا کرکے
اور بحرون پر لاد کر سمنہ بہیجا گیا اور وہان پہونچکر اوسکے ٹکڑے
ایک جگہ جوڑکر پانی مین چہوڑ گیا یہہ جہاز اسی فٹ طول
اور ۱۸ فٹ عرض اور ۱۶۔ پنچ عمق مین تہا۔ اور چار سے
پانچسو تک آدمی مع ذخیرہ ... اسپر جا سکتی
تہی۔ جسوقت یہہ جہاز مقام سمنہ مین مرتب ہوا بحری
افسرون نے بیان کیا کہ ہملوگ امبیگول کے دہارے پر
اسے نہین لیجا سکتے چنانچہ اس کام کی ذمہ داری اون پر سے
اوٹہالی گئی اور لفٹنٹ کرنیل ویٹن کے سپرد کی گئی باوجودیکہ
کرنیل مذکور خشکی کے افسر تہے لیکن آخرش اس جہاز کو
بحفاظت تمام اس دہارے سے لیکر گذرے بعد اسکے
اس جہاز نے اسباب و سامان کے لیجانے مین اعر

دریاے نیل کی آمد و رفت مین بہت عمدہ کام دیا اور بوجہ اسکے گو بہیندا اس جہاز کا چہوٹا تہا ایسے مقامون مین سے جاتا جہان پانی کم ہوتا تہا۔ اب کوئی وقت سامان جنگ کی روانگی مین جو وادی حلفا پر فراہم ہوئی ہے ڈنگولا تک کہ وہ دوسرا مرکز برٹش گورنمنٹ کے مہم کے مقام قیام اور بیشتر روانگی کا قرار پایا تہا نرہی۔ وادی حلفا اور زمہراتکے کنون تک اوس درمیان مین بذریعہ ریل کے آدمی اور سامان جنگ وغیرہ

جاتا تھا۔ اور چاہ ہاے مُہرات سے امبیگول تک اونٹون پر اور امبیگول اور تنگور کے درمیان مین اور وہان سے کارکا متو تک بذریعہ ویلر کی کشتیون کے اور کارکا متو سے خیبر تک اور وہان سے بانک اور ابو فاطمہ سے کورتی تک سوڈانی کشتیون پر اور ویلر کی کشتیون پر جاتے تھے ایک انگریزی افسر کے متعلق نگرانی متعدد ویلر کی کشتیون کی تھی اور ہمہ لادس ڈنگلو لوی یا گروی یا مصری سپاہی ہر کشتی پر رہتے تھے اور یہہ افسر اونکے ساتھہ اپنی باری کے مطابق دریاے نیل مین آتا جاتا تھا۔ اور خاص خدمت اس افسر کی یہہ تھی کہ وہ نگرانی اس امر کی کرے کہ لوگ سستی نہ کرنے پاوین اور کام مین توقف اور حرج نہ کرین۔ روانگی کے مقامات پر (یعنی تنگور دو میل اور ساکا متو چار میل اور اور خیبر دو میل اور بانک چار میل) یہہ اسباب اور سامان کشتی سے اوتارے جاتے تھے اور اونٹون پر لادکر روانہ کیے جاتے تھے۔ اور اسلیے مقامی افسر نگارس کشتیون کو نہایت سرگرمی کے ساتھہ فراہم کرتا اور جو سرکاری سپاہی اونپر جاتا اوسے اوس مدت کے لیے جو سفر مین گذرے ایک تعداد زرنقد کی بلا لحاظ حساب رسدی کے دیتا تھا۔

باب چہاردہم

مشتمل بر واقعات ذیل

انگریزی فوج شترسوارون کی تیار ہونا۔ اسطرح فوج کی ترتیب مین نپولین اول کی تقلید۔ لباس اور اسلحہ جنگ اس فوج کے۔ مختلف اشیا جو اونٹون پر ساتھہ رکھے جاتے تھے۔ انگریزی فوج کا پہلے پہل اونٹ پر سوار ہونا۔ تکلیفات اس سواری کے۔ لارڈ ولسلی کا ڈنگولا جانا۔ گارڈن اور مہدی کے حالات۔ کونسل جنرل کا فوجی لباس خارطوم سے اوسکے خط کا آنا۔ یورپین قیدیون کے حالات جو مہدی کی قید مین تھے۔ گارڈن کی شکست۔ مہدی کا خود محاصرہ۔ خارطوم مین شریک ہونا۔ باغیون مین وبا کا پھیلنا۔ لارڈ ولسلی کا ڈنگولا پہونچنا۔ مدیر ڈنگولا سے ملاقات کرنا۔ اور اوسی خطاب سینٹ میکل اور سینٹ جارج کا دینا۔ شترسوارون کی فوج کے ساتھہ روانہ ہونا۔ برٹش فوج کو آگے بڑہنے کا شوق

شروع اکتوبر مین لارڈ ولسلی نے وادی حلفا مین پہونچکر حکم دیا کہ افواج ذیل دریاے نیل کے کنارہ پر روانگی کو تیار رہین۔ یعنی گارڈن کی ہایلنڈرس کی فوج اور اسکٹش کی رجمنٹ اور رینر واحضارس کا رسالہ اور شترسوارونکی فوج جو اسوان مین متعین تھے۔ شترسوارون کی فوج جو سابقاً گارڈن کی ہدایات اور تجویز کے مطابق ترتیب دیگئی ہین اسمین مجموعاً پندرہ سو سپاہی تھے اور اوسمین ایک دستہ خانگی رسالہ کا اور دو بھاری سوار رجمنٹ کا اور پیدل گارڈ کا شامل تھا۔ اور ہر ایک حصہ اس فوج کا ڈویزن یعنی دستون مین اسطرح منقسم تھا یعنی ایک بھاری رسالہ دوسرا ہلکا رسالہ سوار اور گارڈ کا مع چوتھی رجمنٹ پیدل کی جو سوار کر دیے گئے تھے الغرض اسطرح فوج کی ترتیب کوئی جدید نہ تھی۔ بلکہ نپولین اول کی تقلید تھی جس نے مصر مین بروقت قیام اپنے اسیطرح فوج مرتب کی تھی۔ اور سپاہیون کو اونٹون پر سوار کر دیا تھا چنانچہ نپولین کی اس فوج سے کسیقدر لوگون نے مئی ۱۸۰۱ع مین جنرل سرجان ڈوئیل کے بریگیڈ کی اطاعت قبول کرلی تھی۔ مورخین بیان کرتے ہین کہ ان فرانسیسی شترسوارون کی فوج لونٹے میل ایک دن مین بغیر آب ودانہ کے ریگستان کی راہ طے کرتے تھے اور جب لڑائی ہوتی تو اونٹ بٹھلاکر سوار نیچے اوترتے اور اوسکی آڑ سے گولیان لگاتے تھے۔ کسیقدر فوج جسے لارڈ ولسلی نے اسی غرض کے لیے ترتیب دی تھی ۵ اکتوبر کو اسکندریہ مین پہونچی اور وہان پہونچتے ہی اپنی معمولی وردیان اوتار کر سرخ فلالین کی کرتیان

اور گھٹنے تک کے بھی جس یعنی پتلون اور سرخ کپڑے کے موزے اور سفید پر لگے ہوئی ٹوپیان اور پگڑیان ہین لین ان سپاہیون کو آلات حربی بھی کسیقدر روزنی دیئے گئے تھے یعنی داہنے کندہے پر انکے ایک تہہ کیا ہوا ٹاکوٹ اور بائین شانہ پر کارتوس کے لئے ایک چرمی کارتوس دان۔ ایک خرجی کہانا رکھنے کے لئے اور پانی کی ایک بوتل اور گولی باروت رکھنے کا ایک چرمی تھیلا اور پچاس چوٹ کی باروت اور ایک تھیلا رائفل کے لئے جسمین بندوق کا کندہ بحفاظت رہے دیگئی اور ہتھیارون مین بجائے معمولی کا ربین کے جو سوارون کے پاس رہتی ہے مارٹینی ہنری رائفل مع سنگین کے دیگئی تہی اور یہہ بھی تجویز ہوئی تہی کہ ہر اونٹ پر علاوہ سوار اور الات اور سامان جنگ کے ایک مختصر سا شامیانہ اور تین دن کی خوراک راکب اور مرکب کے لئے اور پانی بھی رہا کرے۔ الغرض بمجرد اسکے کہ یہہ لوگ یہان

شتر سوار انگریزی فوج مرتبہ ۱۸۹۴ء

شتر سوارون میں سے ایک شتر سوار گارد کا

پہونچے اونٹ کی سواری بسرگرمی تمام سیکھائی جاتی تہی اسلئے کہ یہ کام ان سپاہیون کیلئے سہل نہ تھا۔ کرنیل کول برن بیان کرتے ہین کہ اونٹ کی سواری مین بہت تکلیف ہوتی ہے۔ جب یہہ جانور کھڑا رہتا ہے تو اسکی عجب شان وعظمت نظر آتی ہے۔ اگر سوار ہوشیار نہ ہو تو کسی عضو کے ٹوٹ جانے یا بری طرح گر پڑنیکا خوف رہتا ہے جسوقت اس جانور کو کہ بظاہر حلیم صورت ہے یہہ معلوم ہوا کہ مجھے کسینے چھوا فوراً بہی اوٹھہ کھڑا ہوتا ہے اور سوار بیچارہ نیچے آپڑتا ہے لہذا عمدہ طریقہ سواری کا جسکا لوگ ہمیشہ برتاؤ کرتے ہین یہہ ہے کہ سوار کو چاہئیے کہ سوار ہوتے وقت اپنا پاون اونٹ کے اگلے بائین پیر پر جمائے بعد اسکے جب اونٹ اپنے اگلے پاون سے کھڑا ہوگا تو سوار پیچھے کی طرف جم جائیگا۔ اور قبل اسکے کہ سوار اپنا دوسرا

ڈنگولا کی راہ میں

درست کرے آگے کو جہاں جائیگا اور اونٹ کے کوہان سے پیٹ مین سخت دہکا لگے گا اسلئے کہ اسکی پچھلی ٹانگین اونچی ہوتی ہین اور یہی وجہ ہے کہ جسوقت وہ جانور اپنے اگلے پاؤن سے کہڑا ہو نیکو نیچے کا جسم بلند کرتا ہے اور اپنے پاؤن کے بہل کہڑا ہو جاتا ہے تو سوار پیچھے سرک آتا ہے اسلئے پیٹ مین سخت دہکا پہونچتا ہے اور اونٹ سے نیچے اوترتے وقت یہہ تکلیف مختلف طرح سے خود بخود واقع ہوتی ہے جسوقت کوئی بارہ ولایت افسر جو آگے بڑہ کر سٹنٹ سوار ہو گا صاف وستہری وردی پہنے ہوئے اور فوج کی ضروری چیزین خوشنما اور چہوٹے چہوٹے زیور اوسکے دو جانب لٹکتے ہوئے مثل بڑے لٹکے درخت کے بیچ کر اونٹ پر سوار ہوتا ہے اوسوقت کل فوج اوسکی سواری کے تماشے کو نکل پڑتی ہے۔ ایک خاص کارسپانڈنٹ تحریر کرتا ہے کہ دو مصری سپاہی اونٹ کے گھٹنون پر کہڑے رہتے ہین اور تین شخص راکب کے پہلو مین ہوتے ہین جو اوسکے بازو اور پاؤن کو پکڑے رہتے ہین کہ جسوقت وہ جانور کہڑا ہو تو سوار گر نہ پڑے اور جب اونٹ کو بہت ساہلا سا دیتے اور شور کرتے ہین تو وہ کہڑے ہونے پر مجبور ہوتا ہے اور سوار اسوقت تک زین پر جما رہتا ہے۔ لہذا اسکے لوگ اوس جانور کو اوسکی مرضی پر چہوڑ دیتے ہین اور اپنے طور پر چلتا ہے اور جبین پیشانی یا مہار مین نیند ہارتا ہے اوسے تو گر کر بیہوش بلکہ قریب بغش راکب کو زمین پر گرا دیتا ہے۔ بعض وقت چالاک آدمی اوسے درست کرلیتا ہے۔ اکثر فوج جب روانہ ہوتی ہے تو اونٹ ودن

گر کر پہر اونٹ پر سوار ہونا

پر بوجہ اور اسباب لادا جاتا ہے اور سردار اور سپاہی سبکے سب پیادہ پا چلتے ہین۔ فی الحقیقت یہ سہل امر نہین ہے کہ دنیا کے تمام لوگ اونٹ کی سواری کو پسند کرین اسلئے کہ اس ریگستانی کوہاندار مرکب کی سواری مین کوئی عمدگی نہین پائی جاتی وہی شخص جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بیان کرتا ہے کہ مین نے خود اونٹ پر سوار ہو کر ایک ہزار میل راہ طے کی ہے اور ہر قسم کے زین اور ہر طرح اور وضع کی سواری کو مین نے آزمایا ہے مگر ابہی تک نہ تو اسکی چال پسند آئی اور نہ وہ جانور پسند آیا۔ اور وہی شخص بیان کرتا ہے کہ مین نے ایسا کوئی بہی آدمی نہین پایا جو اپنے خراب سے خراب گھوڑے کو عمدہ سے عمدہ اونٹ کے ساتھ تبادلہ کرنیکو راضی ہو سچ تو یہہ ہے کہ اونٹ کی سواری سیکہنا ایک ایسا کام ہے کہ چند مدت گذرنے کے بعد بہی اوسکا ربط حاصل نہین ہوتا۔ بلکہ خاص اوس ملک کے باشندے بہی اسمین کمال نہین حاصل کرتے اور نہ اس سواری مین اونکو آرام ملتا ہے اور جب کوئی ناواقف اور معمولی شخص اونٹ پر سوار ہوتا ہے تو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک پرچے جوسے پر سوار ہے اور غلط راہ مین چلا جاتا ہے۔ الحاصل باوجود دیکر لوگون نے اس سواری کی بدولت سخت ایذائین اوٹہائی ہین اور یہہ کام اونکو بہت دشوار معلوم ہوتا تہا مگر ان لوگون کو حکم دیا گیا کہ جسقدر جلد ممکن ہو وادیے حلفا کی طرف روانہ ہون اور وہان سے ڈنگولا جائین غرضکہ فوج روانہ ہوئی راستہ مین کئی جگہہ توقف کرنا پڑا اور راہ بہی بہول گئے اس لئے کہ وہ بیچارے جانور جو اپنے وطن کے ریگستان مین بآرام تمام چلنے کے عادی تہے چٹان اور پتہرون مین پہنس کر ایسا گہبراگئے کہ بمشکل تمام آگے بڑہتے تہے۔ سب نشیب مقامات پر

ڈنگولا سے اونٹوں کا اترنا

لارڈ ولسلی کا شتر سوار فوج کو صحرا مین ملاحظہ کرنا

رکھتا تھا ۔ پوشاک مین اوسکی ایک بہت بڑی سرخ قبا لامی جوتی اور ایک لمبا کرتا سر چارلس گرانڈیش کا اور نیلی عبا شامل تھی ۔ کرنیل کولیران لکھتے ہین کہ اس اخیر مہدی کا تماشا گاہ مین مہدی ایک عمدہ سوانگ معلوم ہوتا تھا یا کسی ناچ گھر مین تماشا کرنے والون کی جماعت کا سردار نظر آتا تھا ماہ ستمبر مین ہر ھنسل نے اپنی گورنمنٹ کو اطلاع حالات کرتے وقت یہہ بیان کیا تھا کہ شروع ماہ مین مہدی مقام شط کو جو دویم سے چار گھنٹے کی راہ اور خارطوم سے سو میل کے فاصلہ پر جنوب کی طرف واقع ہے گیا ہے مہدی کی جلو مین تمام عیسائی قیدی جنمین تیرہ۱۳ یورپین اور بارہ یونانی اور گیارہ لیوانٹاین کے باشندے تھے لباس درویشی مین فوجی خدمات پر مامور ہین ۔ واضح ہوتا ہے کہ ۹ ستمبر کو نبی کاذب کے دو نائب قلعہ خارطوم کے دروازہ پر آئے اور اندر داخل ہونیکی اجازت چاہی اور یہہ بیان کیا کہ ہم لوگ مہدی کی طرف سے چند خطوط گارڈن پاشا کے نام اور مسٹر پاور کی بہنون کی طرف سے ہر ھنسل کے نام لائے ہین مگر جب اون لوگون کو شہر مین داخل ہونیکی اجازت نہ ملی تو وہ خطوط سپاہیون کو پہرے پر تھے دیدئے اور خود دشمنون کی فوج مین جو وہان سے قریب ہی تھے چلے گئے ۱۴ ستمبر کو جنرل گارڈن کے سپاہیون سے ایک دوسری جنگ سنار کی طرف ہوئی لیکن بڑے نقصان کے ساتھ گارڈن کے آدمیون نے شکست کھائی اور تکی مرتبہ باغیون نے گارڈن کی فوج کا مورچہ توڑ ڈالا بعد اسکے پندرہ روز تک خارطوم کا کچھ حال نہ معلوم ہوا کہ شہر کے اندر یا اوسکے گرد کیا واقعات واقع ہوے اوسیوقت یہہ خبر مشہور ہوئی کہ انگریزون کی ایک کمکی فوج ڈنگولا سے اسطرف آتی ہے مگر وہان اسقدر جھوٹی خبرین اس قسم کی مشہور ہو رہی تھین کہ اس خبر کا کسیکو یقین نہوا ۔ ۲۹ ستمبر کو ہر ھنسل کی ایک تحریر پر امید بمضمون ذیل آئی

مضمون خط

آج اتوار کا کیسا مسرت بخش دن ہے قلعہ سے توپون کی آواز سنکر جو خبر دیتے ہین کہ انگریزی فوج ہماری مدد کے لئے آرہی ہے باشندگان شہر کے قلوب کسقدر مسرور ہو رہے ہین جنرل گارڈن کے پاس ایک تحریر لارڈ ولسلی کی نوشتہ ۳۰ اگست دو خاص ہرکارے لیکر آئے ہین اس خط مین تحریر ہے کہ نو ۹ رجمنٹ گورے اور ہندوستانیونکی مع پانچ جرنیلون کے بربر اور خارطوم کو روانہ ہوئی ہین علاوہ انکے بیس مسلح جہاز جنپر توپین چڑھی ہوئی ہین بھیجی گئی ہین ابھی تک شعاع امید ہم لوگون کے مخلصی کی چمکتی ہے ۔ خدا انگلستان کو برقرار رکھے ۔ ہزارون آدمیون کی جانین بچ جاینگی گو اسباب اور مویشیان انکے ضائع ہونگے ۔ یہہ امید ہے کہ بعد پہونچنے افواج انگریزی کے ہم لوگ خارطوم چھوڑ دینگے لیکن یہہ امر ابھی تک تحقق نہین ہے کہ انگریز اس ملک پر قبضہ مستقل کرینگے یا صرف ہم لوگون کی مخلصی کے بعد لوٹ جائینگے اور ملک کو اوسکے مقدر پر چھوڑ جائینگے

اس خط مین مکرر کرکے ہر ھنسل نے یہہ بھی تحریر کیا تھا کہ یہان قحط عظیم کا سامان نظر آتا ہے انگریزی فوج کی آمد نے ان متعصب وحشیون کا خوف تو ہم لوگون کے دلون سے نکالدیا ہے لیکن بھوکھ کی وجہ سے بہت جلد ہم لوگون کو ملک چھوڑ دینا پڑیگا اور اوس وقت انسان کو اپنی زندگی بسر کرنی غیر ممکن ہو جائیگی ۔ ہم لوگون کی یہہ دعا ہے کہ خداوند عالم سے بیکار نہین ہین کہ خداوند عالم ہم لوگون کو جنگ اور موت اور قحط سے بچائے ۔ سوڈانی ہرکارے جو ڈنگولا مین آئے تھے وہ اس خبر کو بیان کرتے ہین کہ چند روز اکتوبر کے مہینہ کے گذرے ہون گے کہ مہدی بذات خاص خارطوم کے سامنے آیا اور وہان سے ایک فوج

کثیر کے ساتھہ مقام عمدرمان میں آکر جنرل گارڈن کو طلب کیا اور کہلا بھیجا کہ جنرل مرتی اطاعت قبول کرے مگر شہر محصور
کے تند مزاج گورنر یعنے گارڈن نے یہہ جواب دیا کہ ابھی تو اور بارہ برس تک میں یہان سے نہ ہٹونگا یہہ سنکر مہدی بغیر جنگ لغونہ
المانک کی طرف چلا گیا مگر پھر ایکدن خارطوم کے جنوب میں نمودار ہوکر یہہ مشہور کیا کہ میں ابھی اور دو مہینہ تک و رنہ لڑونگا قاعدہ مذکور
کہتا ہے کہ اسوجہ سے مہدی کے بہت سے ساتھیون نے اوسکا ساتھہ چھوڑدیا بعد اسکے ایک دوسرے مخبر یعنی العبید
کے ایک تاجر نے بیان کیا کہ اس درمیان میں مہدی نے ایک عبادت خانہ تیار کرکے اوسمین مصروف بعبادت ہوا اور وہان
اپنے خاص خاص ساتھیون کو اندر بلاکر کچھہ وعظ و پند کرتا اور قسم قسم کی اپنی جھوٹی کرامتین دکھاتا تھا یعنی اپنے حکم سے قہوہ کی
کشتی کو متحرک کردیتا یا اپنے نیزہ کو زمین پر مار کر اوس سے آگ پیدا کردیتا تھا ۔ ہرمنس کی ایک دوسری تحریر مکتوبہ ۲۵ ۔
اکتوبر سے واضح ہوا کہ مہدی کا شہر سے قریب ہوجانا ایک عمدہ وسیلہ شہر والون کو آپسمین صلاح اور مشورہ کا ہوگیا اور ہم
لوگون کی فریب دہی کے لئے مشورہ ہونے لگے ۔ ہرمنس نے تحریر مذکورہ ذیل میں صراحتاً جو کچھہ اور بادرمی فطان
شہر پر مصیبت آنیوالی تھی اوسے درج کیا ہے ۔

مضمون خط

بہت روز سے اس رات کی کیفیت کھل چکی ہے کہ مہدی کے سردارون سے اور شہر والون سے خفیہ صلاح اور مشورے
ہورہے ہیں ۔ معززین شہر یعنی شیخ الاسلام اور قاضی اور مفتی اور مدیر (حاکم) اور عربی پاشا کا سکتر جو بذریعہ جلا
وطنی کے شہر میں رہتا ہے ۔ اور اور لوگ اس کارروائی میں شریک صلاح مشورہ ہیں ۔ اور اس گروہ کے دوسرا یعنی حسین ابراہیم
پاشا اور [illegible] پاشا چند روز گذرے ہیں کہ سب سر کئے گئے ۔ بقیہ لوگون کے مکان کے سامنے سنتریون کا پہرہ بٹھا
ہے اور سپاہی سنگین چڑہائے ہوئے قیام کئے ہوئے ہیں پہریدار دورہ کرتے ہین لیکن بوجہ اشتعال بغاوت کے مقام
دم زدن نہین کوئی شخص اون لوگون کی سزادہی پر مبادرت کرسکتا ہے ۔ یہہ ظاہر پرست لوگ بظاہر نہایت ہی فروتنی
گورنمنٹ مصر کے مقابل میں ظاہر کرتے ہین مگر خفیہ طور سے مخالف ہین اور دگا بازیان دیتے ہین ۔ الحاصل اس ملک میں
گورنمنٹ کا مستقل طور سے قائم ہونا اوسوقت ممکن ہوگا جب سید محمد احمد اس دنیا سے باہر بھیجدیا جاوے ۔ صرف
مہدی کے نام سے سودانیون کے قلوب اوسکی طرف کھنچتے ہین اور جب تک وہ زندہ ہے یہہ لوگ اوسکے وابستہ رہینگے
اور بعد وفات اسکی مشرقی سوڈان بے ترتیبی اور بدنظمی کی حالت میں برباد ہوجائیگا کسی شایستہ گورنمنٹ سے
دست اندازی بڑی شہر چہار طرف دشمنون سے گھرا ہوا ہے ۔ اور بظاہر اونکا یہہ قصد معلوم ہوتا ہے کہ قبل پہونچنے
انگریزی فوج کے شہر پر قبضہ کرلین ۔ اگر وہ لوگ سخت حملہ کرینگے تو غالب ہے کہ کامیاب ہی ہوجائین اسلئے کہ فوج
ہماری بوجہ نقصانات کے کم ہوتی جاتی ہے اور پانچ جہاز جنگی ہمارے یہان موجود نہیں ہین بربر کو گئے ہین ۔ اگر انگریزی
فوج بہ تعجیل تمام نہ آئیگی تو شہر وقت ہاتھہ سے جاتا رہیگا اور کوئی فائدہ نہوگا ۔

سفیر اسٹریا نے اوسی خط میں مکرر کرکے مضمون ذیل تحریر کیا ہے ۔

فوجی قیدی اور خاص کر مصری قیدی ایک ایک کرکے یا غول کے غول مہدی کی فوج سے فرار کررہے ہین اور بعض
فراری اپنے وردی پہنے ہوئے بھاگ گئے ہین اور باغیون کی بُری حالت ہورہی ہے سپاہی اونکے نہ تو تنخواہ

باقی نہ اونہین رسد ملتی ہے ۔ صرف گوشت پر بسر کرتے ہین فوج مین اونکے پچتیس کا عارضہ ہمیشہ رہا ہے اور کوئی
طبیب بھی نہین ہے مہدی کے ہمراہیون مین زیادہ تر مرد اور عورتین اور لڑکے اور غلام ہین ۔ لڑنے والون کی تعداد
سات آٹھ ہزار سے زیادہ نہوگی ۔ ان لوگون کو غیر ملک والون سے اسقدر نفرت ہو رہی ہے کہ اپنے ملک اور ہم وطنون
کی بربادی کا کچھہ انہین لحاظ اور خیال باقی نہین ۔ جملہ باشندے سوڈان کے اکل و شرب اور لباس و پوشاک اور
مذہب مین غرض کہ جملہ امورات مین قدیم احادیث اور روایات اور رسم و رواج کے پابند ہین ۔ جدید لوگ دوسرے ملک
کے یہان کوئی مکان نہین رکھتے ۔ مہدی نے مصلح قوم یعنی رفارمر ہو کر اپنے قواعد اور احکام ایک کتاب مین مثل قرآن
یا صحیفہ کے منضبط کئے ہین ۔ اور بہلوگ اس ملک مین پروٹسٹنٹ مذہب کے ہین ۔ جس زمانہ مین خارطوم اور اوسکے اطراف
کی یہہ حالات ہو رہی تھی ۔ برٹش فوج کے کمانڈر انچیف یعنی لارڈ ولسلی نے یہہ امر قرین مصلحت تصور کیا کہ کسیطرح خارطوم
کے قریب پہونچ جاوے چنانچہ ۳ ۔ نومبر کو نصف البحر جہاز پر بمقام ڈنگولا مین پہونچا وہان سر ہربرٹ اسٹوارٹ اور مدیر
ڈنگولا نے معہ اپنے مصاحبین کے لارڈ موصوف کا استقبال کیا ۔ اسّی سپاہی شاہی سا سکس رجمنٹ کے بطور گارڈ
آف آنر (یعنی جلودار سوار) کے پیشوائی کے وقت حاضر تھے ۔ اور دار الامارت مدیرہ کے قریب سوڈانی فوج جو لارڈ
ولسلی کی خبر آمد سنکر سرگرمی کے ساتھہ قواعد مشق کر رہی تھی صف بستہ ہوئی ۔ بعد اسکے کہ مابین مدیر اور لارڈ مین سے
ردو بدل خیر باد و خیر مقدم کی ہوا کمانڈر چیف اپنی قیام گاہ کی طرف روانہ ہوے ۔ اور دوسرے روز بعد غروب آفتاب
لارڈ ولسلی مع اپنے مصاحبین اور چند سوارون کے جو جلو مین تھے دار الامارت مدیریہ مین آ گئے ۔ صحن مدیریہ مین سوڈانی
فوج صف بستہ تھی اور پشت پر اونکے ایک جماعت ممیزین ڈنگولوی عربون کی مجتمع تھی اور خود مدیر اخلاقاً مدیریہ کے برآمدہ
مین بانتظار لارڈ ولسلی کھڑے تھے اور اپنے مرتبہ سے بالاتر اس امر کی مدیر کو امید تھی بلکہ یقین تھا اور جسکی خوشبو پہلے
سے مہک چلی تھی کہ لارڈ ولسلی اونہین ایک اعلی درجہ کا خطاب عطا کرینگے جب لارڈ ولسلی مدیریہ مین پہونچے تو بعد
صاحب سلامت باخود ہاکے مدیر نے امام جمعہ سے استدعا کی کہ وہ لارڈ موصوف کے لئے دعا ر سلامتی کرین چنانچہ امام
نے دعا کی اور مجمع حاضرین نے بہت زور سے آمین کہا بعد ختم دعا کے کمانڈر انچیف برطانیہ قریب مدیر کے آئے اوسوقت یہ
مدیر نہایت عجز و انکسار سے کھڑے ہوے تھے اور تمغہ نائٹ کمانڈر آف آرڈر آف سنٹ میچل اور سینٹ جارج کا
عطا کیا اور اشتہار عطاے تمغہ اور خوشنودی جو ضرور تھا عربی زبان مین تھا امام جمعہ نے مجمع مین ببلند آواز سے پڑہا ۔
بعد اسکے مدیر کے جواب کی باری آئی اور اوس نے شرمندہ طور سے اپنی راے ظاہر کی کہ یہہ سرفرازی جو مجھے عطا ہوئی ہے
وہ میری عزت و توقیر سے کہین افزون ہے اور مین وعدہ کرتا ہون کہ تا حد امکان اپنے اس مہم برطانیہ کی مدد مین پہلو تہی
نکرونگا ۔ مدیر ڈنگولا کی اسقدر متواتر حالات بیان ہوے ہین اور جنگ سوڈان مین ایسے کارہاے نمایان اوس سے ظہور
مین آئے ہین کہ اس اعتبار سے یہان کسیقدر تذکرہ اوسکے ذاتی حالات اور چال و چلن کا بیموقع نہوگا جنرل کولسٹن
امریکا کا لکھتا ہے کہ خلیفہ محمد حسین جسے مین قبل سے جانتا ہون قبایل عبابدہ اور بشارین کا شیخ اعظم ہے
اور بزرگانہ طور سے خود ممتاز ہوکر ستر ہزار عربون پر حکمران ہے اور قبل زمانہ رسول العبیدہ سے اوسکے مورثون میں
لوگ نسلاً بعد نسل شہریار ہوتے آئے ہین اب عمر مدیر کی قریب ساٹھہ کے پہونچی ہے چھہ فٹ کا قد اور معزز شان
اور شوکت کا آدمی ہے ۔ نہایت ہی خوش رو ہے اور رنگ مایل بہ سبزگی ہے آنکھین بڑی بڑی سیاہ ہین کسیقدر

دارالعمارت ڈنگولا مین داخل ہونا

صحرا اور درازبینی تیلے۔ ہ نشہ اور نہایت ہی خوشنما داڑہی ہے اور سونا چاندی جواہرات، درا ونٹ اور گھوڑے اور لونڈی اور
غلام اوسکے پاس بکثرت ہین اور اسلیے نہایت ہی مالدار اور متمول سمجہا جاتا ہے۔ معمولی اوقات مین مشرقی ریگستانون کیطرف سے
تجارت اور مسافرت کی حفاظت کا ذمہ دار سمجہا جاتا ہے۔ اور ایک کثیر التعداد رقم بطور خراج کے اوس روپیہ مین سے اوسی
ملتی ہے جو آدمیون کو راہ نمائی بار برداری یا شتربانی کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اور یہہ ایک اس قسم کی
مراعات تہی جسکے وہ لوگ گورمنٹ سے بہی دعویدار ہوتے ہین جبکہ جب کوئی فوج گورمنٹ کی اونکے ملک کی طرف سے
ہو کر گذرتی تو بغیر اونکا اور اونکے اونٹون کا آجورہ دے ہوے نہین جاتے تہے۔ حقیقۃً محمد حسین نے محمد ابراہیم
کے یاد ہمارے دلون مین تازہ کردئے صرف ان دونون مین فرق تہا کہ محمد حسین ابراہیم سے زیادہ صاحب قوت اور
اختیار صاحب تہے۔ الحاصل دوسرے روز صبح کو مدیا اور لارڈ ولسلی شاہی ساسکس رجمنٹ اور شتری رسالہ
کے ایک دستہ جنگی قواعد کے ملاحظہ کو گئے جس سے اونٹون کی کیفیت استقلال مرلع نبانے کے وقت مین اور اونکی
حالت کا اندازہ ہو جائے۔ اس امتحانی بلکہ مصنوعی حیرت کا مقصود حسب ذیل تہا اور باعتبار اوس خیالات کے
فوج مرتب ہو کر حملہ آور ہوئی۔ ایک دستہ فوج کا جسمین ایک سو بیس آدمی تہے ریگستان کی راہ سے چلے اس دستہ
کے جاسوسون کو ایک ہزار دشمن کی سوار فوج سامنے سے نظر آئی چنانچہ دونون فوجون نے ایک دوسرے کو دیکہا

منظر دیگولا
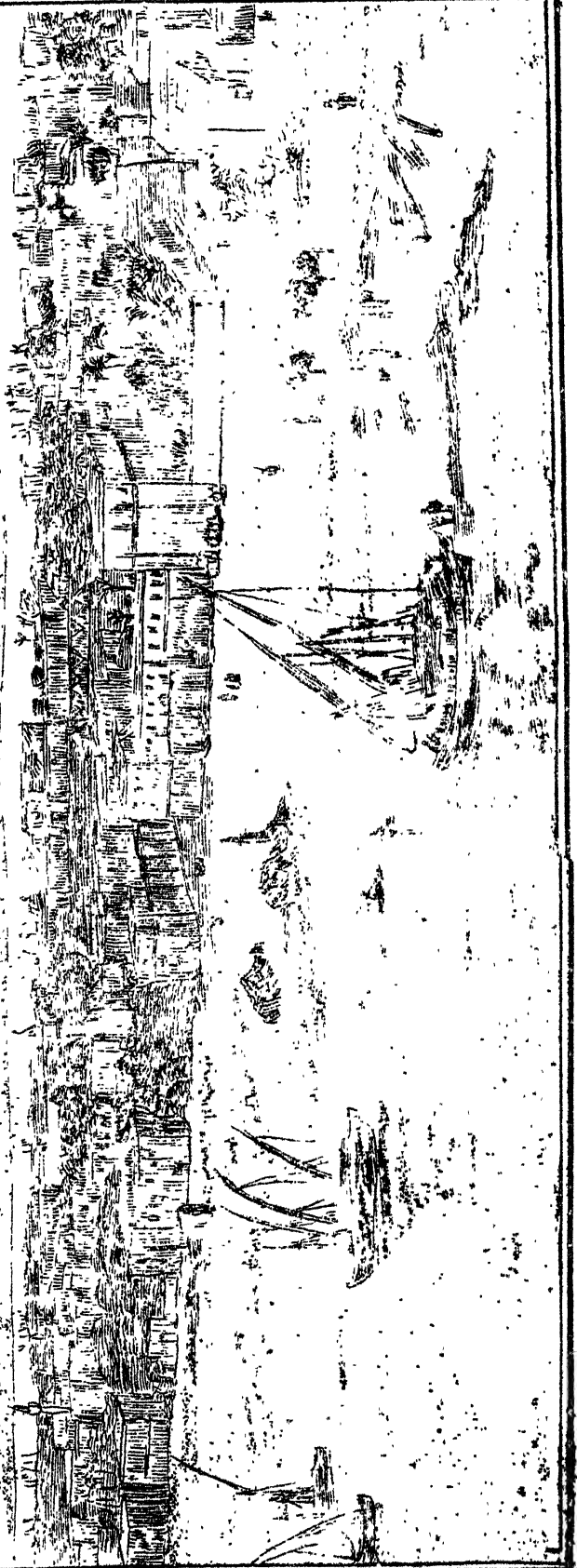
اور چاہا کہ بازو کی فوج کو پسپا کر دین غرضکہ کچھہ تھوڑے عرصہ تک کشش اور کوشش لاحاصل کے بعد شتر سوارون
کے افسر کو یہہ معلوم کر کے پانی لینے کی ضرورت سے لوٹ جانا تو دشوار ہے اسلئے دشمن کی فوج کے روبرو اونکے
جواب حملہ کے لئے کھڑا ہی رہنا چاہیئے اید ہر دشمنون کو یہہ معلوم ہوا کہ ہمارے پاس سامان جنگ از قسم گولی اور باروت
کے کچھہ نہین رہا لہذا یہ ارادہ کیا کہ اپنی کثیر فوج کے ذریعہ سے فائدہ اوٹھائے ۔ اور کسیطرح دشمنون پر حملہ آور ہو جیسے اسطرف
شتری فوج نے عجب تاک ایک مربع دو قد آدم کھڑا بنا کر اگلی صف کو گھٹنون کے بہل کھڑا کر دیا اور اونٹون کو اندر کیطرف بٹھلا دیا ۔
حاصل کلام یہہ حملہ نہایت کامیابی کے ساتھہ روکا گیا ۔ جنرل اسٹوارٹ اور اور کرنیل براڈن لیر کہ دو نو افسران فوجون کی
کارروائیون کی جانچ اور انصافانہ رپورٹ کرنیکو مقرر کئے گئے تھے شتری فوج کی نسبت ان لوگون نے اپنا اطمینان
ظاہر کیا اور بیان کیا کہ جب دشمنون نے حملہ کیا اوسوقت ان اونٹون نے کچھہ رمیدگی اور انتشار نہین ظاہر کیا بلکہ ساکت تھے ہے
چنانچہ یہہ حالت نفع انیدہ کے لئے موعود کرتی ہے اور جسقدر لوگ زیادہ اونٹ کی سواری کو ناپسند کرتے تھے اوسی حد تک
اسوجہ سے پسند کیا کہ ان جانورون نے عجب طرح دشمنون کی آگ کے مقابل مین استقلال ظاہر کیا ۔ غرضکہ جو
فوجین ڈنگولا مین پہونچ چکی تہین اونہین دشمنون سے زور آزمائی اور مجادلہ کا جوش پیدا ہو رہا تھا مگر انکی روانگی مین یہ وقت
تھی کہ بڑا حصہ فوج کا ابھی تک وہان نہین پہونچا تھا ۔ باعتبار حالات موجودہ کے آگے بڑہنا نہایت مناسب ضروری
تھا اسلئے کہ فتح خارطوم کی متواتر خبر پر کوئی یقین نہ تھا تاہم یہہ ضرور تھا کہ شہر ہر طرف سے محصور ہو رہا ہے اور اگر تعویق
کیجائے گی تو نتیجہ اسکا یہہ ہوگا کہ پھر مدد کا جانا بیکار ہو جائیگا

باب پانژدہم

مشتمل بر واقعات ذیل

خارطوم پر سرکاری فوج کا بڑہنا ۔ گارڈن کا اعلان مین کہ چالیس دن تک اور مین قابض رہ سکتا
ہون اور مین نے پانچ دخانی جہاز آگے بھیجے ہین کہ وہ سرکاری فوج سے ملاقات کرین
باغیون کی فتوحات ۔ اون مصری قیدیون کے حالات جو مہدی کی فوج مین تھے ۔ رومن کتھلک
مذہب کی تارک الدنیا عورتون کا یونانی قیدیون سے منعقد ہونا ۔ سلاطین بے کے ساتھہ عمدہ برتاؤ
باوجودیکہ زنجیرون مین تھے ۔ الیوبین مہدی کے دستہ معظم کے حالات ۔ لیپٹن نے کے
اطاعت قبول کر لینے کے حالات ۔ لارڈ ولسیلی کا دادی حلفا کو واپس آنا ۔ فوجون کو عام حکم کا
دیا جانا ۔ عمدہ راہ کی تلاش اور نکالنے مین ایک ہزار روپیہ انعام کا مقرر ہونا ۔ ویلس کی کشتیون پر
رسد کا آنا ۔ دریائے نیل کے کنارے کنارے فوجی چھاونیان قایم ہونا ۔ کشتی رانی کی دقتین ۔
دریائے وور کشتیون کی ۔ ٹامس اٹکنس کی کیفیت کشتی کھینے کی ۔ سراس سے ڈنگولا تک منظرون
کا بیان ۔ آبشار ہنک کے حالات ۔ لارڈ ولسیلی کا نسانے کی طرف واپس آنا ۔ اور ڈنگولا سے
روانہ ہو کر مقام کورتی مین پہونچنا ۔ خارطوم کی خبرین ۔ گارڈن کا مہدی سے جا ملنا ۔ بہر دریا کو خشک

کردو۔ انسان اور کشتیون پر جو واقعات ناگہانی واقع ہوئے۔ ہرج ومرج ملاحون پر واقع ہونا۔ فالستاف کی مصیبت زدہ فوج کا بیان۔ مقام کورتی مین صدر مقام قایم ہونا۔ اونٹون کی قایم مزاجی کا امتحان۔ دسمبر مین بڑے دن کی کیفیت۔ لارڈ ولسلی کا بندوبست۔ جنرل ارل اور جنرل اسٹوارٹ کی ماتحتی مین دو فوجونکا مرتب ہونا۔ عاکدل کے کنوون کیطرف جنرل اسٹوارٹ کا روانہ ہونا۔ دشمنون کی رسد کو پکڑنا۔ ریگستان مین جنگ گزٹ کا ہونا۔ کورتی مین جنرل اسٹوارٹ کا واپس آنا۔ اخبارات جو خارطوم سے آئے۔ گارڈن کی مخفی خبرون کا حال۔

وادی حلفا سے اپنی روانگی کے پیشتر لارڈ ولسلی نے حکم دیا کہ جسقدر جلد ممکن ہو فوجین آگے کی طرف روانہ ہون ڈنگولا مین اسوقت صرف فوج کی اگلی گارد اور شاہی ساسکس نمبر ا کی پلٹن اور چند دستی ۱۹ نمبر رسالہ ہزارس کے اور ایک فوج شتر سوارون کی تہی بقیہ بہت بڑا حصہ کمکی فوج کا اب تک یا تو وادی حلفا مین تہا یا زیر تر دریاے نیل کے تہا غرض کہ علی العموم روانگی فوجون کی ۲- نومبر کو جنوب کی طرف سے شروع ہوئی اور رستافرد سایر رجمنٹ جہاز پر سوار کراکے ڈنگولا روانہ کی گئی چند دستی ساسکس رجمنٹ اور ڈیوک آف کورن والیس رجمنٹ اور شاہی انجنیر اور شتر سوار گارڈ کے تہوڑی ہی دیر بعد بالو دریا کی طرف سے یا سڑک سے روانہ ہوئی اور چونکہ چار سو سے زیادہ ولس کشتیان دوسرے آبشار سے گذر جاچکی تہین لہذا رسد اور آدمیون کے ٹہیک وقت پر ڈنگولا مین پہونچنے کی امید کیجاتی تہی۔

۱۴- نومبر کو کمانڈر انچیف کے پاس خارطوم سے یہہ خبر آئی کہ اب صرف چالیس دن تک اور شہر پر قبضہ قایم رہ سکتا ہے لہذا یہہ امر اشد ضروری خیال کیا گیا کہ کوشش بلیغ روانگی فوج مین کیجاے اسلئے کہ پہر بہت دشوار ہوجائیگا۔ جنرل گارڈن کے اس مراسلہ کو جسمین امر بالا تحریر تہا دس روز کا عرصہ راہ مین گذر چکا تہا لہذا اب صرف تیس روز اور باقی رہ گئے تہے جسمین لارڈ ولسلی وہان پہونچتے اور شہر کو حملہ آورون کے ہاتہ سے بچاتے۔ جنرل گارڈن نے لارڈ ولسلی کو مراسلہ بالا مین یہہ تحریر کیا تہا کہ آپ فوج محصور کی مخلصی کو بہیجے گئے ہین اسلئے کہ مجہسے اسکام کا سرانجام نہو سکا۔ اور مین اس امر مین آپ سے متفق نہین ہون کہ یہہ مہم صرف میری ہی ذات سے علاقہ رکہتی ہے۔ ساتہی اسکے جنرل گارڈن نے یہہ بہی ایما کیا کہ انگریزی فوج کو خارطوم پر اس راہ سے بڑہنا چاہیے جو ابیکول سے مطمہ کو گئی ہے اور اسمقام پر پانچ دخانی جہاز مع نو توپون کے موجود ہین جنہین مین نے خارطوم سے روانہ کیا ہے۔ اور اوسی جہاز پر آپکو میرے روزنامچے تفصیلی حالات کے مع ایک نقشہ بر بر کے ملین گے۔ اور کسی مصری سپاہی کو یہان نہ آنے دیجیگا اور جہاز و نکا بندوبست اور حکومت بکسرا اپنے ہی ہاتہ مین رکہئے گا اور مصری فواجین کو جہاز سے نکالدیجیگا۔ جنرل گارڈن نے اس مراسلہ کے ذریعہ سے کچہہ مفید حالات متعلق خارطوم کے بہی تحریر کیے تہے۔ لکہتے ہین کہ عرب اپنی کرپ توپین ساتہ رکہتے ہین اور اکثر ہمارے جہازون پر اون سے گولہ اندازی کرتے ہین۔ علاوہ اسکے ان گولون نے بربر مین ہمارے دو چہوٹے جہاز گرفتار کر لئے ہین (شاید کرنیل اسٹوارٹ کی روانگی کے بعد) اور ایک تیسرا جہاز نیل اسود مین گرفتار کیا گیا ہے جب سے ہم نے دو نئے جہاز بنواے ہین۔ اسوقت تک مین کاغذ زر جاری کر رہا ہون اور میگزینون مین سے مصالح جنگ تقسیم کرتا ہون اور ابتداے زمانہ محاصرہ سے تیس لاکہہ چوٹ کا مصالحہ ہماری فوج

صرف کرچکی ہے اور تھوڑے روز ہوے کہ عربون سے نوبت جنگ کی بہی گاہ گاہ آگئی ہی یہہ لوگ جنوب اور جنوب ومغرب اور مشرق کی طرف شہر سے کسیقدر فاصلہ پر فراہم تہے - اور شمالی سمت نیل ابیض کے بالکل باغیون سے خالی اور صاف ہی * مہدی وہان سے تہہ میل کے فاصلہ پر ہے اور کل یورپین وانگریزی قیدی اوسکے ہمراہ ہین - وہ رہبان یعنی تارک الدنیا عورتین جو عربون کے ساتھہ ازدواج سے متنفر تہین اونکا عقد اُنطا سر یونانی قیدیون کے ساتھہ کردیا گیا ہے - اور جنرل گارڈن نے اس ازدواج کے نسبت مزاحاً یہہ تحریر کیا کہ اب لاطینی یعنی رومی اور یونانی مذہب والے ایک ہوگئے - سلاطن بے مہدی کے ہمراہ ہے اور کل مال متاع بہی اوسکا ہے اور اسکے ساتھہ مراعات بہی کیجاتی ہے اوسی سطر مین گارڈن لکھتے ہین کہ آج مین سنتا ہون کہ سلاطن بے زنجیر و نہین مقید ہے - ایک مخفی فرانسیسی [II] جو خفیہ ڈنگولا سے آیا تہا لوگ کہتے ہین کہ مہدی کے ہمراہ ہے اور اوسی شخص آخر الذکر نے حال گورنر بحر الغزل یعنی لاپٹن بے کے مطیع ہوجانیکا بہی بیان کیا - برخلاف اسکے سنار کی نسبت تحریر تہا کہ وہان ہر طرح خیریت ہے اور وہان کے لوگ جانتے ہین کہ انگریزون کی فوج آرہی ہے - اشد ضروری خبر اوس مراسلہ مین یہہ تہی کہ خارطوم اب ایک زمانہ محدود تک ہمارے قبضہ مین رہ سکتا ہے چنانچہ برٹش فوج کو آگے بڑہانے کی غرض سے ۱۱ نومبر کو لارڈ ولیسلی ڈنگولا سے روانہ ہوے اور اوسی روز پارلیمنٹ نے اس جنگ کے تخمینہ بالعدد دس لاکھہ روپیہ منظور کیا تہا الغرض لارڈ موصوف نے وادی حلفا مین پہونچکر فوجون کو حکم دیا کہ جسقدر جلد ممکن ہو آگے روانہ ہون - اور یہہ حکم اسوجہ سے بہی ضروری تہا کہ دریاے نیل بہت تیزی کے ساتھہ گہٹ رہا تہا - کمانڈر انچیف کی عدم موجودگی کے وقت ڈنگولا مین میدان جنگ کی تار برقی بہی درست کر لی گئی اور ۲۰ میل تک فاصلہ پر دریاے نیل پر مقام مضریمن کہ ایک گہاٹ بہی درست کردیا گیا تہا کہ فوجون کے اوترنے مین آسانی ہو - قریب اوسی وقت کے یہہ خبر آئی کہ باغی فوج اثیر کے ساتھہ پہر عمدرمان مین واپس آگئے اور جنرل نے جو دو دخانی جہاز اور نیز گولہ اندازی کے لئے پیچہے گئے تہے باغیون نے اونہین کرپ توپون سے خارطوم تک پیچہے ہٹا دیا - اور ان توپون کو ترکی گولہ انداز چلاتے تہے جو دنیا مین بڑے نشانہ باز مشہور ہین - سرکاری فوج مقیم ڈنگولا مین چند لوگ عارضہ چیچک مین مبتلا ہوے البتہ یہہ امر قرین مصلحت سمجہا گیا کہ فوج کے لئے قیام گاہ دوسری تجویز کیجاے چنانچہ ۲۳ - نومبر کو سر ہربرٹ اسٹوارٹ مع مصاحبین کے بیس میل جانب جنوب قیام گاہ لشکر کے لئے جگہہ تجویز کرنیکو گئے - کل باقیماندہ فوجین اس مہم مین شریک ہونیکی غرض سے وادی حلفا مین آخر نومبر تک پہونچ گئین - صرف نمبر اول بٹالین کامرن ہایلنڈرز کی کورسکو مین رہ گئی اب دو کمپنی ہاوگون سے نزدیک تر ہونے لگے - ۲۵ - نومبر کو لارڈ ولیسلی نے حکم دیا کہ ایک بحری برگیڈ ترتیب دیا جاے اور لارڈ چارلس براسفورڈ نے اپنے بحری مصاحب کو اوس فوج کا کمانڈر یعنی سپہ سالار مقرر کیا اور بعد پانچ روز کے لارڈ ولیسلی نے ایک حکم عام مضمون ذیل ہر دو انگی افواج کے لئے جاری کیا -

---

* تہوڑے ہی دن کے بعد اس خبر کی تصدیق مختلف باشندگان سوڈان کے ذریعہ سے ہوئی جنلوگون نے یہہ بیان کیا تہا کہ خارطوم نصف قطر مین بارہ میل تک بیس ہزار عربون سے گہرا ہوا ہے اور تیرہ یورپین بہی انکے پاس ہین

[II] یہہ شخص ام اولیور پین ایک مشہور معروف اخبار نویس اور مخبر کے کوئی دوسرا نہ تہا یہہ شخص ۱۸۷۱ء مین پارسیون کے زمانہ عروج کے بعد جدید کیلی ڈونیا مین بہیجا گیا تہا اور وہان سے ہنری رانچفورٹ کے ساتھہ بہاگ کر یورپ الپس آیا اور روس اور ترکی کے جنگ مین فوج سلطانی مین داخل ہو کر یادگار جنگ پلونا مین عثمان پاشا کے ہمراہ تہا اور ۱۸۸۴ء مین فرانس سے مصر ظاہر البطور خاص کارسپانڈنٹ خیگارو اخبار کے آیا لیکن مخفی ارادہ یہہ تہا کہ مہدی کے شریک ہوجاے اور مختلف پیرایہ مین اپنے بدل کر بالاخر اس ارادہ مین کامیاب ہوا - اور اوسی زمانہ سے یہہ امر بالعموم مشہور ہے کہ یہہ مہدی کے یہان بطور صدر اعظم کے کام کرتا ہے - بعد اسکے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کوشش کی کرنیل کیمرون سے کل جاے لیکن حکومت مصر نے اس خبر کو سنکر مناسب تصور کیا کہ پچاس پونڈ اس عجیب الحالات فرانسیسی کی گرفتاری کے لئے مقرر کیا جاے تاکہ وہ گرفتار ہوجاے -

مضمون حکم

بنام

جملہ ملاحان اور سپاہیان اور جہازرانان متعینہ مہم دریاے نیل

جنرل گارڈن اور اونکی فوج کی امداد کرنا جو اتنی مدت سے خارطوم مین گہری ہوئی ہے ایک ایسا معظم امر ہے جسکی ملکہ معظمہ
نے ہملوگون کے سپرد فرمایا ہے۔ اور یہ ایک ایسی مہم ہے جسکا جوش ہر ملاح اور سپاہی کے دل مین جو خوش
قسمتی سے اسکی شراکت کے لئے منتخب ہوئے ہین پیدا ہونا چاہئے اور اس مہم کی وقتین اور دشواریان ہین اور زیادہ کوشش
کرنیکی ترغیب دیتے ہین۔ ہملوگونکو جنرل گارڈن کے دلیرانہ اور اپنی جان سے ہاتہ دہوکر محافظت خارطوم پر جس سے حتی الامکان
اونکی ناموری مین اور زیادتی ہوئی فخر کرنا چاہئے جنرل گارڈن اب زیادہ عرصہ تک خارطوم پر قابض نہین رہ سکتا اور اونہون
نے اپنی فوج کی پناہ دہی اور حفاظت کے لئے ہملوگون سے مدد طلب کی ہے۔ اونکی بہادری اور حب الوطنی کا ہر گہر مین جہان
ہماری زبان بولی جاتی ہے چرچا ہے اور جنرل گارڈن کی حفاظت صرف باعتبار ضرورت فوجی ہی کے لازم نہین ہے بلکہ صرف
اسباب کا علم کہ ہمارا دلیر ساتہی مدد کا حاجت مند ہے ہمین کوشش عظیم کی ترغیب دیتا ہے اور نہ تو اونکا نہ اونکی فوج کا وہ
اندوہناک حال ہونا چاہئے جو اونکی ایک دلیر مسلح دوست کرنیل استوارٹ کا ہوا جسوقت وہ ایک خطرناک مہم سر کرنیکی کوشش
کر رہے تہے اور اپنے دشمنون کے ہاتہ سے بفریب اور ذلت مارے گئے۔ ہملوگ بہ امداد خدا جنرل گارڈن کو ایسی موت سے
بچائینگے۔ اس دریا سے گذرنا ایک اہم امر ہے اور اون دشواریون کو بغیر شکایت کے برداشت کرنا سپاہیون کی صفت
مین داخل ہے اور کسی خطرے کے لحاظ نکرنے سے تکلیفون پر غالب آجانا سہل ہوجاتا ہے اور اسیوجہ سے سابق کی لڑائیون مین ملکہ
معظمہ کی افواج بری اور بحری نے ناموری حاصل کی۔ قدرتی روکاوٹین جنکی وجہ سے ہملوگ آگے نہ بڑہ سکین بیحد درپیش ہین مگر اونکی
کون پروا کرتا ہے جب یہ خیال آتا ہے کہ جنرل گارڈن اور اونکی فوج خطرناک حالت مین ہے۔ خدا کے فضل سے اونکی حفاظت اب
ہمارے ہاتہ مین ہے اور جو کچہ بہی ہو ہم اونہین بچائینگے اور اب اس سے زیادہ برٹش سپاہیون سے اور جہازرانون سے
کہنا فضول ہے

دستخط ویسلی

اس حکم کو تمام فوج نے نہایت گرمجوشی کے ساتہ سنا اور لارڈ ویسلی نے اونکی زیادہ ترغیب کی یہ صورت نکالی کہ ایکسو روپیہ اوس
پلٹن کے واسطے انعام مقرر کیا جو دریاے نیل سے گذر کر سب سے پہلے مقام دبہ مین پہونچے جہان کل فوجون کو مجتمع ہونیکا حکم تہا۔
جنوبی استافورڈشایر رجمنٹ کی روانگی کے بعد کارن والس رجمنٹ اور مغربی کینٹ کی رجمنٹ اور شاہی آیرش کے رجمنٹ اور
گارڈن ہایلنڈرس کی فوج اور شتر سوارون کے دستے اور توپخانہ اور صیغہ روانگی سامان فوج جو آجتک اپنے مقام سے متحرک نہ ہوا تہا یہ
سب آگے کو روانہ ہوئے اور اوسیوقت سوارون کی فوج دریاے نیل کے مغربی کنارہ کی سڑک سے آگے بڑہی۔ اور پیدل سپاہی
آٹہ سو ویلس کشتیون پر جو انگلینڈ سے آئی تہین سوار ہوکر دریا کی راہ سے روانہ ہوئے ان پیدل سپاہیون کے ہمراہ کشتیون پر تیرہ

میل کی لنبی سوتی رسی دو انچ کی موٹی اور ۲۵۲ من کویلہ تما جو دو دن
کی رسد کے لئے کافی ہوتا - علاوہ اسکے ان کشتیون پر اشیا ذیل
بھی موجود تھین + اول دریاے نیل سے عبور کرنے کے لئے
بذریعہ ویس کشتیون کے شاہی انجینیری ٹچیبیسوین کمپنی کے کچھہ تھوڑے
سے آدمی پانچ کشتیون پر سوار ہوکر وادی حلفا سے روانہ ہوے
اس جماعت مین ششتاون آدمی تھے اونمین ایک عربی مترجم او
ایک خدمتگار اور ایک رئیس بطور راہ نما اور پانچ شخص کناڈا کے
تھے جنمین سے چار تو مقام ذال مین چھوڑ دئے گئے اور ایک دوسرا
ابتار ہنک پر چھوڑا گیا یہ سفر دریا مقام جمعی سے شروع ہوکر مقام
دبیہ تک جو بفاصلہ ۱۳۱ میل ہے ختم ہوا - اور ابتدا اسکی یکم نومبر کو
ہوئی اور خاتمہ ۵ ستمبر کو ہوا - یعنی مجموعا ششتین تیس روز اس سفر
مین صرف ہوے - اور زیادہ سے زیادہ مسافت مینہ ۲۴
میل کی ۴۰ گھنٹہ مین طے ہوئی - بس مقام پر دریا کا دہارا گرتا
تھا کل یا کسیقدر اسباب کشتیون سے اوتار کر انسون پر لادا
جاتا تھا اور وہان سے کشتیان بذریعہ ڈانڈ اور رسیان کے کھینچکر
نکالی جاتی تھین - اور یقینی یہ کشتیان نکو ایک توپہنچین مگر اسقدر
خراب و خستہ ہوگئی تھین کہ فوج کے بڑے حصہ کو براہ دریا

+ ہر ایک کشتیون پر یہ حکم تھا کہ اشیا ذیل رکھے جائین - گویہ اوسکا یقینا نہین
کہا جاسکتا کہ ٹھیک ٹھیک یہی چیزین ہین - کوئلے کی انگلیٹی یا سٹ ادنی - تین
جال ۳۶ فٹ لنبے - دو بورے رسد کے ملاحون کے لئے - اور ۲۴۰ بورے
سپاہیون کے لئے - اسپنج یعنی ابر مردہ کا ایک حوض نہانے کے لئے - یہ بورے
رسد کے صرف راہ کے لئے - ایک نمائیدار ترازو سپاہیون کے راتب
تولنے کے لئے - ایک صندوقچہ لیمپ کا مع دو گیلن تیل اور ۶ فٹ کی سوتی بتی
ایک دوا کا صندوقچہ جسمین تین بوتلین پورٹ شراب کی اور آٹھہ بوتلین برانڈی کی اور
نصف پونڈ رائی - ایک پونڈ زرد صابون اور ایک پونڈ چربی کی بتی اور آدہ
پاؤ نمک اور ایک ربع پونڈ ٹکمہ چاے کی اور بارہ ٹین ڈاکٹر لائیج
کہ یخاد کردہ گوشت کا ست اور چار ٹین دودہ کے اور چہہ ٹین جیلی
اور دودہ کے ۲ اور ۲ و بکس یا سلائی کے اور پچاس اور نین تراش

از اخبار ٹائمس مورخہ ہشتم اپریل ۱۸۸۵ء

نقشہ لشکر

کشتیون کے ذریعہ سے لانے مین کسیقدر خوف معلوم ہوتا تہا۔ بغرض رفع احتیاج ضروری اور لوگون کی اعانت کے لئے چند مرحلے
جاہ محہرات اور انبیگول اور اکاشا۔ تنگور اور سرکامتو (یا دال) ابسریت اور خیبر اور ابوفاطمہ قایم کی گئی تہی حاصل کلام ہر مرحلہ
اوسط تبیس ۳۳ میل کے فاصلہ پر درمیان سراس اور ڈنگولا کے تہا اور ہر مرحلہ پر ایک افسر جو کرنیل سے کم رتبہ کا نتہا مع ایک مصری دستہ
فوج اور ایک کمسریت کے متعین تہا کہ فوجین جو آگے جاتی تہین اونکی رسد رسانی کرے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سفر سوڈانی کشتیون
مین مالگارس کے ذریعہ سے ماہ نومبر مین مقام سراس سے شمالی کنارہ تک ہناک کے دہارے پر بفاصلہ ایکسو پچاس میل
اساس ۲۰ دن مین ختم ہوا۔ ان آبشارونین کشتیون کے مرحلے مقرر تہے چنانچہ اونسے گذر کر اسباب اور سامان اونٹون پر لادکر
روانہ ہوتے تہے۔ دیسی کشتیونکی روانی شمالی ہوا کی وجہ سے جو ہمیشہ دریاے نیل مین چلا کرتی ہے آسان ہوتی تہی۔ لندن ٹائمس
اخبار کا کارسپانڈنٹ جسکا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے لکہتا ہے کہ نیل کے چڑہاؤ پر جاتے مین مسافرون کو ضرور امید ہوتی ہے کہ شمالی ہوا
چلے گی۔ اور کہلی ہوئی کمنوس یعنی ٹاٹ کی پال تو اوڑا لیجائیگی۔ اور بہاؤ کیطرف دہار کشتی کو مع لپٹی ہوئی پال کے یقینا بہا لیجائیگا اور
باعتبار موسم اور مقام کے یہ دہارے اگست اور ستمبر کے مہینون مین بہت زیادہ ہوتی ہین اور مارچ کے مہینے مین آبشارون کے
قریب پہونچ کر وہی ہوجاتی ہین۔ دریا کا اوتار مقابل چڑہاؤ کے زیادہ تر خطرناک اور مشکل ہے اسلئے کہ آخر الذکر حالت مین پال
کو نیچا کرکے کشتی ٹہرا لینا آسان ہے۔ اور دہار اوسوقت کشتی کو خطرہ سے بچاکر بہا لیجاتا ہے۔ لیکن اوتار کی حالت مین
دہار کشتیون کو پتہر کی چٹانون یا بالو کی طرف جو اوسکے روبرو ہوتا ہے کہینچ لیجانیکی کوشش کرتا ہے اور یہ نگارس کشتیان
باعتبار اپنے عجیب او غریب عنوان ساخت کے ان دہارون سے اوترتی ہین۔ یعنی پشت کی طرف سے اوپر کو چڑہائی جاتی
ہین اور پال اونکی لپٹی رہتی ہے یا کسیقدر کہلی رہتی ہین تاکہ کشتیونکو خطرہ سے بچائین یا اوسے نیچے دہارے کے اوتار
لیجاتی ہین۔ اور کچہہ ڈانڈ سے خلاف دہارے کے کبہی اور کچہہ ہوا کے زور سے جو پال مین بہر کر اپنا کام کرتی ہے اوتار لیجاتے
ہین۔ حاصل کلام سوڈانی جو کچہہ ہنرمندی ان کشتیون کے لیجانے مین دکہاتے ہین وہ تعجب خیز ہے کبہی
تو ایسا ہوتا ہے کہ سوار کشتی پتہر کے تکرے سے جہان پانیکا توڑ کشتی کو بہا لیجاتا ہے اپنی ہلاکت کے لیے
پیشبینی کرتا ہے اور بہر بعد اسکے وہ بچ جاتا ہے لیکن کیونکر بچ رہا یہ نہین کہہ سکتا۔ ولیس کشتیون کی نسبت
وہی کارسپانڈنٹ لکہتا ہے کہ بہرکیف اپنے کام مین وہ نہایت کافی تہین البتہ خاص نقص انمین اسقدر کہ تہا
انکی غیر معمولی طور سے چہوٹی تہی حالانکہ بہت بڑے ستوار درکار تہے۔ چنانچہ کاٹہہ کے تختے جوڑکر تیار کردئے
جاتے تہے۔ اور آخر زمانہ مین ان ولیس کشتیون کا دہارے پر ڈانڈ سے چڑہانا ویسا ہی سہل ہوگیا تہا
جیساکہ اوتار سہل تہا بجز اسکے کہ اونکے کہینچنے مین بہت احتیاط لازم تہی کہ کسی دہارے سے بجاے آہستہ آہستہ
کے تیزی سے گذر جائے اور جہرنے کے نیچے ایک رج مناسب پسند کرکے حتی الامکان نہایت مضبوطی کے
ساتہہ کشتیون کو کہینچتے تہے کہ راہ پار ہوجانیکی مل جاے۔ آہستگی سے کہینچنے مین مصیبت کا سامنا یون ہوتا تہا
کہ آدمی جہرنے کی دہار مین گر پڑتا تہا اور پانی کے نیچے کہنچکر دوب جاتا تہا۔ الحاصل یہ کام سہل نہ تہا بلکہ سخت مشقت
کشتیون کے کہینچنے مین۔ اور ۱۴۳۰ میل راہ طے کرنے مین ہوتی تہی اور بوجہ اختلاف غذا کے اکثر لوگ بیمار ہوکر قریب دریا
کے شفاخانون کو بہیجے گئے۔ ایک افسر بیان کرتا ہے کہ دریاے نیل مین دور تر سفر کرنیکے بعد ہملوگون کو مجبورانہ بوجہ بیماری
کے فیصدی ۳۰۔ آدمی پیچہے چہوڑنے پڑے اور جنگی ڈاکٹرون کے نقشہ سے بعد اسکے معلوم ہوا کہ ایسا کوئی سپاہی

۲۲ برس سے کم عمر کا نہوگا کہ چھہ مہینہ کے عرصہ مین اس مہم کے ساتھہ شفاخانہ مین نگیا ہو۔ کوئی شخص وہان خوشی سے نہ جاتا
تھا اسلیئے کہ انسان کے تحمل کی یہی انتہا ہوتی ہے جہان تک ممکن تھا ان لوگون نے تمام مشکلات جو راہ مین درپیش ہوئین جرأت
اور دلاوری کے ساتھہ جھیلین جو انگریزی سپاہیون کے لیئے خاص تھین۔ اور دریاے نیل مین اپنی طاقت اور قوت کے ساتھہ
جہان تک ہوسکا آگے بڑہتے گئے لیکن نہ اوس ہزار روپیہ کے لیئے جو کمانڈر انچیف نے بطور انعام کے مقرر کیا تھا اسلیئے کہ
ہزار روپیہ ایک پلٹن کے لیئے کوئی چیز نہ تھا ایک شلنگ فی سپاہی نہین پڑتا بلکہ جو کچھہ ان لوگون نے کیا اپنی ناموری کے
واسطے کیا اور اوس عزت کے حصول کے لیئے جو بعد کامیابی کے حاصل ہوتی۔ اور وہ لوگ یہ بات کہہ سکتے تھے کہ لارڈ ولسلی
کا انعام ہمنے حاصل کیا + یہ بات مشہور ہے کہ انگریز خطرے کو حقیر سمجھتے ہین اور اوسکو کھیل سمجھہ کر بافتخار اس بات پر ظاہر
کرتے ہین کہ حتی الوسع اس خطرہ پر کامیاب ہونیکی کوشش کرتے ہین چنانچہ اسی خیال سے اوس فوج نے دریاے نیل
پار کرنیکا ارادہ کیا جسکی نسبت ایسے ایسے خطرناک خبرین مشہور تھین اور اس کام کو سپاہیون نے کھیل سمجھا تھا۔ تمام آدمی
بہت جرات کے ساتھہ آگے بڑہتے تھے کبھی تو کشتی کو نہایت تیزی سے ساتھہ کھینچتے تھے اور کبھی بالو کے کنارہ سے اپنی کشتیون
کو ٹھیل کر لیجاتے اور کبھی پانی کے اندر ڈوبی ہوئی پہاڑیون سے بچاتے اور کبھی پتھر کے کنارون سے گن پر کھینچتے تھے الغرض
اسیطرح مقام سراس اور اوسکے خوشنما محل سے آگے نکل گئے اور سمنہ کی شہرپناہ اور معابد سے جو اونچے کرارون پر چہار
طرف اپنی سربلندی ظاہر کرتے تھے گذر گئے۔ بعدہ یہ کشتیان مقامات امبیگول اور طنگور کی طرف بڑہین مگر ابھی تک پر خطر اور
آفت آلودہ گرداب مین اور متحرک بالو اور ایسی کہاڑیون مین پڑی تھین جو ہمیشہ اور وقتاً فوقتاً اپنی حالتین بدلا کرتی تھین۔ دونون کنارون
کی زمین ایسی تھی جہان کم زراعت پیدا ہوتی تھی البتہ چند سربلند درخت کھجور کے لگے تھے۔ لیکن آبشار طنگور سے آگے بڑہ کر بہت
ہی پر فضا مقامات نظر آنے کچی مٹی سے بنے ہوئے آباد گانون اور قلعے اور پہاڑون کی چوٹیان اور سرسبز ساحل اور بہنور دار جہرنے
دیکھائی دینے لگے بعد ازان مقام دال مین پہونچے جہان ایسے پہاڑ و نکا سلسلہ اور اونکے متعدد ناہموار چوٹیان دریا کے
دونون کنارون پر واقع تھین۔ ہر ایک قطر دایرہ موجون کا ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے پانی ابلتا اور جوش مار کر کف دار ہو جاتا تھا بعد اسکے
بہت سی پہاڑی جزیرے ملے جنپر مٹی کے قلعہ اور مکانات نہایت خوشنما بنے ہوئے دیکھائی دیتے تھے۔ اور دریا سے
ایک سو فٹ بلندی پر تھے۔ الغرض مقام دال سے آگے بڑہ کر کشتیان اکثر ویران قلعے اور بالو کے ٹیکرون کی طرف سے ہو کر
گذرین جو قریب چالیس فٹ کے بلند ہون گے۔ اور کہین کہین لوبیہ بویا ہوا تھا جہان زمین دریا کی ہٹ جانے سے نکل آتی تھی
اور قریب کھجورون کے جزیرہ کے جسے (سے) کہتے ہین طالب کا معبد ہے اور دوسرے ابشار پر نہایت ہی خوشنما بنا ہوا تھا۔
اور دریا کے کنارہ پر پاو میل کے فاصلہ سے دیکھائی دیتا تھا۔ اور اس معبد کے آٹھہ ستون اوس منہدم ڈھیر پر کھڑے ہوے
تھے یہان سے آگے بڑہ کر دریا کے دونون کنارون پر کوہ آتش فشان دور تک پہیلے ہوے تھے اور نباتات اس مقام پر
بہت کم دیکھائی دیتے تھے اس ریگستانی صحرا مین پہاڑیان بکثرت تھین اور دو دو یا تین تین میل کے وسیع میدان اونکی بلندیون
کے درمیان مین واقع تھے الغرض اس مہم کے خبری کشتی ران جنیر اور اوسکے جہرنے سے گذر کر طمبوس اور اوسکی پہاڑیون سے آگے
ہوگئے اسمقام پر ایک پتھر کی مورت نہایت ہی قوی ہیکل ۱۲ فٹ لمبی پڑی ہوئی تھی اور ہزارون برس پیشتر پتھر سے تراش کر بنائی

+ لارڈ ولسلی کا انعام مقررہ شاہی ایرس پلٹن کو ملا اور دوسرے درجہ مین بہ کامیابی گارڈن ہایلنڈرس کی پلٹن گذری اور تیسرے
درجہ مین وسٹ کنٹ کی پلٹن گئی۔

لی گئی تھی۔ اب صرف اخیر دشوار سی سنگ کے آبشار سے کہ جنکا رہ گئی یعنی تیسرے آبشار کی جسکے پانیکی آواز مہیب دو تین
میل سے سنائی دیتی تھی۔ یہان کا راستہ نہایت ہی سخت اور دشوار گذار تہا اور بعض مرتبہ اسمقام پر کشتی کو ایسا صدمہ پہونچا کہ اوسے مرمت
کے لیے کنارہ پر لیجانا پڑتا تہا۔ مگر اس جگہہ سے گذر کر دریا کی راہ صاف ہو جاتی اور بعد اسکے بہت جلد راستہ کٹ جاتا اور پہاڑ بھی
کم ہونے لگے اور ریگستان کی صورت بدل کر ایک میدان وسیع دور تک پہیلا ہوا ملا اور دونون طرف کنارے پر کہجور کے
بیشمار درخت نظر آتے تھے کچھہ دور تک تو یہ درخت متفرق تھے مگر ڈنگولا کے قریب یہ چہار طرف بہت سی گنجان اور سایہ دار
تھے۔ جسوقت یہ فوجین دریاے نیل کیطرف بڑہ رہی تھین لارڈ ولسلی ڈنگولا کی طرف سے واپس آے اولاً یہ ارادہ تہا کہ حسب
ایماے جنرل گارڈن صدر مقام فوج کا ڈنگولا سے تبدیل کرکے امبوکول مین قایم کرین لیکن بالآخر یہ ٹہرا کہ کل فوجین بمقام
کورتی مین مجتمع ہون یہ مقام دریا سے چہہ میل کے فاصلہ پر نہایت ہی صحت بخش تہا۔ اس اثنا مین سر ہربرٹ اسٹوارٹ بہی ہمراہی
پیدل سپاہیون کے جو سوار کردیے گئے تھے اور ستر سوارون کے گارد کے ۵ ستمبر کو ایک سال سفر کے بعد بائین طرف
نیل کے کنارہ سے جدہر غلہ اور مویشیان بکثرت نہین یہان ہو پہنچے اور دو روز قبل اسکے خود لارڈ ولسلی بہی ڈنگولا سے باین وعدہ
روانہ ہوے کہ جب جملہ سامان بیشتر روانگی کے مہیا ہو جائینگے اوسوقت مدیر ڈنگولا کو طلب کرونگا اور مدیر نے بعجز و انکسار یہ جواب دیا تہا
کہ مین تابع حکم ہون۔ بعد اسکے جنرل موصوف نے مدیر سے دریافت کیا کہ اگر مروائی کی راہ دریا کی طرف سے اختیار کیجاے تو اسطرف
کسی قسم کی رسد مل سکتی ہے۔ بجواب اسکے مدیر نے عرض کیا کہ اس راہ مین بہیر اور دہورا یعنی جوار اور گیہون اور جو موسم سالانہ مین
بکثرت ملتی ہین مدیر نے یہ بہی بیان کیا کہ برٹش فوج کی خبر آمد سنکر دشمن متفرق ہورہے ہین۔ اور باغی یہ اچہی طرح جانتے ہین کہ انگریز
آرہے ہین لہذا یہان سے خارطوم تک کوئی شخص اینی کا راہ مین نکلے گا اور نہ جنگ ہوگی اس لیے کہ کل باغی چلے گئے ہین اسپر
لارڈ ولسلی نے پوچہا کہ کیا وجہ ہے کہ ہمین قاصد ادہر جانے یا آنے کے لیے نہین ملتے ہین مدیر نے جواب دیا کہ سبب اسکا یہی باشندے
ہین جب فوج سرکاری اوسطرف بڑہے گی تو پہر یہ حال نہ رہے گا۔ شروع دسمبر مین بہت سی تازہ خبرین حالات خارطوم کی نسبت آئین
اور چند قاصد بکوشش تمام مہدی کی فوج سے گذر کر اسطرف آئے۔ اور اونکے بیانات جیسا کہ مدیر ڈنگولا نے یقین دلایا اور کرایا مختلف
تھے ان لوگون نے بیان کیا کہ اب باغی جم غفیر کے ساتھہ مہدی یہان سے چہار طرف جمع ہوئے ہین یعنی خارطوم سے شمال اور مغرب
کی طرف اور وہ لوگ پے در پے حملے کرتے ہین اور پس پا کردیے جاتے ہین۔ ان قاصدون مین سے ایک قاصد نے یہ بہی بیان کیا
کہ مہدی نے دوبارہ جنرل گارڈن کو مطیع ہو جانے کے لیے طلب کیا مگر جنرل گارڈن نے یہ جواب کہلا بہیجا کہ اگر تم مہدی صادق
ہو تو اس دریا کے پانی کو جو ہمارے سامنے جاری ہے خشک کردو اور مجہے اگر لیجاو۔ دوسرے مخبر نے اس امر کی تصدیق کی کہ فوج
محصور نہایت ہی مصیبت مین ہے اور رسد کی بہت ضرورت ہے اور بہت سے مسن رسیدہ اور ضعیف مرد اور عورتین جنہون
نے گرد و پیش کے قریون مین پناہ لینی پسند کی اونہین شہر چہوڑ کر باہر چلے جانیکی اجازت دی گئی اور فی الحقیقت اس امر کی تصدیق
ہوئی کہ بوجہ کمی رسد کے گارڈن نے ان لوگون کو باہر چلے جانے کے لیے کہدیا تہا اور اس بات پر اونہین مختار بھی کیا تہا شہر مین بہی آور معلوم ہوا کہ
جب ان لوگون نے اوس مصیبت کا اظہار کیا جو باغیون کی فوج سے ان پر پڑنے والی تہی اوسوقت جنرل گارڈن نے مہدی کے نام ایک سفارشی
تحریر لکھدی جسکے الفاظ یہ تھے کہ آپ ان لوگون پر مہربانی کیجیے اور انسے مناسب برتاو کیجیے مین آپ کے سپرد کرتا ہون۔
دیکھیے مین نے ان لوگون کو چار مہینہ تک اپنے ساتھہ رکھا آپ بہی ویسا ہی کرنے کے ایک مہینہ تک کوشش کیجیے۔ اخبار
ڈیلی نیوز کا فوجی کارسپانڈنٹ مقیم کورتی جسکے ہم لوگ بوجہ اس خبر کے نہایت ہی مشکور ہین تحریر کرتا ہے کہ مین نے اس خبر کو مختلف

ایک خطرناک حصہ آبشار رہنک کا

وسائل سے حاصل کیا۔ اسکے
مخبرین مین ایک وہی مہدی سپاہی
تھا جسکے واقعات اکثر اوپر لکہے ہوے
ہین وہ بیان کرتا ہے کہ مہدی نے
ان یورپ کے مردوں اور عورتون کو اپنے
پاس بلا لیا اور وہ لوگ ابتک اوسی
کی فوج مین ہین۔ ایک خط سے
دیکھنے سے جو کہ ان دنون ملا اس
مصیبت ناک وقت مین اپنے
ایک فوجی دوست مقیم قاہرہ
کو تحریر کیا تہا یہ امر بخوبی
سے معلوم ہو سکتا ہے کہ گارڈن
کا صبر اور تحمل بوجہ نہ پہنچنے فوج
امدادی کے کسدرجہ تک معرض امتحان مین تہا جنرل کی تحریر حسب ذیل تہی

جنرل گارڈن کا خط مورخہ ۲۶ نومبر

میرے پیارے۔ آپکی تحریر موصولہ دیروزہ کا مشکور ہوا۔ جو دو دخانی جہاز آپکا خط لایا ہے اوس پر بیشمار گولیان برسین اور چہ
توپین گولے مار رہی تہین جہاز مذکور او تین مرتبہ اور بم کے گولے ... کے ایک ... نہ زخمی ہوے مجھے امید ہے کہ آپ
اور آپکی اہلیہ بخیریت ہین۔ مین خیال کرتا
ہون کہ میرے ساتھ برا سلوک ہی ہوا
ہے بلکہ قاہرہ کے لوگون کے ساتھ جو
یہان ہین البتہ خراب برتاؤ ہوا۔ اور مین
کوئی عطیہ گلادسٹون کی گورنمنٹ کا
نہ قبول کرونگا ... مین ... مین
... انگلینڈ مین قدم تک نہ رکھونگا بلکہ (دری
اگر مین باہر نکلا) مین یہی سال جاونگا
اور وہان سے کونگو چلا جاونگا۔ کیا کیفیت
کی ہے۔ مجھے زیادہ تر اندیشہ ...
اور یا ور اور ہیرن سفیر فرانس کی طرف ہے

آبشار رہنک مین ایک ویل کشتی کی مرمت
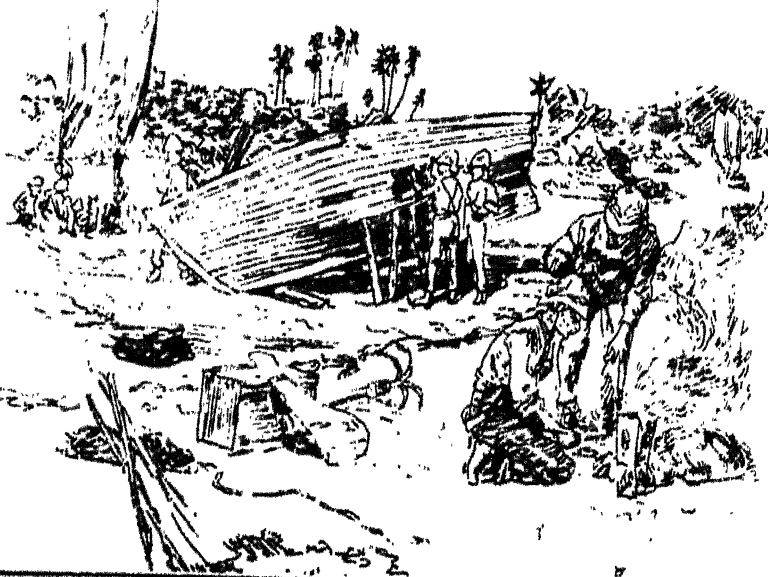
بکمال اخلاص اور نیازمندی
آپکا دوست صادق —
سی جی گارڈن

۱۶ - دسمبر کو بعد پہونچنے لارڈ ولسلی کے جنوبی اسٹافورشایر
پلٹن کے آدمی بہی بذریعہ کشتیون کے وادی حلفا سے یہان
پہونچے - لارڈ ہارٹنگٹن کو لارڈ ولسلی نے بذریعہ تار کے اطلاع
دی کہ اس مقام تک کشتیون نے میری امیدون کو جو مجھے
اونسے تہین پوری کین تمام لوگ بصحت تمام ہین اور کسیطرح کی
مشقت مین اونکا امتحان ہو سکتا ہے اور یہ اونکی دست و بازو
کی قوت کا نتیجہ ہے - کشتیونکا کام دہارے کے مقابلہ مین
نہایت ہی دشوار ہے لیکن یہ لوگ اوس کام کو بلا کسی قسم
کی شکایت کی بخوشی انجام دیتے تہے - باوجودیکہ بہت سے قدرتی
اتفاقات واقع ہوئی تاہم بہ ہیئت مجموعی یہ سفر دریاے نیل کا
قابل اطمینان تہا - ایک کشتی جسپر دو کارسپانڈنٹ اخبار
کے اور ایک جماعت سپاہیون کی تہی مقام کورٹی سے سترہ
میل پر اولٹ گئی - اسباب تو بالکل ضائع ہو گیا مگر خوش
قسمتی سے سوار اوسکے انگلسبل جہاز کی کشتی سے بچے
اور اوسپر چڑہ آئے - برخلاف اسکے کاروان رجمنٹ کی
دو کمپنیون نے سولہ کشتیون مین سے نو کشتیان اپنے
آبشار رہنک تک پہونچنے کے پیشتر ضائع کین - اور
بقیہ کشتیون کو ایسا صدمہ پہونچا کہ اونپر ٹین جڑ دیا گیا تاکہ
ڈوبنے سے محفوظ رہین - اکثر لوگ جنکی حالتین اوسوقت
کی بیان کی گئین مین عجب خستہ حالی سے پہونچے اونکے پاس
نہ موزے تہے نہ پاجامے اور اسٹینڈرد اخبار کا کارسپانڈنٹ
مقام کورتی سے لکہتا ہے کہ جو فوج کشتیون پر یہان پہونچی
عجب حالت خراب مین تہی تمام کپڑے اونکے پہٹ گئے
تہے اور یہ خراب حالت ہمارے سپاہیون کی جو ایک
سخت مہم پر جا رہے تہے نہایت ہی نامناسب معلوم ہوتی
تہی - فوج مین کوئی بہی ایسا نہ تہا جسکے بدن پر ایک بہی ثابت

شتری فوج کا مربع دشمنونکے حملہ روکنے کو

تھکی ہوئی جماعت کالی کرتی کی فوج کی مقام کرتی ہین
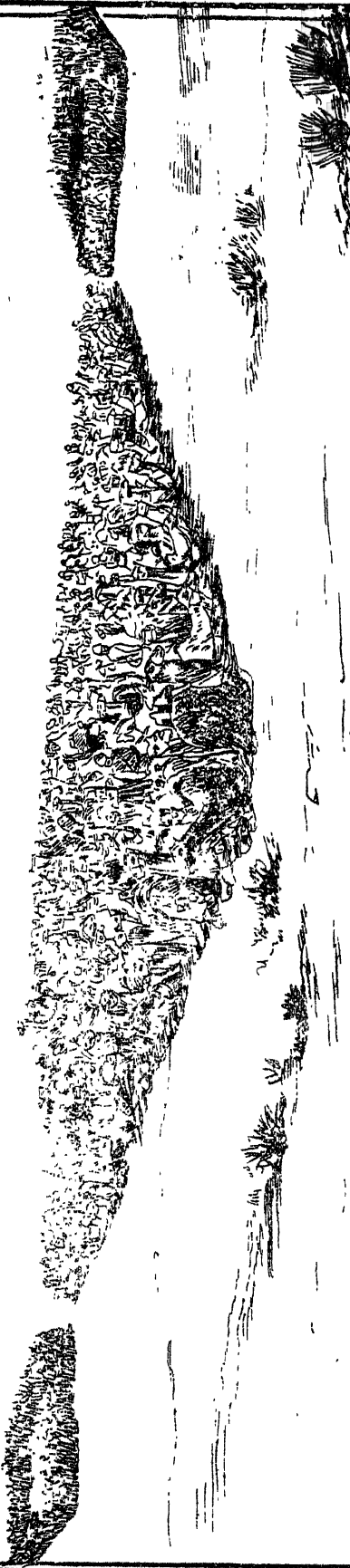
کپڑا رہا ہو- اور بجاے اسکے کہ برٹش فوج سمجھی جاے بالکل مشابہ فالسٹاف کے تہی فوج کے معلوم ہوتی تہی -اونہی مختلف الالوان پتلون مین سیاہ کرتی والون کے ٹاٹ یا دیسی بازاری کپڑے کے پیوند لگے ہوے تہے بلکہ ٹکڑے ٹین کے بسکٹ کے صندوقون سے لیکر پتلونون مین جو کشتیون کے کہینے سے پہٹ گئے بجاے پیوند کے لوگون نے لگا لیے تہے اس ملکی فوج کی بعد ختم اس مہم کے کیا صورت ہو گئی یہ کہی نہین جا سکتی - حاصل کلام دریا مین اکثر بالو کی کمی وبیشی ہونے سے روزانہ کشتیون کے کہینے مین دقت زیادہ ہوتی جاتی تہی اسوجہ سے کبہی کبہی مقام معین پر فوجون کے پہونچنے مین توقف ہوتا تہا- مگر تاہم ۲۲ - دسمبر کو آخری کمپنیان جنوبی سٹافورڈشائر کی اور ایک حصہ سا سکس رجمنٹ کا سامنے کی طرف پہونچا اور بعد اسکے فوج ہی اور دستے فوجون کے بہی آ گئے - بلکی شتر سوارون کی فوج جسمین تیسرے اور چوتہے اور ساتوین نمبر رسالہ ہزارس کے لوگ شامل تہے ۲۴- کو ماتحتی کرنیل مکالمونٹ وادی حلفا سے ۲۴ دن مین یہان پہونچی - اور اوسوقت پہاڑی اور شہری فوج مقام دبہ سے آئی - جنرل سر ریڈورس بلیر افسر اعلی استاف غور آ لبعد اسکے یہان پہونچے اور برٹش خیمہ نہایت ہی تعجیل کے ساتہ پیشتر کو روانہ کیا گیا - مقام کورتی یالواح کورٹی کے باشندون نے نہایت انسانیت کے ساتہ ہملوگون سے برتاؤ کیا اور دوستانہ طور سے پیش آئے بلکہ ایک بہت بڑا بازار اون لوگون نے فروخت مویشی اور بہیڑ اور غلہ اور خرمہ اور نمک کے لئے ہملوگون کے واسطے ترتیب دیا تہا چنانچہ اب رسد کی کوئی ضرورت نہ رہی تہی ایک شفاخانہ بہی سایہ دار جگہہ تجویز کرکے اون لوگون کے آسایش کے واسطے بنا دیا گیا تہا جو کشتی رانی کی سخت محنت اور مشقت سے علیل ہو گئے تہے اور ایک جنگلی تار بہی اس غرض سے درست کر دیا گیا تہا کہ لارڈ ولسلی اپنے ماتحت افسرون سے جو بہیجے گئے تہے اور ہر چہار طرف نہایت سرگرمی کے ساتہ مشغول تہے بات چیت کرین اور احکام مناسب اونہین بہیجین تمام اسباب اور سامان جنگ کشتیون سے اوتار کر میگزین مین جمع کیا گیا - جو لوگ جنگلی ٹکے مانند کے تہے وہ ادہر اودہر ٹہلتے تہے اور شہری فوج سے برابر قواعد لیجاتی تہی کہ کیسے مربع بنتا ہے اور استقلال مزاجی اونکی تو مختلف طرح سے جانچے گئے تہے اور وہ سخت امتحانون مین ثابت قدم رہے تہے - صرف کبہی کبہی اپنے سرونکو بلند کر لیتے تہے یا ہزارس رسالہ کے سوار اپنے گہوڑونکو کڑکاتے ہوے اونکے قریب سے گذرتے تہے تو وہ کسیقدر جنبش کرکے خاموش رہ جاتے تہے - الغرض انہین دشوار کامون کے زمانہ مین کرسمس کے دن کا بہی استقبال ہوا اور بڑا دن منایا گیا گو مزلتو ‡ اور ہولی † اون کہجور کے درختون مین جہان فوجین خیمہ زن تہین بالضرور درکار تہے لیکن مطابق رسم دایمہ کے پوڈنگ تیار کئے گئے اور لوگون نے اس ضیافت مگر دیرہضم کے بنانے مین انصافانہ طور سے بہت کوشش کی - صبح سویرے بڑے دن کو فوجی قواعد ہوئی اور ساڑہے سات بجے کسیقدر گانے کے ساتہ نماز ادا کی پہر اسکے چند گہنٹہ بعد لوگ متبرک اور پاک عبادت مین مصروف رہے - شام کے وقت لارڈ ولسلی معہ اپنے مصاحبین کے فوجی روشنی اور گانے مین شریک ہوے جسمین مختلف فوجون کے چند آدمیون نے اپنی خوش الحانی اور نقالی کے جوہر دیکہاے مگر گانا بجانا شروع ہونے سے پیشتر کرنیل سواین نے آگے بڑہ کر یہ کہا کہ کمانڈر انچیف کے پاس اسوقت پر ایک تار برقی ڈیوک آف کمبرج اور مارکوییس ہارٹنگٹن کی آئی ہے جسمین دونون نے آپ لوگون کی صحت

* فالسٹاف ہنری پنجم بادشاہ انگلینڈ کے دربار مین ایک مسخرہ تہا - مراد یہ ہے کہ ایک مسخری فوج معلوم ہوتی تہی اون پہٹے کپڑون اور بری حالت مین

‡ مزلتو اور ہولی انگریزی مین اوس بار یا سرسبز پتون سے مراد ہے جو بڑے دنمین مکانون کے دروازہ پر لگائے جاتے مین -

† پوڈنگ ایک انگریزی کہانیکا نام ہے جو دودہ اور انڈہ اور آٹے سے بنتا ہے

لارڈ ویسلی کے احکام جو جرنیلون کو بذریعہ تار جاتے تھے۔

اور سلامتی چاہتے ہے بعد اسکے مضمون تار برقی بہ آواز بلند پڑہا گیا اور اور لوگون نے نہایت ہی گرم جوشی اور خوشی سے اوسے سنا۔ مضمون تار کا یہ تہا کہ ہملوگون کی یکجائی خیر طلبی اور بہی خواہی اس موقع پر بڑے دن کی آپ کی ذات خاص اور افواج کے لئے قبول ہوا اور خدا آپ لوگون کو ان مہمون مین کامیاب کرے۔ بمجرد ختم ہونے جلسہ کرسمس یعنی بڑے دن کے پیشتر روانگی کی تیاریان نہایت ہی سرگرمی سے شروع ہوئین

لارڈ ویسلی نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ فوجین دو حصون مین تقسیم ہوکر ایک بہ ماتحتی میجر جنرل ارل اور دوسرا تحت برگیڈیر جنرل سر ہربرٹ اسٹوارٹ روانہ ہون۔ پہلے حصہ مین اسٹافورڈشایر رجمنٹ اور دیوک آف کارنوال رجمنٹ اور دو کمپنی کالی کرتی والون کی اور دو کمپنی گارڈن ہائلنڈرس کی اور ایک دستہ ۱۹ نمبر ہزارس رسالہ کا اور مصری شتری فوج اور اولادی فوج ... سوڈان کے باشندے بہ تی سے شامل تہے۔ مجموعی تعداد اس کی دو ہزار دو سو آدمی اور ایک ہزار ... سو گہوڑے اور ... تو پین تہین۔ ان لوگون کو بالاترنیل سے روانہ ہون اور قبیلہ مناسیر کے لوگون کو بعوض قتل کرنیل اسٹوارٹ کے سزا دین اور بعد اسکے وہان سے ابوحمید پر بڑہین اور مقام مذکور سے کورسکو تک ریگستان صاف کردین کہ سامان جنگ اور رسد وہان سے بیشتر کو روانہ ہو۔ جنرل سر ہربرٹ اسٹوارٹ اور اونکی فوج کو یہ حکم ہوا کہ وہ خارطوم کی سڑک مکمکہ؟ کی راہ سے کہول دین اور قبل اسکے کہ ادہر حرکت کیجاسے یہ امر قرین مصلحت اور مقدم تصور کیا گیا کہ ہوبات اور اور ابو حلفا اور جکدول کے کنوون پر جو بیوڈا کے صحرا مین واقع

ٹرے ونکو پوڈنگ (ایک مٹھائی کا نام ہے) تیار کرنا فوج کا

بڑے دنکو مقام کورٹی مین فوجون کا مجتمع ہوکر گانا۔
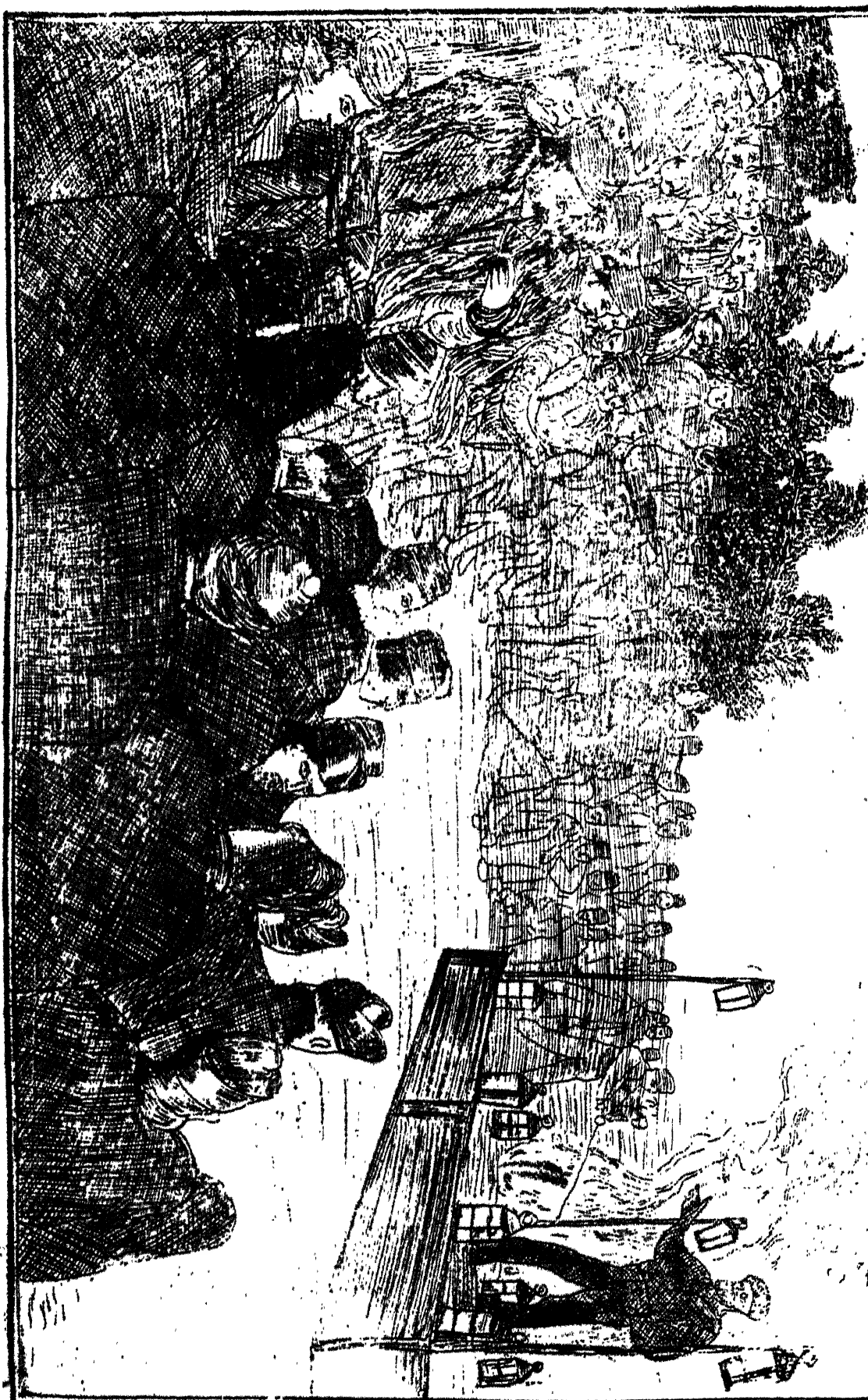
کسقدر توقف پوڈنگ مٹھائی کے تیاری مین صرف ہوتا ہے

ہا مین اور بے تکرار ہے اور یہ صحرا کورٹی سے مطمح تک ملا ہوا ہے قبضہ کر لیا جاے اور اس غرض کے انصرام کے لئے
جو فوج سر ہربرٹ اسٹوارٹ کے تابع روانہ ہوئی تھی گیارہ سو سپاہی تہے منجملہ ان شتری فوجون کے لوگ اوسمین شامل
تہے - دو ہزار اونٹ انکے ساتھہ تہے جنمین سے اکثر رسد لانے کے واسطے تہے اور علاوہ ایک کمپنی شاہی انجنیر
کے ۵۴ سوار اور گھوڑے ۱۹ نمبر رسالہ ہزارس کے اور ایک عمدہ حصہ کمسریٹ اور شفاخانہ کے متعلق سپاہیون
کا تہا - ساتھہ ہی سات سو گلن پانی صرف راہ کے لئے محفوظ رکھہ لیا گیا - اور چالیس ہزار کارتوس ساتھہ لیا گیا
اسیطرح ہر سوار کو سات روز کی اپنی خوراک اور سات گلن پانی اور ڈیڑہ سو مرتبہ فیر کا کارتوس دیا گیا تہا - تاریخ ۸ دسمبر کو سر
ہربرٹ اسٹوارٹ معہ اپنی فوج کے براہ صحرا کے گاکدل کو روانہ ہوے - بار برداری کے اونٹون کے لئے یہ بندوبست
کیا گیا کہ بیس سے لیکر تیس اونٹ تک فوج کے آگے آگے پچاس گز کے فاصلہ پر ہر فوج کے درمیان مین چلین اور گارڈ
کے پیدل سپاہی جو سوار کردے گئے تہے پیچھے قریب پیدل کمپنیون کے اس غرض سے رہین کہ بضرورت حکم کے بلا توقف
اوترکر مربع فوج کا درست کرلین - لارڈ ولسلی نے کل فوجون کا معائنہ کیا بعد اسکے ایک مختصر حصہ چالیس سوارون کا بماتحتی میجر کچنیر عربی
راہ نماون کے ساتھہ پیشتر کو روانہ ہوا - اور بعد پندرہ منٹ کے جنرل اسٹوارٹ نے فوج کو حکم روانگی دیا اور فوج نا دلو حرکت
مین آئی اور سیدہی اوس ناہموار اور کنکدار میدان وسیع الفضا کی طرف روانہ ہوئی - حقیقتہً یہ تماشا لایق دید تہا جسوقت
دو ہزار اونٹ اپنی گردنون کو مثل شتر مرغ اوٹھاکر اور آٹھہ ہزار لمبی ٹانگون سے فوجی قواعد کے ساتھہ روانہ ہوے -
غبار نے زمین سے اوٹھہ کر اولاً تمام میدان کو چہا لیا اور تمام اونٹ اور آدمی یکسان خاکستری وردی پہنے ہوے معلوم
ہوتے تہے بالآخر جو لوگ کہ لشکر گاہ مین تہے اونکی نظرون سے اوجہل ہوگئے - کوچ کے وقت رخ اس فوج کا نہایت
ہی عریض تہا اور پورا ایک میل تک لمبائی مین پہیلا ہوا تہا لیکن دشمن کے حملہ پر یہ فوج گہونگٹ کہا کر دشوار گذار ہوجاتی

میجر گجینیر مع اپنے راہ نماکے تیار ہوئے ہین کہ صحرا کی راہ سی روانہ ہون۔

شتری فوج اور پیدل فوج جو سوار کر دی گئی تھی یہ تو فوراً مرتب ہو سکتی تھی لیکن باربرداری کے جانورونمین البتہ خیال
ابتری اور بدانتظامی کا اسوجہ سے تھا کہ یہ اونٹ نہایت ہی سرکش ہوتے ہین اور خاص کر جابنقل اور حرکت کی حالت
مین یہ شرارت اور سرکشی کرتے ہین - اسیطرح سوّمانی قبیلہ کے شتربانون سے بہی بہت کم امید تحمل اور استقلال
کی خاصتۃً ایسی حالت مین کیجاتی ہے جب کہ ایک انبوہ کے ساتھ شور کرتے ہوئے اہل قبایل حملہ آور ہوتے ہین - الغرض
پہلا مقام شام کے وقت اوس مقام پر ہوا جو کورفی سے نو میل کے فاصلہ پر تھا لیکن اس جگہ صرف ڈیڑہ گہنٹہ تک ٹھہر کر
[illegible] اسٹوارٹ نے فوجون کو حکم دیا کہ وہ مجتمع ہو جائین اور اونٹونکو آگے رکہ کر بیشتکی طرف جوڑی راہ سے روانہ ہون -
جب فوجین شفاف چاندنی مین آگے بڑہین اوسوقت طول فوج کا کم ہو کر نصف میل تک رہ گیا اور یہ انتظام صرف کوچ
ہی کے متعلق عمدہ نہ تہا بلکہ اگر عرب دفعتہً حملہ کرتے تو اوسکے بہی روکنے کا عمدہ انتظام اور بندوبست ہوا تہا غرضکہ چہارشنبہ
کی صبح چار بجے تک کوچ ہوا کیا بعد کچہہ دیر تک توقف کا حکم ہوا اور اونٹون پر سے بوجہ اوتار دیئے گئے - کرنیل بیرو کو
جنکے ہمراہ ایک دستہ ۱۹ نمبر ہزارس رسالہ کا چند میل آگے کو روانہ ہوا تہا یہ حکم دیا گیا کہ پہلے ٹھہرنے کے مقام پر لکڑی ہی
فراہم کر کے آگ تیار رکہین کہ بمجرد فوج پہونچنے کے فوج کو جلد چاء مل جاوے - لیکن بوجہ اسکے کہ اس دستہ ہزارس کے
راہ نما نے راہ غلط کی لہذا نصف شب کو یہ لوگ فوج سے آ کر ملے - جسوقت ان لوگون کو معلوم ہوا کہ ہملوگون نے راہ
گم کی تو اوس راہ کی تلاش مین بے سود پہرا کئے جسطرف سے فوج گئی تہی اور بوجہ آمد و رفت جانوران صحرائی غزال وغیرہ
کے راستہ اسقدر لوٹ گیا تہا کہ چاندنی رات مین اصل راہ کا شناخت کرنا نہایت ہی دشوار تہا - جسوقت فوج
نے پہلی مرتبہ اپنے خیمہ گاہ پر قیام کیا تو وہان کے باشندون کے مزاج اور حالات کے نہ معلوم ہونے سے لوگ بہت
پریشان رہے - اس مقام پر صرف چند جہونپڑے دکہائی دیتے تہے مگر وہ بہی ویران تہے سبز چارہ جانورون کے
لئے یہان بکثرت دستیاب ہوا الحاصل یہان پر فوج نے کچہہ عرصہ تک بہ آسایش تمام توقف کیا اور سہ پہر کو تین بجے
وہان سے روانہ ہوئی - اسقدر آرام لینے کی وجہ سے انسان اور حیوان سب تازہ دم ہو گئے تہے اور جب دوبارہ حکم
اون لوگون کو سوار ہونیکا ملا تو یہ معلوم ہوتا تہا کہ ایک دوسرے کی چالاکی پر نگاہ ڈال رہا ہے الغرض پیدل کمپنیون نے
تمام کوچ مین ترتیب قایم رکہا اور فوج اس طرح پر تقسیم کر دی گئی تہی کہ دو منٹ کے عرصہ مین تین مربع دشمنون کے
مقابلہ اور حملہ کے دفع کرنے کے لئے مرتب ہو سکتا تہا جسوقت فوج مقام ہاشم مین پہونچی جہان پہلا کنوان پانی کا تہا - اکثر عرب
دکہائی دیئے میجر کچنیر نے یہ سمجہکر کہ وہ لوگ ہمارے دوست قبیلہ کے ہین اونکی طرف گہوڑا اٹہا کر گئے لیکن بہت جلد
یہ غلطی دریافت ہو گئی - اس لئے کہ اونمین کے چند آدمی مہدی کے وردیان پہنے ہوئے تہے - میجر کچنیر کی حالت اس
وقت مین نہایت خطرناک ہو گئی تہی لیکن خوش قسمتی سے ایک کمپنی پیدل فوج کے جو سوار کر دئے گئے تہے وہان پہونچ
گئے اور ان عربون پر جسکی تعداد دس سے زیادہ نہ تہی گولیان چلائین اور وہ لوگ ہمارے پاس حاضر ہو گئے - الغرض
مقام ہاشم مین تاریخ ۳۱ دسمبر روز چہارشنبہ وقت شام کو فوج پہونچی لیکن چونکہ اس مقام پر پانی کی نہایت ہی قلت
معلوم ہوئی لہذا فوراً چاہ ہمبوک کی طرف روانہ ہوئی - اور وہان ایک بجے شب کو پہونچی - اور نو روز یعنے یکم جنوری شروع
سال اور پانی ملنے کی خوشیان بجا منائین اور بعجلت تمام شب باش ہونیکے سامان مین مصروف ہوئے آٹہہ بجے
صبح کو فوج پہر تیار ہو کر کالرل کی طرف روانہ ہوئی سہ پہر تک فوج برابر چلی گئی اور اس درمیان مین کسی دوست یا دشمن سے

راہ مین ملاقات نہ ہوئی۔ اسوقت پیدل کی فوج جو سوار کردی گئی تہی اوسے معلوم ہوا ایک چہوٹا سا قافلہ اونٹونکا خرموں سے
لدا ہوا جا رہا ہے چنانچہ یہ رسد جو مہدی کی فوج کے واسطے جارہی تہی فوراً گرفتار کرلی گئی اور سات آدمی بہی گرفتار ہوے بقیہ پانچ
عرب پہاڑیون مین بہاگ گئے۔ اسی سہ پہر کو کپتان فان شا کا رسالہ ہزارس ایک تضاق شیخ علی بباہ نامی پر حملہ آور ہوا جسکے سر کے
لیئے قبل اسکے مدیر ڈنگولا نے ایک ہزار ڈالر انعام مقرر کیا تہا۔ شب کے وقت کوچ کی حالت مین میجر کچنیر اور اونکے جاسوسی
رسالہ نے ایک جہوپڑے کو گہیر کر پانچ شخصون کو اور گرفتار کیا ان لوگون کی نسبت یہ معلوم ہوا کہ مہدی کے واسطے گوشت کے
شکیلہ دار تہے۔ الحاصل ۲ جنوری کو ساڑہے سات بجے فوج سرکاری مقام گالدال مین پہونچی یہ پچانوے میل ۶۵ گہنٹہ مین طے
ہوئے۔ اور حقیقتہً یہ تعجب خیز قطع مسافت کی گئی۔ اثناے سفر مین کوئی حادثہ واقع نہین ہوا البتہ تاریخ روانگی مقام کورتی سے
کوئی [illegible] گالدال مین پہونچکر یہ معلوم ہوا کہ یہان تین کنوئین ہین اور ایک سنگی مقام مین شمال کی طرف واقع
تہے جسکے چارون طرف وہ سلسلہ پہاڑون کے چلے گئے ہین جو بیوڈا کے ریگستان تک پہیلے ہوے تہے۔ نل وغیرہ
اوسکے چشمون سے نیچے پانی اوتارنے کے لیئے لگائے گئے۔ اور اوسی مقام پر دو فصیل یہ ہی بنایا گیا ایک سے تونگدانی
لوگون کی طرف جانیکی راہ کی ہوئی تہی اور دوسرا ایک علیحدہ ٹیلہ پر جہان سے وہ کنوئین دیکہائی دیتے تہے۔ ایک اسپتال
بہی قابل نقل و حرکت جو فوج کے ہمراہ بہ نگرانی ڈاکٹر برگس کے تہا اس مقام پر نصب کردیا گیا کہ بروقت ضرورت موجود
رہے اور بارہ گہنٹہ تک اس جگہہ قیام کرکے جنرل اسٹوارٹ نے گاردس اور بحری فوج کو مع چند انجینئرون کے اور ہزارس
رسالہ کے بہ ماتحتی کرنیل ورس کاون بغرض محافظت ونگرانی اس مقام پر معین کرکے بقیہ فوج ہمراہ کوچ کی روانہ ہوا دوسری
صبح کو اون سوارون نے جو کہ کنوئین کے نگہبانی کرتے تہے میجر کچنیر سے جو اس لشکر کے ساتہہ رہ گئے تہے اطلاع کی کہ کچہہ
لوگ باشندے تہوڑے سے فاصلہ پر ٹہرے ہین اور بظاہر پانی کے لیئے منتظر ہین۔ یہ سنکر میجر کچنیر نے ایک سوڈانی
راہ نما کو اور ایک قیدی عورت کو ایک اونٹ اور کسیقدر روپیہ دیکر روانہ کیا کہ اوس جماعت سے غلہ خرید کرین لیکن
شام کو یہ قاصد خالی ہاتہہ واپس آئے اور بیان کیا کہ عرب ہم لوگون کے ساتہہ نہایت بدسلوکی سے پیش آئے۔ چند
ساعت قبل اسکے ایک اور جاسوسی جماعت نے سوارون کی جو دیکہہ بہال کو دوسری طرف گئے تہے ایک قافلہ اونٹ
اور خچرون کا جسے چار سوڈانی لیئے جاتے تہے۔ گرفتار کرلیا ان لوگون نے بیان کیا کہ ہم لوگ یکم جنوری کو مطمہ سے
روانہ ہوے اوسوقت تک ایک دستہ جنرل گارڈن کی فوج کا مقام شندی مین تہا۔ اور باغی مطمہ پر دو ہزار فوج کے
ساتہہ قابض ہین۔ دوسرے روز میجر کچنیر بہ ہمراہی چند افسران اور ایک جماعت سواران رسالہ ہزارس کے ابو حلفیہ کی
طرف دیکہہ بہال کو روانہ ہوے اثنا راہ مین چند سوڈانیون سے ملاقات ہوئی جسکے ساتہہ اونٹ اور خچرون پر غلہ لدا ہوا
تہا۔ چنانچہ اون لوگون کو بہی گرفتار کرلیا اور واپسی کے وقت داہنی طرف ان لوگون نے ایک اور قافلہ دیکہا جسمین شتر
اونٹ اور پچاس سوڈانی تہے۔ میجر کچنیر اپنے ہمراہیون سمیت فوراً اوسطرف گہوڑے دوڑا کر گئے۔ اور اون لوگون کے
جب قریب پہونچے تو نصف لوگون نے اونٹ کا بوجہ کاٹ دیا اور اونہین بہگا دیا اور نصف بقیہ لوگ اونٹون کو آگے کرکے
جنگ پر مستعد ہوگئے۔ میجر کچنیر کی جماعت نے یہ دیکہہ کر گہوڑے اونکی طرف ڈالدیے مگر باغی بہت جلد ہر چہار طرف
متفرق ہوگئے۔ بعض لوگون نے ہزارس رسالہ کے سب سے پیچہے جو لوگ باغیون کے بہاگتے رہ گئے تہے اونکا تعاقب
کیا اور اونپر گولیان چلائین باغیون نے بہی ویسا ہی جواب دیا چونکہ آفتاب قریب بغروب تہا لہذا تعاقب موقوف رکہا گیا اور

اور لوا ونٹ غلہ اور آٹے سے لدے ہوئے گرفتار کرکے خیمہ گاہ کو واپس آئے اور بیشتر کی لوٹ مین اچہے بہی شامل گیا
نصف شب کو پہر ایک بڑی جماعت ہماری فوج سے باہر گئے اور ایک اونٹ اور چند خچر اور سانٹہ بوجہ خرمے کے جیسے باغی چہوڑ
کر بہاگ گئے تہے اوٹہا لائے - اس مقام سے جنرل اسٹوارٹ کورتی کو واپس ہوئے اور جسقدر قیدی کہ پیشتر روانگی
کے حالت مین گرفتار کئے گئے تہے اپنے ہمراہ لائے - مقام بیکول مین تہوڑا ٹہر کر کچہ لوگ وہان بغرض حفاظت کنوئن
کے ایک چوکی قایم کرکے چہوڑی اور مابقی واپس شدہ فوج کے ساتہہ جنرل مذکور ۶ جنوری کے سہ پہر کو کورتی مین
جو صدر مقام فوج کا تہا داخل ہوئے - کورتی سے کسیقدر فاصلہ پر لارڈ ولسلی اور اونکے مصاحبین سے اور ان لوگون
سے ملاقات ہوئی - لارڈ ولسلی نے اونکے جلد اور کامیاب سفر کی مبارکباد دی الغرض جب یہ لوگ اپنے خیمہ گاہ پر پہونچے تو وہ عربی
قیدی جنکا اوپر ذکر ہوا ہے لارڈ ولسلی کے روبرو پیش کی گئی اور سلارڈ موصوف نے اونسے کچہ دریافت حال کیا - یہ لوگ نہایت
ہی خوف زدہ ہو رہے تہے اس لئے کہ اونہین یقین تہا کہ اب ہم قتل ہونگے یہ بہی معلوم ہوا کہ ان عربون نے اپنے پیراہن یا قمیض
سے سرخ اور نیلگون اور زرد رنگ کے ٹکرون کو جو اونمین لگے ہوئے تہے اور جو مہدی کی فوج کے وردی تہی چاک
کرکے علیحدہ کر دیا تہا - بجواب اون سوالات کے جو اونسے پوچہی گئی اونہون نے بیان کیا کہ تین ہزار باغی مطمحہ کو گہیرے ہوئے
ہین اور خود مہدی مقام عمدرمان مین ہے - ان لوگون مین سے ایک شخص نے جنرل گارڈن کے چار دو خانی جہاز کنارہ پہ
مقام شندی مین دیکہے تہے جسے ایک ہفتہ گذرا ہوگا چنانچہ اس سے صاف ظاہر تہا کہ محافظ خارطوم یعنی گارڈن کمکی
فوج کی راہ تک رہا تہا - اور یہ امر کہ کسقدر جنرل گارڈن کو فوج امدادی کا انتظار تہا - لارڈ ولسلی کو ایک روز قبل اسکے
یعنی ۳۱ دسمبر کو ایک تحریر کے ذریعہ سے معلوم ہو چکا تہا - ایک نہایت ہی ضروری خبر شہر محصور یعنی خارطوم سے آئے تہے
جو شخص اوس تحریر کو لایا تہا - وہ ٹکڑے کاغذ کے اسطرح چہپائے ہوئے تہا یعنے اوسے لپیٹ کر مثل سگی کے اپنے
کمر بند کی سیون مین رکہے تہا اور وہ کاغذ اس ٹکٹ سے بڑا نہ تہا جو خط پر چسپان ہوتا ہے کہولنے پر اوسمین یہ عبارت
پائی گئی کہ خارطوم مین سب خیریت ہے - سی جی گارڈن - ۱۴ دسمبر اخبار کے کارسپانڈنٹ اور ماتحت افسرون کے
پوچہنے پر اوس قاصد نے یہ جواب دیا کہ مین خارطوم سے اوسی رات کو جسکا ذکر اوس کاغذ مین ہے
روانہ ہوا تہا اور باغیون کی صفون سے گذرنے مین مجہے کچہ دقت نہ پڑے اور یہ بہی بیان کیا کہ خود
مہدی بہی شہر سے بہت قریب پڑا ہے - اور باغیانہ مختلف تخمینون کے اوسکے ہمراہ بیس سے
اسّی ہزار تک آدمی ہین خفیف خفیف لڑائیان اکثر ہوا کرتی ہین ایک توپ بہی نبی کاذب کی بیکار کردی
گئی ہے اور اسطرف جنرل گارڈن نے اپنی توپین دو منزلی چہتون پر چڑہا دی ہین - اور اسی مقام
سے روزانہ صبحکو بعد طلوع آفتاب دوربین سے گردو پیش کا میدان جو دشمنون سے گہرا تہا معائنہ
کر رہے ہین اور یہ دیکہتے ہین کہ دشمن اپنے مقام سے حرکت تو نہین کرتے - بعد اسکے جنرل نیچے اوترتے
ہین اور شام تک سویا کرتے ہین - اور سواد ہونے کے بعد تمام رات ہر چہار طرف پہرتے ہین اور ایک
چوکی سے دوسری چوکی پر جاتے ہین اور اپنی فوج کا دل بڑہاتے ہین اور اسباب کی نگرانی کرتے ہین کہ حملون کے روکنے کو ہر شخص
مستعد اور تیار ہے قاصد مذکور بیان کرتا ہے کہ جنرل گارڈن بہت تندرست تہے اور اونکی سپاہ بہی جب سے یہ معلوم ہوا
ہے کہ لارڈ ولسلی انگریزی فوج کے ساتہہ آ رہے ہین بہت قوی دل ہو رہے ہین - اور اونکا دل بڑہا ہوا ہے یہ مجمل اور مختصر خبر گ

خارطوم مین سب خیریت
ہے - ۱۴ دسمبر
سی جی گارڈن

با هریه دوٹ

دشمنوں کی رسد کا میدان میں گرفتار کرنا

ایک جنگ گریز صحرا میں -

خارطوم مین سب خیریت ہے معہ دیگر حالات کے جو قاصد کی زبانی معلوم ہوے تھے اخبار کے کارسپانڈنٹون نے بذریعہ تار برقی کے لندن روانہ کیا۔ اس قاصد نے بموجب ہدایات کے ایک خبر نہایت ہی ضروری کہ پوشیدہ رکھی تھی اور وہ خاص کر لارڈ ولیسلی سے بیان کرنے کی تھی۔ جنرل گارڈن نے قاصد سے کہدیا تھا کہ وہ کمانڈر انچیف سے کہدیگا کہ مین ہر چہار طرف سے گھرا ہوا ہون لیکن مقام عمدرمان اور قلعہ جو دریا کے کنارہ پر ہے وہ ابتک میرے قبضہ مین ہے لیکن مہدی کے آدمیون نے ایک گولے کے فاصلہ پر عمدرمان سے مٹی کا ایک دمدمہ بنایا ہے۔ قاصد کہتا ہے کہ جنرل گارڈن کے یہ الفاظ ہین جسکا مین اعادہ کرتا ہون کہ دشمن ہمپر غالب نہین آسکتے بجز اسکے کہ ہمین فاقون سے مارین اور آپ فوجون کو متفرق نکرین اسلئے کہ دشمن بے شمار ہین بہت زیادہ فوج لائیے گر آپ سے ہوسکے۔ ہماری سپاہی خارطوم مین رسد کی کمی سے تکلیف اوٹھا رہے ہین اور جو کچھ رسد ہمارے پاس ابتک موجود ہے وہ نہایت ہی قلیل ہے یعنی کچھ غلہ ہے اور کسی قدر بسکٹ ہین ہملوگ چاہتے ہین کہ جسقدر جلد ممکن ہو آپ آئین آپکو چاہئے کہ مطمہ یا بربر کی راہ سے آئی۔ اور اسطرح دو راہین قایم کیجئے۔ اور بربر کو اپنے پیچھے نہ چھوڑئے۔ دشمنون کو اپنے سامنے رکھئے اور جب بربر کو لے لیجئے تو وہان سے مجھے مطلع کیجئے اور یہ سب کام قبل اسکے کہ آپ کے آنیکی خبر ہر چہار طرف منتشر ہو تمام کیجئے خارطوم مین نہ تو نمک ہے نہ خرما صرف کسیقدر گوشت ملتا ہے اور تمام کھانیکی چیزین گران ہین خارطوم کی حالت جو نازک ہو رہی تھی ایک اور تحریر سے بھی گارڈن کی معلوم ہوئی اوسی تاریخ کو گارڈن نے ایک خط اپنے کسی دوست کو مقام قاہرہ مین تحریر کیا تھا جسمین یہ لکھا تھا کہ خارطوم مین سب خیریت ہے۔ سب سامان مہیا ہے اور مین امید کرتا ہون کہ دس روز کے عرصہ مین کوئی آفت عظیم آنے والی ہے۔ لیکن یہ حالت نہ ہونے پائی اگر ہماری طرف کے لوگ ہمین دشمنون کے ارادون سے مطلع رکھتے اب مین آپ لوگون کو وداع کرتا ہون دستخط سی جی گارڈن۔ یہ تحریر گارڈن کی ماہ فروری مین پہونچی اور اوسکے مضمون سے لارڈ ولیسلی اوسوقت مطلع نہین ہوسے جس زمانہ مین کہ وہ خفیہ خبر جسکا اوپر ذکر ہوا ہے اونکے پاس پہونچی تھی۔ قاصد نے جو اقعات زبانی جنرل گارڈن کے بیان کئے تھے اوس سے البتہ خارطوم کی سخت مصیبت ناک حالت معلوم ہوتی تھی مگر اوس مراسلہ مین صرف اسیقدر تحریر تھا کہ خارطوم مین سب خیریت ہے چنانچہ زبانی خبر کی اعتبار سے۔ یہ امر اشد ضروری معلوم ہوا کہ فوراً ایک سخت جنگ کیجاسے ورنہ پایہ تخت سوڈان کے محافظین یا تو مہدی کے ہاتھ مین گرفتار ہونگے یا غلام بنائے جاوینگے۔ باعتبار حالات موجودہ کے صرف یہی ایک امر امکان مین تھا کہ بیوڈا کے ریگستان کو عبور کر کے حملہ کیا جاسے۔

باب شانزدہم

مشتمل بہ واقعات ذیل

فوجون کی روانگی کا کورتی سے دریاے نیل کی طرف بماتحتی جنرل اسٹوارٹ کے قرار پانا۔ بحری فوج کا ریگستان مین روانہ ہونا۔ مقدمۃ الجیش حصہ فوج کا منزل مقصود کی طرف روانہ ہونا۔ شتربانون کا چوری سے پانی فوج کا پی جانا۔ ابوحلفا کے کنوؤن پر پہونچنا۔ اوس مقام کا دریافت کرنا جسکے نیچے پانی تھا۔ گاکدل کے چشمے۔ دو روز تک سیراب ہونیکے لئے قیام کرنا۔ کرنیل فریڈبرن بے کا فوج مین آکر شامل ہونا۔ ابوکلیہ کی طرف نہایت کوشش کے ساتھ کوچ۔ پہلے پہل باغیون کی فوج کا نظر آنا۔ فوجون کا ایک خیمہ

بنانا۔ عربون کا آگے بڑہنا۔ لشکرگاہ کے گرد ہلکی لڑائیون کا ہونا۔ جنرل اسٹوارٹ کے حکم سے فوج کا
آگے بڑہنا۔ دشمنون کی سخت آتش باری۔ عربون کا یکایک حملہ۔ فوج کا مربع بناکر سامنا کرنا۔ برٹش سپاہیون
کی خطرناک حالت۔ کرنیل برن بے کا کمبخت حکم۔ بھاری ہتھیار بند برٹش سپاہیونکا اپنی جگہہ کو چھوڑ دینا۔
اور عربون کا مربع توڑکر اندر فوج کے گھس آنا۔ بہادرانہ جنگ کرنیل برن بے کی ایک باغی شیخ کے ساتھہ
کرنیل کا نیزے سے کندہے اور حلق مین زخمی ہونا۔ برن بے کے بچانیکے لئے بے سود کوششون کا ہونا۔
مربع کے اندر سخت جنگ کا ہونا۔ کارڈنر توپون کی ہنگامہ آرائی۔ امیر سطمہ کا گولی سے مارا جانا۔ جنرل اسٹوارٹ
کے گھوڑے کو گولی لگنا۔ کارد کے سپاہیون کا باغیون کو مربع سے باہر نکالدینا۔ آخری حملہ کرنا اور باغیون
کو شکست فاحش ہونا

اس زمانہ مین لارڈ ولیسلی نے ایک حصہ اپنی فوج کا اسلیئے علیحدہ کر رکہا تہا کہ خارطوم کی طرف جنگ مین جسوقت اونکی احتیاج
ہو تو بلا توقف وہ لوگ جنگ کے لیئے تیار رہین۔ گارڈن کی مرسلہ خبر ۳۱۔ دسمبر کو پہونچی تہی اور چار روز قبل اسکے جنرل ارل
معہ دو ہزار چار سو سپاہیون کے دریاے نیل کیجانب اس غرض سے جا چکی تہے کہ وہان پہونچکر کرنیل اسٹوارٹ کے خون کا بدلا
لین اور بعد اسکے ابوحمید اور بربر پر بڑہین۔ یہ حصہ فوج کا اتنی دور جا چکا تہا کہ اگر لوٹنے کا حکم بہی ہوتا تاہم واپسی اسکی غیر ممکن تہی۔
اسی درمیان مین سر ہربرٹ اسٹوارٹ ۲ جنوری کو گالدل سے کورتی واپس آئی اور بیان کیا کہ کنوون پر بلا مزاحمت قبضہ
کرلیا گیا۔ اس عمدہ کارروائی کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جسکی وجہ سے اسقدر پانی کا بند و بست امدادی فوج کے لیئے ہوگیا۔ اور
اس سے گویا یہ بات معلوم ہوتی تہی کہ اب کوئی سخت دقت دوسری اور زیادہ وسیع سفر ریگستان مین نہ واقع ہوگی۔ مطمہ مین
اسیقدر جنگ کی بلا شبہ امید کیجاتی تہی لیکن بوجہ اسکے کہ باغیون کا تخمینہ جو قاصد یا قید یون کے ذریعہ سے دریافت ہوا وہان پر تین
ہزار سے زیادہ نہ تہا اسلیئے اسبات کی امید تہی کہ ایک حصہ فوجکا مناسب اور اوسط قوت کے سات جنرل گارڈن تک پہونچ جانے
مین کامیاب ہوجائیگا اور بذریعہ دو خانی جہاز کے جو مقام شندی مین ٹھہرے ہین کہ برٹش فوج کو لیجائین جا سکے گا۔ علاوہ اسکے چونکہ یہہ
کیف کوشش بلیغ اس مہم مین ضروری تہی لہذا لارڈ ولیسلی نے یہ عزم بالجزم کرلیا تہا کہ اس مہم کا سرانجام سر ہربرٹ اسوارٹ کے سپرد
کردین اور جسقدر فوجین [illegible] اونکے لئے بہم پہونچائین۔ ۶۔ جنوری کو سر ہربرٹ کورتی مین واپس آئے اور دوسرے روز عقب
مین کرنیل کلارک کے ہمراہی ایک مختصر شتری فوج اور کثیر سامان رسد کے گالڈل کو روانہ ہوئی۔ اوسی شام کو لارڈ چارلس برس
فورڈ کی بحری فوج جو اس جنگ کے لئے منتخب ہوئی تہی معہ مقدمۃ الجیش حصہ فوج کے اونٹون پر سوار ہوکر کمانڈر انچیف کے روبرو
صف بستہ ہوئی۔ جہازی سپاہی اپنے کو ریگستانی کشتیون پر یعنی اونٹون پر سوار دیکہہ کر نہایت خوش تہے اور اونکی خوشی
عام لوگون کی خوشیون کا باعث تہی۔ جملہ کارروائی جہازی اصطلاح مین کرتے تہے۔ اور اونٹون کو بہی اونہین جہازی اصطلاح
مین پہیرتے تہے یعنی جہاز کو داہنے یا سامنے کیطرف پہیرو۔ اور یہ جانور بہی اپنے نئے سوارون کی تیزی اور جرات سے گہبرائے
ہوے تہے اس لئے کہ وہ اپنے ملک کے باشندون کی ملائمیت کے عادی تہے جو اسکے خلاف تہی۔ (گہوما دو چہوٹی دم
کو اور اے فلان اپنے پتوار کی خبرداری کرو ورنہ ہم تختہ پر گر پڑینگے) یہ چند مضحک جملے اوسوقت سنائی دیتے جب کہ
یہ بحری فوج تیار ہوکر کمانڈر انچیف کے روبرو سے گذر رہی تہی۔ لارڈ ولیسلی نے اون لوگون کو جنسے اثنا تیزی کے ظاہر تہے
پسند کیا اور مطلع کردیا کہ تملوگون کو کلہ صبح بہ ماتحتی جنرل اسٹوارٹ صحرا کی طرف سے روانہ ہونا ہوگا۔ یہ حصہ فوجکا جو سر ہربرٹ

کے ماتحتی مین تفویض کیا گیا تھا اسمین ایک ہزار پانچسو غیر کمیشن یافتہ افسر اور سپاہی اور سو افسر اور تین سو سوڈانی اور دو
ہزار دو سو اٹھائیس اونٹ اور تین بیچدار اور ایک گاردنر توپ شامل تھی — ۸ جنوری کے سہ پہر کو ۳ بجے حصہ فوج کا
گرد اور غبار مین اٹا ہوا اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہوا — ہر ایک سپاہی اپنی تین روز کی خوراک اور پانی اور سات
روز کا چارہ اپنے اونٹ کے لیے اوسپر رکھتا تھا — پانی یا تو مشک مین یا کمبیس کی کپی مین رکھا گیا تھا — اور ایک مقدار
اسمین تک دیا گیا تھا — تاہم اسقدر تھا کہ اگر احتیاط اور اندازہ سے خرچ کیا جاتا تو معمولی طور سے پیتے اور کبھی کبھی ایک پیالی
چاے بنا لینے بعد بھی چار پانچ روز تک چلتا — لیکن بد قسمتی سے یہ مشکین گل گئین — پانی گئین اس لیے کہ تمازت آفتاب سے پانی
بھوری ہو گئین اور پانی اونکا اونٹ کے پینگ اور ان کے جھکولون سے چمڑے مین اس صدمے سے اوس سرے تک
لگ کر اور بڑے بڑے قطرے اوسکے دونو پہلو سے ٹپکنے لگا — جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ نصف سے زیادہ مشکین ہمبوک کے
کنوون تک پہونچتے پہونچتے خالی ہو گئین برخلاف اسکے چند دہات یار بڑے کے عوض جو فوج کے ہمراہ تھے انمین سے ایک قطرہ
بھی پانی کا نہ ٹپکا اور باعتبار اوس بندوبست کے جو اونکے انسداد کا کیا گیا تھا ان ساربانون کو بہت کم موقع پانی چورانے
کا ملا اور وہ لوگ پانی نکال لینے سے باز رہے — یہ ساربان سپاہیون سے زیادہ تشنہ معلوم ہوتے تھے — اور بار بار
اور زیادہ پانی پیتے تھے اور جب اپنے حصہ کا پانی پی چکتے تو موقع پاکر سپاہیون کی مشک سے پانی چرا لیتے اور پی جاتے
۱۰ جنوری تک یہ فوج اسیطرح چلی گئی اور کوئی امر پیش نہین آیا — ہمبوک کے کنوون پر پہونچ کر معلوم ہوا کہ یہان پانی کی قلت

سرکاری فوج کا غاکدل کے کنوون پر پہونچنا

ہے بلکہ بالکل نہین ہے - لہذا جنرل اسٹوارٹ نے حکم دیا کہ فوج ہو بہ کو جو آٹھہ یا دس میل کے فاصلہ پر ہے روانہ ہو - وہ پہنچے
دنکو یہان پہونچکر معلوم ہوا کہ انجنیر اور پیدل سپاہیون نے جو سوار کردے گئے تھے اور جو سفر اول مین اس مقام پر متعین ہوئے تھے
متعدد کنوئین نوفٹ تک گہرے ناہموار اور کنکری زمین پر ایک چشمہ آب کے قریب کھودے ہین چنانچہ بعض گڈہون مین چھہ
انچ عمیق سرد اور شفاف رنگ کا پانی مگر ذائقہ مین کسیقدر شور نکلا تہا - لیکن دو گھنٹہ قبل اسکے ان گڈہون مین سے کرنیل کلارک
کی فوج کے آدمیون نے اور خاصکر مصری تشنہ ساربانون نے جو فوج کے ساتھہ پانی پی لیا تہا چنانچہ جنرل اسٹوارٹ کی فوج نے
فی نفر ایک پاؤ پانی پر تمام روز اکتفا کیا تب - اسکے بعد آگے کو روانہ ہوئی اور تہوڑی دیر بعد غروب آفتاب کے ایک صحراے پر گیاہ
مین جو جبل غلیف کے جنوب مین واقع ہے پہونچے اور تین بجے رات تک یہان مقیم رہے بعدہ پھر کوچ کیا اور تمازت اور سختی راہ اور
شدت تشنگی نے انسان اور اونٹون کو اسقدر پریشان کردیا کہ بیس اونٹ مرکر راہ مین گر گئے - الغرض فوج بہادرانہ قطع مسافت
مین سرگرم رہی یہان تک کہ چاہ ابو حلفا پر تین بجے سہ پہر کے وقت پہونچی - نظیر اول مین لوگون کو بہت ہی اضطراب پیدا ہوا اس لئے
کہ ایک مختصر حقیر پانی کا سبز پتون سے چھپا ہوا دکھائی دیتا تہا لیکن ایک اہ نمانے جو رسالہ ہزارس کے ساتھہ تہا بہ آواز بلند کہا کہ یہان
پانی کافی طور سے ہر شخص کے لئے موجود ہے - اور اس نے ایک اور گڈہے کا نشان دیا جو اسوقت تک دیکھائی نہین دیا تہا -
لیکن یہ گڈہا بھی صرف چار قدم عمیق تہا اور بیس گلن سرد اور شفاف پانی سے زیادہ اسمین نہ تہا - چنانچہ پانی کی مقدار بہت ہی قلیل تہی
اور ضرورت بہت زیادہ تہی - راہ نما نکالدیا گیا لیکن شرمندہ ہوکر اوس نے خود اپنے ہاتھہ سے بالو اور کنکر کی زمین مین چند فٹ
دوسری طرف ایک گڈہا کھودا اور فوراً ایک سوت گدلے پانی کی نکلی جسے دیکھکر ہر شخص کا چہرہ چمکنے لگا - بظاہر تمام زمین
کے نیچے پانی پوشیدہ تہا غرضکہ پکھال اور پانی کی بوتلین اور دیگر فوجی ظروف آب فوراً مصرف مین لائے گئے اور ہر شخص باری
باری اوسمین ڈبا کر کسیقدر مایل بہ سبزی پانی پیتا تہا ذائقہ کی نسبت پیاسونکی ایک جماعت نے یہ بیان کیا کہ بمقابل اوس گدلے
مین کے جو بظاہر دیکھا ... زہ اور ناگوار نہ تہا - حاصل کلام ہر شخص کے سامنے وہ پانی تہا اور جب تک تشنگی نہ ... جبی ہلکو
نے ناکامیاب ہوجائیگا اور بذریعہ ... گھوڑے کو دو بالٹی دی گئی اور اونٹون نے ہمسے زیادہ خواہش اور شوق کے ساتھہ پیا -
ایف کوشش بلیغ اس مہم میں ... بچا رکہا گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب چند انچ اور عمق زیادہ ہوا تو تیز سوتے ان گڈہون سے
الگ ہین اور جسقدر فوجین ... کہ پانی نکال چکتے وہ بھرجاتا تہا - چنانچہ متواتر پانی لینے اور فوجی ظروف کے ڈبونے سے مٹی کو
علاوہ کرنیل کلارک کے ہمراہی ایک ... پانی ... رنگ جو سبزی مایل تہا گدلا ہوگیا اور بعد اسکے بالکل سیاہ ویسا ہی ہوگیا جیسا شدت
بارش کے بعد سیاہ پانی الندن کی مہریون سے نکلتا ہے - الحاصل لوگ اوس پانیکو گدلا تہا مگر پانی سمجھہ کر پیا کئے - اور
عربون کے حقین وعادتے رہے کہ ان لوگون نے مردہ جانورون کی لاشین اوسمین ڈالکر پانی کو زہر آلودہ بن کردیا تہا - اوس دن
سہ پہر کو اور تمام رات لشکر نے خوب پانی پیا اور آتشدانون کے گرد قہوے اور چاے کا ایک معقول دور چلا - ۱۲ - جنوری
کی صبحکو فوج وہان سے روانہ ہوکر گیارہ بجے ایک پہاڑی کی نشیب مین پہونچی اس پہاڑی کی چوٹی آتش فشان چوٹیون
کی طرح تہی اور اسی مقام پر کاکدل کے چشمے تہے علاوہ انکی پہاڑیون کو اتر کر چند کنوین اور دو یا تین میل کے فاصلہ پر واقع
تہے لیکن یہ تین قدرتی چشمے خود کاکدل مین ایسے تہے جسمین قیاساً پانچ لاکہہ گلن پانی موجود تہا یہ مقدار فوج کے لئے بہت تہی
اور او سکے صرف کرنے سے کم ہونے والے نہ تہے - گارڈ اور انجنیران شاہی نے جو پہلی مرتبہ اگر سر ہربرٹ اسٹوارٹ
پسند نیا اور ... کرنے ... وقلعے ناتراشیدہ پتھرون کے بنا رکہے تہے - بلکہ بہت سی چوٹیان پتھر کے ٹکڑے جمع کرکے

سرکاری فوج کا حلفیہ کے کنوؤن پر پہونچنا
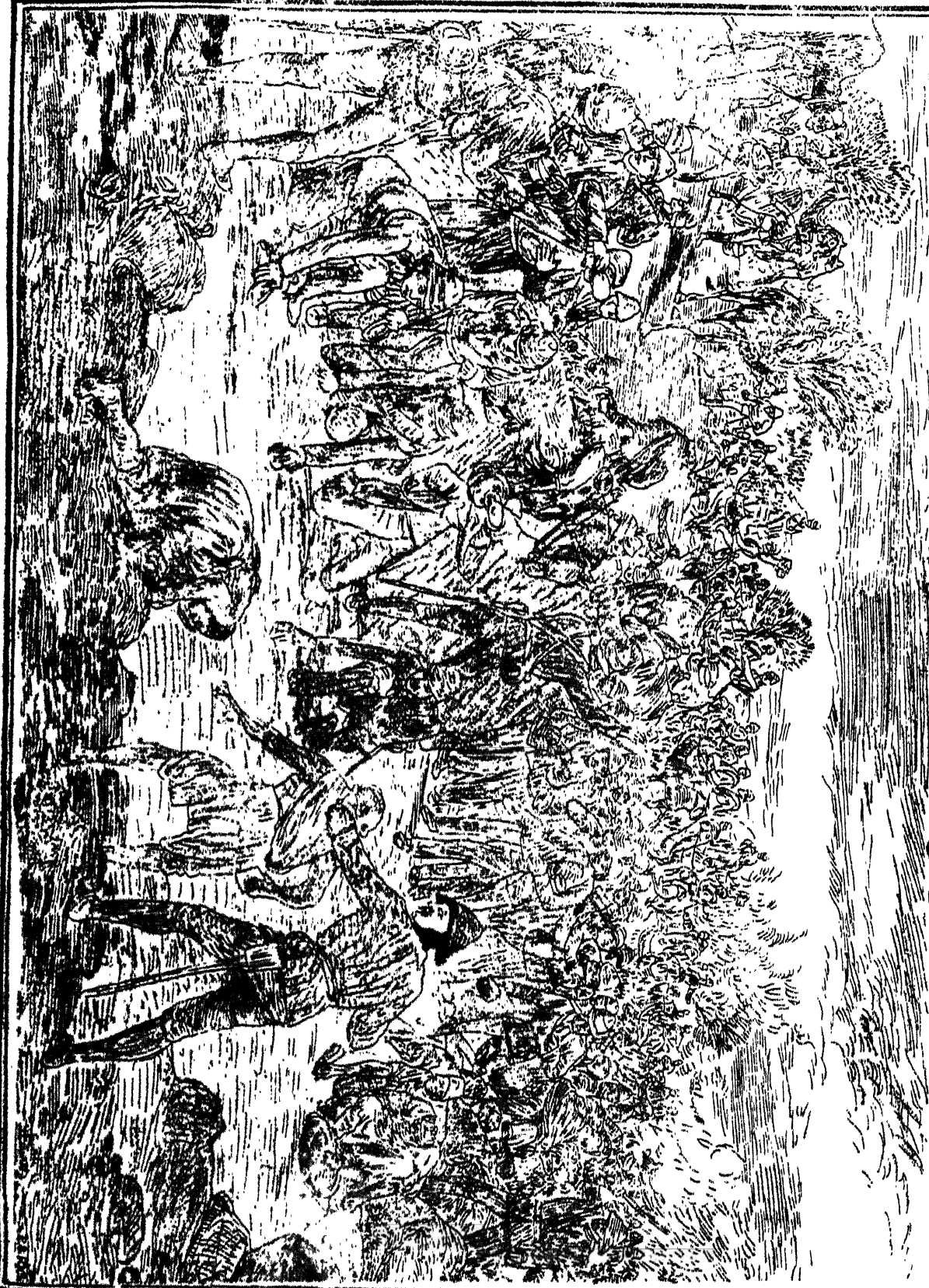
تھے اور زمین پر اونکا ڈھیر کردیا تھا اسوجہ سے ایک آسان راہ پہاڑی تک جانیکی اور چشمون پر قیام کرنیکی بن گئی تھی - اور ایک
لمبا گول گڈھا تالاب کی مٹی اور پتھر سے اوس پہاڑ کی گھاٹی کے سامنے ایسا بنایا گیا تھا کہ اگر پیچھے کے تالاب سے پانی اوسمین
بھر لیا جاوے تو سو اونٹ آگے جاکر ایکہی ساتھہ پانی پی سکتے تھے اسکے علاوہ آدمیون کے پانی پینے کا بھی انتظام مناسب
کیا گیا تھا - اونکے پینے کا پانی اوپر کے تالاب یا چشمون سے بذریعہ نل کے کھینچا جاتا تھا اور بسکٹ رکھنے کے ٹین کے صندوقون
مین جمع ہوتا تھا اور جسقدر درکار ہوتا تھا وہین سے لیا جاتا تھا جس اخبار نویس کا حال ہمنے ابھی اوپر تحریر کیا ہے وہ لکھتا
ہے کہ گاکدل مین پہونچنے کے بعد دو روز تک برابر بجز پانی پینے اور نہانے کے دوسرا کام نہین ہوا ہملوگون نے اوس شیرین
اور سرد اور شفاف پانیکو بافراط پیا اور ہماری آنکھین اور ہمارے حلق اور ہمارا کلیجہ خوب تر ہوا اور عجب کیفیت مسرت
اور خوشی کے ساتھہ اوسمین نہاتے تھے اور کھیلتے تھے اور چھینٹے اوڑاتے تھے - غرض وہ دن عجب خوشی کے تھے - قبل
اسکے جو سپاہی اپنے لبونکو تر رکھنے کے لئے سانس روکتے تھے وہ لوگ اسوقت مین ترانہ ہاے مسرت گاتے تھے اور یہ
معلوم ہوتا تھا کہ ہر شخص مین جرات اور جان تازہ آگئی ہے - ۱۳ - جنوری کو کرنیل فرڈیرن بے خیوالی ایک مشہور اور معروف
شخص کورتی سے مع سامان رسد گاکدل مین پہونچے قبل اسکے کرنیل نے ویلس کشتیون کو آبشارون سے پار کرنے مین
سخت مشقت اور نہایت ہی عمدہ کام کیا تھا اور باوجودیکہ حالت صحت انکی عمدہ نہ تھی بلکہ دردسینہ کی وجہ سے نہایت ہی اذیت
مین مبتلا تھے لیکن بکمال استقلال اس مہم مین شریک ہونیکے لئے پہونچے - الغرض دوسرے روز صبحکو دریاے نیل کی طرف کوچ
شروع ہوا اور ڈیڑہ سو سپاہی بہ ماتحتی کرنیل ونڈلیہ اس غرض سے چھوڑ دئے گئے کہ وہ لوگ اس مقام پر قبضہ کئے رہین - اور
گارد کے سپاہی جو قبل اسکے ان چشمون کی حفاظت کر رہے تھے فوج مین لے لئے گئے - اب کل لڑنے والونکی تعداد اوس
فوج مین ایک ہزار چھہ سو سپاہی رفل بندوق اور سنگینون کے ساتھہ تھی - گاکدل سے نکل کر راستہ ایک ایسے ویرا
اور ادسر میدان کی طرف سے گیا تھا جو پہلی راہ سے بھی ویران تر تھا - ۱۴ - جنوری کو ۳ بجے کے وقت کچھہ روز تک سایہ بلا
لیکن دوسرے روز صبح کو پانچ بجے پھر کوچ شروع ہوا اس سفر مین لدے ہوے اونٹون پر بہت ہی سختی گذری اس لئے کہ چند
روزون سے وہ سب صرف نصف خوراک اپنی پاتے تھے اور ہماری فوج ایسے وقت مین منتشر ہونے لگی جبکہ اوسکا اجتماع
اور استقلال ضروری تھا بہت سے جانور ماندگی کے سبب سے راہ مین گر پڑے اور گولی ماردی گئی تاکہ تکلیف سے بچ جاین
یا عربون کے ہاتھہ مین نہ پڑین اور ریئر گارد یعنی وہ حصہ فوج کا جو عقب مین آتا تھا اوسپر تو اور زیادہ سختی اور مصیبت تھی کہ وہ لوگ
افتادہ جانورون پر سے اسباب اتارتے تھے اور پھر دوسرے اونٹون پر لادتے تھے سو خالی اونٹ کا گلہ سواری کے لئے
بوقت ضرورت ساتھہ تھا - غرضکہ باوجود ان سب خرابیون کے بھی فوج قطع مسافت مین سرگرم رہی اور پیدل سپاہی جو سوار
کردے گئے تھے مقدمۃ الجیش تھے اور رسالہ ہزارس دونون بازونکی حفاظت کرتا جاتا تھا - ۱۵ - جنوری کو فوجین ہماری جبل
لونس اور جبل طارن سے کہ یہ دو بہت مشہور مقام ہین ہوکر گذرے اور دوسرے صبحکو ایک چھوٹی پہاڑی پر جسکی بلندی ہین
سے ایکسو فٹ ہوگی چڑھنا شروع کیا ان پہاڑیون کے اوپر ابوکلیہ کے کنوین جنوب اور مشرق کی طرف چند میل کے فاصلہ پر ایک
گوشہ مین واقع تھے اور اوس جگہہ کی زمین دریاے نیل کی طرف سراشیب ہوتی گئی ہے - چنانچہ فوج ہماری اوس پہاڑی پر مغرب
کی طرف جاکر ٹھہری اور ہزارس کا رسالہ چار میل کے فاصلہ پر دشمنون کی دیکھہ بھال کو آگے بڑہ گیا تھا - اور دوسرے چار میل کے
فاصلہ پر داہنی طرف ایک اور سلسلہ ویران اور سیاہ پہاڑیون کا پھیلا ہوا تھا یہان سے منتشر جماعت دشمنون کے سوار اور
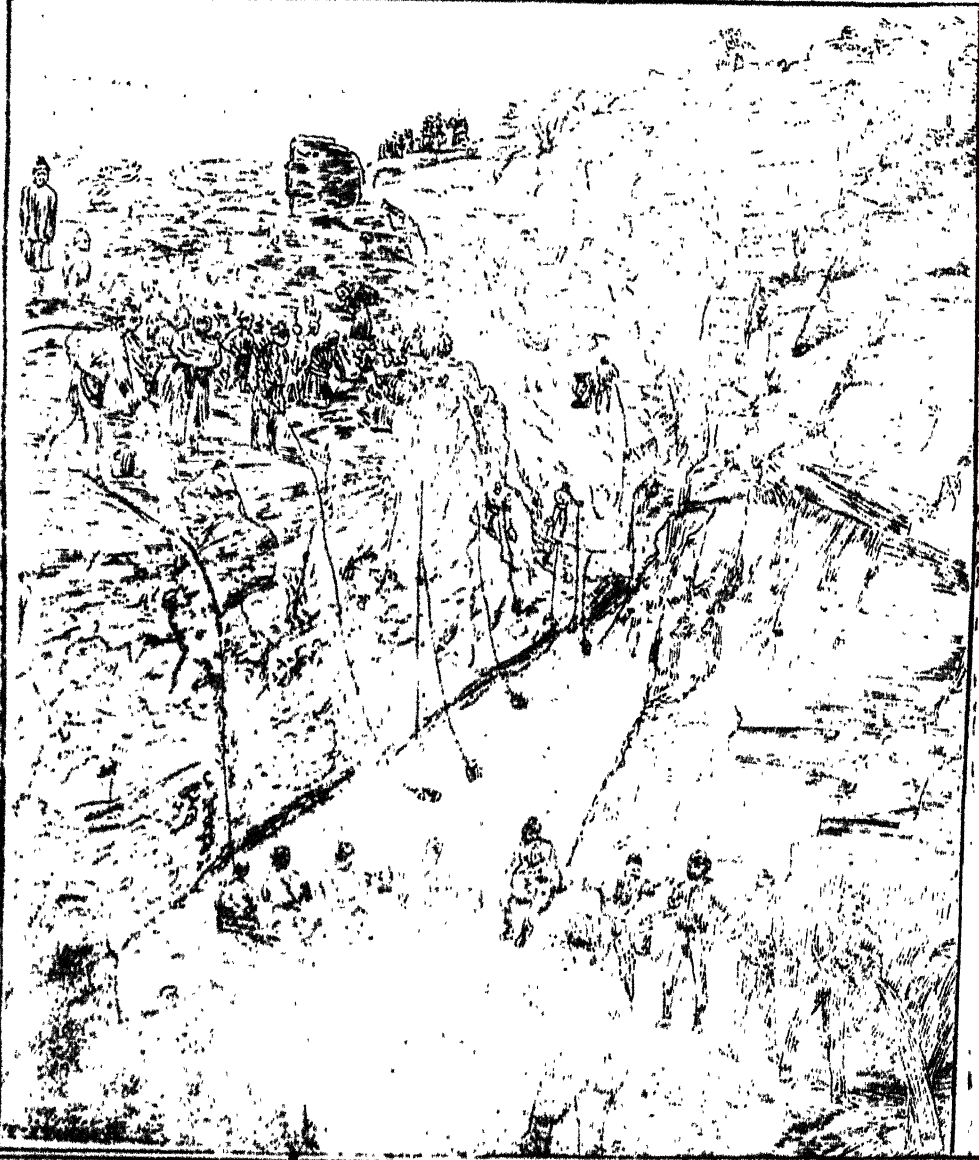
غاکدل کے کنوین ۔ آپر کے کنوون سے نیچے پانی لانا

اور پیادہ لوگون کی نظر آتی تہی ۔ ہمارے سوارون کا رسالہ جنوب اور مشرق کی حد نپلا جہان کی زمین اوٗ کنوون کی طرف بلند تہی
دشمنونکا لشکر دو میل کے فاصلہ پر الو کلیہ کے پچہم طرف پڑا ہوا تہا اور کسیقدر فوج اونکی ایک وادے مین میموساکی خاردار جہاڑیون
کے پیچہے چہپی ہوئی تہی اور کچہہ فوج ایک خشک نالہ مین پوشیدہ تہی ۔ اور انکی پشت پر دو جُہنڈا سوارون کے تہے ۔ مہدی
کے پچاس یا ساٹہہ پہریرے سفید اور سرخ اور زرد اور سبز رنگ کے جنپر آیات قرانی بہدے طور سے لکہے ہوے تہے
آٹہہ یا دس فٹ اونچے بانسونپر اُڑتے ہوے دیکہائی دیتے تہے اور اس سے ظاہر ہوتا تہا کہ لشکر نے عمدہ طور سے حصار بندی کرلی
ہے باغی ہمارے رسالہ کو دیکہہ کر داہنے اور بائین طرف پلٹ گئے ۔ اور ایک ملکی لڑائی فاصلہ سے شروع کردی مگر نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ
باغی ایک پہاڑی کے پیچہے بہاگ گئے اور دہان پناہ لیکر علی الاتصال گولیان چلایا کئے ۔ کرنیل بیرو نے جو سالہ ہزارس کے افسر تہے

ایک علٰحدہ پہاڑ کی چوٹی پر قبضہ کر لیا جہان سے کرنیل کے سپاہی دشمنون کو بخوبی روک سکتے تہے بعد اسکے قریب دو بجے
کے آخر کار ہراول کی فوج لڑتی ہوئی نمودار ہوئی اور کار دشتر سوارون کے فوج بائین طرف اور بہاری حصہ فوج کا قلب
اور سوار و بیکار رسالہ داہنی طرف لڑتا تہا غرضکہ ہماری فوج برابر آگے بڑہتی جاتی تہی یہان تک کہ ابو کلیہ صرف تین میل کے فاصلہ
پر رہ گیا اور چونکہ دشمنون نے نہ تو آگے بڑہنے کی اور نہ پیچہے ہٹنے کی کوئی علامت ظاہر کی اسلئے فوج کو اوسی جگہہ مقام کرنیکا حکم ہوا
بعد اسکے جنرل اسٹوارٹ نے بہت احتیاط کے ساتہہ دشمنون کے لشکرگاہ کی پیمایش کی اور یہ حکم دیا کہ لشکر تمام رات شب کو اوس
قلہ پہاڑ کی پشت پر شب باش ہو جسپر رسالہ ہزارس نے قبضہ کر لیا تہا۔ اور فوج کا رخ اور داہنا سمت اوس سنگی ناہموار ڈہال کی طرف
ہونا چاہئے اور بایان بازو اور ایک حصہ اوس فوج کا جو عقب مین ہے وادی کو جیک کیطرف کیا جاوے اور سامنے اسکے یہ بہی حکم دیا
گیا کہ ایک مورچہ یا ضریبہ بہی تیار کیا جاوے کہ شبخون کی حالت مین بکار آمد ہو اور ہماری حفاظت ہو سکے اور ایسا مستحکم مقام بن جائے
کہ جسوقت بڑا حصہ ہماری فوج کا دشمنون کے مقابلہ کو بڑہے تو اونٹ اور جملہ سامان بہ نگرانی ایک گارد سپاہیون کے اوس مقام میں
محفوظ رہ سکے بعد اسکے میموسا کی خاردار جہاڑیان کاٹ کر رہے سکے جال سمیت راستہ پر عقب مراد اور داہنے بائین اس مورچہ
کے بچہادی گئین اور سامنے کی طرف دو دو دیوار دو نو طرف ناہموار پتہر ونکو چن کر ۱۸ انچہ بلند بنادی گئی اور ان دو نو دیوارونکی درمیان
مین تیس ۳۰ گز کا ایک راستہ کہولدیا گیا اور مزید احتیاط کے لئے تین چہوٹے قلعے اور کمسریٹ کے صندوق اور تراشیدہ
جہاڑیون کے داہنے اور بائین اور پشت پر ضربیہ یعنے مورچے کے بنائے گئے اور دو آخر الذکر مقامات کہ حقیقتاً سب مستحکم
تہے پیدل سپاہیون کو جو سوار کر دئے گئے تہے بہ ماتحتی کپتان بینی اور کپتان پیگوٹ کے سپرد کر دے گئے۔ اور اوس چوٹی پر
جہان ہزارس کے سوارون نے قبضہ کر لیا تہا قریب سات سو گز کے بائین طرف سامنے کو ایک مورچہ ناہموار پتہرون سے
تیار کر لیا گیا اور اور ایک کمپنی ساسکس رجمنٹ کے وہان حفاظت کے لئے بہیجدی گئی چنانچہ یہ لوگ ایسے عمدہ موقع پر تہے
کہ جہان سے دشمنون کی پیش قدمی کو بہت جلد دیکہہ سکتے اور حملوگون کو عین وقت پر مطلع کر سکتے تہے۔ ایک اور مضبوط پکٹ یعنی
جماعت پہرے والون کی روانہ کی گئی کہ پشت فوج کے بائین طرف اوسیقدر فاصلہ سے بلندی پر مقیم ہون حسب معمول اونٹ
اور اسباب وسط مربع مین رکہے گئے اور اسطرح بندوبست ہو کر فوج رات بسر کرنے پر تیار ہوئی۔ ہر مربع کے رخ دو سو
گز طول مین تہے۔ اور اونٹون کو ٹہرا کر سر اور گہٹنے سے خوب مضبوط باندہ دیا تہا کہ جنگ یا دشمنی کی چمک مین گہبرا کر پریشان
نہون قبل سونیکے ہر شخص مسلح ہو کر کہڑا ہوا اور افسرون نے جانچ لیا کہ ہر شخص اپنے اپنے موقع مناسب پر مستعد اور موجود ہے
اثناء شب مین عربون نے انگریزی خیمہ گاہ پر بار بار گولیان چلائین اور چہ بجے صبحکو ایک سخت باڑہ داغی مگر بیدار توپون کے
چند ہی گولون نے اونہین خاموش کر دیا۔ قبل طلوع آفتاب کے سہ بارہ فوجین مسلح کی گئین اس لئے کہ ایک عام حملے کی
اوسوقت امید کیجاتی تہی کہ ہمارے قیام گاہ پر یہ عرب کرین گے۔ لیکن چاشت تک سب طرح کی خیریت رہی اسکے بعد
دشمنون نے ایک مورچہ کے عقب سے سخت آتش باری شروع کی یہ مورچہ داہنے بازو پر ہمارے ضربیہ یعنے مورچے کی
شب کو بنایا گیا تہا چنانچہ دشمنون کی اس آتش باری سے اکثر آدمی اور جانور ہماری طرف کے زخمی ہوے اور کرنیل برن بی
کے سبزی گہوڑی کو گولی لگی۔ چنانچہ کرنیل نے بسنجیدگی تمام مسکرا کر کہا کہ آج کا دن میرے لئے مبارک نہین معلوم ہوتا
اور اوس لنگڑے گہوڑے کو علیحدہ کر کے ایک دوسرا گہوڑا اپنی سواری کے لئے طلب کیا۔ آٹہہ بجے تک بدستور نہایت
تیزی کے ساتہہ گولی چلتی رہی بعد اسکے تین ہزار عرب بہ ترتیب تمام دو حصوں مین منقسم ہو کر ناہموار اور سنگی پہاڑیون کی پشت

سے داہنی طرف ہملوگون کے بڑہے - سرخ اور سفید پہریرے باغیون کے لشکر مین اوڑتے ہوے نظر آتے تہے اور متعدد باجون
کی آواز سنائی دیتی تہی اس درمیان مین یہ عرب کچہہ ششدر سے یہ دیکہہ کر ہوے کہ ہماری فوج جنگ مین سستی کر رہی ہے اور ہمارے
مورچہ سے ایک میل کے فاصلہ پر صف بستہ ہوکر ٹہر گئے اور ٹہر ٹہر کر چند گولیان چلاتے تہے اور آہستہ آہستہ داہنی جانب
بڑہتے آتے تہے مگر پیدل سپاہیون کی دو جماعت نے جو سوار کردے گئے تہے یہ راستہ اونکا روکا اسی اثنا مین باغیون کے
دوسرے حصہ فوج نے وادی پرگیاؤ کے اندر سے چہپ چہپ کر بائین رخ پر ہمارے جو سیدہا راستہ کنودن کا تہا بڑہے - چنانچہ
جنرل استوارٹ نے کپتان نارٹن کے تین پچپاڑ توپون کو حکم دیا کہ معہ گارڈنر اور بحری فوج کے بائین طرف کو روکین اس اثنا مین
عربون نے اپنی ریمنگٹن بندوقون سے باوجود فاصلہ کے عمدہ کام لیا اور اکثر آدمیون کو ہمارے مورچہ کے اندر گولیان لگین - ساڑہے
نو بجے یہ معلوم ہوا دشمنون کی فوج کا جاسوسی حصہ بائین بازو کی طرف یہ کوشش کر رہا ہے کہ آہستہ آہستہ اوس پہاڑی کے گرد کسی
طرح پہونچ جاے چنانچہ کرنیل بیرو کا رسالہ ہزارس اوس طرف متعین کیا گیا کہ دشمنون کے اس بافائدہ حرکت کو روکے ادہر سامنے کیطرف
بدستور دونو طرف سے گولیان چل رہی تہین اور مارٹینی بندوقون نے اسجگہہ پر نہایت ہی پر اثر کام دیا اور برٹش فوج اسطرح ماندہ بار
تے رہے کہ باغی مربع کے قریب ہوجانے سے باز رہے - قصہ مختصر اسی اثنا مین جنرل استوارٹ نے یہ کہا کہ اگر دشمن ہمپر حملہ آور ہونا
چاہتے ہین تو ہم ہی نکلکر جنگ کرینگے اور گہوڑے پر سوار ہوکر دس سے بیس منٹ کے عرصہ مین فوج گارد کے قلب مین اور بحری
حصہ فوج کے بائین طرف جاکر یہ حکم دیا کہ فوج آگے بڑہے - اور ساتہی اسکے عمدہ احتیاط کو راہ دیا یعنی جسوقت سپاہیونکو حکم دیا
جاے کہ وہ ایکجا ہوجائین تو اونکو لازم ہے کہ ہمیشہ بائین بازو پر مجتمع ہون - اس لئے کہ یہی راہ پیچہے ہٹنے کی بہی تہی اور یہی راہ تہی جہان
سے وہ حصہ فوجکا بلند زمین پر وادی کے کنارہ ہوکر کنودن تک قبضہ رکہتا - پیشقدمی کا حکم فوج کو تنگ مربع مین ترتیب دیکر اسطرح ہوا کہ
بائین سامنے کے رخ پر دو کمپنیان پیدل کے جو سوار کردے گئے تہے - اور داہنے جانب دو کمپنیان گارد کی رکہی گئین - اور بائین رخ پر
دو کمپنیان پیدل کے جو سوار کردے گئے تہے اور دو کمپنیان ساسکس رجمنٹ کی متعین کی گئین اور پشت کے رخ پر چار کمپنیان شتر سوار
فوج کی رکہی گئین اور توپخانہ جسمین تین پچپاڑ توپین تہین بیچ مین سامنے کے رخ پر متعین ہوا اور بحری اور گارڈنر کی فوج بیچ مین پشت
کے رخ پر رکہی گئی - کچہہ تہوڑے سے پیدل فوج کے سپاہی جو سوار کردے گئے تہے سامنے اور داہنے جانب اور ہزارس رسالہ
کے سوار بائین بازو پر خفیف جنگ کرتے تہے باستثناے اون افسرون کے جو سوار تہے اور رسالہ کے باقی کل فوج پیادہ تہی صرف
چند اونٹ جنپر معالجہ جنگ اور پانی اور اسپتال کی ڈولیان تہین وسط مربع مین رکہی گئی تہین بقیہ جانور معہ معالجہ جنگ اور اسباب
وغیرہ کے بحفاظت ڈیڑہ سو شاہی ساسکس رجمنٹ اور پیدل سپاہیون کے ضریبہ کے اندر چہوڑ دیے گئے حاصل کلام فوج اوسی
ترتیب سے جسکا ابہی ذکر ہوا ہے روانہ ہوئی - اور اسطرح چلی کہ دشمن کے بائین بازو سے گہوم کر گذر جاے اور اسطرح انہین حملہ پر
یا راستہ چہوڑ دینے پر مجبور کرے - چنانچہ عرب بہی سخت آتش باری کے ساتہہ ہماری اس پیش قدمی سے ملاقی ہوے اور گولیان
اونکے مینہ کی طرح ہماری فوج پر برستی تہین اور دائین بائین صفوف لشکر مین سپاہی گرتے جاتے تہے میجر گہف پیدل فوج کے جو سوار
کردے گئے تہے گولی کہاکر زمین پر گرے اور جان دی اور کپتان* لارد سیٹ ون سنٹ (نامی نیزہ باز) سخت زخمی ہوے اسی
طرح میجر ڈیکس اور ڈاکٹر میجل کو بہی زخم کاری لگا - سرجن میجر فرگیس معہ اپنے ہمراہی ڈاکٹرونکے زخمیونکی تیمارداری مین فوراً مصروف ہوے
اور مجروحین کو ڈولیون مین سوار کراکے فوج کے ساتہہ کردیا - پیدل سپاہی جو سوار کردے گئے تہے متسلسل لڑتے رہے یہانتک

* لارڈ سیٹ ون سنٹ جو قبل اسکے جنگ جنوبی افریقہ اور افغانستان مین شریک تہے اس زخم کی وجہ سے بعد چند روز کے ہلاک ہوے

کہ دشمن پسپا ہوے - اور بوجہ اسکے کہ بہت لمبی لمبی گہانس تہی رفتہ رفتہ اوسمین پنہان ہونے لگے یہانتک کہ جنرل ہیرون
سنگے کہ وہ لواللہ وادی کے پار برٹش کی صف مقدم کے زاویہ مستقیم پر چلتے تہے اور کوئی نظر نہ آتا تہا - مورچہ کو چہوڑتے ہوے ایک
گہنٹے کے قریب گذرا ہوگا اور اسی سخت گولیون کی بوچہار مین جو سپاہ سوڈانی پہاڑیون سے برسا رہے تہے دو میل تک ہملوگ
بڑہے چلے گئے اوسوقت حکم ہوا کہ فوج ٹہر جاے اور مربع کی ترتیب پہر درست کی جاے - جنرل اسٹوارٹ نے فوجون کے
لئے ایک موقع مناسب نشیب مین انتخاب کیا تہا جدہر باغی میدان سے نکل کر چڑہتے - اور مارے جاتے - گیارہ بجے
پیدل فوج جو سوار کردی گئی تہی حملے کیلئے آگے بڑہی اور پیدل توپون نے دشمنون کے مرکز پر تاک کر گولہ باری شروع کی
کہ دفعتہً مربع کی پشت پر بائین طرف وادی کے دو تنگ راستون سے دشمن علمون کو جلوہ دیتے ہوے بہت تیزی کے
ساتہہ حملہ آور ہوے غرضکہ یہ حملہ ایسا آسان اور سہل تہا کہ ہمارے حملہ آورون کو عربون سے پیشتر موقع مربع تک پہونچنے
کا نہ ملا اور وہ لوگ جب تک ہماری حصہ پر فوج کے پہونچ گئے اس فوج کی پشت کا نصف حصہ بائین رخ پر ہوگیا اور اس
طرح کل رخ پشت کی طرف ہوگیا - کرنیل برن بے اوسوقت دوسری جانب تہا اور یہ دیکہہ کر کہ ہمارے حملہ آور سپاہی خائف
رہتے ہین فوراً سوار ہو کر ننگی تلوار ہاتہہ مین لئے ہوے آگے بڑہا اور ہماری فوج کے حصہ کو حکم دیا کہ میرے عقب مین آ جائے چنانچہ
یہ حصہ فوج کا تو اپنے سوارون پر پورا بہروسہ رکہتا تہا نہایت شوق کے ساتہہ آگے بڑہا اور جب عربون سے دست و گریبان
ہو جانیکو جہپٹا اسیطرح عرب بہی تیزی کے ساتہہ اپنے نیزون کو تکان دیتے اور پیش قبضونکو گہماتے اور دو دہاری تلوارون کو چمکاتے
چلے آتے تہے مجموعی تعداد عربون کے آٹہہ ہزار تہے اور یہ آٹہہ ہزار دس قبیلون سے آتے تہے چنانچہ اوسط ہر قبیلہ سے آٹہہ سو آدمی
میدان جنگ مین موجود تہے - دشمنون کے داہنے پرے کو ابو صالح امیر مطلمیہ لڑ رہا تہا اور بائین صف کو محمد خضر امیر بربر لا رہا تہا
مگر یہ امیر زخمی ہو کر بہت جلد لوٹ گیا اور صالح اس متعصب گروہ کے آگے آگے برابر بے باکانہ طور سے لڑتا آتا تہا - اسوقت
کرنیل برن بے نے اپنی فوج کو پیچہے لوٹ نیکا حکم دیا لیکن یہ حکم توقف دیا اور بدنصیبی سے مربع کی ترتیب مین برہمی آگئی اور
دشمنون کی اس تعداد کثیر کے آگے وہ لوگ بالکل ہمت ہار گئے تہے غرضکہ [illegible] ہماری فوج اور سائنس رجمنٹ کے داہنے
بازو پر جا پڑے فوج آخر الذکر نے چاہا کہ اس ہلے کی وجہ سے مربع مین جو [illegible] دشمن بازو کی
طرف سے صفائی دیتے ہوے مربع کو توڑ کر اندر گہس آئے - اس اثنا مین غریب کرنیل برن بے نے کئی مرتبہ بال بال بچ
گیا اپنے حملہ آور سپاہیون کی مدد کو یہ صرف تلوار باندہ کر گیا تہا - اور وجہ اسکی یہ تہی کہ سابقاً [illegible] کی لڑائی مین بندوقچی قبیلہ کے
ساتہہ جب یہ گیا تہا تو اسکا نوکر کرنیل مذکور کے ساتہہ دو نالی بندوق لیکر گیا تہا اور اس [illegible] کچھ منتفع نہ ہوا تہا چنانچہ
انگلینڈ مین اسیطرح کی جنگ کا بہت کچہہ شور و غل ہو رہا تہا اسیوجہ سے کرنیل نے بجز تلوار کے اور کوئی چیز نہین لی تہی مسٹر [illegible]
روزانہ تار برقی مین لکہتے ہین کہ اگر وہ بندوق کرنیل برن بے کے پاس ابو کلیہ کی جنگ مطلوبہ مین آج کے دن ہوتی تو وہ ہتہیارون کے
حاملین آسانی سے مع اپنی جان کے بچا نا بلکہ عربون کو مار کر انگریزی جانین سلامت لیجاتا - جسوقت کرنیل بے خوف ایک عاریتی
گہوڑے پر سوار ہو کر (اسلئے کہ خود اسکا گہوڑا صبحکو گولی کہا چکا تہا) آگے بڑہا اور ایک شیخ کے مقابل مین جو گہوڑے پہ سوار
حملہ کر رہا تہا آگیا - قبل اسکے کہ وہ عرب کرنیل سے ہم پنجہ ہو کسی سپاہی نے ہماری فوج سے اوسے گولی ماری اور وہ زمین پہ
مونہ کے بہل گر پڑا نہ کہ کرنیل کی تلوار چہونے سے وہ گرا - دشمنون کی نیزہ بار سپاہی قریب ہے کرنیل برن بے کی پشت پہ
تہے چنانچہ اونمین سے ایک شخص کرنیل پر حملہ آور ہوا اور دراز پہل اپنے نیزہ کا برن بے کی گردن مین چہبو دیا - اپنے گہوڑے

کو روک کر اور پشت سے نوک نیزہ کو بہ آہستگی نکال کر کرنیل برن بے زمین پر جھک گیا اور اسطرح اوس مسلمان کے تیز اور تند
ضرب زخم سے اپنے کو بچانا چاہا لیکن وہ آلۂ حرب اتنا طویل (یعنی بقدر آٹھ فٹ کے) تہا کہ اوس عرب کے ارادۂ قتل کا جواب دینا کرنیل کے
اختیار سے باہر ہوگیا تہا ـ مین خیال کرتا ہون کہ کرنیل نے ایک یا دو مرتبہ اس آدمی کو اس غرض سے ٹکان دی کہ اور زیادہ جنگجو اور
شایق جنگ ہو جاوے یہ ہنگامہ صرف تین یا چار پل تک رہا اسلئے کہ وہ وحشی گروہ گندمی حبشیان کردفان اور دراز مو سیاہ رنگ عرب
جبل ہبودا کا نہایت ہی سرعت کے ساتہہ ہمارے مربع کے قریب ہوتا جاتا تہا ـ برن بے چارون طرف سے گہر کر اسطرح جنگ کر رہا تہا
جیسے ہتہیارون سے کہیلتا تہا ـ اور جسوقت زخم نیزہ سے پیل اوسکا کہینچ کر نکالا تہا ایک بشاشت بلکہ مسکراہٹ اوسکے بشرہ
سے نمودار تہی ـ غرضکہ جنگگاہ مین عجب جلوہ گری ہو رہی تہی اور یہ حیوان سیرت بجلی کی طرح گرتے تہے جیسے مین نے خود دیکہا تہا کہ یہ صحرائی
بہادر جنگ مین کیا کام کرتے تہے اور ایک دوسرے کی مدد کو کسطرح پہونچتا تہا ایک عرب جو ہمارے ایک سپاہی کا تعاقب کرتے
ہوے پانچ قدم کے فاصلہ پہ برن بے کے داہنے اور پشت کی طرف سے گذرا دفعتہً پلٹ کر کرنیل پر حملہ کیا اور اوسکے داہنے کندہے
پر نیزہ کی نوک چبہا دی گو یہ زخم کاری نہ تہا لیکن اسقدر کافی تہا کہ وہ صدمہ زمین پر چکرا گیا اور اس نادانستہ حملہ کا جواب نہ دیسکا نہ اپنی
کو بچا سکا قبل اسکے کہ وہ بیرحم وحشی نادانستہ وار کی تکرار کرسکے مربع کی صف جنگگاہ سے اسقدر قریب ہوگیا تہا کہ ایک سپاہی
ہماری فوج کا نکلا اور سنگین اپنی اوس حملہ آور عرب کے پار کردی جسوقت یہ انگریزی سپاہی اپنی سنگین زخم سے کہینچ رہا تہا عرب
تڑپ کر گہوم گیا اور چاہا کہ سپاہی کے قریب پہونچ جاوے لیکن یہ کوشش اوسکی باوجودیکہ نشۂ نفرت مین انگریزون کے ساتہہ ہو
رہا تہا بہت زیادہ تہی اور ہلاک ہوکر زمین پر گر پڑا ـ غرضکہ برن بے کا پلٹ کر پشت کی طرف اس ہنگامہ کو دیکہتا تہا کہ پہلے عرب کو قتل
ملا اور اوسنے پوری انی نیزہ کی اوس بہادر افسر کے گلے سے پار کردی اس زخم سے برن بے زین سے علٰحدہ ہوگیا لیکن باگ
چہوڑ کر زمین پر گرنے کے لئے ایک اور ضرب کی ضرورت تہی اسوقت یہ عرب اوسکے نزدیک تہا باوجودیکہ خون کی ندی اوسکے
حلق مجروح سے چل رہی تہی مگر تلوار پکڑ کر اپنے پانون سے کہڑا ہوا اور [illegible] بات یہ بہادرانہ حملہ آور ہوا ـ لیکن [illegible]
ایک بہادر اور دلیر اور [illegible] آدمی کی موت سے [illegible] ایک سپاہی [illegible] گارڈ کا جسپٹ کر [illegible] نے
کو آیا مگر وقت ہاتہہ سے جا چکا تہا ـ اور کرنیل [illegible] تہا ـ [illegible] کرنیل کا سر اوٹہا لیا اور [illegible]
اور یہ حالت مایوسانہ اوسکی دیکہہ کہا افسوس اے کرنیل ـ اب [illegible] اور کچہہ اسوقت نہین کہہ سکتا کہ خداوند عالم آپ پر رحم فرماوے
غرضکہ وہ قریب المرگ افسر نے جسکی رگ ہاے گلو سے خون کے پرنالے چل رہے تہے آنکہین کہولدین اور مسکرایا اور ایک [illegible]
نکالی وہ دکہ کے ہاتہہ کو دیکر گذر گیا اور اپنے رفیق قدیم بلوبیس کے ہم پہلو ہوا ـ کرنیل برن نے جب زخمی ہو کر گرے تو منجملہ ان بہادرون
کے جو کرنیل کے بچانے کو دوڑے کرنیل سر ولیم کننگ اسکاچ فوج کے تہے حملہ آور عربون کا غول جو بڑہتے چلے آرہے تہے بہت زیادہ
تہا تاہم سر ولیم بہت قریب پہونچ گئے تہے مگر پہر بہی دیر کرکے پہونچے ایک عرب نیزہ بکف پورے طور سے حملہ آور ہوا کننگ
نے اس حملہ کو رد کرکے اپنی ہالنڈی جوہری تلوار کی نوک اسطرح چبہائی کہ قبضہ تک اوسپار ہوگئی ـ اوسوقت ایک دوسرا عرب
جہکا ہوا چپٹتا آیا مگر شومئی نصیبی سر ولیم کی کہ وہ ٹہوکر کہا کر زمین پر گرا اور پشت گردن اوسکی پر ایک ضرب ایسی لگی کہ سر تن سے جدا ہو گیا
مونہہ سے بات کہنے سے بہی جلدتر ایک مہدوی دو دہاری تلوار علم کئے ہوے اوس انبوہ مین گہس آیا اور عرب اول کے قاتل کو
کشتہ کرکے پہر اپنے آدمیون مین جا ملا اس موقع پر ایک مہار گسستہ اونٹ کا شکر گذار ہونا چاہئے جو بہاگتا ہوا آیا اور راہ مین حایل ہوگیا
جسوقت یہ ہنگامہ آرائیان ہو رہی تہین کل فوج سرکاری تہلکہ مین تہی اور اکثر افسرون نے بشمول کپتان [illegible] صاحب [illegible] سر چارلس [illegible] اور افسر اعلی

کرنیل فرڈ برن بی

صیغہ اخبارات) کی یہ کوشش کی کہ بہاری حصہ فوج کا ہٹا لیا جاے اسلئے کہ سب کے سب قتل ہوئے جاتے ہین اور تمام سپاہی اسوجہ سے بے قابو ہو رہے ہین کہ کارتوس اونکی بندوقوں مین جم گئے ہین * کپتان ورنر خود بے قابو ہو کر زمین پر گرا مگر میجر کارمیکل نے پانچوین رسالہ نیزہ باز کی اوسکی جان بچائی اور خود اوسکے اور ادن عربون کی لاشین کپتان مذکور کے آس پاس زمین پر گرین اور کپتان خود بچ رہا صرف دس منٹ تک ایک حصہ ہمارے مربع کا بے ترتیبی کی حالت مین رہا - کارنرتوپ کی کوٹھی مین بہی خالی کارتوس جم گیا تہا اسلئے کہ دستہ

* جنگ ابوکلیہ کے معرکون کی کیفیت جو کارتوس کی بندوقون مین جم جانے سے واقع ہوئی مسٹر برلیہ تحریر کرتے ہین کہ جس نے اوس ہنگامہ آرائی کو دیکہا ہے غالبًا تمام عمر نہ بہولے گا - صبح کو جسوقت ہمارے سپاہی مورچے کے اندر سے دشمنون کا جواب دے رہے تہے ہملوگونکو معلوم ہوچلا تہا کہ غالبًا بندوقون مین کارتوس جم جائینگے - اور مناسب طریقہ چہوٹے ہوے کارتوسون کے خالی کرنیکا صرف یہی تہا کہ بہت تیزی کے ساتہ دو یا تین مرتبہ اوپر اور نیچے کی طرف کو بہی بندوق کی اوٹہائی جاسے - اگر یہ سبیل کافی نہ ہو تو پہر کوئی صورت بجز اسکے نہ تہی کہ لکڑی یا چہڑ

[illegible] سے وہ [illegible] کھینچا جاتا تھا - اور چونکہ خالی نلے کارتوس کے اندر رہ گئے تھے اس سبب سے دوسرا جدید کارتوس اوسکی جگہہ اپنا گھر نہین پاتا تھا × ✳ اس اثنا مین ایک سخت جنگ بائین طرف پشت سے شروع ہوکر وسط مربع مین پہونچ گئی اور سطحہ جواب تک بارتینی بندوقون سے بچتا چلا آرہا تھا برٹش صفوف کے اندر گولی سے مارا گیا - سر ہربرٹ اسٹوارٹ کا گھوڑا اونکے نیچے گولی کھا کر گرا اور مرگیا اور خود جنرل بہی کچھہ دیر تک زمین پر افتادہ رہے اور اونکے اردلی کا سپاہی اونہین کے قریب مارا گیا - اکثر اونٹون کو باغیون نے نیزون سے مارا اور مربع کے اندر ڈھیر جانورون کے لاشون کا اور تڑپتے ہوئے آدمیونکا دہیرین اور غبار مین جو وحشیانہ مقتل پر چہایا ہوا تہا دیکہائی دیتا تہا اور گولی اور کرچ نکی ہول سے دشمن کے نیزونکا جواب دیا جاتا تہا - گارد سپاہیونکی صف نے جواب تک مثل پہاڑ کے جمی ہوئی تہی مقابل مین آئے اور اور مربع سے باغیون کو نکال کر ٹہبے حصہ والی فوج کو بچایا اور اسطرح آتش باری کی کہ اسکلے پرے کا ہر شخص گولی کہا کر برٹش صفوف کے مقابل مین گرا تہا - تین مرتبہ نعرہ ہائے خوشی بلند ہوئے جسوقت مربع ہمارا پہر درست ہوکر ایکسو بیس[۱۲۰] گز زیادہ مسطح زمین پر آگے بڑہا سر ہربرٹ اسٹوارت نے اسمقام کو اس لئے منتخب کیا تہا - کہ ہمین فوج جمع کر لڑی - بعد اسکے ایک مرتبہ اور دو [illegible] سپاہی حملہ آور ہوئے اور پہلے مرتبہ پسپا ہونیکا کوئی ہراس اونہین نہ تہا - اور اس دفعہ بہی اون لوگون نے بہت کچھہ کشت و خون برپا کیا لیکن [illegible] جیسا کہ قبل اسکے کیا تہا اسلئے کہ ایسی مہلک باڑہین ہمارے مربع سے مارے جاتے تہین کہ صفون کی صفین [illegible] آتی تہین زمین پر بچھی جاتی تہین تا اینکہ بقیۃ السیف گھبرا کر پس پا ہوئے [illegible] جا پہنچے [illegible] ایک [illegible] زیادہ [illegible] ہماری توپون نے کام دیا غرضکہ اس مرتبہ ایسا پس پا ہوئے [illegible] سے حملہ کی [illegible] اشر عرب لاشون سے اوٹہہ کر ہمارے مربع پر جو گذر رہا تہا حملہ آور ہوئے مگر پہلے سے ہماری تولیون نے اونہین ایسا نہین دیکہا پایا کہ پہر اونہہ نہ سکے - ایک [illegible]

ﺻ - ایک سخت چوٹ اوسپر لگائی جاتی یا گز ڈال کر خالی کارتوس یا گولی نکال دیجاتی [illegible] کی دہار مین جسوقت عربون نے حملہ کیا اور بایان رخ جسپر حملہ [illegible] پہونچی اور سپاہیون نے بے اثر باڑہین ماریں اور سب منہ کی طرف توسبکو معلوم ہے کہ اوسوقت [illegible] سپاہیون نے صرف [illegible] گولیان چلائین اور لڑائی کی اس حد تک بندوقین زیادہ گرم بہی نہین ہوئی تہین تاہم مجہے دریافت ہوا کہ فی صدی [illegible] سے [illegible] سپاہیون نے اپنی بندوقون مین کارتوس جما ہوا پایا اور وہ بیکار ہوگئی تہین - اگر ایسے حالت نازک مین اسقدر [illegible] بندوقون مین [illegible] ہوتے تو [illegible] ہمارے فوجی مربع پر انبوہ کے ساتہہ گرتے اور اسقدر بہادر سپاہی ہمارے زمین سوڈان پر [illegible] ہوتے [illegible] کپتان گراب نمبر ۳ گرانڈ رجمنٹ کے لکڑیان لئے ہوئے گئے اور سپاہیون کے ہاتہہ سے بندوقین جنہین کارتوس جم گئے تہے لیکر گوشی لکڑیون سے پہوک کر کارتوس نکالدئے اور بلاشبہ پیچدار بدشکل کارتوس کے خانے زیادہ تر باعث اس جم جانیکے ہوئے جو جنگ [illegible] مین پیش آیا -

× لارڈ چارلس برسفورڈ اس واقعہ کی نسبت حسب ذیل تحریر کرتے ہین [illegible] توپ قریب تہی [illegible] اوسوقت [illegible] توپ کے ہونے سے ہوگئے چنانچہ توپ کے کپتان ول روڈس اور خلاصیون نے افسرنے اور مین نے توپ [illegible] کہول [illegible] کردون یا کارتوس جو جم گیا ہے اوسے باہر نکال دون کہ اسی اثنا مین دشمن ہم لوگون پر آن پڑے - رودس نیزہ سے مارا گیا - اور مین نے بچشم خود دیکہا وال [illegible] بہی اوسیوقت میرے بائین طرف نیزہ سے قتل ہوا - توپ کی پشت پر مجہے بہی گرا دیا تہا لیکن بجز اسکے کہ ایک خفیف خراش نیزہ کی بائین ہاتہہ مین پہونچی اور کچھہ ضرر نہین ہوا - اس موقع پر انبوہ اور شور و غل دشمنون کا بہت زیادہ تہا اور جسوقت مین کوشش کرکے کہڑا ہوا تو مین مربع سے [illegible] سے ہٹا دیا گیا اور اوسوقت مربع ہماری فوج کا توپ کو چہوڑ کر بارہ قدم پیچہے دشمنون کے کثیر التعداد ہونیکی وجہ سے ہٹ گیا - یہ حملہ ایسا سخت تہا کہ چشم زدن مین [illegible] طرف کے چند آدمی مارے گئے - لیکن خوش قسمتی سے مربع کی اس صف کو ایک سراشیب چہوٹے ٹیکرے پر عمدہ موقع مل گیا کہ وہان وہ جانے سے

سے زیادہ لاشین میدان جنگ مین راکب اور مرکب اونٹ اور گہوڑے اور پیادے دوست اور دشمن کے خاک و خون مین غلطان
ڈہیر ہو رہی تہین برٹش فوج کا نقصان اصطلاح شمار کیا گیا تہا کہ نو افسر تو مارے گئے اور نو زخمی ہوے اور پینسٹھ غیر کمیشن یافتہ
افسر اور سپاہی مارے گئے اور بچاسی زخمی ہوے اور ضابطہ رپورٹ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دشمنون کے آٹھ
سو سے کم آدمی نہ تھے جو گرد مربع کے مرے ہوے پڑے تھے اور قیدیون کا بیان ہے کہ بے شمار آدمی اونکے زخمی
ہوے - علاوہ امیر معلمہ کے بغارا قبیلہ کا شیخ بہی مارا گیا - برٹش کی طرف نصف نقصان تو صرف شتری بہاری ہتیار
کی فوج نے اوٹہایا لیکن بلا شبہ یہ نتیجہ اوسی بہادرانہ حملہ کا تہا جو کرنیل برن بے نے بلا سوچے سمجھے ہوے کیا اور اسکا کچھہ لحاظ
نہ رکہا کہ مین صرف ایک فوجی مصاحب (اسٹاف افسر) ہون اور مجھے یکسر کوئی اختیار ان لوگون پر نہین ہے - یہ ایک
سخت غلطی تہی جو اوس سے واقع ہوئی اور ضرور نتیجہ اسکا ایک خطرناک شکست تہی - برن بے نے ہمیشہ کا سپاہی اور
جنگجو تہا اور نشہ شجاعت سے دشمنون کی کسی تعداد کو حقیر سمجھتا تہا - بہاری ہتیار والی فوج نے اپنے اوپر نقصان سہکر
اوسکے حکم کی تعمیل کی اور حملہ آور ہوے خود برن بے بہی لڑتا ہوا قبضہ شمشیر ہاتہ مین مثل بہادرون کے جیسا کہ وہ خود تہا
پشت زین سے گرا - اس حصہ فوج نے لفٹنٹ پی گوٹ اور ڈیلی سل کو بہی اوسوقت کہو یا جبکہ گارڈنر توپ جم کر بیکار ہوگئی
تہی اور دشمن اوسپر حملہ آور ہوے تہے - برخلاف اسکے پیدل اور توپون نے جو کپتان نورس شاہی توپخانہ کے تحت مین
تہین تمام جنگ مین مہلک حد مین انجام دین اور خاص کر جسوقت دشمنون کے سوار صف بستہ ہوکر حملہ آور ہوے نہایت
عمدہ کام کیا - اور پہر جبکہ ایک جدید حملہ کا خوف دشمن دلا رہے تہے - غرضکہ مجموعاً توپخانہ سے اڑتیس[*] شارپنل اور اونیس
معمولی اور چہہ شیلی[**] دار گولے چلے اور آخر الذکر گولے اوسوقت مارے گئے جب دشمن مربع کے قریب حملہ آور ہوے تہے
اس موقع پر توپچی اسمتہ نامی سے عجب بہادری کا کام ظہور مین آیا جتنے ساتہی اوسکے تہے سب کے سب پیچہے ہٹ
گئے تہے مگر اوس نے ایک دستی میخ ہاتہ مین لیکر زور سے عربون کو ہٹا دیا اور لفٹنٹ گوتہری کو جو سخت مجروح
ہو رہے تہے بچایا - اسوقت دشمن ناہموار اونچی پہاڑیون پر جو گرد اوس وادی کے تہین پس پا ہوکر چلے گئے - بعد اس
کار سالہ جو فوج کے بازو کا حملہ روکنے کو تعینات تہا آیا اور اوسے حکم دیا گیا کہ سیدہے ابو کلیہ کے کنوون پر جاے جو تہوڑے
ہی فاصلہ پر سامنے کی طرف تہے - تمام فوج شدت تشنگی سے جان بلب ہو رہی تہی اور کوئی وسیلہ اونکی رفع تشنگی کا نہ تہا
اور زخمیون کی حالت تو زیادہ تر قابل افسوس تہی - اور ایک قطرہ بہی بدقت میسر آسکتا تہا جس سے اونکی تشنگی نہ بجہے -
حتی الامکان جہان تک ہوسکا ڈاکٹر فرگیسن اور اونکے ہمراہیون نے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین کیا - قبل تین بجے کے
پہر تمام فوج بڑہنے کو تیار ہوئی اور مجروحین اونٹون پر محملون مین لادکر کنوون کی طرف روانہ کئے گئے - اور پانچ بجے تک
کنوون پر بلا مزاحمت قبضہ کامل ہوگیا بجز اسکے کہ سوڈانی بہاگتے ہوے چند گولیان چلا گئے کہ شب کے وقت والنٹیر سپاہی

ہم - اور پچہلی صف والون نے اونکے سر پر سے سخت آتش باری دشمنون پر شروع کی - چنانچہ اس کارروائی نے اگلی صف کو جو دب رہی تہی
مدد دی اور اونہون نے دشمنون کو بہت ہی قریب آگئے تہے سنگین اور گولیون سے مارنا شروع کیا - دشمن کسیوجہ سے داہنی طرف ہمارے مربع
فوج کے بائین بازو سے پلٹ گئے - اور غول کے غول پشت مربع کے رخ سے بہاگنے لگے - چند ہی منٹ مین مربع سے ایسی سخت آتش باری ہوئی
کہ دشمنونکے قدم اوکہڑ گئے - کچہہ دقیقہ تک متحرک ہوکر آہستگی سے چلے گئے - فوراً ہی بعد توپ پر آدمی تعینات کئے گئے اور جسقدر جلد ہوسکا صاف بہی کی گئی - تاہم عین
وقت پر یہ کارروائی نہ ہوئی کہ دشمنون پر آتش باری کے لئے جو آہستہ آہستہ پیچہے ہٹے جاتے تہے بکار آمد ہوتی - اور جب تک کہ توپ تیار ہو دشمن ایک ٹیلے مین ٹیکرے کے نیچے جاتے رہے

[*] شارپنل ایک قسم کا گولہ ہے جسکے اندر گولیان بہری رہتی ہین - [**] تہیلے کے گولے یا کیس وہ گولا ہے جسمین مختلف چیزین لوہے کی بہری رہتی ہین

طلب کیئے گئے کہ مورچہ سے سامان بار برداری لائیں اور اگلی صبح تک کنوؤن پر قبضہ بدستور رکہا گیا اور تمام سپاہی گو اونہین پانی بلا کر فاقہ سے رہے - اور پہر شب کو نہایت شدت سے سردی پڑی - دشمنون کے بعض گروہ نے مورچہ پر حملہ کیا مگر پس پا کردے گئے اور قریب سو آدمیون کے اونمین سے مارے گئے بقیہ دشمن وادی سے بہاگ کر پہاڑیون پر چلے گئے مسٹر چارلس لیمس اخبار ڈیلی کرانیکل مین تحریر کرتے ہین کہ اگر اسوقت ہمارے پاس ایک فوج سوارون کی اور ہوتی تو آہنین بیخ سے اوکہاڑ ڈالتے یا سب کو قید کر لیتے جو آخر تک ثابت قدمی دیکہا رہے تہے - باغی لمبی گہاسون سے کود کود کر ہمارے سپاہیون کے قریب گنوؤن تک بعد انتظام لڑائی کے رہے اور انمین کے دو شخص غازیون کے لباس مین بلا لحاظ اسکے کہ اونکی فنا کرنیکی کیا کوششین ہو رہی ہین آدہے میل کے فاصلہ سے بے خوف اور حواس جو ایک طرح لائق تعجب تہا چلے جا رہے تہے -

---

باب ہفتم

مشتمل بہ واقعات ذیل

ابو کلیہ کے کنوؤن پر قبضہ اور مورچہ بندی اوسکی - جنرل اسٹوارٹ کے کالم یعنے حصہ فوج کا سب کو دریاے نیل کیطرف کوچ - اونٹونکی کمزوری - فوجون کا قیام - باغیونکی تیاری برٹش فوج کی پیشقدمی اور گنٹے کے مہلک آتش باری دشمنونکی - جنرل اسٹوارٹ کا مہلکانہ اور سخت مجروح ہونا - مسٹر سنٹ لیجر ہربرٹ کا گولی سے مارا جانا - سر چارلس ولسن کا سپہ لاری فوج لینا - آگے بڑہنے کے لئے مورچہ بندیان حملہ آورون کے لئے - مسٹر کامرون کا قتل ہونا - مقدمۃ الجیش حصہ فوج کا آگے بڑہنا - متواتر بے باکانہ حملے دشمنون کے صحراے مرگ کے حالات آخری حملہ اور گریز باغیونکی - دریاے نیل کا آخری ذکر - الموکرو پر قبضہ کرنا غوبات کو جلانا - نتیجہ جنگ

نتیجہ فوری اس دشوار فتح کا یہ ہوا کہ ابو کلیہ کے کنوؤن پر قبضہ کر لیا گیا اور فوج کو بکثرت پانی ہاتہ آیا - جب رات گری تو تمام آدمی ایک نیتقا صدہ اور ناتکمل مورچے کے اندر جمع کیئے گئے اور بشکل مربع مرتب ہو کر آرام لیا لیکن کل سپاہی مسلح اور اپنے پہلو مین ہتیار لیئے ہوے تہے کہ حملہ فوری مین بلا توقف بکار آمد ہون - سامان رسد سابق کے مورچے سے منگا یا گیا اور گرد کنوؤن کے مزید حصار بندی کی گئی - برٹش فوج کے مقتولین دفن کیئے گئے - غرضکہ ان دشوار کامون کے بعد یہ حصہ فوج کا دوسرے روز ۱۸ جنوری کے سہ پہر کو پہر پیشتر کوچ کے لیئے تیار ہوا - ایک مختصر حصہ سسکس رجمنٹ کا اور چند انجینیران شاہی کے آدمی ابو کلیہ کے حفاظت کے لیئے چہوڑے گئے اور جنرل اسٹوارٹ بقیہ فوج کے ساتہ نیل کی طرف روانہ ہوے - اس فوج کے ساتہ ایک سو اونٹ بار برداری کے لئے تہے جن پر پانی اور سامان جنگ اور رسد لدی تہی - چار بجے سہ پہر سے یہ حصہ فوج کا روانہ ہو کر غروب آفتاب تک برابر چلا گیا - بعد غروب آفتاب چند منٹ تک ایک مقام پر توقف کا حکم ہوا کہ شب کے کوچ کا بندوبست کر لیا جاے بعد اسکے شیاکات کے کنوؤن کی راہ بچا کر جہان عرب مجتمع تہے کہ حملہ آور ہون یا یہ فوج کی لیکن جنرل اسٹوارٹ سیدہے جنوب کیطرف صحرا کی راہ سے با این امید روانہ ہوے کہ دن نکلنے کے پیشتر دریاے نیل

پر پہونچ جاینگے بلکہ قبل اسکے کہ دشمنون سے نوبت مقابلہ کی آئی کسیقدر حصہ راہ کا فوج نے حصونمین منقسم ہو کر قطع کیا اور پیدل سپاہی جو سوار کر دیے گئے تہے مقدمۃ الجیش تہے اور رسالہ ہزارس کے سوار آگے آگے اور بازون یعنی اور علی کو یہ قضا قون کا سوار اور رسالہ ہزارس نے مقام عاگدل مین گرفتار کیا تہا راستہ بتا تا جاتا تہا۔ جو بالکل ناہموار تہا کبہی جنوب کبہی مغرب او جنوب مشرق کیا تہا غرضکہ یہ حصہ فوج کا بہ آہستگی بڑہتا جاتا تہا اسلیے کہ شب گذشتہ کو بہی تمام سپاہی بیخواب رہے تہے اور تمام دن سخت مشقت کرتے رہے۔ بار بار فوج اس غرض سے ٹہر جاتے تہے کہ پچہلا حصہ اوسکا آ کر ملجاے بیسیون اونٹ بوجہ زیادتی بوجہ کے راہ مین بیٹہ جاتے اور چہوڑ دیے جاتے اور حسب قاعدہ وہ اسباب دوسرے خالی اونٹون پر ہمراہ فوج کے رہتے تہے لادے جاتے غرضکہ فوج ہماری اوسوقت نہایت ہی ابتری کی حالت مین تہی اور ایک جماعت کی جماعت ہمارے اونٹ کی اسلیے پیچہے رہجاتی تہی کہ اونٹوان کو ساتہہ لاتی اور باوجود مارنے اور شور و غل کرنیکے یہ اونٹ نہایت آہستہ چلتے تہے جہان کہین راہ تنگ ہوئی اور ناہموار ہوئی کہ اتفاق سے اکثر راہ آسان اور درست ملی وہان اور زیادہ تر دقت اور دشواریان دخل ہوتا تہا اور ہماری فوج اوسوقت بہیڑ بکریون کے گلہ کی طرح معلوم ہوتے تہے۔ جہان پر تہوڑا سا بہی قیام ہوتا تو سیکڑون ہی سپاہی ہمارے زمین پر اپنے کو صرف چند منٹ تک سونے کے لیے گرا دیتے تہے اور نیند بہی مثل خواب مرگ کے آجاتی کہ بدقت تمام جگاے جاتے اور پہر سوار ہوتے اور برابر یہی شور و غل سنائی دیتا تہا کہ آگے چلو آگے چلو اور ہماری آنکہوننسے خواب آلودہ فوج جبر ثقیل کے قاعدہ سے آگے بڑہتے تہے۔ اور دیکہہ بہال کی غرض سے غالبًا جو روشنی باغیون کی جاسوسی فوج نے کی تہی تاریکی شب مین بائین کی طرف سے دیکہائی دی لیکن اس ناواقفیت نے کہ سرکاری فوج کی کیا تعداد ہے باغیونکو حملے سے باز رکہا۔ قریب صبح نہایت ہی گہنے جنگل اور میموسا کے درختون سے ہو کر راہ چلنا پڑا اسوجہ سے ایک یا دو گہنٹہ کا اور توقف فوج کے کوچ مین ہوا۔ اونٹ جو نہایت ہی گرسنہ ہو رہے تہے لیبی گہانسون کے کہانے مین مشغول ہوے اور اونکے آگے بڑہانے مین کوئی کوشش بکار آمد نہ ہوتی تہی۔ چنانچہ سر ہربرٹ اسٹوارٹ نے اس مقام پر کسی قدر توقف کا حکم دیا یہ ظاہر تہا کہ دریاے نیل تک بغیر دن چڑہے نہ پہونچ سکینگے غرضکہ بعد اسکے فوج بہ آہستگی روانہ ہوئی اور دن نکلتے تک یہ معلوم ہوا کہ ہنوز دریاے نیل سے چہ میل کے فاصلہ پر ہم لوگ ہین اور اسیقدر کا فاصلہ پر مطامہ کے جنوب مین ہین۔ اور آفتاب بلند نہین ہوا تہا کہ بیشمار نقارونکی آواز آنے لگی اور یہ معلوم ہوا کہ باغیونکو سرکاری فوج کی آمد کا حال دریافت ہو گیا۔ فورًا ہی غول کے غول دشمنون کے مطامہ سے سوار اور پیدل نکل کر درمیان ہماری فوج اور دریاے نیل کے ایک مقام پر ٹہرے۔ سر ہربرٹ اسٹوارٹ نے تہوڑا توقف کر کے یہ سوچا کہ آگے بڑہ کر دو میل اور دریاے نیل سے قریب ہو جانا مناسب ہوگا یا نہین مگر چونکہ باغی بکثرت جمع ہو گئے تہے کہ ہمارے بڑہنے پر سخت مقابلہ سے پیش آئینگے لہذا یہہ بہتر یہ راے قرار پائی کہ فوج صحرا کے ایک کنارہ پر جہان چہکیلے پتہرون کے ٹکڑے بکثرت تہے دریاے نیل سے چار میل کے فاصلہ پر نواح قریہ غلبات مین مقیم ہو۔ اس مقام سے داہنی طرف اور پشت پر جہاڑیان اور سیاہ پہاڑیان ایک سے دو میل تک فاصلہ کی تہین اور سامنے کی طرف صحرا جہاڑیون سے بہرا تہا۔ اور سلسلہ اسکا دریاے نیل کے سرسبز کنارون تک چلا گیا تہا۔ جنرل اسٹوارٹ نے بہر خفیف مسکراہٹ کے ساتہہ کہا کہ افسر اور سپاہیون سے کہدو کہ بعد ناشتہ کے بعد دشمنون سے مقابلہ کو جائینگے۔ چنانچہ فوج ایک جا ہو گئے اور سپاہی ایک ضریبہ یعنے مورچہ بناتے مین اپنی حفاظت کے لیے مصروف ہوے اور رسد کے تہیلے اور اونٹون کے زین اور جہاڑیان اور بالو تہہ بہ تہہ جما کر گویہ کام نا تجربہ کار

انکھون مین بدنما نظر آیا تھا مگر اپنی حفاظت کے لئے ایسے کھلے میدان مین بنا لیا ۔ جسوقت فوج مورچہ بندی مین مشغول تھی عرب نہ صرف روبرو اور بازوٴن پر بلکہ پشت کی طرف بھی مجتمع ہو گئے ۔ اور لوگ غول کے غول مہدی کاذب کی بیرقین لئے جنپر آیات قرآنی تحریر تھین اور جسطرح کے بیسیون ہملوگون نے ابو کلبہ کی لڑائی مین چھینا تھا ہر گوشون پر آگے دکھائی دیتے تھے اور دشمنون کی آتشباری لحظہ بلحظہ سخت اور مہلک ہوتی جاتی تھی اور دھوین اور گرد و غبار کا ابر ہر چہار طرف میدان مین چھایا ہوا تھا ۔ چنانچہ ناشتے کی تیاری ایک گھنٹہ کے لئے ملتوی کی گئی اور فوج کی اکثر جماعتین خستہ اور کوفتہ مورچے کی مضبوطی مین مصروف تھین ۔ الغرض اسوقت ہماری فوج کی نہایت ہی نازک حالت تھی اور جنرل اسٹوارٹ نے بھی اس خطرہ کو لاحظ کیا اور آٹھ بجے فوجون کو یہ حکم دیکر کہ بشکل مربع دشمنون پر حملے کے لئے مرتب ہون خود ایک نیچے ٹیکرے کی طرف جو سو گز کے فاصلہ پر داہنے رخ سے تھا اور جہان چند حملہ آور جمع تھے گیا اور ایک منٹ کے بعد رات مین گولی کھا کر زمین پر گرا ۔ کچھ عرصہ تک اونکا زخمی ہونا پوشیدہ رکھا گیا اور حتی الوسع مخفی طور سے اوسی وسط مربع مین جہان ایک اسپتال بکثرت زین اور صندوقون کو جمع کرکے آٹھ فٹ اونچا بنا لیا گیا تھا اوٹھا لائے ۔ یہ احاطہ اسپتال کا جو حسب بالا بنا لیا گیا تھا بہت جلد زخمیون سے بھر گیا بعض سخت مجروح تھے اور بعض خفیف زخم پر پٹی باندھنے کی مستدعی تھے ۔ گولیون کی بوچھار وقتاً فوقتاً تیز ہوتی جاتی تھی اور اونکی آواز اون چیزون پر لگکر جو محافظت کے واسطے جمع کی گئین تھین اکثر درد انگیز معلوم ہوتی تھی ۔ اس مقام پر سپہ سالار مجروح قریب پڑا لوبٹ سکرتری مسٹر سیٹ لیجر ہربرٹ کے پڑا تھا اور کارسپانڈنٹ اخبار مارننگ پوسٹ کا اونکی بیمارداری مین مصروف تھا اور روتا جاتا تھا ۔ اپنے مقام کو چھوڑکر مسٹر ہربرٹ سوارون کی صف مین اس غرض سے جا رہا تھا کہ وہان اپنے زین کی خرجی سے کوئی چیز کھانے کی لائے کہ اثنا مین اوسکی گردن مین گولی لگی اور اسپتال سے بیس فٹ کے فاصلہ پر ہلاک ہوکر گرا ۔ جنرل اسٹوارٹ کے زخمی ہونے پر سپہ سالاری فوج باعتبار اعلی رتبہ کے لارڈ چارلس براسفورڈ کو تفویض ہوئی مگر چونکہ لارڈ موصوف ایک بحری افسر اور خشکی کی خدمات کیلئے غیر موزون تھے گو وہ بذات خاص تمام دن اپنے گاردنر توپ کے پاس مستعد اور موجود رہے لہذا یہ خدمت سر چارلس ولسن کو جو صیغہ اخبارات کے افسر اعلی تھے دی گئی ۔ سر چارلس ولسن نے فوراً ہی ایک مجلس شورہ جنگی منعقد کی جسمین کرنیل بوس کاون اور کرنیل بیرو اور لارڈ چارلس براسفورڈ اور اکثر فوجی موجود تھے ۔ اس کمیٹی مین یہ بات قرار پائی کہ دو بجے سہ پہر تک توقف کیا جائے اس لئے کہ دشمنونکی طرف سے اسبات کی امید کیجاتی تھی کہ ہمارے مقامات مقبوضہ پر حملہ آور ہون گے اور درصورتیکہ وہ لوگ حملہ آور نہ ہوئے تو اوسوقت ہملوگون کو چاہئے کہ ایک مربع فوجی کے ساتھ جسمین ایک ہزار دو سو سپاہی ہون نکلین اور اونکا پیادہ لڑتے ہوئے دریائے نیل تک چلے جائین ۔ چونکہ اسبات کا اندیشہ تھا کہ اگلے مورچہ پر حملہ ہوگا لہذا ہر شخص کے دلون مین یہ بات ضروری معلوم ہوئی کہ ایک چھوٹا سا مورچہ بنا لیا جائے اور دو ٹیکرون پر جو داہنے رخ کی طرف ہین قبضہ کر لیا جائے چنانچہ چالیس والنٹیر فوراً صندوق اور بستہ زین اور بہاوڑی لیکر نکلے اور ایک پناہ گاہ کے عقب ہو رہے کہ دشمنون کی آگ سے بچین اور اگر دشمنون کی فوج خفیہ مربع کے قریب آنیکا قصد کرین تو وے روکین ۔ لیکن دشمنون کی تعداد اسقدر زیادہ تھی کہ اونکا پسپا کرنا بہت ہی دشوار تھا اور نوعیت نہین جسپر وہ لوگ تھے اور اپنی رہنگٹن بندوقون سے ترچھے اونچے پر سے اسطرح گولیان مارتے تھے کہ ہر طرف مربع مین ہمارے گرتی نہین اور بکثرت جانین تلف ہوتی تھین ۔ مسٹر کامران کارسپانڈنٹ اسٹنڈرڈ اخبار نے اپنے اونٹ کے پیچھے بیٹھکر چون ہی چاہا کہ کچھ کھائین

بریگیڈیر جنرل سر ہربرٹ اسٹوارٹ کے ۔ سی ۔ بی ۔

اور اونکا خدمت گار ایک صندوق مچھلی کا دے رہا تھا کہ ناگاہ گولیون کی بوچھار سی جو پڑ رہی تھی ایک گولی کامران کی پشت پر لگی اور وہ فوراً اسی ہلاک ہوگیا ۔ تھوڑی دیر بعد اسکے سٹر برنیہ کے گردن مین ایک کمزور گولی کا زخم پہونچا اوسوقت یہ دو اخبار نویسون سے مصروف کلام تھا لیکن ایسا زخم کاری نہ تھا جو اوسے اپنی انجام دہی خدمات سے باز رکھتا ۔ مسٹر برنیہ روزانہ تار برقی مین تحریر کرتے ہین کہ دشمن صف بصف کھڑے ہو کر سات سو سے لیکر دو ہزار گز کے فاصلہ تک سے برابر گولیان مارتے ہین اور نہایت ہی اور نہایت ہی عمدگی کے ساتھ فیر کرتے ہین ۔ زنا ہٹ اور پناہٹ اور ٹھیک ٹھیک جیسی کہ اونکی یعنی گولیون کے مسلسل اور متواتر ہے اور ہماری فوج سے جسوقت کثیر التعداد اونٹ ہلاک ہوے تو ہماری سپاہی بھی نہ بھاگ سکے بلکہ چالیس سے زیادہ اوٹھا کر ایک اسپتال مین جو حتی الوسع سایہ دار وسط مربع مین بنایا گیا تھا بھیجے گئے تھے بنظر مزید احتیاط کے کہ بھاگ نہ سکین غریب اونٹونکے زانو اور گردنی رسیون سے مضبوط باندھ دی گئی تہین دشمنونکی آتشباری علی الاتصال

زیادہ ہوتی جاتی تہی اور ہماری طرف ڈولیون پر دولیان مجروحین سے لدی ہوئی اسپتال جاتی تہین اور بوجہ اسکے کہ اسپتال
مین جگہہ بہت کم تہی مجروحین باہر کیطرف پڑے رہتے اور ڈاکٹر اور مجروحین سب کے سب کہلی ہوئی جگہہ مین دشمنون کی
زد کے سامنے تہے - سرجن میجر فرگیسن اور ڈاکٹر ہرکسن سخت محنت اور جانفشانی کر رہے تہے لیکن قلت آب اور اوسکی احتیاج
ایسی تہی جس سے اونکی کارروائیون مین اختلال واقع ہوتا تہا - اوسوقت ہماری حالت اور خطرناک اور نازک ہوگئی تہی -
ہملوگون پر برابر گولیون کی بوچہار ہورہی تہی مگر ایسا موقع نہ تہا کہ جواب دیسکتے دس ہزار بہادر جنکو مہدی نے عمدرمان سے ہملوگون
کے نیست ونابود کرنے کو بہیجا تہا دریاے نیل تک ہماری راہ مین حایل تہے - اور ایک سو سے زاید قبیلہ بقارا کے اور سوڈانی
سوار اور ایک جم غفیر دیہاتیون کا جو محمد احمد کے جہنڈے کے نیچے جمع ہوے تہے ہو کہے بہیڑیون کی طرح ہمارے عقب
مین اور بازون پر منتظر تہے کہ موقع پاکر ہمین قتل اور غارت کرین الغرض اسوقت آگے بڑہنا بڑی دلیری کا کام تہا اس لئے
کہ ایسا دشمن بیباک جسکو کوئی نقصان ابتک نہین پہونچا تہا جرات اور تعصب سے سرشار راہ روکے ہوے ہے لیکن یہہ
بہی غیر ممکن تہا کہ اب انتظار موقع کی لڑائی کا کیا جاے چنانچہ کل تیاریان بڑہنے کی ہوئین ۔۔۔ کولانڈ چارلس براسفورڈ اور
کرنیل بیرو کی حفاظت مین مع اکیسوین سوار رسالہ ہزارس اور بحری کنٹنجنٹ فوج اور توپخانہ اور چند انجینیرون کے چہوڑ دیا
اسقدر فوج مورچہ کے حفاظت کے لئے کافی تصور کی گئی اور گارڈنر اور تین پہیہ دار توپین ۔۔۔ ونکو دیدی گئین بقیہ منتخب
فوج کا یہہ سپہ سالاری سر چارلس ۔۔۔ اور کرنیل بوس کاون
کے جو افسر امورات انتظامی ۔۔ تہے جسمین ایک ہزار
دو سو سپاہی تہے اوسی ترتیب سے جو جنگ ابو کلیہ مین
قایم کئے گئے تہے روانہ ہوا - یعنی گارڈ ۔۔ سامنے اور
بحری فوج داہنے رخ اور ۔۔۔ ہتہیار والی
فوج داہنے اور داہنی طرف پشت پر ۔۔ سکس رجمنٹ عقب
مین اور پیدل کی فوج جو سوار کردی گئی تہی بائین طرف پشت
پر اور بائین بازو پر رکہی گئی - ڈولیان زخمیونکی ۔۔۔
نے لی گئین - اور ہر ایک سپاہی کو سو چوٹ کا کارتوس
دیدیا گیا اور ہر شخص نے اپنے پانیکی توتلین بہر لین ٹہیک ۔
بجے نشان روانگی کا متحرک کیا گیا اور ہمارے فوجی مربع نے
آہستہ خرامی کے ساتہہ گاردنر توپ کے آگ سے بچکر
جو قلعہ سے برس رہی تہی بڑہنا شروع کیا اور ہمارے حملہ آور
بازون کیطرف جو منتشر میمو سا کی خاردار جہاڑیون مین جارہے
تہے دشمنون کی سخت آتش باری کے سامنے نکل پڑے

میجر جی ای کامرن کارسپانڈنٹ اسٹنڈرڈ اخبار

اور اکثر اونمین سے مارے گئے - الغرض ہماری فوج ایک حصہ اوس وادی کا جو گہانس اور جہاڑیون سے چہپا ہوا
تہا بکامیابی طے کرچکی اوسوقت کسیقدر توقف کیا اور وہان سے اناداتہ طور سے گہوم کر زیادہ ترکہلے ہوے میدان

ہین آگے ۔ یہان سے عرب داہنی طرف رخ پر تھے اور انکے باجون کی آواز آتی تھی اور اونکی جنگی علمون کے سرخ اور سفید
اور سبز پھریرے ہوا مین اوڑتے نظر آتے تھے ۔ غرضکہ اولاً ان متعصب مجاہدین نے ایک جماعت اپنی شمشیر زن
اور نیزہ بازون کی ہمارے مربع پر بھیجے ۔ ہماری فوج نے جو مقابلہ کے لئے تیار تھے اپنے افسرون کی ہدایت بموجب
ہر کمپنیون سے باڑہ مارنا شروع کیا اور ایسی حالت تھی کہ کسیکو خاص گولی چلانیکی اجازت دینی کی ضرورت نہ تھی ۔ عرب شور و
اور غل مچاتے تیزی کے ساتھہ ہملوگون پر آرہے تھے مگر کرنیل بوس کاون کے صاف اور مستقیم آواز اس شور و شغب
مین بھی بلند تھے اور بخوبی سنائی دیتی تھی ۔ وہ اپنے سپاہیون کو حکم دیتے تھے کہ ٹہرو اور پانچسو گز سے باڑہ مارنے
اور تیار ہو جاؤ اسوقت مربع کے چارون رخ سے شعلہ اور دہوان بلند تہا ۔ یہ جنگلی دراویش اور متعصب مہدوی جو حملہ آورون
کی آگے بڑہ رہے تھے برٹش بندوقون سے کوڑیون زمین پر گرا دے گئے اور ایک متنفس بہی اونمین کا مربع تک نہ پہونچ
سکا بعد اسکے مربع ہماری فوج کا اوسی آہستہ خرامی کے ساتھہ آگے بڑہا اور کہار زخمیون کو اوٹھا اوٹھا کر ڈولیون مین ڈالنے جاتے
تھے ۔ مگر عرب اب تک بے خوف تھے اور تین موقع پر اونہون نے پہر قصد کیا کہ ہماری صفون پر جو بڑہ رہے ہین حملہ آور
ہون ۔ کرنیل بوس کاون بے بہادرانہ اور جمیعت خاطر کے ساتھہ بکامیابی تمام دشمنون کے ہر حملہ کو روکا ۔ اسوقت مربع
ہمارا داہنے کو اور پہر بائین کو بڑہا اور دشمنون کے حملہ آورون کی بڑی جماعت کو پس پا کر دیا ۔ اسطرف مورچہ مین کرنیل
پیرو کاٹیون کے تہہ کی ہوئی بلندی پر کہڑے ہوکر اپنے سپاہیون کو حکم دے رہے تھے کہ دشمنون پر باڑہ مارین اور اسطرح
اونہین ہماری فوج کے بازون پر یکجائی حملہ کرنے سے باز رکہین ۔ اور کپتان نارٹن نے اپنی توپون سے بیسیون گولے
بم وغیرہ کے صحیح نشانہ کے ساتھہ دشمنون کے غول مین داہنے طرف اور سامنے مربع کے مارے اور اوس صریح ازادی کو
باغیون کے روکدیا جسکی روسے وہ یہ قصد کر رہے تھے کہ جم غفیر کے ساتھہ داہنی طرف حملہ مین شریک ہوکر فوج پر آپڑین
جسوقت یہ گولے عربون مین جاکر پہٹے اون لوگون کو مثل غبار کے منتشر کر دیا اور ہمارے سپاہیون نے مربع اور مورچے
اپنے ساتھی لفٹننٹ ڈیوبولے کے ساتھہ سے نعرہ ہاے کامیابی بلند کئے ۔ اور ادہر بار بار عرب جم غفیر کے ساتھہ مربع
پر حملہ کرنیکے لئے مجتمع ہوے ۔ ہماری فوج دشمنون کی صف کے مقابل مین ٹہرے اور سامنے کی صف زمین پر لیٹ گئی یا
گہٹنون کے بل جہک گئے اور باڑہ پر باڑہ ان وحشیون کے غول پر چلنے لگی جس سے تیوسا کہ وہ زمین پر گرتے تھے
یا چہپ چہپ کر بہاگتے تھے اور ایک بلند اور ناہموار زمین کے نشیب پر چہپے تھے ۔ ایک گہنٹہ کے عرصہ مین مربع
ہماری فوج کا مورچہ سے ایک میل بڑہ آیا تہا اور ٹہر کر ایک ایک انچ پر راہ مین لڑتا ہادہ میدان جنگ جو ہر چہار طرف سیاہ
پہاڑیون سے محیط تہا صحراے موت کی طرح معلوم ہوتا تہا ۔ اور ہماری فوج بکثرت اپنے مجروحین کو لیجا رہی تہی اور بعض
اونمین سے ایسے تھے جو بکر زخمی ہوے تھے جبکہ اپنے اونٹون پر کجاون مین ڈال دئے گئے تھے ۔ آخر کار ساڑہے
چار بجے دنکو دو گہنٹہ متواتر جنگ کے بعد نارٹن کی توپون سے پہر آتشباری شروع ہوئی اور لارڈ چارلس براسفورڈ
کی کاردنر توپ نے اپنی اواز سے ہماری فوج کو آگاہ کردیا کہ سب لوگ ہوشیار ہو جائین ۔ اسوقت فوج ہماری آہستہ
آہستہ یقیناً ایک بالو کے ٹیکرے کی چوٹی کے قریب ہوئی جاتی تہی جسکے آگے بڑہ کر دریاے نیل بہہ رہا تہا ۔ دفعتہً پہر
آسمان کا کنارہ سیاہ ہوگیا اور قریب دس ہزار کے دشمن تین جانب سے ہمارے مربع پر حملہ آور ہوے اور برا حصہ
اونکا ہمارے بائین رخ پر گرا مستر برلیہ تحریر کرتے ہین کہ یہ عجب نازک وقت ہملوگون پر تہا عرب ایک ٹیکرے کی پشت

سے نکلے اور یہ جنگلی درادیش اور سوار انکو ہمت دیکر رہا تے تہے اور شور کرکے اپنے پیرو کارون کو حملے کے لئے کہتے تہے
کہ بنام خدا جنگ کرد اور انگریزون کو نیست و نابود کرد۔ ولیکن ہماری فوج کا مربع مثل پہاڑ کے اپنی جگہہ پر جما تہا اور اطمینان
اور استقلال کے ساتہہ دشمنون پر آگ برسا رہا تہا۔ اور جون جون وہ لوگ پیچہے کی طرف آتی تہی ہملوگ بارہ بارہ اوس
شور کرتے ہوے غول پر پار تے تہے غرضکہ اوسوقت عام دلونمین یہی خیال تہا کہ کیا ہمارے قریب آنے تک وہ لوگ روک سکین گے
اونمین تیز رفتار اور خوش قسمت شخص پچیس ۲۵ گز زیادہ قریب نہ پہونچتا تہا کہ موت اوسکا کام تمام کردیتی تہی اور انبوہ کثیر دشمنونکا ہمسے
سو گز کے فاصلہ پر تہا۔ حاصل کلام شکر خدا کا ہے کہ وہ لوگ پس و پیش کرنے لگے ٹکڑے اور موڑے اور پشت کی طرف
بہاگنے لگے۔ فتح ہماری ہوئی اور سرکاری فوج محفوظ رہ گئی۔ اور لوٹی ہوئی صفین عربون کی افسوس کے ساتہہ مطالعہ کو واپس
گئین۔ لیکن ہماری فوج کے مربع کو ایک ٹیکرے کی … آڑ کی اور ضرورت تہی کہ دشمنون کے تیر نشانہ بازونکی زد سے پناہ پائین اور
ان بہادر دشمنون کو گوشمالی دین۔ بعد اسکے ہماری فوج آگے کو بڑہی اب صرف چند چند گولیان جہاڑیون سے آتی تہین اور یہ
بہی رفتہ رفتہ بند ہونے لگین جس جسطرح ہماری فوج دریاے نیل کے قریب ہوتی گئی۔ اب آفتاب غروب ہوگیا تہا اور
زرد چاندنی بہی مثل نقرہ کے دور تک پہیلی ہوئی ایک چیز دیکہائی دیتی تہی وہ دریاے نیل تہا۔ اوسوقت مربع ہماری فوج کا
تہوڑی دیر آرام کے لئے ٹہر گیا اور زخمی سپاہی اپنی ڈولیون سے اوٹہائے گئے کہ وہ لوگ دریا کو دیکہین جسکے بہت سے
متمنی تہے تاکہ وہ آب مصفی پیتے ہوے زخمون مین ٹہنڈک پہونچائے اور اونکی شعلۂ تشنگی کو بجہاوے چند منٹ آرام لینے کے
بعد فوج دریاے نیل کیطرف بڑہے اور ایک سایہ دار کنارہ پر قریب قریہ کوچک ابو کرو کے خیمہ زن ہوے۔ تمام سپاہیون
نے آزادانہ طور سے آب تازہ پیا اور مسلح پہلوون مین ہتہیار رکہکر سوے اور چوکی کے لئے ایک مضبوط جماعت متعین کی گئی
کہ حملہ ناگہانی کو روک سکے۔ علی الصباح دوسرے روز زخمیون کو حفاظت مناسب کے ساتہہ قریہ ابو کرو مین چہوڑکر فوج دوبارہ
صریہ یعنے مورچے کی طرف روانہ ہوئی۔ راستہ مین قریہ غبات کیطرف سے ہوکر گذرے اور اوسے جلاکر خاک و سیاہ کردیا۔
دشمن اس اثنا مین کسیقدر مزاحمت کرتے گئے یہان تک کہ ہملوگ بہ مقام مقصود مضبوط مین پہونچ گئے۔ اس مورچہ
پر پہر اوسوقت سخت جنگ ہوئی جبکہ مربع ہماری فوج کا جا رہا تہا لیکن دشمن توپ اور بندوقون کی سخت آتشباری سے
منتشر ہوکر پسپا ہو گئے۔ جسوقت فوج واپس آتی ہوئی دیکہائی دی فوراً ناشتہ صبح کا تیار کرایا گیا اور کرنیل تالبوت
سپہ سالار رسالہ لائف گارد مربع کے قریب اس اطمینان سے ٹہل رہے تہے جیسے میدان داری کے ز ودکوین اپنی کے
سڑک پر لوگ ٹہلتے ہین۔ جسوقت فوج ہماری پہونچی نہایت ہی مناسب مسرت کے سات اوسکا استقلال کیا گیا
اسلیئے کہ اوس نے ایک سخت کام کو عمدہ طور سے انجام دیا تہا بلکہ نہایت شوق کے ساتہہ جیسا کہ ساسکس رجمنٹ
مین ایک ایرلنڈ کا رہنے والا سپاہی کہتا تہا۔ حاصل کلام یہی جنگ غبات یا ابو کرو کی تہی جسکا اوپر تذکرہ ہوا اور باوجود
دشمنون کے متواتر حملون کے وہ لوگ اسطرح ہر چہار طرف سے فاصلہ پر رکہے گئے کہ ہماری اس امدادی فوج مین مقابل
اس جنگ و جدل کے بہت کم نقصان ہوا۔ یعنے دو افسر مارے گئے اور نو افسر زخمی ہوے منجملہ مجروحین کے وہ بہادر
سپہ سالار سر ہربرٹ استوارٹ تہا افسوس ہے کہ اونکی قسمت مین صحت نہ تہی۔ غیر کمیشن یافتہ افسر اور سپاہیون
مین بائیس ۲۲ مارے گئے تہے اور بانوے زخمی تہے دو ثلث سپاہی سخت زخمی تہے۔ اور بہت زیادہ بیمار اور
معالجہ کی ضرورت ڈاکٹرون کی جماعت کی طرف سے تہی۔ اگر مقدمۃ الجیش حصہ ہماری فوج کا ایک لحظہ کو بہی متحرک ہوجاتا ۔

تو بالا شبہ دشمن اوسے نیست و نابود کردیتے ۔ لیکن اس نے ہر حملہ کو نہایت ہی دلیری سے روکا اور تمام عرب قبل اسکے کہ اپنے نیزون* سے ہمین ہلاک کرتے مار کر زمین پر گرا دئے گئے ۔ اطلاع باضابطہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اس مرتبہ کی جنگ مین دشمن کا زور و شور مقابل جنگ ابو کلیہ کے کم تہا چنانچہ یہ امر قرین قیاس ہے کہ جنگ ماقبل کے نتیجہ نے اونکے اعتقادات کو جو (مہدی) کی فرضی قدرت کے ساتھ اوسکے جھنڈے کے نیچے تہی متزلزل کر دیا

باب بست و پنجم
مشتمل بر واقعات ذیل

مدفون ہونا کشتگان جنگ ابو کلیہ کا ۔ حکم عام کوچ کا دریاے نیل کی طرف ۔ مطامہ پر حملہ ۔ گارڈن کے چند دخانی جہازونکا پہونچنا ۔ ہندوستانی فوجونکا آنا ۔ مراسلہ گارڈن کہ خارطوم مین سب خیریت ہے ۔ اور سال لہا سال تک قبضہ رہ سکتا ہے ۔ مصری سپاہیون کا اندرونی حالات بیان کرنا ۔ گارڈن کی تحریرات خانگی ۔ خارطوم کی سازش ۔ سر چارلس ولسن کے جواب تاخیر ۔ ایک جدید لشکر کی ترتیب ۔ شندی پر گولہ باری کرنا ۔ سر چارلس ولسن کا بالآخر دو دخانی جہاز کے ساتھ خارطوم روانہ ہونا ۔ چھٹوین آبشار کے دشواریان ۔ خارطوم کے نکل جانیکی شہرت عام ۔ پہلے پہل شہر کا دکھائی دینا ۔ دشمنون کے توپخانہ سے مقابلہ کرنا ۔ سوچے سے گذر جانا ۔ خارطوم کا مہدی کے ہاتھ مین آجانا ۔ دو دخانی جہازونکو واپس جانیکا حکم ۔ مختلف بیانات باشندگان سوڈان نسبت فتح خارطوم کے ۔ مہدی کے حالات فتح خارطوم کے متعلق ۔ تمام عالم مین فراغ باشا کی نمک حرامی کا یقین ہونا ۔ گارڈن کا اپنے محل کی دہلیز پر قتل ہونا ۔ سفیر ہینسل کی وفات ۔ دو ہزار دوسرے لوگون کا قتل ہونا ۔ عورت اور لڑکون کا قتل عام ۔ باقیماندہ انگریزون کا حال جو خارطوم مین بود و باش رکہتے تہے ۔ گارڈن کی بے اعتباری وقت مناسب پر مدد پہونچنے کی نسبت ۔

اس حصہ فوج کے واپسی پر سورچہ مین سر چارلس ولسن نے حکم عام روانگی افواج کا دریاے نیل کی طرف دیا لیکن سب سے پہلے یہ امر ضروری تہا کہ مقتولین کے دفن کا بندوبست کیا جاے چنانچہ انجینیرون نے فوراً ایک بڑا گڈہا سپاہی اور سرداران غیر کمیشن یافتہ کے لئے جو مقتول ہوے تہے اور ایک بڑی قبر مسٹر کامران اور مسٹر ہربرٹ اور دو اور سرداروں کے لئے جو اس جنگ مین کام آئے تہے کہودنا شروع کیا ۳ بجے کے وقت دو بدنصیب اخبار نویسون کی لاشین کجاوں مین ڈالکر کرنیل بروع مع دیگر اخبار نویسون کے جو فوج کے ہمراہ تہے صحرا مین اوس مقام پر لاے جو اونکے لئے ہمیشہ کے واسطے محل آرام ہونیوالا تہا ۔ لارڈ چارلس براسفورڈ نے نہایت ہی درد انگیز دعا وقت دفن پڑہی بعد اسکے کامران اور ہربرٹ کی لاشین آغوش مین مادر گیتی کے سپرد کین ۔ بعد ایک گھنٹہ کے کل فوجین سورچے مین تین حصون مین منقسم ہو کر وہان سے روانہ ہوئین اور جسقدر سامان

* باعتبار اوس بیان کے جو شاعر قبیلہ کے شیخ نے زمانہ مابعد مین کیا دشمنون کا نقصان اور اونکے مقتولین اور مجروحین کی تعداد جنگ ابو کلیہ اور عبات مین تین ہزار سے زیادہ تہے

اور رسد ممکن ہوسکا اپنے ہمراہ لے لیا - اور پچاس آدمی کا ایک گارد حفاظت کیلئے پیچھے چھوڑ دیا گیا - اور پچپن ۵۵ مجروح
سپاہی دستی کجاوؤن مین کندہون پر ساتھہ تھے اسلئے کہ سیکڑون اونٹ اس لڑائی مین کام آچکے تھے - خوش قسمتی تہی
کہ دشمنون نے پھر ہماری فوج پر حملہ کا قصد نہ کیا اور فوج ہماری رات گرتے تک قریہ ابو کرو مین جو کنارے دریاے نیل کے واقع
ہے پہونچ گئی مجروحین جہوپڑون مین زیر سایہ رکہے گئے اور بیرون جات کے مکانون مین حفاظت کے لئے بندوق کے رندہن بنائے
گئین - بعد اسکے فوجون نے شب کا بندوبست کیا اور سب کے سب زمین پر سوے اسلئے کہ اوس مقام پر صرف بیس ۲۰ پچیس ۲۵
کچے اور چھوٹے مکان تھے - وہان کے باشندون کی زبانی دریافت ہوا کہ مہدی کے .... نہایت معتمد علیہ فوجین بہ ماتحتی ایک
امیر کے جو فن سپہ گری مین بہت مشہور ہے مقام سطامہ مین مقیم ہین - سر چارلس ولسن نے بذریعہ ایک قیدی کے جو فوج
مین تہا اور جنگ ابو کلیہ مین گرفتار ہوا تہا شرائط صلح امیر مذکور سے پیش کئے - امیر نے جسکے ہم مرتبہ کوئی دوسرا شخص وہان نہ تہا اور
حال کی لڑائیون مین صرف یہی ایک سردار بچ رہا تہا شرائط صلح کا کچھہ جواب نہ دیا چنانچہ یہ بات قرار پائی کہ ایک کالم فوج کا جسمین
ہزار سپاہی ہون اوس قریہ کی نگہبانی کرین - ۲۱ - جنوری کی صبح کو فوجین ہماری پہ آگے کو روانہ ہوئین اور ایک نشیب زمین
سے ہوکر پچہم طرف چلین اور اون خام مکانون سے جو بکثرت تھے اور جسمین بندوق کے رندہے بنے تھے اور حصار بندی معقول
کردی گئی تہی سو گز کے فاصلہ تک برابر چلی آئین اوسوقت دفعۃً دشمنون نے اپنے اگلے توپخانہ سے پھر گولہ اندازی شروع کردی -
تمام صبح سوڈانی جم غفیر کے ساتہہ پیدل اور گدہون پر سوار ندیا اور بربر کی طرف جاتے نظر آتے - اور اسطرح گولیان اور گولے کرپ
توپ سے مارتے جاتے تھے کہ ہماری فوج متعجب اور متحیر تہی - توپ کے گولے ہمارے مربع کے اوپر سے گذر جاتے تہے لیکن گولیون
سے اکثر سپاہی ہمارے مجروح ہوتے تھے اور منجملہ اونکے میجر پور بحری فوج کے تھے جو زخمی ہوئے - اسوقت ہماری فوج پیچھے
ہٹ آئی اور قریہ کے پچہم جانب ٹہری اور یہان سے دس بجے دن تک برابر آتش باری کیا کئے اس اثنا مین ایک سنتری نے
اطلاع دی کہ تین دُخانی جہاز جنپر مصری بیرق اوڑ رہے ہین دریا مین اسطرف آتے دیکہائی دیتے ہین اس خبر سے فوج مین ایک عظیم
اضطراب پیدا ہوا - اور جسوقت وہ کشتیان سامنے آئین تو تین مرتبہ نعرہاے شادمانی بلند ہوئے اور معلوم ہوا کہ یہ اون دخانیون مین
سے ہین جنہین جنرل گارڈن نے بحری جنگ وجدل کے لئے متعین کیا تہا اور انہین اس غرض سے اسطرف روانہ کیا ہے کہ ایک
حصہ برٹش فوج کا خارطوم کو لیجائین - الغرض یہ جہاز فوراً قریہ ابو کرو کے قریب لنگر زن ہوئے اور دو سو پچاس باشی بزوق اور مصری
سپاہی معہ چار برنجی توپون کے زمین پر اوترے تمام سپاہی باکار ریمنگٹن بندوق اور سنگینون سے مسلح تھے اور اونکے کمر اور
کاندہے پر کارتوس دان مین کارتوس بہرے ہوئے تہے اور گو باعتبار پوشاک کے مفلوک الحال معلوم ہوتے تھے اور کپڑے سب پہٹے
ہوئے تھے مگر سب کے سب مستعد اور خوش وخرم تھے اور بظاہر سخت مشقت کے کامون کے مناسب معلوم ہوتے تھے انگریزی
فوج کے سپاہی ان لوگون سے ملکر بہت خوش ہوئے - اور وہ لوگ بہی یہ معلوم کرکے کہ برٹش فوج دریاے نیل پر پہونچ گئی نہایت ہی
محظوظ ہوئے - تہوڑا ہی عرصہ گذرا تہا اور آپسمین ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہا تہا کہ اس درمیان مین یہ اطلاع ہوئی کہ ایک
چوتہا جہاز بہی دیکہائی دیتا ہے اور جسوقت یہ جہاز قریب کنارہ کے رفتہ رفتہ پہونچا تو معلوم ہوا کہ اوسکے ساتہہ ایک بڑا بجرا رسد سے بہرا ہوا
ہے یہ دیکہکر فوج نے پھر نعرہاے خوشی بلند کئے اور معلوم کیا کہ اب ہماری تکلیفین ختم ہوگئین - سوڈانی سپاہی جو جہاز سے اوتری تہی
معہ چار توپون کے اوس حصہ فوج کے شریک ہونیکو روانہ ہوئے جو سطامہ پر حملہ کر رہا تہا - اور ایک گہنٹہ تک یا قریب اسکے یہ دونون فوجین
سطامہ کے شہر پناہ پر جو مٹی کی بنی تہی گولے مارتے رہے لیکن اسکا بہت کم اثر ہوا اسوقت سر چارلس ولسن نے تجویز کیا کہ فوج قریہ ابو کرو کو

واپس آئی ـ لارڈ کاکزین نے مکانات کے اوڑادینے پر بہت اصرار کیا اور یہ کہا کہ جسطرف کی ہوا ہو اودہر آگ لگا دیجاے تاکہ دہوین کے اندر باغی دہس سے نکل پڑین اور یا زو کیطرف اونکو بندوقون کے نیچے رکھہ لیوین ـ لیکن سر چارلس ولسن نے خیال کیا کہ جسقدر نقصان ہوگا اوس سے زیادہ فائدہ اس کارروائی سے نہ مترتب ہوگا ـ قاسم الموس نے سپہ سالار فوج قابل کا سر چارلس ولسن سے آکر ملا اور اونکا شریک ہوا یہ شخص اپنے ہمراہ پانچ جلدین روزنامچہ کی اور مختلف خطوط جناب گارڈن کے لایا تھا ـ ایک کاغذ کی چٹ پر جو قاسم نے پیش کی یہ عبارت تحریر تھی کہ خارطوم مین سب خیریت ہے اور برسون تک قبضہ مین رہ سکتا ہے ـ دستخط سی جی گارڈن ـ تاریخ ۲۹ دسمبر ۱۸۸۴ء ـ یہ خوشخبری جو اس مختصر تحریر سے پیدا ہوتی تھی تمام صف ہاے لشکر مین پہیل گئی اور نہایت اطمینان کا باعث ہوئی اسلئے کہ اون مصری افسرون کے بیانات جو جہازون کے ساتھہ آئے تھے ایسے پر امید نہ تھے ـ باعتبار انکے بیانات کے یہ لوگ چند ہفتے سے معہ اپنے دُخانی جہازون کے ایک جزیرہ مین قریب مطامہ کے ٹہرکر برٹش فوج کی آمد کا انتظار کر رہے تھے ـ اور ان لوگون نے خارطوم سے اخبارات کی آمد و رفت مین مدد دی تھی جس زمانہ مین کہ وہان کی حالت ایسی خطرناک ہو رہی تھی کہ تمام شہر گہرا تہا ـ خود گارڈن خیر و عافیت سے تھے مگر (یہ افسران جہازی بیان کرتے ہین) مگر اونکے سپاہی کمک کیطرف سے بالکل مایوس تھے یہ امر نہایت ہی مناسب تہا اگر چند یورپین بعجلت تمام خارطوم مین جاتے اور وہان کے باشندون کو اور فوجون کو تسلی و تشفی دیتے ـ یہ بیانات بالکل مخالف جنرل گارڈن کی اوس مختصر تحریر کی تہی مگر خود وہ تحریر بہی بظاہر بالکل مجمل اور مبہم تہی اس لئے کہ مسٹر برلیہ نے بیان کیا کہ اوس بہادر محافظ خارطوم نے ایک تحریر خانگی مین یہ لکہا ہے کہ اب وہ آخری اور خاتمہ کا روز چلا آرہا ہے ـ وہ شخص جنکو جنرل گارڈن نے معاف کردیا تہا اور قتل سے بچایا تہا ایک تو فراغ پاشا جیسے بعض لوگ سوڈانی کہتے تہے اور بعض سرکیشیا کا رہنے والا بتاتے تہے اور دوسرا احمد غالب بے باشندہ اسوان کہ یہ دو لو بہت بڑے لوگون مین خارطوم کے اور سپہ سالار مصری فوج کے تہے ـ مہدی سے شہر اور محصورین شہر کے حوالہ کردینے کے لئے بات چیت کرتے تہے اور گارڈن بوجہ اپنے بے اختیاری کے اوس آس سے باز نہ رکھہ سکتا تہا فوج امدادی کے پہونچنے مین بہت توقف ہوا جنرل خدا سے دست بدعا تہا کہ ہمارے ہموطن وقت پر پہونچ کر ہمین بچا وین مین گارڈن کو معلوم تہا کہ مین تنہا نکل جاسکتا ہون مگر اوس نے اپنے ساتہیون کا چہوڑنا گوارا نہ کیا اور تقدیرات الٰہی پر شاکر اور اوسکا منتظر رہا جو دست خداوند عالم تہا جنرل کو بہت ہی کم امید تہی کہ مین پہر اپنے دوستون کو اس دنیا مین دیکہونگا اسلئے کہ وہ کسیطرح فید نہ ہوسکتا تہا ـ روز چہارشنبہ ۱۲ ـ جنوری کو سر چارلس ولسن حالات متذکرہ سے مطلع ہوے اور اونہین لازم تہا کہ بلا توقف سلمتے خارطوم روانہ ہوتے ـ جنگ عبات مین جسوقت سر ہربرٹ اسٹوارٹ مجروح ہوے سپہ سالاری فوج کرنیل بوس کا دن کی تفویض ہوئی تہی ـ اور ابو کرو کی حفاظت کے لئے کرنیل مذکور بہت کافی تہے ـ چنانچہ مطابق اسکے کوئی وجہ نہ تہی کہ سر چارلس ولسن بلا توقف خارطوم کو نہ جاتے اور ہان اگر کوئی وجہ رہی ہوگی تو اوسے خود وہی بذات خاص جانتے رہے ہون گے ـ الغرض سر چارلس

٭ مسٹر چارلس ولیمس کار اسپانڈنٹ دیلی کرانیکل اخبار نے مطامہ پر حملہ مابعد کی نسبت اسطرح تحریر کیا ہے کہ فوج سرکاری شمال مطامہ کیطرف گئی ـ اور بعد ایک گہنٹہ کے اوسکے جنوب مغرب کی سمت روانہ ہوئی ـ بادشاہ فرانس کے مشہور حملہ کے وقت سے چوبیس ہزار سپاہیون کی جمعیت سے گیا تہا آجتک اسطرح فوجون کا کوچ پہاڑیون کے نیچے اور اوپر اور بے عذر اونکی نقل و حرکت صف بندی کے ساتہہ گولیون کی بوچہارین کبہی نہین سنی گئی ـ چہہ گہنٹہ کے بعد کہ پانچ گہنٹہ تک علی الاتصال آگ برستی رہی اوسکے نیچے ـ بامداد انجینیران شاہی اور رائفل برگیڈ کے پکٹ یعنی چوکی کے سپاہیون کی ان لوگون نے ایک مختصر خوشنما مورچہ سو پچاس گز کے فاصلہ پر فوراً بنا لیا اور وہان پر کسیقدر فوج اور توپین جو جنرل گارڈن کے جہاز پر علی حالت فرو تر مین پہونچی تہی متعین کردی گئین اور بقیہ فوجین واپس آئین ـ اوسوقت مطامہ کا حملہ بنام دفعاتوجی کے مشہور ہوا ـ

وہین مقیم رہے اور باستثناے دو کمپنی فوج گارد کے بروز پنجشنبہ ۲۲ جنوری وقت صبح بقیہ فوج کے ہمراہ کنارہ دریا کی طرف روانہ ہوئی یہ جدید
مقام جسپر سرکاری فوج نے قبضہ کر لیا تھا زیادہ تر محفوظ اور مقید تھا اور بغرض مزید حفاظت بہت جلد اوسکی حصار بندی کر لی گئی تھی - اور زخمیون کو
اس جدید مقام پر لے گئے سر ہربٹ اسٹوارٹ کو جنکی حالت ایک وقت مین اچھی معلوم ہوتی تھی اور رو بصحت تھی ایک چھوٹے جہاز پر لے گئے اسلئے
کہ خیال کیا گیا تھا کہ وہان مقابل کنارہ کے یہ زیادہ تر آرام پائینگے اور بہ آسایش رہین گے - سر چارلس ولسن نے اوسیوقت تین جہاز دریاے نیل
مین گرداوری اور دیکھ بھال کی غرض سے متعین کئے - ایک حصہ مصری فوج کا اور پیدل سپاہیونکا جو سوار کر دیے گئے تھے اور ساسکس رجمنٹ
کا جہازون پر متعین کیا گیا - دو گھنٹہ تک یہ جہاز [illegible] بلندی پر گولہ مارتے رہے اور اوسے بالکل نیست و نابود کر دیا - [illegible] جہاز نے [illegible] مقام
پر [illegible] کشتیان باغیون کی گرفتار کین اور اپنی جگہ پر جہان برٹش فوج خیمہ زن تھی واپس آئی - جہازون کے جانیکے بعد کئی باغیون پہ
بہ جمع ہوئے اور معلوم ہوتا تھا کہ حملہ آور ہون گے ایکبار یا اس سے زیادہ باغی خارطوم کی طرف سے آ رہے تھے اسیطرح بہت بڑی جماعت
مطامہ کی طرف سے ظاہرا اس نیت سے اسطرف آ رہے تھے کہ سرکاری مورچہ پر حملہ آور ہو کر اوسے اڑا دے لیکن جسوقت ہماری طرف
سے پیدل فوج صفوف کے ساتھ اونکے مقابلہ کو بڑہے تو فوراً ہی وہ لوگ پسپا ہو گئے - اوسیوقت [illegible] ایک تیسرا حصہ باغیونکی فوجکا دریاے
نیل کے ایک جزیرہ کو چاک مین ٹھیک مقابل سرکاری فوجی پڑاؤ کے اس غرض سے [illegible] ہون کو [illegible] ہون سے منتشر
اور پریشان رکھیئے - الغرض جسوقت جہاز واپس آئے تو چھوٹی توپین جو انپر تھی اوتار لی گئین [illegible] ساحل [illegible]
بازون سے پیدل فوج کے بالاستقلال گولیان ماری شروع کین تو باغی جزیرہ سے دریاے نیل کے اوس پار بھاگتے ہوئے نظر
آنے لگے - بظاہر جمعہ کا دن بالکل بیکار گیا لیکن شام کیوقت جب یہ معلوم ہوا کہ رسد کم ہونے لگی اور یہ بھی مناسب معلوم ہوا کہ [illegible]
ولیسلی کو واقعات گذشتہ کی اطلاع دیجائے غروب آفتاب کے بعد ایک قافلہ اونٹون کا [illegible] بایں ہدایت روانہ کیا گیا اور [illegible]
سے رسد لائے - اور تین سو سپاہی گارد پلٹن اور بہاری ہتیار [illegible] پلٹن [illegible] کی پلٹن کے جو سوار کر دیے گئے تھے ماتحتی کرنیل
ٹالبیٹ ہمراہ قافلہ کو روانہ کئے گئے - اور راستہ مین اس قافلہ کے راہ نمائی کے لارڈ کاک رن اور چند باشندگان سودان بھی
اوس قافلہ کے ہمراہ ہوئے - چوبیس ۲۴ جنوری کی صبح کو یعنی تین دن بعد بہو پہنچنے مراسلہ جنرل گارڈن کے آخرش سر چارلس ولسن نے
مناسب تصور کیا کہ خارطوم کو روانہ ہون - سر چارلس ایسا ہی خیال ۲۱ جنوری کے سہ پہر کو بھی کر سکتے تھے - اسلئے کہ لارڈ چارلس
برسفورد نے قبل اسکے دو بڑے جہازون کو بخوبی جانچ لیا تھا اور جو ضروری مرمتین بھی کرا دی تھین - لیکن اس مہم مین تساہلی اور سستی
کرنیکا ابتدا ہی سے قاعدہ بندہ گیا تھا - فوجین جو سر چارلس ولسن کے ساتھ جانیکو منتخب کی گئی تھین اوسمین تیس ۳۰ سپاہی تو شاہی سکر

✚ سر چارلس ولسن نے اپنی مراسلہ مورخہ ۲۳ جنوری مین جو بنام لارڈ ولیسلی بہیجا تھا وجوہات ذیل توقف کے نسبت تحریر کئے ہین - سر چارلس لکھتے ہین کہ جنرل گارڈن نے
اپنی ایک نہایت ہی طولانی خط مین سردار مصاحبین یا سپہ سالار فوج سرکاری جو مقدمۃ الجیش ہو اور خارطوم کیطرف بڑہتی ہو باصرار تمام یہ تحریر کیا تھا کہ جہازونکا بندوبست
مصریون کے ہاتھ سے نکالکر بکسر برٹش افسر لے لین اور تمام پاشا اور بے اور ترکی و مصریونکو جہاز پر سے نکالدین نہایت ہی سختی کے ساتھ جنرل گارڈن نے انلوگونکی ہمدردی
اور بیگانہ جنگ و بیکاری کی وقت تحریر کی تھی اور یہ بھی التجا کی تھی کہ اگر جہازون پر برٹش جہازران ہم نہ پہونچ سکین تو ایسی حالت مین جہاز ہمارے پاس واپس بہیجدے جایئن
اور بجز سودانی سپاہی اور ملاحون کے اور کوئی دوسرا نہ آنے پائے - ابتداً یہ ارادہ کیا گیا کہ ان جہازون پر بحری فوج کے سپاہی تعینات کئے جایئن
لیکن لارڈ چارلس برسفورڈ اسپتال مین علیل تھے اور اس قابل نہ تھے کہ نقل و حرکت کر سکین اور دوسرے افسر بحری فوج کے اور اکثر عمدہ عمدہ چھوٹے
افسر اور سپاہی یا مارے گئے یا زخمی تھے لہذا یہ امر ضرور تھا کہ چار جہازونمین سے سودانی افسر اور سپاہی اور جہازران وغیرہ منتخب
کئے جایئن - اور وہ سب دو جہازون پر جو خارطوم جانیکو منتقل کئے جایئن

رجمنٹ کے تھے اور دو سو سوڈانی فوج کے تھے اور منجملہ پانچ بخارہ دخانی جہازون کے دو پر یعنے بورڈین اور طل ہوبہ نامی جہازون پر یہ فوجین سوار ہوئین - خود سر چارلس ولسن جہاز اول الذکر پر بہمراہی کپتان گاس کاین اور قاسم الموس بے کے سوار ہوئے و دوسرے جہاز کے سپہ سالاری عبد الحمید بے کے سپرد ہوئے - اور کپتان ٹرافورڈ اور لفٹننٹ اسٹوارٹ ورٹلی اونکے ہمراہ کئے گئے - احباب سے کار سپا نڈیٹون نے بھی درخواست کی کہ اونہین اوس مہم کے ساتھہ اجازت جانیکی ملے لیکن لارڈ وولسلی کے سابق حکم کے بموجب بہ استدعا اون لوگون کی نامنظور کردی گئی - ۸ بجے کے وقت برٹش فوج جہان خیمہ زن تھی اوس مقام سے یہ جہاز روانہ ہوکر تین گھنٹے کے بعد ایک قریہ مین جسکا غند التو نام تھا پہونچے اور وہان اس غرض سے ٹھہرے کہ جلانیکے لیئے لکڑیان لے لین - یہان ایک قاصد مسلم شیخ قبیلہ شاعیہ کا بورڈین جہاز پر یہ پیغام لیکر آیا کہ ہمارے قبیلہ کے تمام لوگ انگریزون کے شریک ہونیکو موجود ہین بمجرد اسکے کہ انگریزی حکومت قایم ہوجائیگی - ابو کلیہ اور رغبات کی فتوحات نے بہت کچھہ اثر پیدا کیا تھا اور دشمنون کے نقصان کا تخمینہ تین ہزار آدمیون تک ان لڑائیون مین کیا جاتا تھا - الغرض جہاز ہمارے شب کو قریہ ورتا کے مقیم ہوئے اور ۲۵ - جنوری کو پانچ بجے صبحکو پھر روانہ ہوئے - نو بجے پھر لکڑی لینے کی غرض سے ٹھہرنے کی ضرورت ہوئی بعد اسکے جہاز پھر قطع مسافت مین مصروف ہوئے اور چھتوین آبشار کے نیچے سے ہوکر وادی الجیش سے گذرے اس مقام پر دشمنون نے اپنی توپون کے لئے زمین بنا کر کھی تھین لیکن یہ جگہہ بالکل خالی تھی اور کوئی شخص قابض نظر نہ آتا تھا - تین بجے جہاز ہمارے آبشار مین داخل ہوئے اور جزایر حسن کے ایک جزیرہ کے پاس دو گھنٹے بعد پہونچ کر بورڈین جہاز ایک ٹیکرے پر چڑھ گیا - اگلے صبحکو یہان سے نکلا اور تمام آدمی جہاز پر سے اسلئے اوتر پڑے تھے کہ ہلکا ہوجانے اور چڑھنے سے باز ہوجانیکے قابل ہو - الغرض یہ جہاز پھر فوراً ہی خشکی مین جا تا رہا اور کمکی فوج کو تمام دن یہان توقف کرنا پڑا - شاعیہ قبیلہ کے عرب جہاز پر آکر یہ بیان کرتے تھے کہ دو ہفتہ سے جنرل گارڈن

کرنیل سر چارلس ولسن

برابر لڑ رہے ہین اور انگریزون کی پیش قدمی سے لوگون مین بہت خوف پھیل رہا ہے یہ بھی ان لوگون سے علاوہ اسکے بیان کیا کہ ہمارا قبیلہ صرف نتیجہ آخر کا منتظر ہے اور بعد یکسو ہونے ان معاملات کے وہ لوگ کسی فریق غالب کا شریک ہوجائیگا - ۲۷ جنوری کی صبحکو پھر جہاز روانہ ہوئے اور قریہ غوث لفیسا مین پہونچکر زیادہ تر کشتیان اون پر لے لی گئین - جسوقت ہمارے جہاز بڑہ رہے تھے ایک عرب نے لفٹننٹ اسٹوارٹ ورٹلی سے بیان کیا کہ روز گذشتہ کو ایک شتربان عمد رمان سے ادہر ہوکر گذرا تھا وہ بیان کرتا تھا کہ خارطوم ہاتھہ سے نکل گیا اور جنرل گارڈن کی وفات ہوئی - لیکن اس خبر کا عام طور سے کسیکو یقین نہ ہوا الحاصل جہاز ہمارے سہ پہر تک برابر قطع مسافت مین سرگرم رہے اوسوقت بجیم کے کنارہ سے عربون نے جو اوس مقام پر مقیم تھے جہازون پر

گولیان مارنا شروع کین - شب کو ہمارے جہاز ایک قریہ مین بحیم کے کنارہ پر مقام طمانیات کے محاذی مین ٹہرے اور اگلی
صبحکو بسرعت تمام خارطوم کی طرف روانہ ہوے - سویرے یعنی غروب آفتاب سے پہلے مقام جبل سغطلیب مین پہونچے یہ
مقام ایک پہاڑی کی ڈہالوان چوٹی پر واقع تہا اور یہان جنرل گارڈن کے جہازون پر گولہ اندازی کے لئے دشمنون نے توپین لگا
رکہی تہین مگر اسوقت وہان کوئی شخص نہ تہا وہ مقام خالی اور بلا قبضہ کے تہا - تہوڑی دیر بعد ایک شخص قبیلہ شاغیہ کا پورب
کے کنارہ سے زور سے چلا کر پکارا اور یہ کہا کہ دو روز ہوے کہ خارطوم فتح ہوگیا - اولا اس خبر پر اعتبار نہ کیا گیا لیکن دریا کے ہر موڑ
پر متواتر یہی خبر سنائی دی اوسوقت ہر ایک کے دل مین انتشار پیدا ہوا کون بیان کرسکتا ہے کہ ان لوگون کے دلون پر کیا
گذری ہوگی جو اس سرعت کے ساتہ گارڈن کے بچانیکو جارہے تہے - اور بار بار دلمین اندیشہ کررہے تہے کہ اگر سوداینون کے بیانات
صحیح نکلے تو اسقدر خون بہا ہے اور اسقدر زر خطیر جو صرف ہوا ہے مفت رایگان جائیگا اور ہملوگون کے مقدر مین یہی تہا کہ بہت
دیر بعد پہونچین - مہینون سے یہ بہادر دشمنون کے ساتہ لڑ رہا تہا اور اپنی ہی تدابیر پر چہوڑ دیا گیا تہا اور بتنفر لوگون نے اوسکے
ساتہ برتاؤ کیا جب گارڈن نے زبیر پاشا اور ترکی فوج کے لئے درخواست کی تہی - تمام درخواستین اوسکی نامنظور کردی گئین
اور یہ اوس سے کہا گیا کہ وہ اپنے اس معزز عہدہ سے دست بردار ہوجاے مگر اوسوقت جبکہ دست کشی خارج از امکان ہوگئی
تہی - گو یہ امر اوسکے بہادرانہ خیال کے بالکل مخالف تہا اور مدد بہی بہیجی گئی مگر تقدیر مین تو یہ لکہا تہا کہ کمک بالکل فضول
ہوجائیگی - الغرض بورڈین اور تاہو یہ جہازون کے لوگ زیادہ عرصہ تک حالت شک مین نہ رہنے پاے بلکہ نو بجے دن کو گذرنا
لوگون کا قریہ اور جزیرہ وکیل امین کی طرف سے ہوا اور معلوم ہوا کہ یہ مقامات شیخ مصطفے کے قبضہ مین ہین اور شیخ مذکور امرایان
محمد احمد مین سے ایک بزرگ امیر تہا باغیون کی بندوقون کی زد سے بچکر جہاز ہمارے آگے کو بڑہے اور جب مقام فغیبہ کے پاس پہونچے
تو دوربین کے ذریعہ سے کسیقدر سواد خارطوم کا نظر آیا - تہوڑی دیر بعد گیارہ بجے کے ہملوگ ایک جزیرہ مین پہونچے اس مقام پر
باغی گہانس اور جہاڑیون مین نیچے کیطرف کنارے پر چہپے ہوے تہے اور ہملوگون پر بندوقون سے سخت آتشبازی شروع کی
بورڈین جہاز آگے آگے جاتا تہا اور تاہو یہ جہاز پیچہے پیچہے قریب اوسکے تہا اور ستہ پہر کو یہ دونو جہاز مقام حلفیہ کے مقابل
مین پہونچے اس مقام پر دشمنون نے ایک مورچال تیار کہی تہی اور چار توپین رکہہ چہوڑی تہین - ان دونون جہازون نے
باغیون کی باڑہ کا بخوبی تمام اپنی ہچیزرس توپ اور بندوقون کے فیر سے پانچسو گز کے فاصلہ سے صرف نبدی کے ساتہ
جواب دیا اور جہازونکی روانگی بہی بدستور قایم رہی یہان تک کہ جزیرہ طوطی کے مقابل مین پہونچے - اس جزیرہ کی
نسبت ان لوگون کو یہ امید تہی کہ جنرل گارڈن کی فوج کے قبضہ مین ہوگا - اس مقام سے باغیون نے ان لوگون پر ڈیڑہ
سوگز کے فاصلہ سے سخت باڑہ مارنا شروع کی اور بظاہر دو توپون سے بم کے گولے خارطوم کی طرف سے آنے لگے - جسوقت
حد جنوبی جزیرہ طوطی کا قریب ہونے لگا تو ایک دوسرا سلسلہ سخت آتشبازی کا چابک پر توپون سے جو قلعہ عمدرمان پر
چڑہی تہین شروع ہوا اور بظاہر یہ مقام مہدی کے قبضہ مین تہا - اسیوقت ہزارہا باغی کنارون پر امنڈ آے اور اپنی ریمنگٹن
بندوقون سے جہازون پر گولیون کا مینہ برسانے لگے جسکا خوش قسمتی سے ان جہازون پر بہت کم اثر ہوا - جو لوگ جہازون پر
تہے اب وہ دیکہ سکتے تہے کہ گارڈن کی جنگی بجرے اور ایک بہت بڑا بیڑا انگارس اور سودانی کشتیون کا خارطوم کے کنارہ
پر عمدرمان کے گہاٹ کے محاذات مین لگا ہوا ہے لیکن جنرل کے وہ دونو جہاز جنکی نسبت یہ بیان کیا گیا تہا کہ خارطوم مین
روک لئے گئے ہین دیکہائی نہین دیتے تہے - خارطوم کی طرف دیکہنے سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ جنوب و مغرب کا کنارہ بیرون شہر

باغیون سے بہرا ہوا ہے اور تمام لوگ مہدی کے جھنڈے لئے ہوے اور مہدی کی وردی پہنے ہوئے گلیون مین اور مکان کی چھتون پر اور قلعون مین دکہائی دیتے تھے ۔ ہزارون آدمی جنمین درویش بھی شامل تھے کمین گاہون سے نکل کر زمین نشیب کی طرف کنارہ آب پر دوڑے آتے تھے اور اپنے ہتھیارونکو چمکاتے تھے اور جہازون پر گولیان مارتے تھے یا شور سے چلا چلا کر گارڈن کے مارے جانیکی خبر دیتے تھے ۔ ایک درویش لب دریا تک ایک سفید علم لئے ہوے آیا اور اس امر کی کوشش کی کہ جو لوگ جہاز پر ہین اونہین متوجہ کرے جو کچھہ اس سے اوسکی غرض رہی ہو لیکن دریافت ہونا اوسکا محال تھا اسلئے کہ تین طرف سے توپین گولے اور بم مارہی رہے تھے یعنی خارطوم اور عمدرمان اور حلفیہ سے اور بندقون کی فیرین علی الاتصال ہرچہار طرف سے ہو رہی تہین مطابق رپورٹ باضابطہ لفٹننٹ استوارٹ ورٹلی کے بوروپین جہاز دو سو گز کے فاصلہ پر شمال و مغربی کنارہ خارطوم سے ہو گیا او سوقت یہ دیکہائی دیا کہ کوئی نشان گارڈن کا محل شاہی پر نہین اوڑتا او راکثر مکانات شہر کے ویران ہوگئے ہین اور شہر صاف طور سے مہدی کے ہاتھہ مین آگیا ہے ۔ چونکہ جہازون کی آہنی پترون سے بخوبی حفاظت اور استحکام کردیا گیا تہا اسوجہ سے خفیف نقصان اونہین پہونچا ۔ صرف دو آدمی ہمارے مارے گئے اور سولہ مجروح ہوے ۔ ایک گولہ بم کا تلہوبیہ جہاز کی کوٹھری پر پڑا اور وہ کوٹھری برباد ہوگئی اور بوروپین جہاز کی ڈونگی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تہی ۔ نظر اول مین خارطوم کو باغیون کے ہاتھہ مین دیکھہ کر سپاہی اور سودانی جہازیون کا عجب حال صدمہ سے ہوا قاسم الموس اور اوسکے افسر اور سپاہیون نے اپنے کو جہاز کے سطحہ پر گرادیا اور مونہہ کو چھپا کر بچون کی طرح رونے لگے ۔ گارڈن کے امیر البحر یعنی قاسم کو گمان ہوا اور جو بعد کو متحقق بھی ہوگیا کہ شہر پر قبضہ ہوتے وقت تین بیٹے اوسکے قتل ہوے اور تمام مال و متاع اوسکا لٹ گیا ۔ الغرض باوجود اسکے کہ ہر چہار طرف سے آگ برس رہی تہی اور بندوق کی فیرون کے نیچے تھے تاہم سودانی جو ہمارے ساتھہ تھے نہایت ہی بہادری کے ساتھہ لڑے اور شاہی ساکسس کے سپاہی اسطرف باڑہ پر باڑہ مارتے جاتے تھے یہان تک کہ اونکے کندھے کوفتہ او خستہ ہوگئے اور یہ امر یقینی ہے کہ باغیون کے صدہا آدمی اس لڑائی مین کام آئے ۔ چونکہ یہ امر نہایت ہی غیر ممکن تہا کہ اس سخت آتشباری مین زمین پر کہین اوترین لہذا سر چارلس ولسن نے حکم دیا کہ دونو جہاز کی کلون کی قوت زیادہ کیجاے اور بہاو کیطرف روانہ ہون اسلئے کہ اب مزید جد و جہد بالکل بیکار اور فضول ہے ۔ سو اتفاق سے بیر کو فوج امدادی ہمارے دشمن کی توپون کی زد سے باہر آگئے ۔ اور ایک جزیرہ مین جبل رُیان کے نیچے ٹھہرے اور وہان سے متعدد قاصد روانہ کئے گئے کہ وہ لوگ خبر ونکو حاصل کرکے لائین ۔ بہت جلد وہ لوگ واپس آگئے ۔ اور نیز بیان کیا کہ ۲۶ جنوری کی شب کو خارطوم بوجہ فریب و نمکحرامی فراغ پاشا کے ہاتھہ سے نکل گیا یہ وہی بدنہاد فراغ پاشا تہا جسکا تذکرہ جنرل گارڈن نے اپنی تحریر خانگی مین کیا تہا ابتدا مین یہ ایک غلام حبشی تہا جسے جنرل گارڈن نے آزاد کیا تہا اور سودانی موجون کی اوسے سپہ سالاری تفویض کی تہی اس شخص نے خارطوم کے دروازے پیروان مہدی کے لئے کہول دئے اور ایک سخت قتل عام شروع ہوا اور وہ بہادر گورنر بھی قتل ہوا اور تمام اسکے پیرو بھی اوسکے ساتھہ ہلاک ہوے ۔ حاصل کلام سرکاری کمک بالکل بے سود ہوگئی ہزارون جانین تلف ہوئین کروڑون روپے صرف ہوے جسکا کوئی فائدہ نہ مترتب ہوا ۔ لارڈ ولسلی نے بالضرور جہانتک اونکے امکان مین تہا کوشش اسباب کی کی کہ ایک دوسرا نتیجہ پیدا کرین او صحرا ربیوداکے مقدمتہ الجیش حصہ فوج کی سپہ سالاری بذات خاص اپنے تعلق کی تاہم تمام فوج کی سپہ سالاری صرف ایک بہادر افسر یعنی سر ہربرٹ اسٹوارٹ کی ذات تک محدود کردی او فی الحقیقت اگر وہ زخمی نہ ہوے ہوتے تو قیاس غالب یہ تہا کہ وقت پر خارطوم مین پہونچتے اور گارڈن کو بچاتے ۔ اور یہی نتیجہ غالباً او سوقت

باغیون سے بہرا ہوا ہے اور تمام لوگ مہدی کے جھنڈے لئے ہوے اور مہدی کی وردی پہنے ہوئے گلیون مین اور مکان
کی چھتون پر اور قلعون مین دکھائی دیتے تھے ۔ ہزارون آدمی جنمین درویش بھی شامل تھے کمین گاہون سے نکل کر زمین شیب
کی طرف کنارہ آب پر دوڑے آتے تھے اور اپنے ہتھیار ونکو چمکاتے تھے اور جہازون پر گولیان مارتے تھے یا شور سے چلا چلا کر
گارڈن کے مارے جانیکی خبر دیتے تھے ۔ ایک درویش لب دریا تک ایک سفید علم لئے ہوے آیا اور اس امر کی کوشش کی
کہ جو لوگ جہاز پر ہین اونہین متوجہ کرے جو کچھ اس سے اوسکی غرض رہی ہو لیکن دریافت ہونا اوسکا محال تھا اسلئے کہ تین طرف سے
توپین گولے اور بم مار ہی رہے تھے یعنی خارطوم اور عمدرمان اور حلفیہ سے اور بندوقون کی فیرین علی الاتصال ہر چہار طرف سے
ہو رہی تہین مطابق رپورٹ باضابطہ لفٹننٹ اسٹوارٹ ورٹلی کے بورڈین جہاز دو سو گز کے فاصلہ پر شمال و مغربی کنارہ خارطوم
سے ہو گیا اوسوقت یہ دیکھائی دیا کہ کوئی نشان گارڈن کا محل شاہی پر نہین اڑتا اور اکثر مکانات شہر کے ویران ہوگئے ہین اور شہر
صاف طور سے مہدی کے ہاتھ مین آگیا ہے ۔ چونکہ جہازون کی آہنی پترون سے بخوبی حفاظت اور استحکام کر دیا گیا تہا اسوجہ سے
خفیف نقصان اونہین پہونچا ۔ صرف دو آدمی ہمارے مارے گئے اور سولہ مجروح ہوے ۔ ایک گولہ بم کا تلہو یہ جہاز کی کوٹھری
پر پہٹا اور وہ کوٹھری برباد ہوگئی ۔ اور بورڈین جہاز کی ڈینگی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تہی ۔ نظر اول مین خارطوم کو باغیون کے ہاتھ مین دیکھ
کر سپاہی اور سودانی جہازیون کا عجب حال صدمہ سے ہوا قاسم الموس اور اوسکے افسر اور سپاہیون نے اپنے کو جہاز کے سطح پر
گرا دیا اور مونہ کو چھپا کر بچون کی طرح رونے لگے ۔ گارڈن کے امیر البحر یعنی قاسم کو گمان ہوا اور جو بعد کو متحقق بھی ہو گیا کہ شہر پر قبضہ
ہوتے وقت تین بیٹے اوسکے قتل ہوے اور تمام مال و متاع اوسکا لٹ گیا ۔ الغرض باوجود اسکے کہ ہر چہار طرف سے آگ برس
رہی تہی اور بندوق کی فیرون کے نیچے تھے تاہم سودانی جو ہمارے ساتھ تھے نہایت ہی بہادری کے ساتھ لڑے اور شاہی
سا سکس کے سپاہی اسطرف باڑہ پر باڑہ مارتے جاتے تھے یہان تک کہ اونکے کندہے کوفتہ او خستہ ہوگئے اور یہ امر یقینی
ہے کہ باغیون کے صدہا آدمی اس لڑائی مین کام آئے ۔ چونکہ یہ امر نہایت ہی غیر ممکن تہا کہ اس سخت آتشباری مین زمین پر
کمین اوترین لہذا سر چارلس ولسن نے حکم دیا کہ دونو جہاز کی کلون کی قوت زیادہ کیجاے اور بہاو کیطرف روانہ ہون اسلئے کہ اب
مزید جد و جہد بالکل بیکار اور فضول ہے ۔ سوا چار بجے سہ پہر کو فوج امدادی ہمارے دشمن کی توپون کی زد سے باہر آگئے ۔
اور ایک جزیرہ مین جبل رویان کے نیچے ٹھہرے اور وہان سے متعدد قاصد روانہ کئے گئے کہ وہ لوگ خبر ونکو حاصل کر کے لائین
بہت جلد وہ لوگ واپس آئے ۔ اور نیز بیان کیا کہ ۲۶ جنوری کی شب کو خارطوم بوجہ فریب و نمکحرامی فراغ پاشا کے ہاتھ سے
نکل گیا یہ وہی بدنہاد فراغ پاشا تھا جسکا تذکرہ جنرل گارڈن نے اپنی تحریر خانگی مین کیا تہا ابتدا مین یہ ایک غلام حبشی تہا
جسے جنرل گارڈن نے آزاد کیا تہا اور سودانی فوجون کی اوسے سپہ سالاری تفویض کی تہی اس شخص نے خارطوم کے دروازے
پیروان مہدی کے لئے کھول دئے اور ایک سخت قتل عام شروع ہوا اور وہ بہادر گورنر بھی قتل ہوا اور تمام اوسکے پیرو بھی
اوسکے ساتھ ہلاک ہوے ۔ حاصل کلام سرکاری کمک بالکل بے سود ہوگئی ہزارون جانین تلف ہوئین کرورون
روپے صرف ہوے جسکا کوئی فائدہ نہ مترتب ہوا ۔ لارڈ ولسلی نے بالضرور جہان تک اونکے امکان مین تہا کوشش
اسباب کی کیا کہ ایک دوسرا نتیجہ پیدا کرین اور صحرا بیودا کے مقدمۃ الجیش حصہ فوج کی سپہ سالاری بذات خاص اپنے
تعلق کی تاہم تمام فوج کی سپہ سالاری صرف ایک بہادر افسر یعنی سر ہربرٹ اسٹوارٹ کی ذات تک محدود کر دی اور فی الحقیقت
اگر وہ زخمی نہ ہوے ہوتے تو قیاس غالب یہ تہا کہ وقت پر خارطوم مین پہونچتے اور گارڈن کو بچاتے ۔ اور یہی نتیجہ غالباً اوسوقت

سر چارلس ولسن کی فوج کا مقام غبات مین اترنا
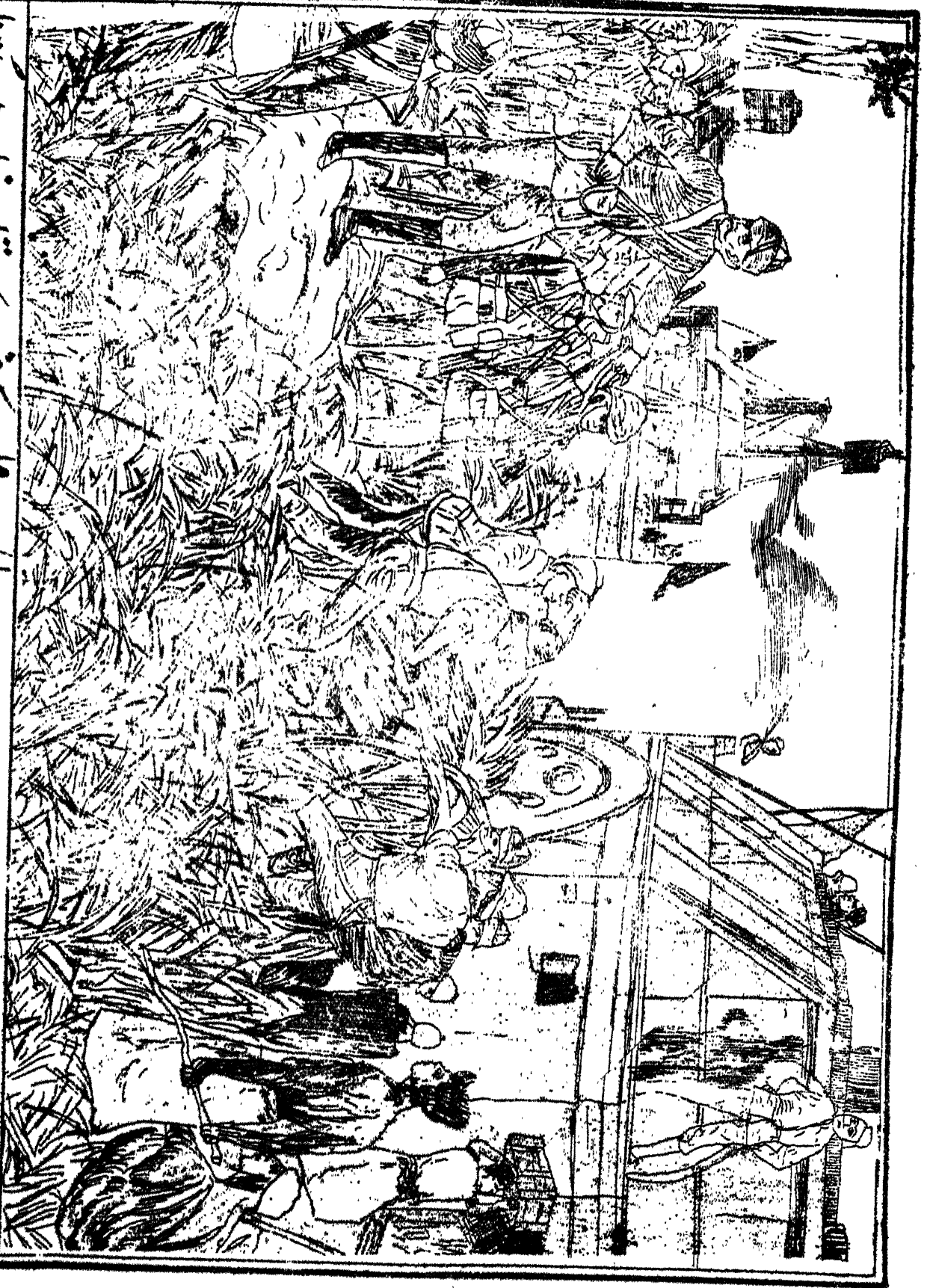
خارطوم کے نیچے دریاے نیل کا نظر آنا

بہی مترتب ہوتا اگر کمانڈر انچیف یعنی لارڈ ولسیلی ایک دوسرا واقعی لایق افسر علاوہ سر ہربرٹ کے مقرر کرتے کہ وہ کسی کمبخت حادثہ کے وقوع ہونے پر سپہ سالاری کے خدمات کو بعد سر ہربرٹ کے اونہیں کوششون کے ساتھہ انجام دیتا - الغرض شومی بخت سے سپہ سالاری اور انتظام اس حصہ فوج کا کرنیل سر چارلس ولسن کے سپرد ہوا جو بمشکل اس سخت خدمت کے انجام دہی کی قابلیت رکہتے تہے - جہان تک رنج کسی شخص سے کرنا ممکن ہے اس امر پر کر سکتا ہے کہ سر چارلس مقام وغبات سے بعد پہونچنے قاسم الموس کے جہازون کے ساتہہ کیون نہ روانہ ہوے اور اسیطرح جہان تک رنج ہو سکے اس امر پر کیا جا سکتا ہے کہ لارڈ ولسیلی نے کیون نہ ایک قابل صلاح کن اور لایق مددگار سر ہربرٹ اسٹوارٹ کے ساتہہ متعین کیا - ان افسرون پر یعنی اسٹوارٹ وغیرہ پر جنکا کوئی قصور نہین ہے کوئی الزام نہین لگایا جا سکتا - اصل ذمہ داری اون کندہون پر ہین جنہون نے ہفتےہین توقف لیا یعنی وزرا پر جنکی حکمت عملی پس وپیش کی حالت مین رہی اور گیارہ گہنٹہ بعد بحث ومباحثہ اور عام راے اور فریادون کے ان لوگون نے سوڈان کمک بہیجنا منظور کیا - القصہ ٹہیک ٹہیک واقعات اور حالات کہ خارطوم کسطرح باغیون کے ہاتہہ لگا یقینی طور سے نہین بیان ہو سکتے اسلئے کہ جو حالات مختلف فراری اور قاصدون کی زبانی معلوم ہوے وہ ضروری واقعات کے متعلق یکی بادیگرے مختلف ہین - مہدی کے طرفدار تو یون کہتے ہین کہ یہ تمام معاملات بقوت معجزہ وکرامات کے ظہور مین آے ہین اور ایک تحریر بہی امیر بربر نے ایسی مضمون کی اپنے تمام ماتحت سالاران لشکر کو بہیجی ہے - منجملہ اون خطوط کے ایک خط ایک باغی کی زین کی خورجی سے ہاتہہ لگا جسکا مضمون حسب ذیل ہے

مضمون خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ از جانب محمد خیر عبداللہ خوجلی قالی امیر الامراء بربر بنام عبد المجید ابی لک لک اور تمام اونکے سپاہیون کے ۔ مین آپکو مطلع کرتا ہون کہ آج بعد نماز ظہر کے ہملوگون کے پاس ایک تحریر امیر المومنین عبداللہ ابن محمد کی آئی ہے جسمین تحریر ہے کہ خارطوم بروز دوشنبہ تاریخ نہم ربیع الاول سنہ ۱۳۰۲ ہجری المہدی کی طرف سے حسب طریق ذیل فتح ہوگیا مہدی نے اپنے درا ویش اور افواج کو حکم دیا کہ حصار قلعہ کے اوپر بڑہین اور ربع گھنٹہ کے بعد وہ لوگ خارطوم مین داخل ہوگئے۔ اون لوگون نے دغاباز گارڈن کو قتل کیا ۔ اور جہاز اور کشتیون کو گرفتار کر لیا خداوند عالم نے مہدی کو مظفر ومنصور کیا ۔ آپلوگونکو چاہیے کہ خوش ہون اور شکر خداوند عالم کا بجالاوین اور اوسکی اون عنایتونکا جو بیرون از گفتار ہین ۔ مین آپکو اس غرض سے مطلع کرتا ہون کہ آپ اپنی افواج کو ان واقعات سے مطلع کرین ۔ الغرض اسلئے کہ عظمت اور شان مہدی اور اوسکے مقلدین کے لئے ...

ہو مہدی کی جو کچھ خوشی مین آیا فتح خارطوم کی نسبت ہر چہار طرف مشہور کیا لیکن اس امر مین کوئی مقام شبہ کا نہین ہے کہ خارطوم فراغ اور دیگر پاشا وکی فریب اور نمک حرامی سے نکل گیا ۔ خود گارڈن نے اپنی تحریر خانگی مین جسکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے تحریر کیا ہے فراغ اور احمد علا نے یہ دونو مہدی سے حوالگی شہر کے لئے گفتگو کر رہے ہین ۔ یہ بات بہی بیان کی گئی ہے کہ جنرل گارڈن کبہی فراغ پر اعتماد نہ رکھتے تہے ۔ ایک موقع پر قبل اسکے سازش کا جرم مقابل فراغ کے ثابت بہی ہوا تہا اور اوسکی علت مین سزا موت فراغ کے لئے تجویز ہوئی تہی ۔ لیکن اوسکی الحاح ومنت پر معافی کے لئے اور اس اقرار پر کہ اب مین ہمہ تن خیر خواہ ہونگا گارڈن نے سزا معاف کر دی تہی ۔ مہینون سے فراغ کے حال وچلن مشتبہ تہے ۔ لیکن ساتہی اسکے یہ خیال ہوتا ہے کہ اس نے دوبارہ مہدی سے بات چیت خارطوم کے باب مین اس خوف کی وجہ سے شروع کی تہی کہ انگریزی فوج کے پہونچنے پر مین سزایاب ہونگا ۔ خارطوم کی حالت زیادہ تر سخت اور نازک اسوجہ سے بہی ہوگئی تہی کہ مہدی نے عمدرمان پر قبضہ کر لیا تہا رسد کم ہوئی جاتی تہی اور فاقہ کشی کے خوف نے لوگونکو سازش کی ترغیب دلائی تہی ۔ مصری سپاہی جنکے محصور ہونیکے حالات اخبار ڈیلی نیوز مین مشتہر ہوئے ہین اور اس کتاب کے صفحات مین بہی جا بجا ذکر ہوا ہے اسبات کو بیان کرتے تہے کہ شہر مین اکثر سازش کرنے والے لوگ موجود ہین اور یہ لوگ مجتمع ہو کر گارڈن کی مخالفت مین سازشین اور مشورے کرتے ہین ۔ چنانچہ گارڈن کو بہی اس امر کی اطلاع ہوئی مگر اونہون نے یہی جواب دیا کہ برداشت کرو اور جو کچھ ہوتا ہے ہونے دو ۔ اونلوگون نے یہ صلاح کی تہی کہ جب انگریزی فوج قریب تر پہونچ جاوے اوسوقت شہر مہدی کو حوالہ کردو ۔ ان دغابازونکی تعداد روز بروز زیادہ ہوتی جاتی تہی جیسے جیسے لوگ فوج امدادی کی طرف سے ناامید ہوتے جاتے تہے ۔ اور امورات بہی ایسی قسم کے ہوئے جیسی کہ بعد جنگ ابو کلیہ کے باغی اوسطرف گئے اور وہان سے جہانتک ہوسکا یہ لوگ انگریزی ٹوپیان جمع کرکے لائے اور خندق کے پار وہ ٹوپیان ہلا ہلا کر ہمین دیکہاتے تہے اور کہتے تہے کہ اسطرح اور اسطرح ہملوگون نے فرنگیون* کو کہا لیا ۔ چنانچہ یہ باتین سنکر ہمارے وفادار لوگون کے قلوب بہی متزلزل ہوئے جاتے تہے اور دل اونکے دُکہتے تہے ۔ شب کے وقت اکثر دشمن جنوبی حدتک خندق سے اسقدر قریب آجاتے تہے کہ بات چیت سنائی دیتی تہی اور آپسمین ہملوگون کے سخت کلامی ہوتی تہی وہ لوگ ہمکو بدبخت باغی کہتے تہے اور باپ اور ماں

---

* امیر البحر گارڈن یعنی قاسم الموس نے جو اس بیان کی تصدیق کی ہے اور بیان کیا ہے کہ مہدی نے بکثرت ٹوپیان مثل انگریزی ٹوپیون کے تیار کرائی تہین اور اپنے آدمیون کو قریب شہر کے بہیجا کہ ٹوپیان شہر کو دیکہائین چنانچہ یہ لوگ قریب شہر کے آکر چلا چلا کر کہتے تہے کہ یہ ٹوپیان اون انگریزی سپاہیون کی ہین جو جنگ گذشتہ مین مارے گئے

کو ہماری تین پشت تک گالیان دیتے تھے - اسکے جواب مین ہملوگ اونکو بچہ ہاے سگ بتاتے تھے اور پکار پکار کر کہتے تھے کہ خدا تمہین واصل جہنم کرے اے باغیو لعنت ہے تمہارے باپ پر تملوگ واصل بجہنم ہو - وہ لوگ جواب دیتے تھے کہ تملوگ کافرون کے غلام اور خود بھی کافر ہو اسلیے کہ ہماری کتاب پر ایمان نہین لاتے ہملوگ تمہین کہا جائنگے اور صفحہ ہستی سے تمہارا نام مٹا دینگے غرض کہ اسطرح ہملوگ ایک دوسرے کو شب بایے دراز مین چیخ چیخ کر گالیان دیتے تھے - مبشر نامی ایک اخبار جو مقام ڈنگولا مین چھپتا ہے تحریر کرتا ہے کہ خارطوم کی فتح صرف ایک فراغ پاشا ہی کی دغابازی سے نہ تھی بلکہ اسمین اکثر مقلدان مہدی بھی شریک تھے چنانچہ یہ لوگ مخفی طور سے خارطوم کے اندر آتے تھے اور فوج محصور کے دلونمین تخم بغاوت بو جاتے تھے - اور کئی روز قبل ختم ہونے اوس بہادرانہ جنگ گارڈن کے باغی شہر کے اندر بے تکلف پہرا کرتے تھے اور فوج محصور کی بیوفائی کی راہ صاف کرتے تھے - فراغ پاشا مطابق اس اخبار کے قلعہ مغربی کے دروازہ پر متعین تھا یعنی اوس دروازہ پر جہان سے مقام عمدرمان مقبوضہ مہدی کا مقابلہ تھا اور اوسکی خدمت یہ تھی کہ جو شخص مہدی کی فوج سے نکل کر آئے اوسے شہر مین آنے دے - جن لوگون کو اسطرح اجازت شہر مین داخل ہونیکی دیجاتی تھی اونکی تعداد بہت زیادہ تھی اور خاص کر چند روز قبل واقع ہونے اس فریب کے گروہ گروہ لوگ شہر مین داخل ہوتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ نسبت اوس قحط کے جو مہدی کی فوج مین پڑا ہے ہملوگ چلے آئے ہین - خارطوم مین ان لوگونکی بہت تواضع اور مدارات کیجاتی تھی اور حسب درخواست اونہین لوگون کے باب مغربی پر قلعہ کے مکار فراغ پاشا کے ساتھ متعین کئے جاتے تھے - بظاہر یہہ لوگ نہایت سرگرمی سے مقلدان مہدی کے حملہ کو روکتے تھے چنانچہ یہی وجہ تھی کہ گارڈن کو انکی طرف سے کوئی بدگمانی سا نہتی [illegible] کی نہوتی تھی - ۱۲ - جنوری کو فراغ نے گارڈن کو یہ اطلاع دی کہ اب قحط مہدی کی فوج مین درجہ کمال کو پہونچ گیا ہے اور صدہا باغی مہدی کی فوج کو چھوڑکر نکل جانیکو آمادہ ہین اگر نیل ابیض * سے وہ لوگ بہ سلامت عبور کر سکین - چنانچہ گارڈن نے اپنے دو جہاز کو اس غرض سے تعینات کیا کہ وہ عمدرمان کے ہر طرف گرداوری کرتے رہین اور اگر مہدی کی فوج کا کوئی فراری چاہے کہ عبور کر کے خارطوم مین آسے تو اوسے سوار کر لین - جہاز کے کپتانون کو مہدی نے رشوت دی اور شب ۲۵ [illegible] پنجم جنوری کو عمدرمان سے خارطوم مین صدہا باغی عبور کر آئے اور قلعہ کے مغربی دروازہ سے بوجہ فراغ پاشا کے ۴ بجے صبحکو ۲۶ جنوری کو خارطوم مین داخل ہو گئے فراغ پاشا کی اون لوگون نے بھی اسکام مین مدد کی جو فرار ہوکر قبل اسکے شہر مین داخل ہوے تھے اور اوسکی ماتحتی مین سپرد کردیے گئے تھے - اکثر باشندگان سودان کا یہ بیان ہے کہ یہ واقعہ جنوبی یا مسیلمیہ دروازے کی طرف سے ہوا کہ باغی شہر مین داخل ہو گئے اور باعتبار اون اخبارات کے جو قاسم الموس نے فراہم کئے تھے اولا قبیلہ غوئلن کے لوگ شہر مین داخل ہوئے - اور کرنیل بوس کا اون کی اطلاع کی رو سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ان مکار پاشاؤن مین سے ایک پاشا نے فوج کو عمدرمان کی طرف شہر مین یہ کہکر روانہ کیا کہ مہدی کی فوج آج اوسطرف حملہ کا قصد رکھتی ہے اور اوسیوقت دوسرے پاشا نے خارطوم کا دروازہ کھولدیا اور باغیونکو اندر داخل ہونیکی اجازت دیدی - الغرض جو کچھ بھی خاص حالات ہون لیکن یہ امر قطعی اور یقینی ہے کہ باغی بوجہ مکر و دغا کے شہر مین داخل ہوئے اور یہ امر بلا اختلاف ثابت ہے اور یہ کہ بعد باغیون کے داخل ہونیکے کیا کیا واقعات گذرے البتہ اسمین بہت سے اختلاف بیانی پائی جاتی ہے - جسوقت سر چارلس ولسن بالائین نیل کی طرف جا رہے تھے دو شخصون نے باشندگان سودان کے اونسے یہ بیان کیا کہ جنرل گارڈن اور ام نکولا سفیر یونان معہ پانچسو یونانی اور

* یہہ خبر اوس بیان سے مطابق نہین ہوتی کہ خارطوم مین رسد کی قلت تھی - ورنہ باغیون کی حالت اندر شہر کے بوجہ قحط غلہ کے بیرون شہر سے بدتر اور خراب تر ہوتی -

قبیلہ شاغیہ کے چند ادمیون کی بکثرت مصالحہ جنگ اور کسیقدر رسد لیکر ایک روم کتہا کہ گرجی مین پناہ گیر ہوسے تہے - چونکہ یہ مقام معلوم تہا کہ مستحکم ہے لہذا کسیقدر امید جنرل گارڈن کی سلامتی کی تہی بشرطیکہ یہ خبر صحیح ہوتی چنانچہ اس خبر کی تصدیق درباشندہ سے قاسم المویس کے دریافت کرنے پر ہوگی لیکن بسا تہے اسکے وہ ساری امیدین گارڈن کی نسبت خاک مین مل گین جب وقت اون لوگون نے یہ بیان کیا کہ مہدی نے جب گارڈن کو طلب کیا اور کہلا بہیجا کہ اپنے کو حوالہ کردے اور گارڈن نے اوس سے انکار کیا تو گرجا پر حکم گولہ مارنیکا دیا گیا اور وہ مکان مسمار ہوگیا اور جو لوگ اوسمین تہے سب کے سب قتل کیے گئے - ایک نہایت ہی مختلف اور بعید از حالات موجودہ کیفیت جنرل کی بوقت موت کے بعد اسکے ایک شخص باشندہ وادی حلفا عبد الکریم نامی نے بیان کی - یہ شخص ابراہیم بے رشدی کے خواصون مین یعنی سپاہیون مین تہا اور جنرل گارڈن کے ساتھ قاہرہ سے خارطوم مین عہدہ منشی گری پر مامور ہوکر آیا تہا - عبد الکریم بیان کرتا ہے کہ مین نے بچشم خود جنرل گارڈن کو مقتول دیکہا - اور اوس واقعہ کی کیفیت حسب ذیل بیان کرتا ہے - ۲۶ جنوری کی صبحکو فراغ پاشا نے دغابازی سے جنوبی دروازہ شہر پناہ کو کہولدیا اوسوقت مہدی کی کثیر التعداد جنگ آور لوگ قریب دروازہ کے موجود تہے اور دفعتہ اندر شہر کے گہس پڑے جنرل گارڈن یہ شور وغوغا سنکر محلسرا کے باہر نکلے اور اوسوقت اونکے ہاتہہ مین ایک تلوار اور ایک تپنچہ تہا جنرل کے ہمراہ ابراہیم بے منشی اوسکا اور بیس آدمی تہے چنانچہ یہ لوگ سفیر آسٹریا کے مکان کی طرف روانہ ہوسے اثنار راہ مین مہدی کی ایک جماعت سے ملاقات ہوئی - ان لوگون نے گارڈن پر ایک بارہ ماری اور وہ گولی کہا کر زمین پر گرا اور مرگیا - بعد اسکے عرب نیزون کو پکڑ کر بقیہ لوگون پر حملہ آور ہوسے اور ابراہیم کو معہ ۹ آدمیون کے قتل کر ڈالا اور باقی لوگون نے گریز کا بندوبست کیا - عبد الکریم نے یہ بہی بیان کیا کہ مین نے بچشم خود گارڈن کی لاش محلسرا کے باہر پڑی ہوئی دیکہی - اور بظاہر لاش کے ساتہہ کوئی خاص بے حرمتی نہین ہوئی تہی بلکہ مطابق اوس وحشیانہ سوڈانی رسم کے لاش کے اطراف اور اوسپر نیزون کی نوکین چبہوئی تہا - اور یہ زخم بعد وفات کے لگائے گئے تہے الحاصل اصلی سبب وفات وہی گولی کا زخم تہا جس نے اوس بہادر کی چراغ زندگانی کو آسانی سے بلا کسی تکلیف کے گل کردیا - اوسی عبد الکریم کا یہ بہی بیان ہے کہ ہر ہنس سفیر آسٹریا اپنے مکان مین قتل کیا گیا - لیکن ... سفیر یونان قتل سے بچ گیا اور قید ہوگیا اور ایک ڈاکٹر بہی قتل سے بچ گیا مگر اور تمام ... انگریز مثل ... کے جو سلاح خانہ مین تہے اور اکثر معزز لوگ قتل ہوسے - بحوالہ بیانات باشندگان سوڈان کے جسکی تصدیق اوسی عبد الکریم متذکرہ بالا نے کی بکثرت باشندگان خارطوم مہدی کے لوگون کے شریک ہوگئے اور عورتین اور بچے نہین مارے گئے - جن لوگون نے کہ اپنے کو معہ اپنے مال ومتاع کے سپرد کردیا وہ لوگ مختار کردے گئے تہے کہ بے خوف وخطر چلے جائین - لیکن یہہ بیان دیگر بیانات سے جو کیے گئے مختلف تہا - ایک خط مقید پادری کا ایک قاصد پادری ون سن ثاین کے پاس ڈنگولا مین لایا تہا اوسمین تحریر یہ تہا کہ خارطوم فتح ہوگیا اور باشندے اوسکے قتل کیے گئے - نویسندہ خط لکہتا ہے کہ میرے نزدیک مقتولین کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے سفیر ہنس بہی قتل ہوا اور ساتہہ اوسکے تمام اہالیان یورپ و جنرل گارڈن مارے گئے اس قتل عام کی تصدیق جو بعد فتح خارطوم واقع ہوا کسیقدر اون لوگون سے بہی ہوئی جو سر چارلس ولسن اور اونکی جماعت کو پائین نیل کیطرف جاتے وقت بہتے ہوے ملے تہے اکثر لوگ انمین سے دو دو ایک ساتہہ پشت بہ پشت باندہ کر اوسیطرح جیسا کہ فرانسیس کے انقلاب کے زمانہ مین مشتبہ لوگ مشیران جنگ کے حکم سے باندہکر دریائے لائر مین ڈبا دیے گئے تہے برخلاف یقین عام کے معلوم ہوتا ہے کہ وقت فتح خارطوم کثیر التعداد اہالیان - + +

+ باعتبار دوسرے خبر کے گارڈن کے پاس ایک تپنچہ بہی تہا جس سے وہ مسلح تہے اور قبل اسکے کہ اوس گولی لگی اور گرین اوسنے باغیون پر خالی کیا تہا -

فرنگ وہان موجود تھے اور حسب بیان ادس مصری سپاہی کے جسکا مذکور قبل اسکے اکثر کیا گیا ہے ایک جرمنی درزی کلسین نامی جو پچیس برس سے خارطوم مین رہتا تھا اخیر وقت تک بچا رہا اور اوسکی زوجہ اور چار لڑکیان بھی موجود نہین علاوہ اسکے اور بہت سی انگریزی سفید رنگ عورتین تھین یعنے انگریزون کی لڑکیان ابیسینیا کی عورتون سے جنہین ان لوگون سے خرید کیا تھا اور اون سے پیدا ہوئی تھین اور دو یا تین ہیم اسٹریا کے سفارت خانہ مین تھین — مین خیال کرتا ہون کہ ان لوگون کو باخود ہا ایسی خاندانی محبت تھی اور اسطرح ایک دوسرے سے وابستہ تھین کہ خارطوم کو نہ چھوڑا علاوہ اسکے گارڈن انسے کہا ہی کرتا تھا کہ انگریز چلے آرہے ہین — اخیری خبر فتح خارطوم کی جو ہملوگونکو ڈیلی نیوز اخبار سے اور اسکے فوجی کارسپانڈنٹ مقیم دنگولا کی لکھی ہوئی ہاتھہ آئی اور جسکی نسبت کارسپانڈنٹ مذکور یہ تحریر کرتا ہے کہ مین نے گارڈن کے دو سپاہیون کی زبان سے سنی اور تحریر کیا اور یہ سنا ہے اوسوقت اندر شہر کے اپنی نوکری پر تھے جسوقت شہر مہدی کے لوگونکو دیدیا گیا تھا — یہہ سپاہی بیان کرتا ہے کہ خارطوم بوجہ نمکحرامی اور بدبختی فراغ پاشا ساکن سرکیشیا کے ہاتھہ سے نکل گیا اس نے دروازہ بکوجولوری دروازہ کے نام سے مشہور تھا اور نیل اسود کی طرف واقع تھا کھولدیا ہملوگ قریب دروازہ کے پہرے پر تھے اور یہ نہ دیکھا کہ کیا ہو رہا ہے ہملوگون پر حملہ ہوا اور دروازہ پر سخت جنگ شروع ہوئی — ہملوگون مین سے بارہ آدمی قتل دے اور باقی ۲۲ آدمی ایک بلند کوٹھری مین جاکر چھپے اور وہان قید کرلئے گئے — غرضکہ اسوقت خاتمہ ہوگیا وہ سرخ جھنڈا جسپر نشان ہلالی بنا تھا پھر محلسرا پر اوڑتا نظر نہ آیا اور نہ شام کے وقت پھر خارطوم مین وہ شور و غل دعا سلامتی خدیو مصر کا سنائی دیا — خارطوم کی گلیون سے اوسکے مکانون سے اور مسجدون سے اور کلیسا سے اسیطرح خون کی سیلین جاری تھین — دفعتہ ایک شور و غل اوٹھا کہ محل کی طرف چلو محل کی طرف چلو ایک وحشی خونخوار گروہ محل کی طرف دوڑا لیکن حبشیون کی فوج نے اوسے روکا اور نہایت دلیرانہ طور سے جنگ کی یہ حبشی جانتے تھے کہ ہمارے ساتھہ کبھی مراعات نہوگی اور اگر ہملوگ بچ بھی گئے تو غلام بنائے جائنگے اور تمام عمر کی غلامی اور اقاون کی سختی خدمات مین پیسین گے جس سے موت بدرجہا بہتر ہے — غلامون کے ساتھہ ہمیشہ خراب برتاو ہوتا ہے زنجیرین اونکے پاون اور گردنون مین پڑی رہتی ہین اور خفیف قصور مین اسقدر کوڑے لگتے ہین کہ خون اونکے جسم سے جاری ہوجاتا ہے ہملوگ ایک عیسائی پاشا اور ترکون کی طرف سے لڑے تھے لہذا ہملوگ جانتے تھے کہ کبھی ہمارے ساتھہ مراعات نہوگی وہ جماعت جسمین ہم بھی شامل تھے وہ سپاہی بیان کرتے ہین کہ کچھہ مدد نکرسکتی تھی اسلئے کہ سب قید ہوگئے تھے اور مکان مین آگ لگادی تھی — جنگ کو ترقی ہوتی گئی اور قتل عام برابر جاری رہا یہان تک کہ گلیان تمام خون سے تر ہوگئین — باغی محلسرا کی طرف دوڑے ہملوگون نے دیکھا کہ ایک غول اسطرف اوسطرف دوڑ رہا ہے لیکن گارڈن پاشا کو قتل ہوتے نہین دیکھا — جون ہی گارڈن محلسرا سے نکل رہے تھے اوس بڑے درخت کے نزدیک جو میدان مین واقع ہے مارے گئے محلسرا پھر کیف اسٹریا کے سفارت خانہ سے ایک ڈھیلے کے ٹپہ یا ایک گولی کے فاصلہ پر تھا گارڈن اوس راہ سے ہوکر میگزین کی طرف جاتا تھا جو فاصلہ پر مقام کنیش مین واقع ہے — ہملوگ نے اوسکی لاش کی نسبت کچھہ نہین سنا اور نہ ہملوگون نے یہ سنا کہ اسکا سر کاٹ لیا گیا — البتہ ہملوگون نے یہ سنا تھا کہ وہ حبشی تھی جو بھاگ گئی اور مصری سپاہی عمدہ طور سے لڑے مگر یہہ سچ نہین ہے ان لوگون پر بہت سختی کیگئی اگر یہ تشدد ان لوگون پر نہوتا تو باوجود ان سازشون کے جو شہر مین ہو رہی تھی ہرگز عرب اندر شہر کے نہ گھس نے پاتے اسلئے کہ ہملوگ ان غدارون کی بخوبی نگرانی کر رہے تھے اب اسوقت عجب ہولناک حادثے ہر مکان اور عمارت بڑی اور چھوٹی بازارون مین واقع ہو رہی تھی اسطرح

اندوہناک واقعے اون مکانون مین بھی برپا تھے جنکے کھڑکیون کی دہلیز اور کیواڑون کے چوکھٹین نیلی رنگی ہوئی تھین — ✢✢ یہ دونون سپاہی نفی سعد عبد اللہ

اور یعقوب محمد کہتے ہین کہ ہیران مہدی جب شہر مین داخل ہوئے تو ہم لوگ قید کرلیے گئے — و بعد اسکے جن لوگون نے ہمین گرفتار کیا تھا چند کیا میش قبیلہ کے سوداگرون کے ہاتھہ ہمکو فروخت کرڈالا مقام ام درمان مین ہم بیچے گئے ہملوگ بھاگ گئے اور دبا مین آئے — وہان سے ڈنگولہ ہوگئے —

جن مکانون مین عورتین اور طفلین ہوا کرتی تہین اور جہان دور شراب کے چلتے تہے اور جنکی دیوارین مہال سے بنی تہین اور تہتین
دہوار اکی لکڑیون سے بنی تہین۔ تمام لوگ قتل ہو رہے تہے اور رحم کے واسطے چلاتے تہے مگر ہمارے وحشی دشمنون کے دلون
مین مطلق رحم نہ تہا۔ عورت اور بچون کے سنہری اور زردیہلی زیور اور چوڑیان اور گلوبند جواہرات کے چہین لئے گئے اور قبیلہ
بشارین کے سوداگرون کے ہاتہہ مثل لونڈی اور غلامون کے فروخت کردی گئین۔ ہان اور سفید رنگ کی عورتین یعنی انگریز
کی اور مصری اور سرکیشیا کی جو نقاب رخ پر ڈالے رہتی تہین اور چادرین سرون سے اوڑہے رہتی تہین جس سے تمیز ہوکہ اعلی درجہ
کی عورتین ہین اور سونے یا چاندی کے زیور سے اپنے بالون کو آراستہ رکہتی تہین اور وہ عورتین جو حقیقتہ ممیز تہین
اور کمخواب اور ریشمین اور ساٹن کے پاییجامہ اور کرتے پہنے تہین سب کے سب پکڑ کر فروخت کرڈالی گئین۔ مائین اور لڑکیان
اپنے محل آرام سے جبریہ کہیچ کر نکالی گئین۔ یہ عورتین بیوائین اور ازدواج اور لڑکیان مصری سردارونکی تہین جنمین کی بعض ہکس پاشا
کے ساتہہ ماری گئی تہین یا اونکی عورتین اور لڑکیان تہین جو مصری سوداگر اور قبل اسکے مالدار اور مالک جہاز اور چکی اور باغات اور
دوکانات کے تہے۔ بعد اسکے یہ عورتین فروخت کرڈالی گئین بعض تین سو چالیس روپیہ یا زیادہ پر بعضی دو سو پچاس پر باعتبار اپنی
عمر اور حسن کے اور حبشی عورتین جو لونڈیان اسوقت تک تہین وہ بہی گرفتار کرلی گئین وہ سو اور اسی اور ستر روپیہ تک
بیچڈالی گئین اور اونکے شوہر اور آقا اونکی آنکہون کے سامنے قتل کئے گئے۔ الغرض یہ قتل عام اور جنگ وخون ریزی دوپہر
تک برابر جاری رہی۔ اور آفتاب بلند ہوکر دائرہ نصف النہار تک پہونچا اور سرخ بلکہ دہوین اور غبار سے تیرہ اور تاریک ہوگیا
اوسوقت شور وغل اور بلند ہوا اور لوٹ کے لئے جہگڑا اور فساد شروع ہوا اور نماز مغرب تک بجز کوسنے اور اور بدعاون کے اور کچہہ
نہ سنائی دیتا تہا نہ تو موذن نے اذان دی اور نہ کوئی نماز مسجد مین ادا کی گئی کہ وہ خاص طور کے تواریخی حالات کے ساتہہ لکہی جاتی
اگرچہ یہ حالات تواریخی بہی ممکن نہ تہا کہ لکہی جاتی اسلئے کہ تمام کاغذات اور دفترخانون کی کتابین جنمین بہت سے حالات درج تہے
تلف کردی گئین یا ادہر اودہر منتشر اور برباد ہوگئین اسوقت تک وہ جماعت جسکے سر پر بہوت سوار تہا سوکنان شیطانون
کی طرح خوفناک ادہر اودہر غول کے غول پہر رہے تہے اور جب اونلوگونکو وہ لوٹ ہاتہہ نہ آئی جسکے وہ موعود یا امیدوار تہے تو اون کا
شعلہ غضب اور مشتعل ہوا جسکی کوئی انتہا نہ تہی اور فراغ پاشا کی تلاش مین مصروف ہوے مگر وہ درویشون کے ہمراہ تہا آخر کو وہ
خود ہی اونکے روبرو امیدوار عزت اور انعام کا ہوکر آگیا۔ ان لوگون نے اوس سے پوچہا کہ وہ پوشیدہ خزانے یونانی سوداگرون
اور بشالینز اور جارجیہ تہیلبیریو اور فرانسیس مارکو یٹ اور [illegible] بیکالیو کے کہان مین ہملوگونکو معلوم ہے کہ تو اون پوشیدہ
مقامات کو بخوبی جانتا ہے۔ بتا کہ مکرو یولو اور کلین جرمنی درزی کے روپے کہان ہین۔ ہم خوب آگاہ ہین کہ جو لوگ خارطوم چہوڑکر
بہاگے وہ اپنے مال ومتاع نہ لے جاسکتے تہے اور تو جانتا ہے جہان وہ لوگ چہپا گئے ہین۔ درویشون نے بہی یہ ہنگامہ آرائی
دیکہکر نہایت تیزی کے ساتہہ فراغ سے پوچہنا شروع کیا اور اسطرح مخاطب کیا کہ ہملوگون کا مالک جسکی تشریف آوری کی
ہملوگ ایک مدت سے متمنی تہے یہ معلوم کرنا چاہتا کہ انگریزی پاشا نے اپنی دولت کس مقام پر چہپائی ہے ہملوگ جانتے ہین کہ وہ
بڑا دولتمند تہا اور ہر روز تم خطیر دیا کرتا تہا اور یہ امور ہمارے مالک اور آقا پر مخفی نہین ہین۔ لہذا اب تم ہمین بتادو کہ ہم اپنے مالک
سے جاکر عرض کرین جہان وہ روپیہ چہپائے ہون جسے گاردن اپنی فوجونکو دیا کرتا تہا اور ہملوگ اوسے بیت المال مین داخل کرین بعد
اسکے اون لوگون نے کہا کہ اچہا اسے باندہ کر اندر کوٹہری کے لیجلو اور وہان اس سے پوچہا جائے۔ الغرض جس مکان مین کہ وہ
درویش مجتمع تہے اوسکے دروازے اور باغ کے بیرونی دروازے بند کردئے گئے اور عربی سپاہی باہر کردئے گئے۔ یہ لوگ

غصہ اور دہمکی کے الفاظ زور زور سے کہہ رہے تہے جو بخوبی سنائی دیتے تہے بعد اسکے فراغ سے پوچہنا شروع کیا لیکن
اوس نے خدا کی قسم اور اپنے آبا و اجداد کی ارواح کی قسم تین پشت کی کہائی کہ گارڈن کے پاس روپیہ نہ تہا اور نہ مین جانتا کہ روپیہ
یا خزانہ اوسنے کس مقام پر چہپایا ہے ۔ درویشون نے چلا کر کہا کہ تو جہوٹا ہے ۔ تو جانتا ہے کہ تہوڑی دیر بعد یہان آنے کہودے
اور کل خود ہی لے لئے اگر انگریزون کے پاس روپیہ یا چاندی نہ تہی تو کیونکر ان لوگون نے وہ نقری تمغہ بنائے جنہین ہملوگون نے دیکہا
ہے ۔ فراغ نے جوابدیا کہ اکثر اوقات ٹین کے سیسہ تہے ہین اور گارڈن ہر شخص کو کاغذ بعوض روپیہ کے دیا کرتا تہا ۔ یہ جہوٹہ ہے
درویشون نے کہا اور اب خبردار ہوجا اور اے فراغ سن جو کچہہ ہملوگ تجہسے کیا چاہتے ہین ۔ ہملوگونکو اس باتکا یقین ہے کہ
تو جانتا ہے کہ روپیہ چہپایا ہوا ہے اور ہملوگونکو تیری زندگانی کی کچہہ پروا نہین ہے اسلئے کہ تو نے اوس شخص کے ساتہہ نمکحرامی کی جسکا
نمک کہایا تو ایک کافر کا ملازم تہا اور تو نے اوسکے ساتہہ بہی دغا کی ۔ اگر تو اس راز دفینہ کو نہ بتاویگا تو تو اپنی موت پر بہی متیقن ہوے
یہ بات بیان کی گئی ہے اسلئے کہ ہملوگ وہان موجود نہ تہے کہ فراغ نے یہ دیکہہ کر کہ اب زمانہ میری موت کا قریب آپہونچا میرے
کلام پر کسی کو اعتبار نہین ہے اوس نے ایک خشن اور مغرورانہ صورت انکار کی غرض سے بنائی اور یہ کہا کہ تمہاری دہمکیون کی مجہے
کچہہ پروا نہین مین نے سچ کہا ہے اور خدا اسے خوب جانتا ہے یہان نہ روپیہ ہے اور نہ خزانہ ہے تملوگ خر اور مجنون ہو اگر یہ قیاس
کرتے ہو کہ یہان روپیہ ہے ۔ اور اگر ہوتا بہی تو تم لوگ تقسیم مناسب اپنے ساتہیون مین نہ کرتے اور نہ ہر شخص کو بقدر اوسکے حصہ کے
دیتے بلکہ تملوگ اوسے خود رکہہ چہوڑتے ۔ مین نے بہت بڑا کام کیا ۔ مین نے شہر تمہارے مالک اور آقا کو دلا دیا جو بغیر میری مدد کے
ممکن نہ تہا کہ تمہارے ہاتہہ آتا ۔ انگریز تمہین مار کر خندق سے پس پا کر دیتے بلکہ وہ لوگ اسوقت تک موقع کے منتظر ہین کہ تملوگونکو قرار
واقعی سزا دین ۔ اور اس امر کے متعلق اکثر راز ہین جو مین جانتا ہون اور اگر مین مرا تو میرے ساتہہ وہ سب راز بہی مرجائنگے ۔ مین
پہر تمسے کہتا ہون کہ یہان کوئی خزانہ نہین ہے اگر تملوگ مجہے قتل کروگے تو آج کے دنکا افسوس ہمیشہ کرتے رہوگے ۔ ایک شخص نے
اون درویشون مین سے قدم آگے بڑہایا فراغ بندہا ہوا تہا اور ایک ضرب اوسکے مونہہ پر لگائی اور کہا کہ اپنی ابلہانہ پیشین گوییون کو
موقوف کر اسکے بعد ایک دوسرا درویش غصہ مین بہرا ہوا اوس پر حملہ آور ہوا اور پشت گردن پر اپنی دودہاری تلوار سے ایک ایسی ضرب
لگائی کہ ایک ہی وار مین کندہون سے سر اسکا کٹ کر زمین پر گرا ۔ الغرض اسطرح وہ مفسد اور دغاشعار ختم ہوا خدا ہمیشہ اوسکی روح پر عذاب
نازل کرے اور ہمارے بہادر گارڈن پاشا کی روح ہمیشہ نعمہاے جنت سے مسرور و متلذذ رہے قریباً تمام مصری قتل کئے گئے
باوجودیکہ وہ لوگ پاؤن پر گرتے اور منتین کرتے تہے اور امان کے طلبگار تہے ۔ اور فراغ پاشا کا سر کاٹ کر لوگ محمد احمد کے پاس
لے گئے ۔ یہ سب باتین ہملوگون نے کردفان کے سپاہیون سے سنین جو باب دراس پر ہملوگون کی نگرانی اور حفاظت کرتے
تہے اور آپسمین باخود ہا یہ تذکرہ کر رہے تہے ۔ ہملوگون نے خود کچہہ نہین دیکہا بلکہ سنا ہی جو کچہہ ان سپاہیون نے ہمسے کہا ۔ ان سپاہیون
نے یہ بہی بیان کیا کہ دو جہاز دخانی انگریز خارطوم تک آے اور پہر واپس گئے ۔ یہ اندوہناک خبر فتح خارطوم کی اوایل فروری مین انگلینڈ
پہونچی وہ فتوحات جو برٹش فوج کو ہوئی تہین ہر شخص کے دل اوسے سنکر امید سے بہر گئے تہے ۔ اور یہ سنکر کہ مقدمۃ الجیش حصہ
فوج کا دریاے نیل تک پہونچ گیا اور جنرل گارڈن کے جہازون سے مل گیا ہر شخص اسکا منتظر تہا کہ اب خبر بہت جلد آیا چاہتی ہے کہ خارطوم
مین مدد پہونچ گئی اور وہ بچ گیا ۔ لیکن خبرین جو آئین اوس سے دوسری ہی بات ثابت ہوئی ۔ یعنے صرف شہر خارطوم ہی مکر و دغا سے نہین نکل گیا بلکہ اوسکا
بہادر محافظ بہی مارا گیا ۔ یہ بات اوسکے مقدر مین نہ تہی کہ وہ تاج فتح اپنے سر پر رکہہ کر اپنے وطن کو واپس آتا ۔ اور جس شہر کی حفاظت کو وہ
بہیجا گیا تہا اوسکی حفاظت کرتے کرتے جان دی اور متعصب دشمنون نے اوسکی لاش کی کچہہ توقیر نہ کی ۔ اوسکی لاش [illegible]

خارطوم کے اوپر سے دریاے نیل کا نظر آنا۔

اور بلاشبہ دریاے نیل مین ڈال دی کہ وہ نہنگون کا طعمہ ہوجاے اور ایسا ہی باقی نہ رکہا کہ اوسکی قبر پر کوئی مقبرہ بنایا جاتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اخیر ایام اوسکی زندگانی کی ایسی مصیبت اور تکلیف مین بسر ہوئی جو آجتک کسی بہادر کے نہ ہوئی ہون گے۔ باوجود اسکے وہ بہت کم تہا کی تہا اور اپنی ذات کا اوسے کچہ خیال نہ تہا بلکہ اوسی کا خیال تہا اوسکی حفاظت مین سپرد کی گئی تہی۔ اونہین لوگون کے لیئے اوس نے اپنی جان نثار کی اور اوسکی آرزو اور تمنا صرف یہہی تہی کہ میرے ساتہی بچ جاوین۔ کسی شخص نے آج تک گارڈن سے زیادہ ہمدردی نہ دکہائی ہوگی اور نہ کسی نے اس سے زیادہ محنت اپنی ہم جنسون کے ساتہ ظاہر کی ہوگی لیکن لوگ یہ کہتے ہین کہ بعوض اوسکے اخلاص والفت کے لوگ اوس سے محبت نہین کرتے تہے۔ اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ خود وزیر اعظم نے یہ بات بیان کی کہ گارڈن ایک خیالی حکومت خارطوم مین چند سپاہی اور باشندون پر رکہتا ہے اسکی ذات ... واقعہ رکہتے ہین اور یہ غلطی اوسکی ہے کہ اسے وہ عام محبت اور اخلاص کے ساتہ تعبیر کرتا اور سمجہتا ہے لیکن وزیر اعظم کا یہ بیان جرح اور قدح کے قابل ہے۔ صفحات ماقبل مین اس کتاب کے یہ بیان کیا گیا ہے کہ جسوقت گارڈن خارطوم مین پہونچا تہا عام طور سے ہر دل عزیز ہوگیا تہا اور تمام لوگ پورے طور سے اوسپر اعتقاد اور بہروسہ رکہتے تہے اور مہینون تک لوگون نے اس سخت کام مین محافظت خارطوم کے اوسکی مدد کی تاہم کوئی شبہ نہین کہ اکثر مہدی کے طرفدار جو شہر مین تہے یا جب بعد ایک زمانہ کے خارطوم سخت طور سے محصور ہوگیا اور دغابازون نے اس بات کی کوشش کی کہ لوگون کے اعتماد مین جو گارڈن کی طرف سے تہا خلل آجاے۔ گارڈن نے اس تعجب خیز حالت کو بلا مدد بیرونی کے دریافت کرلیا لیکن یہ امداد اسکے حیطہ قدرت سے باہر تہا کہ بغیر مدد انگلینڈ کے محاصرہ خارطوم کو اوٹہا دیتا۔ گارڈن نے لوگون سے

+ مسٹر گلاڈاسٹون صاحب نے اپنی اسپیچ مین بروقت منظوری اخراجات خارطوم ۲۷ - اپریل ۱۸۸۵ء کو یہ بیان کیا تہا

یہ وعدہ لیا تہا کہ مین تملوگونکو بچاؤنگا اور اپنے ایفاے وعدہ پر اوسے اعتماد تہا اور کبہی اسکا گمان بہی نہ تہا کہ یہان تک زمانہ طول کہینچیگا کہ پہر محافظت اور پناہ دہی لوگون کی محالات سے ہوجائیگی بار بار وہ لوگون سے کہتا تہا کہ تم لوگ سلامت اور محفوظ رہوگے انگریز آرہے ہین لیکن انگریزون کا کہین نشان بہی نہ تہا۔ تمام لوگ نگران اور منتظر اوس مدد کے تہے جو آخر کو نہ پہونچی یہان تک کہ وہ مکار اور دغا شعار جو شہر مین تہے اونکی کوششین متواتر ہوتی گئین اور لوگون کے عام اعتماد مین گارڈن کیطرف سے تزلزل آگیا۔ کیا یہ تعجب کی بات نہین ہے مطابق اوس مشہور مثل کے کہ الانتظار اشد من الموت۔ اور ضرور ہے کہ خارطوم کے لوگ ظاہر آ یہہ دیکہہ کر کہ گارڈن کے تمام وعدے بلا ایفا کے رہے جاتے ہین بددل ہوگئے تہے۔ اور اسباب کا یقین کرکے کہ اب گارڈن ہملوگونکی محافظت نہین کرسکتے کوئی مقام تعجب نہین اگر اون لوگون نے یہ خیال کرلیا ہو کہ اب ہماری حفاظت اسیمین ہے کہ ہم مہدی کی اطاعت قبول کرلین۔ لیکن یہ کسکا قصور تہا بلا شبہہ گارڈن کا یہ ہرگز قصور نہ تہا۔ اگر برٹش گورنمنٹ عاجلانہ کارروائی کرتی تو اس صلاح اور شوریکا موقع کہ شہر مہدی کے حوالہ کردیا جاے کبہی نہ ہاتہ لگتا اور لوگون کے اعتماد مین گارڈن کی طرف سے کبہی تزلزل نہ واقع ہوتا اور نہ گارڈن اسطرح متعصب مقلدان مہدی کے ہاتہ سے ذبح ہوتا۔

باب نوزدہم ۱۹

مشتمل بہ واقعات ذیل

اندوہناک اثر فتح خارطوم کی خبر سنکر افواج مقیم عنبات پر۔ سطامہ مین باغیونکا خوشی کرنا۔ سر چارلس ولسن کے جہازونمین سے ایک جہازکا تباہ ہونا۔ علم مہلت کا بلند کرنا۔ دشمنونکا قاسم الموس کا فریب دینا۔ دوسرے جہاز کا بہی تباہ ہونا۔ سر چارلس ولسن اور انکے ساتہیونکا حال بدین گرفتار ہونا۔ لارڈ چارلس براسفورڈ کا اونکی مدد کے لئے آنا۔ دشمنون سے مقابلہ ہونا۔ بن بوانجینیر کی بہادری۔ جنرل ارل کا فوج امدادی کے ساتہ دریاے نیل تک جانا۔ کربیکان مین پہونچنا۔ دشمنون پر حملہ کرنا۔ سیاہ کرتی والی فوج کا دشمنون کے ساتہ سنگینون سے مقابلہ کرنا۔ جنرل ارل کا گولی کہاکر مرنا۔ دشمنون کے خیمہ گاہ پر قبضہ کرنا۔ ابوحمید پر پیشقدمی کا التوا۔ عام حکم لارڈ ولیسلی کا واپسی کے لئے۔ سر ڈورس بولر کا سپہ سالار جنرل اسٹوارٹ کے حصہ فوج کا مقرر ہونا۔ مجروحین کے قافلہ پر حملہ۔ مقام غاکدل مین مجروحین کا بکثرت مرنا۔ مرنا اور تجہیز و تکفین سر ہربرٹ اسٹوارٹ کی۔ کل فوجونکا مقام کورتی مین جمع ہونا۔ لارڈ ولیسلی کا حکم عام اور موسم خزان مین جنگ کرنیکا وعدہ۔ سواکم اور بربر کی ریل۔ متواتر جنگ قبایل عرب سے نواح سواکم مین۔ سودان سے دست کشی کا فیصلہ ہوجانا۔ مخالف مہدی کا العبیدین داخل ہونا۔ مہدی کا مقام عمدرمان مین بعارضہ چیچک مبتلا ہونا۔ وفات اوسکی۔ اوسکے مقلدین مین تکرار ہونا۔ حیلہ سے قتل کیا جانا اولیورین کا۔ برٹش فوجی حکم سے جو جہوٹہ ثابت ہوا۔

جبکہ ماہ مین سر چارلس ولسن اپنے جانبازانہ سفر خارطوم کو طے کررہے تہے۔ کل سرکاری فوج مقام ابوکرو مین مجتمع ہوئی اور کبہی کبہی

خارطوم کی حالت زمانہ امن مین

خفیف لڑائیان دشمنون سے جو مطامہ مین قلعہ بندتی ہوتی رہی - ایک دخانی جہاز جو عبد کرانیکی غرض سے تعینات تھا کسیقدر مصری سپاہی اوسپر سوار کراکے اوس پار ایک نیچے جزیرہ میں ہرکاری پڑاو کے محاذات مین بھیجے جاتے تھے کہ سبزہ مولی اور لوبیہ کاٹکر چارے کیواسطے لائین - سب سے بڑا صوفیا نامی جہاز لارڈ چارلس با سفورڈ کے مصرف مین دیا گیا کہ وہ دریا مین بالا تراد پایان کی طرف جاتے تھے اور باغیون پر بم کے گولے مارتے تھے اور اکثر مقامات پر ایک حصہ فوج کا خشکی مین اوتر کر مویشیان گرفتار کرتا تھا اور اسطرح تازہ گوشت راتب کے لئیے اپنے اور اپنے ساتھیون کے واسطے بہم پہنچاتے تھے - ۲۰ جنوری کو ہماری فوج مطامہ مین غل و شور سنکر سخت متعجب ہوئی اسلیئے کہ وہ لوگ حملہ کا تعمد کر رہے تھے - لیکن باوجود اسکے کہ یہ شور و غل تمام دن رہا اور باجونکی آوازین آتی رہین اور ہوائی فیرین ہوا کین مگر باغیون کی طرف سے کوئی علامت حملہ یا پیشقدمی کی نہ دیکھائی دی اور بعد اسکے بہت جلد یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ لوگ صرف خوشیان کرتے تھے - اونکی اس خوشی کی وجہ کی تنقیح اوسوقت نہ ہوسکی یہان تک کہ ہملوگ اس امر کو بالکل بھول گئے مگر یکم فروری کی صبح کو لشکر مین عجب طرحکا انتشار ایک چھوٹی کشتی کو دریاے نیل مین آتے ہوئے دیکھکر پیدا ہوا - بعد اسکے معلوم ہوا کہ اوس کشتی پر لفٹنٹ اسٹوارٹ وٹلی مع چار انگریزی سپاہی اور آٹھ سودانیون کے سوار ہین اور چالیس میل کے فاصلہ سے برابر کشتی کو کھیتے چلے آرہے ہین اور خوش قسمتی سے اثنا راہ مین کوئی دشمن انکا مزاحم ہی نہین ہوا - جو اندوہناک خبر یہ لوگ لاے اوسے سنکر تمام لوگون کے دل پاش پاش ہوگئے - دو جہاز جو خارطوم روانہ کیے گئے تھے جل سی پائین کی طرف آتے ہوے دونے دو نو تباہ ہوگئے - سر چارلس ولسن نے اپنے ہمراہیون کے ساتھ ایک جزیرہ مین پناہ لی اور وہان وہ لوگ سخت خطرے کی حالت مین ہین کہ باغی حملہ اور ہون گے - اور سب سے زیادہ یہ سانحہ ہے کہ خارطوم مہدی کے ہاتھ مین ہے - تمام فوج ان واقعات دردناک کو سنکر متالم ہوئے - دشمنون کے اس فتح کی اسقدر ان لوگون کو کم امید تھی کہ سب لوگ آرام کر رہے تھے کہ بعد اسکے بلکہ شہر محصور کو چھوڑا ئینگے اور اوسکے بہادر محافظ کو مسرور کرینگے مگر یہ خبر خارطوم سوقت ان لوگون پر مثل بجلی کے گری اور جو لوگ اوسوقت زیادہ تر سخت قلب کے تھے وہ بھی محزون اور غمناک ہوگئے - ہر چہار طرف سے لوگ گارڈن کی خبر اضطراب کے ساتھ دریافت کرتے تھے - لیکن لفٹنٹ اسٹوارٹ ورٹلی اور اونکے ہمراہی بجز اسکے اور کچھہ جواب نہ دیسکتے تھے کہ ہملوگون نے یقینی طور سے فتح خارطوم کی تنقیح نہین کی - اس بیان سے

دو خانی جہاز تباہ ہوگئے یہ بات پائیگی کہ سر چارلس ولسن کو بہت ضرورت مدد کی ہے تلہو۔ نامی جہاز ۲۹ جنوری کو جبکہ
آبشار سے گذرتے وقت ٹوٹ گیا اور سوار اوسکی خوش قسمتی سے ایک نگارس کشتی پر جو جہاز مذکور مین بندھے تھے
سوار ہوکر پہنچ گئے۔ توپین اور سامان جو کچھ اسپر تھا ایک بالو کے ٹیلے پر جو قریب تھا اوتار دیا گیا اور یہ راے قرار پائی کہ اسی
مقام پر رات بسر کیجاے۔ اسلیئے کہ شام قریب تھی۔ بکثرت باشندے اس مقام پر آکر مصری سپاہیون سے بات چیت کرتے تھے
اور ایک سودانی درویش وہی شخص جو خارطوم کے کنارہ پر سفید علم لیکر آیا تھا جہاز کے مقابل مین آکر کھڑا ہوا اور ایک جماعت اونٹ
پر سوار جسکے ساتھ یہ آیا تھا دارہنے کنارہ پر نیل کے ٹھہری پیر اوسی طرح اس نے علم ہلانا شروع کیا اور جب وہ شخص عبور کرکے
اس بالو کے ٹیلے پر آیا جہاں ہملوگ تھے تو معلوم ہوا کہ یہ مہدی کا قاصد ہے اور ایک خط بھی اوسکا اپنے ساتھ لایا ہے یہ درویش
نہایت ہوشیار اور ایک تنومند حبشی تھا اور بظاہر نبی کاذب کا نہایت ہی معتقد معلوم ہوتا تھا۔ سر چارلس ولسن کے ساتھ
یہ شخص قریب آدہ گھنٹہ کے رہا اور اپنے آقا کی تحریر اور درخواست کی خوبی تائید کرتا گیا۔ یہ خط زبان عربی مین بہادرانہ الفاظ
کے ساتھ زرد بے مسطر کے ہوسے کے کاغذ پر تحریر تھا اور ایک بڑی مربع عربی مہر سے اوسپر دستخط کیا ہوا تھا۔ مضمون خط
حسب ذیل تھا۔

مضمون خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی احسانہ والصلواۃ علی محمد رسولہ اما بعد یہ تحریر طرف سے حقیر فقیر بندہ ناچیز خداوند عالم محمد مہدی
ابن عبداللہ کے بنام افسران انگریزی و شاغیا اور اونکے پیروکارون کے ہے پہلا امر یہ ہے کہ تم لوگ اپنے کو حوالہ کردو اور تب تم لوگ
محفوظ رہوگے۔ مختصراً مین تملوگون سے کہتا ہون شاید خداوند عالم تملوگون کو صراط مستقیم کیطرف ہدایت کرے۔ واضح ہو کہ
شہر خارطوم اور تمام گرد و نواح اوسکا بقوت خداوندی برباد ہوگیا اور جسے کوئی نہ روک سکا۔ یہ کل کام ہملوگون کے ذریعہ سے
ہوے اور اب کل امور دست اختیار مین ہین۔ جب تک تملوگ فوج قلیل کے ساتھہ ہو اغلب ہے کہ ہمارے ہاتھ مین ہو اور جو پسند
خاطر ہو کرو خواہ اپنے کو ہمارے حوالہ کردو اور خونریزی سے بندگان خدا کو جو تمہارے تابع ہین بچاؤ اور خداوند عالم اور اوسکے رسول
کے فضل و کرم کے امیدوار رہو۔ اور اگر تم میری تحریر کا اعتبار نہین کرتے اور تم چاہتے ہو کہ واقعی حالات خارطوم کو دریافت کرو تو
تو ایک خاص قاصد کو اپنی طرف سے یہان بہیجو اور اوسکے ذریعہ سے اس خبر خارطوم کی تصدیق کرلو اور تمہارا قاصد بنام خدا اور رسول خدا
مامون رہیگا۔ اور ہم تمہین قتل نہ کرین گے جب تک کہ وہ قاصد یہان آکر بچشم خود جملہ امورات نہ دیکھ جائیگا اور [illegible]
کو اپنی حفاظت خاص مین تملوگون تک پہونچوا دونگا۔ جیسا کہ خداوند عالم نے اپنی کتاب مقدس مین فرمایا ہے کہ اگر کوئی کافر تمہارے
پاس آئے تو تملوگ اوسکی محافظت کرو جب تک کہ وہ کلام خدا کو سن نہ لے اور بعد اسکے جو کچھ وہ چاہتا ہے اوسکے لئے کرو۔ اگر
برخلاف اسکے تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ جنگ کرو تو ہملوگ تمہاری خواہش کے مزاحم نہین ہوتے۔ اگر مجھے تمہارے حال پر تاسف
نہ آتا تو مین یہ خط تمہین ہرگز نہ لکھتا۔ اگر تمنے اطاعت قبول کرلی تو تم جانوگے کہ فضل خداوند عالم تمہارے شامل حال ہوگا اور
تم تمام سختیون سے محفوظ رہوگے اور اگر تملوگ اطاعت نہ قبول کروگے تو دونو جہان مین سزایاب ہوگے۔ یہ معلوم ہوے
کہ فتح ہمیشہ اون لوگون کی ہوئی ہے جو خداوند عالم کا یقین کرتے ہین۔ تمکو اپنے جہاز اور دیگر چیزون پر مغرور ہونا نہ چاہیئے اگر تم
میری نصیحت کو نہ مانوگے تو بہت افسوس کروگے تمکو لازم ہے کہ تعجیل کرو ورنہ تمہارے بازو قطع کئے جائینگے جو شخص لوگون کو

راہ راست دیکہاتا ہے خداوند عالم اوسکی رہنمائی کرتا ہے۔
مکرر۔ لاالہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ محمد المہدی ابن عبداللہ تاریخ ۱۱۔ ربیع الثانی ۱۳۰۲ ہجری نبوی

اس تحریر کا عرب اور مصری افسرون کے دل پر بہت بڑا اثر ہوا اور آثار ظاہری سے اون لوگون کی یہ خواہش معلوم ہوتی تہی کہ مہدی کی تحریر کی تعمیل کیجاے۔ سرچارلس ولسن اور دوسرے لوگون کے جواب مین قاصد نے یہ بیان کیا کہ مہدی مرسل من اللہ ہین کہ تمام عالم کو دین اسلام مین لائین اور یہہ بھی قصد اونکا ہے کہ سیدہا اسنبول جائین بعد اسکے وہ درویش یعنی قاصد قاسم الموس اور عبدالحمید بے سے مصر ہوا کہ جواب صاف خط کا دین۔ چنانچہ حسب منظوری سرچارلس ولسن اور نیز اس غرض سے کہ کچہہ مہلت ملے۔ قاسم الموس نے مہدی کو یہ جواب لکہا کہ میرا قصد فقیر مصطفی کی اطاعت کا ہے جسکی نسبت وہ جانتا تہا کہ چار ہزار سپاہی اور دو یا تین توپون کے ساتہہ آبشار ششمی کے نیچے ہے۔ اس امر کا نہایت ہی خوف تہا کہ مقام متذکرہ بالا سے عبور کرنے مین سخت دشواریان ہونگی اور یہ امید تہی کہ جواب خط باغیون کو کسیقدر اوس مقام کی حفاظت سے باز رکہے گا۔ فی الحقیقت قاسم کے خط نے اوس درویش کو مطمئن کردیا اور اسطرح وہ شیخ جو اس مقام کے نواح سے ایک جماعت کے ساتہہ ہمراہ قاصد اس غرض سے آیا تہا کہ واپسی کے وقت ہماری فوج سے مزاحمت کرے مطمئن ہوگیا۔ شیخ مذکور نے اپنے بندوقچیونکو وہان سے ہٹا لیا اور ہملوگ اس آبشار سے بہ آسانی گذر گئے۔

لارڈ چارلس پریفورڈ

۳۱ جنوری کو جسوقت بوردئین جہاز اخیر دہارے سے گذر رہا تہا جزیرہ مرنات سے آگے بڑہ کر ایک پہاڑ سے ٹکرایا ندی کے قریب اس بے طوری سے ٹوٹا کہ پانی نہایت تیزی سے اندر آنے لگا۔ غرض کہ جہاز کو کہینچکر ایک چہوٹے جزیرہ مین لائے اور سرچارلس ولسن نے یہ قرار دیا آج کی رات اسی مقام پر بسر کیجاے۔ بلکہ اسی مقام پر تا آنے مدد کے توقف کیا جاے کو دشمن اس مقام سے صرف چار میل کے فاصلہ پر مقیم تہ کل چیزین جہاز کی باستثناے کسیقدر مصالحہ جنگ کی بچ گئین لیکن اسکے ضائع ہونیکا نہایت ہی افسوس ہوا اسلیئے کہ ممکن تہا کہ لڑائی شروع ہوجاے۔ اسوقت حقیقتہً مدد کی نہایت ہی ضرورت تہی چنانچہ شام کو لفٹننٹ اسٹوارٹ ورٹلی ایک چہوٹی کشتی پر سوار ہوکر روانہ ہوے اور یکم فروری کی صبح کو محفوظ برٹش فوج مین پہونچ گئے۔ جسوقت لفٹننٹ مذکور نے سرچارلس ولسن اور اونکے ہمراہیون کی خطرناک حالت بیان کی فوراً ہی یہ قرار پایا کہ لارڈ چارلس براسفورڈ صوفیا جہاز بلا توقف ساتہی روانہ ہون اور اوس جماعت کو بچائین غرضکہ اوسی شام کو تمام چیزین مہیا کرلی گئین اور شاہی رائفل پلٹن کے بیس نشانہ باز سپاہی جو پیدل فوج کے سوار کردے گئے تہے ساتہہ کردے گئے تہے جہاز پر لیلئے گئے۔ دشمنون کے مورچہ کے مقابل مین

ہوچکا جہان سے سر چارلس ولسن جس جزیرہ مین اوترے تھے وہ تین میل کے فاصلہ پر رہ گیا تھا ایک سخت جنگ دونو طرف سے شروع
ہوئی دشمنون کی طرف ایک بہت بڑی جماعت سدو تیجیونکی مع تین توپون کے کنارہ دریا پر تھی – ہماری طرف سے صوفیا جہاز نے
بہی اپنی گارڈنر توپ سے جو اوسپر چڑہی تھی بخوبی جواب دشمنونکا دیا اسیطرح پیدل سپاہیون نے بہی جو سوار کردئے گئے تھے بہت
ہوشیاری اور تیزی کے ساتھ بندوقون کی باڑہ پانچسو گز کے فاصلہ سے مارتے رہے – الغرض جہاز گویا بالکل ہی دشمنون کے
مورچہ کی زد سے نکل جاچکا تھا کہ دفعۃً ایک گولہ دشمنون کے توپخانہ سے آکر اوسکے ایک بازو پر پڑا اور ایک بہت بڑا سوراخ
اوس ظرف مین کردیا جسمین پانی کو اُبال ہوتا ہے – اور اوسمین سے بہاپ مثل ابر کے نکل کر محیط ہوگئی چنانچہ سر چارلس ولسن نے اسقدر
فاصلہ سے دیکہ کر یہ سمجہا کہ جہاز کا ظرف آب پہٹ گیا اور اب وہ میرے پاس نہین پہونچ سکتا ہے اور فوراً ہی اپنی جماعت کو توپ
اور کل سامان کے ساتھ جزیرہ سے دریا کے داہنے کنارہ کی طرف بڑہایا اور یہان سے دشمنون کے توپخانہ کو اپنی طرف مشغول کیا
خوش قسمتی سے جہاز ہمیشہ کے لئے بیکار نہ ہوگیا تھا چنانچہ دشمنون کے مورچہ سے تہوڑا آگے بڑہ کر لنگر ڈال دیا گیا اور مرمت
کا کام باوجودیکہ توپین کنارہ سے برابر چل رہی تہین شروع کیا گیا چیف انجینیر مسٹر ہنری بن باو نے یادگار ہنرمندی اور کارگذاری
اس موقع پر دیکہائی اور جسکا شکریہ زمانہ مابعد مین خود کمانڈر انچیف نے بہی کیا – اب روز بہی آخر ہوچکا تھا قریب غروب تک
سر چارلس ولسن کے سپاہی تین میل کنارہ دریا کے نیچے نیچے چلے آئے اور ایک مقام پر شب باش ہوئے – اگلی صبحکو
وہ لوگ آکر جہاز سے مل گئے اور اس درمیان مین بہی راہ بہر دشمنون کے توپخانہ کو اپنی ہی طرف مشغول رکہا اور باوجود دشمنون
کی جدوجہد کے کل فوجین جہاز پر سوار ہوگئین اور بحفاظت تمام مقام ابوکرو مین جہان سرکاری پڑاؤ تہا پہونچ گئین – جس زمانہ مین
کہ سر ہربرٹ اسٹوارٹ کا کالم یعنی حصہ فوج صحرا بیوداکیطرف سے جارہا تہا اور ابوکلیہ اور رجات کی سخت لڑائیون مین مشغول تہا
دوسرا حصہ فوج کا بہ ماتحتی جنرل ارل کے دریائے نیل کی طرف جارہا تہا کہ وہان پہونچکر کرنیل اسٹوارٹ مشیر و معاون کو جنرل گارڈن
کے خون کا بدلا قاتلون سے اوسکے لے – متعدد آبشارون کی وجہ سے جو اثنار راہ مین ملے خاص ہداب کے آگے فوج کے بڑہنے مین
بہت حرج واقع ہوا – اور یکم فروری کو بالآخر فوج صرف مقام بربی تک پہونچی اس مقام پر یہ امید تہی کہ دشمن بمقابلہ پیش آئینگے لیکن معلوم ہوا
کہ دور دور قبل اسکے شیخ سلیمان وادغمر یہان سے ہٹ گیا چنانچہ اب ہماری فوج کو لازم آیا کہ آگے بڑہ کر انکا تعاقب کرے الغرض
اسقدر قدرتی دشواریان اس مقام پر دریائے نیل کے دہارے مین تہین کہ فوج ہماری کسیطرح نواح کربیکان مین جو جزیرہ دلکا کی
قریب ستر میل مروائی کے آگے تہا ۱۰ فروری تک نہ پہونچ سکین اس حصہ فوج مین کالی کرتی اور ساوتہ اسٹافورڈشایر رجمنٹ
اور ایک حصہ ہزارس رسالہ کا اور مصری شتر سوارون کی فوج اور دو توپین تہین – یہ دریافت کرکے کہ دشمنون کی فوج چند میل
کے فاصلہ پر ہے سرکاری فوج مین فوراً حکم دیا گیا کہ ایک ضریبہ یعنے مورچہ تیار کیا جاوے – جسوقت فوج تیاری مورچہ مین مصروف تہی
عرب عجم غفیر کے ساتھ سامنے کی طرف بلندیون پر دکہائی دئے اور نہایت تیزی سے فیر کرنے لگے – سرکاری فوج کا ایک حصہ
آگے بڑہا اور ایک خفیف جنگ کے بعد دشمن پسپا ہوکر پہاڑیون کے عقب مین چلے گئے – ایک مضبوط حصہ فوج کا نگہبانی
شب کے لئے متعین کیا گیا اور سب چیزین تیار تہین کہ اگر دشمن شب کو بلندیون پر سے حملہ آور ہونگے تو وہ پسپا کردئے
جائینگے الغرض شب بآرام تمام گذری اور صبح دہم فروری کو فوجین ہماری مرتب ہوکر بصفوف متوازیہ اس غرض سے آگے
بڑہین کہ دونو بازؤن سے دشمنون پر حملہ آور ہون – اوسیوقت دو کمپنی اسٹافورڈشایر پلٹن کی اور توپین دشمنون کے سامنی
کی طرف روانہ کی گئین کہ وہ دشمنون کو اپنی طرف متوجہ رکہین – تہوڑی دیر اسطرف عرب اور اسطرف اسٹافورڈشایر کے سپاہی

دونون سے پیہم جنگ کرتے رہے اور بڑا حصہ ہماری فوج کا آہستہ آہستہ ناہموار زمین پر بڑہتا جاتا تھا اور دشمنون کے غول
کو جو اونکے سامنے آتا تھا پس پا کرتا تھا اور خفیف خفیف حملہ کے بعد متواتر پہاڑیون کی چوٹیون پر قبضہ کرتا جاتا تھا الغرض یہ لوگ اسی
طرح دشمنون کو دباتے ہوئے چلے گئے یہان تک کہ اونکے عقب سر اپنے طرف پہونچ گئے اس مقام پر دشمن لب دریا ٹہرے
ہوئے آرام کر رہے تھے اور اسطرح نقل وحرکت فوجی کے ذریعہ سے اب عرب ہر چہار طرف سے گہر گئے - دشمنون کا مورچہ
نہایت ہی مستحکم تھا جسمین چوٹیان پہاڑونکی اور شق شدہ زمین شامل تھی اور چہار دیوارون سے جسمین بندوق کے رندے بنے
تھے مضبوط کردیے گئے تھے اور ان دیوارون کے عقب سے عرب سخت اور ٹہیک نشانہ کے ساتھہ باڑہین مار رہے تھے -
یہ دیکھہ کر کہ بندوقون کی فیر سے ان عربون کا اخراج غیر ممکن ہے جنرل ارل نے آخرش حکم دیا کہ سیاہ کرتی والی سنگینون سے
دشمنون کا مورچہ چہین لین - فوج نہایت ہی بہادرانہ طور سے اس حکم کی تعمیل مین مستعد ہوئی الغرض بگل ہوا اور ہمارے
سپاہی نعرے مار مار کر نہایت استقلال اور بہادری کے ساتھہ آگے بڑہے جسکے روکنے کی دشمن ہرگز تاب نہ رکھتے تھے
دشمن رندون سے برابر بندوقین مار رہے تھے مگر یہ گولیان کالی کرتی والونکو نہ روک سکین بلکہ وہ لوگ برابر چوٹیون پر چڑہ گئے
اور سنگینون کے موقع پر پہونچ کر عربون کو اونکی پناہ گاہون سے باہر نکال لاے - جنرل ارل سپاہیون کے ساتہہ
پیشتر بڑہے اور چوٹی پر پہاڑی کے پہونچکر ایک جہونپڑے کے قریب جسکی نسبت بلاشبہ اونہین یقین تہا کہ خالی ہوگا گئے
گو باعتبار چند بیانات کے جنرل کو قبل سے معلوم تھا کہ عرب بکثرت اوسکے اندر موجود ہین - الغرض جو کچھہ ہوا ہو وائش کے بیان
سے جو سیاہ کرتی کی فوج مین سرجنٹ تھا یہ پایا جاتا ہے کہ جنرل اوس جہونپڑے کے دیکھنے کو اندر گئے - عرب جو اندر
کے موجود تھے دفعتہ کود کر حملہ آور ہوے جنرل ارل نے دونلا تپنچہ اپنا اون لوگون پر خالی کیا اس درمیان مین ایک عرب نے
جنرل کے سر مین گولی ماری اور بعد اسکے اپنی بندوق کو بہی اونپر پہینک دیا - جنرل ارل بیجان ہوکر زمین پر گرے مگر [illegible]
اپنا بدلہ لے لیا اس عرصہ مین فوج بہی گرد جہونپڑے کے پہونچ گئی اور اوسے گہیر لیا اور خفیف مقابلہ کے بعد سب کے سب کو تہ تیغ
کیا - جسوقت اسطرف یہ جنگ پیکار ہو رہی تہی ایک حصہ ۱۹ نمبر ہزارس رسالہ کا ماتحتی کرنیل بولر میدان جنگ سے آگے بڑہ
گیا اور تین میل عقب مین جاکر دشمنون کے خیمہ گاہ پر قبضہ کر لیا - اسٹاف جنرل برکن بری نے جو بعد مرنے جنرل ارل کے
اونکی جگہہ پر سپہ سالار ہو گئے تھے اسٹافورڈشایر کے سپاہیون کو حکم دیا کہ اونچی چوٹیان پہاڑیون کی جہان دشمن بہاگ کر چہپے
ہین اوڑادین - دشمن نہایت ہی بہادرانہ طور سے اس مقام پر جمے تھے اور انچ انچ پر لڑتے تھے مگر اسٹافورڈشایر کے سپاہیون
نے کچھہ پروا نہ کی اور نہایت بہادری کے ساتھہ اونکو آگے دباتے چلے گئے یہان تک کہ دشمنونکو پہاڑی سے مار کر نکال دیا اور جنگ کریبان
ختم ہو گئی - یہہ لڑائی پانچ گہنٹہ تک قایم رہی اور ابتدا سے انتہا تک بہادرانہ جنگ وپیکار ہوا کی دشمنون کی فوج مین ثنا سبر اور رباتات
قبیلہ کے لوگ مع بکثرت درویشون بربر کے تھے - یہ امر غیر ممکن تہا کہ اونکی صحیح تعداد دریافت ہوسکے اسلیئے کہ طول سلسلہ مین پہاڑیون
پر اور شق شدہ زمین پر پہیلے ہوئے تھے بہر نوع نقصان اونلوگون کا بہت زیادہ ہوا تھا اسلیئے کہ چوٹیون پر پہاڑی کے اونکی
لاشون کے پشتے لگے ہوئے تھے جہان وہ لوگ بہادری سے غول کے غول لڑے تھے اور اسمین اکثر امرایان لشکر کی بہی لاشین تہین
سرکاری فوج مین ایک تو وہ اندوہناک موت جنرل ارل کی تہی اور کرنیل کو وینی اور کرنیل آیرد سیاہ کرتی اور اسٹافورڈشایر فوجکے)
مارے گئے علاوہ انکے ساٹھ غیر کمیشن یافتہ افسر اور سپاہی کام آئے مگر زخمیونکی تعداد بہت زیادہ نہی یعنے چار تو افسر تہے اور
بکتالیس ہر درجہ اور ہر فوج کے تھے حاصل کلام اون ضروری لڑائیون مین یہ جنگ اخیر تہی - جنرل ارل اور بہادر لوگ جو آج

جان معرکہ جنگ مین کام آے تہے نہایت ہی عظمت کے ساتھہ میدان قتال مین دفن کئے گئے بعد اسکے جنرل برکن بری مقام ابو حمد کی طرف روانہ ہوے اور بہت کچہہ راہ طے کر چکے تہے بلا شبہہ اُن اغراض کو پورا کر چکے تہے جسکے لئے جا رہے تہے کہ اس اثنا مین ایک جدید حکم لارڈ ولسلی کے پاس انگلینڈ سے پہونچا اور اس حصہ فوج کو حکم ہوا کہ وہ مقام کورتی کو واپس اسے۔ اگرچہ یہ واپسی بہی نہایت ہی دشوار تہی مگر جنرل برکن بری نے نہایت ہی ہنرمندانہ طور سے انجام دیا اور بہ حفاظت تمام صدر مقام لشکرگاہ پر مقام کورتی مین پہونچ گئے۔ اسیوقت یہ خبر سنکر کہ سر ہربٹ اسٹوارٹ زخمی ہوے لارڈ ولسلی نے میجر جنرل سر ریڈورس بلر کو عنایات

جنرل آرل

مین یہ حکم بہیجا کہ فوراً مع فوج کے واپس آئین - اسکے بعد جنرل بلر کو یہ ہدایت ہوئی تہی وہ مطامہ پر قبضہ کرکے بربر پر بڑہین اور اس غرض کے
سرانجام کے لئے فوج مین بنظر امداد شاہی ایرش کی پلٹن اور شتر سوارون کی فوج شامل کردی گئی تہی - لیکن حالات زمانہ جلد جلد
بدل رہے تہے چنانچہ بجاے اسکے کہ فوجین آگے کو بڑہین اونہین واپسی کا حکم پہونچا - ۱۲ فروری کو مطامہ کے پڑاو پر پہونچکر سیر ریڈورس
بلر نے فوراً تیاری کا حکم دیا اور واپسی کے لئے سب سامان تیار ہوا کہ فوجین صحراے بیوداکیطرف سے لوٹین - سب سے پہلے
زخمی لوگ بہی جو روانہ کئے گئے اور یہ قافلہ سپر کرنیل تالبوت کی نگرانی مین روانہ ہوا - ۱۳ فروری کو ۱۱ میل چلکر یہ جماعت شب بسر کرنے
کے لئے ایک مقام پر ٹہری اگلی صبح کو ناشتہ کے بعد جسوقت فوجین روانگی کو تیار ہوئین کسیقدر جو مطامہ کو مدد کے واسطے جا رہی
تہی حملہ آور ہوئی - ہماری میمنہ اور میسرہ کی فوج فوراً تعینات کی گئی کہ زخمیون کے قافلہ کی حفاظت کرے اور جہاڑیون مین ہمارے
دشمن لڑتے ہین اونکا جواب دے اور داہنے رخ پر فوج کے بہاری ہتیار والی فوج ہماری بشکل مربع مرتب ہوئی - خوش قسمتی
سے اوسیوقت کرنیل استین سلے کلارک اور شتری فوج غبات کیطرف سے اس مقام پر پہونچ گئی - اولاً ان لوگون نے قافلہ
مجروحین کو یہ سمجہ کر کہ یہ دشمنونکا تانہ عول ہے گولیان ماریں مگر بعد اسکے اس غلطی پر فوراً ہی مطلع ہوگئے - اور عرب بہی
اس جدید کمک کو دیکہکر جو دفعتہً پہونچ گئی پس پا ہوگئے - زخمیونکا قافلہ نکی اور مصری سپاہیون کے ساتہ تہرا ہے بیوداسے
روانہ کیا گیا یہ سپاہی گاردن کے امیر البحر اور جہازون کے ساتہ مقام ابوکرو مین آکر فوج سرکاری کے شامل ہوئے تہے -
الغرض اول کوچ ابو کلیہ تک ہوا و بانسے غاکدل اور غاکدل سے فوج مقام کورتی مین پہونچی ان کہارون نے جو اس فوج کے ساتہ
تہے نہایت ہی تحمل اور استقلال اثنار سفر مین دیکہایا اور لارڈ ولسلی نے اپنی بہت کچہ رضامندی اُن لوگون سے ظاہر کی جسوقت وہ لوگ
مقام کورتی مین پہونچے - افسوس ہے کہ زخمیون کی جماعت مین سے بہت تہوڑے آدمی کورتی تک زندہ پہونچے بکثرت لوگ راہ
مین مرگئے اور کثیر التعداد مقام غاکدل مین پہونچ کر راہی ملک بقا ہوے وہین چشمون کے بلند کنارون پر سنسان قبرستان مین
سپرد کئے گئے - کورتی مین بہی بہت لوگ بوجہ خرابی آب ہوا مقام اور خوراک کے تپ و لرزہ مین مبتلا ہوکر ہلاک ہوے اور دفن کئے گئے تہے
اور یہ حالت یوماً فیوماً مقام خطرناک ہوتی جاتی تہی - اور ڈاکٹرون سے مجبورانہ بہت کم روک اسکا ہوسکتا تہا روزمرہ قبرون کی تعداد
بڑہتی جاتی تہی اور ہر متوفی کے ساتہی پتہرونکا ڈہیر کرکے صلیب کا ایک نشان بنا دیتے تہے اور اوسپر یہ حروف یعنی آر - اے -
معہ نام متوفی اور رجمنٹ کے لکہدیتے تہے - غاکدل کو واپس ہوتے وقت پہلا شخص جو دنیا سے گذرا وہ بہادر سپاہی تہا جو
اس حصہ فوج کو فتحمندانہ صحراے بیودا سے پار لے گیا تہا یعنے بہادر اور دلاور سر ہربرٹ اسٹوارٹ - جناب ابو کلیہ مین میجر جنرل
کے رتبہ تک یہ پہونچے تہے اور ہر درجہ کے لوگ انکے ہموطنون مین سے انہین رغبت اور الفت کی نگاہ سے دیکہتے تہے -
جسوقت جنرل کے زخمی ہونیکا حال مقام غبات مین معلوم ہوا نہایت ہی اونکی صحت کی تمنا ہر شخص نے ظاہر کی اور ابتدا
جو اخبارات متعلق اونکی حالت کے آے اونسے امید صحت کی پائی جاتی تہی - معلوم ہوتا ہے کہ جناب ابتدا ہی سے اونکی صحت
کی طرف سے ناامید ہوگئے تہے - غاکدل کے کنوون پر پہونچ کر ۱۶ فروری کو انکی وفات ہوئی اور مثل اورون کے یہ بہی
ایک مختصر قبرستان مین چشمہا سے آب کے اوپر دفن ہوے یہ مقام عجب دردانگیز ہو رہا تہا الغرض فوجون نے اوس
صحرا مین جنازہ کے لئے بہت بڑا سامان کیا یعنی بندوقون کی فیر ہوتی بہی اور شاہی ساسکس رجمنٹ کا باجا بجتا ہوا جنازہ
کے ساتہ تہا - جنازہ کو میجر بنگ اور میجر گاولڈا اور لفٹنٹ لارڈ براونتگ اور لفٹنٹ ڈاسن اور کپتان رووس لئے جاتے
تہے جسوقت لاش اوس بہادر کی قبر مین رکہی گئی کرنیل ٹالبٹ نے دعا وقت دفن پڑہی حاضرین مین سے سبکی آنکہہ آلبیشی تہی

زخمی سپاہیون کا صحراے بیوداسی لیجانا

جنرل اسٹوارٹ اور دوسرے زخمیوں کو جنرل گارڈن کی سوڈانی فوج کا لیجانا

جو آنسوؤن سے تر نہ ہوئی ہو جسوقت وہ لاش اپنے دائمی آرام گاہ مین اوس صحرا مین ہول کے اندر بالو کے نیچے سپرد کی گئی۔ اب بہت مختصر امور تحریر کے لئے باقی رہ گئے ہین جنرل ہلر کی دلیرانہ واپسی کے واقعات ابواد سے آج تک ہر شخص کے دلون مین تازہ ہین۔ ۸ مارچ کو لارڈ ولسیلی کی کل فوجین مقام کورتی مین مجتمع ہوئین۔ اوسوقت لارڈ موصوف اس حکم عام کے ساتھ حسب ذیل الفاظ مین اونکی خدمات کا شکریہ ادا کیا کہ اب فوج کشی اور جنگ موقوف کی گئی۔

لارڈ ولسیلی کے الفاظ شکریہ

جناب ملکہ معظمہ نہایت ہی غرضمندانہ نگاہ سے اپنے سپاہی اور جہازیونکی کارروائیون کو ملاحظہ فرما رہی ہین اور مجھسے خواہش فرماتی ہین کہ مین جناب ممدوحہ کی پسندیدگی خاطر آپ لوگون کی کوشش اور جانبازیون کی نسبت ظاہر کرون۔ ایسے بہادرونکی سپہ لاری میرے واسطے بھی بہت بڑی افتخار بلکہ تکبر کا باعث ہے اس سے زیادہ کوئی عزت میرے لئے نہ ہوگی جسکی مجھے پیشتر سے تمنا ہو کہ مین آپ لوگون کا سردار ہو کر میری خوشی خداوند عالم سے خارطوم قبل اختتام سال کی بیجا رہا تہا۔ آپ لوگون کی وہ یادگار کوشش جنرل گارڈن کے بچانیکی ناکامیاب رہین لیکن اسمین آپ لوگون کا کوئی قصور نہ تہا خشکی اور تری وو نو راہون مین سختیان اور مصیبتین جھیلین اور لب شکایت نہ ہلایا۔ لڑائی مین آپ لوگ ہمیشہ فتحمند رہے۔ جہان تک انسان اپنے سامنے کی حفاظت کے لئے کر سکتے ہین آپ لوگون نے کیا لیکن خارطوم مکرو دغا سے دورروز قبل مقدمۃ الجیش فوج پہونچنے کے نکل جاچکا تہا اسیطرح کی لڑائیون کے لئے ایک وقت کی بہ انتظار کرنا چاہئے۔ کہ یہ فوج اس غرض سے نہین فراہم کی گئی تہی کہ خارطوم کا محاصرہ کرے۔ بہ نسبت نقل و حرکت فوجی کے آپ لوگ اپنی تسلی اسبات سے کیجئے کہ موسم خزان مین پھر تیاری جنگ کی ہوگی اور پیشقدمی کیجائیگی۔ مین جانتا ہون کہ آپ لوگو پھر کیسی ہی سختی اور وہی ضروری کام کرنے پڑینگے۔ گو اوس سے کسیقدر کم ہون اور اوسی شفقت اور تحمل سے جو اسوقت تک آپ لوگون کی طرف سے ظاہر ہوا ہے۔ مین تہ دل سے آپ لوگون کے اون کامون کا شکریہ ادا کرتا ہون جو آپ لوگون نے گذشتہ زمانہ مین کیا ہے۔ میری کوئی خواہش نہین ہے اور آیندہ کے لئے میری کوئی استدعا آپ سے نہین بجز اسکے کہ جسطرح جنگ حال مین بلا کسی شکایت کے آپ لوگون نے جانبازیان دکھا کر نام آوری حاصل کی ہے اوسیطرح آیندہ زمانہ کی فوج کشی مین بھی نیک نامی حاصل کیجئے گا۔

لارڈ ولسیلی کی یہ پیشین گوئی کہ موسم خزان مین فوجین پھر خارطوم پر بڑہینگی بالکل خلاف واقع ثابت ہوئی اسلئے کہ صرف چند مہینے باقی رہ گئے تہے کہ اوسکے بعد یہ دیکھائی دیا کہ کل فوجین ملک سوڈان سے اوٹھالی گئین۔ اس زمانہ مین جبکہ لارڈ ولسیلی دریائے نیل کی طرف بڑہ رہے تہے ایک دوسرا بہت بڑا حصہ کم کی فوج کا ایک برگیڈ گارڈ کا اور ایک فوج کنسٹجنٹ جزائر جسمین اسٹریلیا کے والنٹیر لوگ تھے بہ ماتحتی جنرل سر جیرالڈ گراہم کے سواکم مین جمع تہی اور یہ مشورہ ہوا تہا کہ یہ فوجین ریلوے کی تیاری مین جو سواکم اور بربر کو دو طرف سے جانے والی تہین بکار آمد ہونگی۔ باوجود اسکے کہ جنرل گارڈن کے مارے جانے اور خارطوم نکل جانیکی خبر آچکی تہی تاہم تیاری ریل کا کام بدستور جاری تہا۔ عثمان دغنا اور اوسکے ہندوئی قبیلہ کے لوگ سر جیرالڈ گراہم کی پیشقدمی کے روکنے کو آمادہ تہے اور اکثر سخت لڑائیان بھی باخود واہو چکی تہین۔ سر جان مکلین جنکے متعلق یہ کام ہوا تہا کہ آگے بڑہ کر ایک مورچہ تیار کرین اونہون نے ایک ایسا مقام پسند کیا تہا جسکے ہر چہار طرف جھاڑیان تہین۔ چنانچہ جھاڑیون مین سے دفعۃً ایک غول عربون کا نکلا اور اون لوگون پر جو مورچہ بنانیکا کام کرتے تہے حملہ آور ہوا اور سخت وقت

اور دشواری سے پسپا کیا گیا لیکن لشکر کی بھیر اور باربرداری کے جانورونکی گھبراہٹ اور بھاگڑ نے خط میں اور اضافہ کردیا اور آدمیون کا فراہم کرنا دشوار ہوگیا - ۲۲ مارچ کو باوجودیکہ سخت نقصان عربون کا خاصۃ آخری لڑائی مین ہوچکا تھا اور بکثیر التعداد شیوخ گولیون سے مار کر گرا دے گئے تھے اور وہ جھنڈا جو مہدی نے عثمان دغنا کو بھیجا تھا چھین لیا گیا تھا لیکن ۲۴ مارچ کو مقام ہشیین مین ان لوگون نے ایک تعجب خیز حملہ حملون پر پھر گیا کچھہ دیر تک سرکاری لوگ بہ سبب اسکے کہ اونٹنی باربرداری کے جانور بھاگ گئین سیکڑون ہی نیزون سے مار ڈالے گئے تھے پریشان رہے - ان حالات کے ساتھہ بھی تیاری ریل کا کام برابر جاری تھا اور اوایل اپریل مین جنرل گراہم اس سڑک کے وسیلہ سے ہندوت تک پہونچ گئے تھے اور وہان ایک مستحکم مورچہ تیار کیا تھا کسیقدر سرکاری فوج دیکھہ بھال کے لئے اطراف مین جاتے تھے اور دشمنون کے مویشی پکڑ کر اور جھونپڑون کو جلا کر اور انکے کنوون ڈائینا مائٹ سے اوڑا کر واپس آتی تھی چنانچہ یہ آخری کارروائی ہوس آف کامنس مین خلاف ہمدردی انسانی کے تصور کی گئی ٹماؤ اور تمبوک ان دونو مقامون پر بھی قبضہ کرلیا گیا اور ان مقامات تک ریل تیار کی گئی باوجودیکہ ہندووی قبیلہ کے لوگ ہمیشہ کوشش سڑکون کے توڑ اوڑا لینے کی شب کو کرتے رہے - غرضکہ یہ لوگ کھلے ہوے میدان مین اب لڑائی نہ کرتے تھے اور عثمان دغنا کی نسبت یہ معلوم ہوا تھا کہ اب اوسکے ساتھہ بھی بہت کم لوگ رہ گئے ہین - اوایل ماہ مئی مین لارڈ ولسلی کورتی سے قاہرہ کو لوٹ کر سواقم مین آئی اور فوج اور ریلوے کا ملاحظہ کیا تمام کارروائیون کو پسند کیا - حاصل کلام اسوقت باعتبار عام رایون کے یا اینکہ عام فریادون کے اور نیز اس ضرورت کے خیال سے بھی کہ شاید روسیون سے مقابلہ کی ضرورت ہو جسکی خبر گرم ہو رہی تھی اس امر کا قطعی طور سے فیصلہ ہوگیا کہ سوڈان سے دست کشی کرلیجاے اور چھوڑ دیا جاے - ایک خاص حکم لارڈ ولسلی کا بہ اظہار ارادہ مذکور اور مشعر شکریہ فوج جاری ہوا اور جہان تک جلد ممکن ہوسکے فوجین نواح سواقم اور بالا ترنیل سے اوٹھالین گئین - سواقم مین ایک حصہ فوج کا بغرض حفاظت شہر کے چھوڑ دیا گیا بقیہ فوج جہاز پر روانہ ہوگئین اور جو فوجین کہ دریاے نیل پر تھین وہ بھی واپس ہونے لگین اوسوقت یہ راے قرار پائی کہ وادی حلفا اور کورسکو اور اسوان پر قبضہ رکھا جاے اور ڈنگولا کو بھی خالی کرکے (جو کہ جولائی کے مہینہ مین چھوڑ دیا گیا تھا) تمیل ولد حامد جو بادشاہان ارگو کی اولاد سے ہے کوربران ممالک کا درمیان شکوٹ اور ہنک کے مقرر کردیا جاے - ۹ جولائی کو لارڈ ولسلی سواقم سے روانہ ہوکر چار روز بعد لندن مین پہونچے اور چند روز بعد اسکے اونہین وایس کونٹ کا رتبہ عطا ہوا اور اسیطرح مختلف خطاب اور رتبے اور انعام اون افسرونکو عطا ہوے جنہون نے اس جنگ مین کارہاے نمایان کئے تھے - ۱۲ - اگست کو ممبران ہوس آف لارڈ کے روبرو لارڈ سالسبری اور سر میچل ہکس بیچ نے ممبران ہوس آف کامنس کے سامنے یہ امر پیش کیا کہ ان دونو جلسون سے بالاتفاق شکریہ کل فوج کا جو جنگ سوڈان مین بھی شریک ہی ادا کیا جاے - جسوقت سرکاری فوجین واپس آرہی تھین کہ مہدی کی وفات کی خبر آئی اور معلوم ہوا کہ ۲۰ جون کو عارضہ چیچک مین مبتلا ہوکر فوت ہوا - اسکے قبل سے مہدی کی اقتدار و سطوت مین بہت کچھہ ضعف بسبب قحط اور جنگ و پیکار کے آگیا تھا - مارچ کے مہینہ مین مولوی حسن علی مخالف مہدی نہایت ہی تزک اور احتشام سے العبید مین داخل ہوا گھوڑے پر اور ایک برہنہ شمشیر ہاتھہ مین لئے ہوے کہتا جاتا تھا کہ یہ تلوار مجھے محمد الرسول اللہ صلعم نے مہدی کے قتل کرنیکو اور کافرون کو مصر سے نکال دینے کے واسطے عطا فرمائی ہے اور چند روز بعد اسکے مولوی کے مقلدین نے پیروان مہدی کو ایک سخت شکست دی اور اوسکے دو سردارونکو قتل کر ڈالا قبیلے کے لوگون نے بھی بغاوت کردی اور جو فوجین کہ سنار اور کسالا مین تھی علاوہ اسکے کہ وہ شہر پر قبضہ کئے رہین اون لوگون کو جو شہر کا محاصرہ کئے ہوے تھے

سخت نقصان پہونچایا - مہدی نے چہہ ہزار آدمیون کو ساتھ بمقام عمدرمان مین اپنی حکومت قایم کی تہی اور معلوم ہوا
بیان وہ سفید کرتہ اور پائجامہ پہنے رہتا تہا اور مرصع کار عصا اپنے پاس رکہتا تہا اور مصر پر حملہ کرنیکے لئے فوجین جمع کرتا تہا اور عثمان
دقنا بہی اسے مبارکباد دینے کو آیا تہا کہ انگریز بہاگ گئے اور مہدی نے اوسے ایک شمشیر خاص بنظر افزایش اعزاز اوسکی عطا
کی تہی - ۱۹ - جون کو مہدی بیمار پڑا اور حسب خواہش اوسکے لوگ بیرون لشکرگاہ ایک خیمہ مین لے گئے - کوئی طبیب
یا ڈاکٹر وہان موجود نہ تہا جو معالجہ کرتا البتہ دو پادری تہے جسکی نسبت یہ قیاس ہوا کہ ان لوگون کو کچہہ علم حکمت اور ادویہ
کا ہوگا چنانچہ وہ لوگ اندر خیمہ کے طلب کئے گئے اور اون سے کہا گیا کہ مہدی عارضہ چیچک مین مبتلا ہے - ان لوگون نے دیکہہ
کر کہا کہ اب حالت اسکی اچہی نہین ہے یہ سنکر مہدی نے اپنے بہتیجہ کو اندر بلایا اور اپنی تلوار اوسے دی اور اپنا
جانشین اوسے مقرر کیا - دوسرے روز اوسکی حالت اور خراب ہونے لگی - اپنے اعزا اور اقربا کو الوداع کیا اور یہ
وصیت کی کہ انگریزون سے سلسلہ جنگ برابر جاری رکہنا - اوسی روز پانچ بجے قریب شام اوسکا انتقال ہوا اور فوراً ہی دفن
کردیا گیا - اور خیمہ جسمین وہ تہا جلا دیا گیا - عبد اللہ خلیفۃ التعایشی منجملہ چار خلفا اون مین سے جنہین مہدی نے نامزد کیا تہا دعویدار
اوسکی جانشینی کا ہوا لیکن اوسکی اطاعت عام لوگون نے تسلیم نہ کی اور سخت نزاع واقع ہوئی مہدی کے دفن ہونے پر عبد اللہ عمدرمان سے
مہدی کی فوج اور خزانہ کو جسے اوس نے فراہم کیا تہا چہوڑکر خرطوم مین چلا آیا - اور محل شاہی مین قیام پذیر ہوا اور اپنی اور شہر کی
حفاظت قبیلہ بقارا کے لوگون کو سپرد کیا اور یہ خود بہی اوسی قبیلہ کا تہا - اور فوج جو عمدرمان تہی اوسے مہدی کا خزانہ دینے سے انکار
کیا اور وجہ انکار یہ بیان کی مین نے یہ چاہا یہ لوگ مسلسل کافرون سے جنگ و پیکار کرین مگر یہ لوگ نہ گئے چند روز بعد اسکے
درمیان قبیلہ بقارا اور شہر والون کے ایک ہنگامہ واقع ہوا اور کسیقدر فوج بہی انکی مدد کو آئی عبد اللہ نے یہ قصد کرکے
کہ اس ہنگامہ مین جلکر امن قایم کیجئے قرآن ہاتہہ مین لئے ہوئے آیا مگر کوچہ مین اوسکے تلوار لگی اور قریب المرگ ہوگیا -
اوسی حالت مین لوگ اوسے محل مین اوٹہا لائے الغرض پیروان عبد اللہ نے اپنے مخالفین کو پس پاکر دیا اور شہر پر بدستور قابض
رہے - غدر اور قحط تمام کردفان مین پہیل گیا تہا اور انگریزی فوج کی واپسی کے بعد مجاہدین کا جوش و خروش ہوا اور
چار ہزار متعصب درویشون نے جدید ڈنگولا پر قبضہ کرلیا - یہ بہی معلوم ہوا کہ کسالا کی فوج نے بہی آخرکار اطاعت قبول کرلی لیکن سپاہی اسکے
یہ فوج ہدندوی قبیلہ کے لوگون سے دوستی پیدا کرنے مین کامیاب ہو جو عثمان دقنا کے خلاف گذرا اور وہ ماحوس مع الیم سنری سوچیفورٹ نے بار بار
اخبارون مین لکہکر اور لوگون سے بیان کرکے کہ الیویہ پین فرانسیسی جسکا تذکرہ اس کتاب مین کسی مقام پر ہوچکا ہے انگریزی فوج
کے حکم سے قتل کیا گیا کسیقدر جوش اور آمادگی پیدا کردی تہی اس کذب صریح کا پیرس کی بعض جماعتون کو یقین آگیا اور اسمین وہ
حقارت موجودہ گورنمنٹ فرانس کی سمجہتے اور یہ کہتے ہے کہ گورنمنٹ نے اسموقع کو بہی ذریعہ دست اندازی کا ملکی معاملات
مین نکردانا آمالی کے پادری بونومی جو مہدی کی فوج سے بہاگ کر آئے تہے اور دوسرے بے طرفدار گواہون کی شہادت سے یہ
امر بخوبی ثابت ہے کہ الیویہ پین بہت پہلے اوس تاریخ کے جسمین اوسکا قتل ہونا بیان کیا جاتا ہے بمقام عمدرمان مین مرچکا تہا -

باب بستم (۲۰)

مشتمل بواقعات ذیل

ترک سوڈان سے کیا نتیجہ مترتب ہوگا - عام رائے اسمعیل پاشا کو پہر تخت نشین کرنیکی - جنرل گارڈن کی رائے

اسمعیل پاشا کے نسبت - جنرل گارڈن کا آخری خط سے ایک تتمنے کے جو اسمعیل پاشا کو بہیجا تہا -

باوجودیکہ مہدی مرچکا تہا مگر سوڈان کے ملکی معاملات اور اسکی حالت نہایت ہی پیچیدہ اور مخوف تہی - اس ملک سے برٹش گورنمنٹ کا دست کش ہونا گویا ایک شکار کا چہوڑ دینا تہا جسپر ملک مین جنگ وجدل برپا ہو رہی تہی اور ہر شخص دعویدار ملک کا ہو رہا تہا اور ساتہہ اسکے جسکے مصر پر بہی دہمکی ہونے لگی تہی - اس حالت مین آزادی کے ساتہہ پہر اوس مکروہ بردہ فروشی کی تجدید کا موقع ملا - بازارین انسانی گوشت یعنی بردہ فروشی کے لئے قایم ہوگئین اور تمام کوشش سر سمول بیکر اور جنرل گارڈن کی جو اسمعیل پاشا کی خواہش پر اسکے نیست ونابود کردینے مین ہوئین وہ سب بیجا ہوگئین - الغرض شمالی افریقہ مین جو شایستگی کی کلیان کہلنے لگی تہین اونکو یہ مکروہ خطرہ پہلے ہی سے زرد کرنے لگا - اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک مصر ان عربی غولون کے زیر حملہ ہے کا مسلمانی دنیا مین کبہی امن قایم ہے نہین ہوسکتا بلکہ ہمیشہ اسپر دہمکی ہوتی ہی رہیگی جس امن کے قایم رکہنے مین یورپ بدل شریک ہے - یہ امید کرنا کہ مصر کی ضعیف حکومت موجودہ جو مختلف فتنہ اور فساد سے دبی ہے برٹش گورنمنٹ کے سوڈان چہوڑ دینے کے بعد آن مشکلات پر جو پیدا ہونگی غالب آئیگی یہہ ایک خارج از بحث امر ہے - گو مہدی کے مرنے سے وہ جوش تعصب مذہبی چند روز کے لئے دب جاے گا مگر کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اوسے پہر زندہ نکرلینگے اور مصر خطرہ عظیم مین نہ پڑجائیگا - اس معما کے حل کرنیکا عمدہ طریقہ یہہ ہے کہ مصر مین ایک زبردست حکومت قایم کیجاے اور اسکا حکمران کوئی مستقل مزاج اور لایق شخص ہو اوسوقت مصر کی حالت نہ صرف اپنے ہی واسطے بہتر اور درست ہوگی بلکہ وہ ایسے جوش مذہبی اور فتنہ اور فساد کو بلاخوف کسی نتیجہ کے بخوبی روک سکیگی - یہہ امر یقینی ہے کہ جب تک جنرل گارڈن سا مدبر سوڈان مین رہا کوئی نبی کاذب زور نہ پکڑنے پایا حالات موجودہ مین جو لوگ مصالح ملکی اور انصاف سیاست ملکی سے بخوبی واقف ہین اور اسپر باحتیاط تمام غور اور لحاظ کیا ہے اُن لوگون کی یہہ ہی راے ہے کہ اسمعیل پاشا پہر خدیو مصر مقرر کیجائین اور اس امر مین تمام اعلے حکام مصری اور انگریزی اور غیر ممالک کے لوگ متفق ہین جنمین سر سمول بیکر اور سر جولین گولڈسمتہ اور ام ڈی لے سیپس اور ڈاکٹر ڈبلو ایچ رسل اور ڈاکٹر ناٹی گل اور مسٹر برٹش ممبر پارلیمنٹ اور مسٹر اے ام براڈلے - اور سب کے آخر مین اور سب سے زیادہ ضروری لایق افسوس جنرل گارڈن شامل تہے - مسٹر اے ام براڈلے جنکو پوری واقفیت حالات اور مشکلات ممالک مشرقی سے ہے بوجہ اسکے کہ بہت کوشش سے اونہون نے ان ممالک کے حالات کی تحقیقات کی ہے جسمین انگلینڈ کا نفع اور نقصان ہی شامل ہے وہ اپنے ایک عمدہ تصنیف مین جسکا نام قصہ مصر اور مصری ہے حسب ذیل تحریر کرتے ہین - یہہ ایک مشہور کلیہ ہے کہ جو غیر حاضر ہوتے ہین وہی نقصان اوٹہاتے ہین مصرکا از دیدہ دور از دل دور چنانچہ یہہ ہی واقعہ اسمعیل پاشا خدیو مصر پر گذرا جو ایک عرصہ دراز تک نہ صرف اسی امر کے سننے کے لئے زندہ رہا کہ اوسکے خاص احباب اوسے برا کہتے ہین بلکہ ایک ایسے شخص کو اپنی بربادی اور ہیچ کہنے مین مصروف پایا جسکے ساتہہ بہت سے نیکیان اور ہمدردی کی تہی - گو اسمعیل سے اکثر خطائین واقع ہوئین تاہم صفحات تواریخ مین توفیق اور نیوتار سے اسکی شکل زیادہ خوشنما ہے - مصر کی ترقیون مین بہت جلدی کے ساتہہ اور بے باکانہ باعتبار اپنے اسے وحشیانہ فطرت کے ہاتہہ ڈالا اور جیسے یہ انگریزون کی اثر صحبت اور معاشرت سے تغیر کرتا تہا - اُسکے یہہ راے کہ تجارتی معاملات اور انتظام اپنے ہی ہاتہہ مین رکہے غلط تہی اور اس سے زیادہ یہہ غلطی تہی کہ انتظام ملکی ایک اجنبی شخص کے ہاتہہ مین مثل نیوبار پاشا کے چہوڑ دیا تہا اور قومی خیالات جو اُسکے مخالف پیدا ہوچکے تہے اور بہی خراب ہونے لگے مسٹر والس لکہتے ہین کہ حال مین

جو کچھ خرابیان واقع ہوئین اُنکے سب کے جوابدہ اسمعیل پاشا ہین - مین خیال کرتا ہون کہ وہ اپنے الزام کو دوسرون کے کندھون پر ڈالتا ہے - اسمعیل کا ہلوگون سے بیان ہے کہ یہہ قرضہ مین نے ممالک متحدہ کے انتفاع کیواسطے لیا تہا مگر یہہ امر بالکل بہول گیا کہ اوس روپیہ مین سے مصر تک بہونچتے بہونچتے کسقدر تصرف بیجا ہوا اور کسقدر اسمین کا عمارات کے کام مین بشمول تیاری نہر سویز کے صرف ہوا اور جسکا کچھہ حاصل نہ ہوا بجز اسکے کہ ایک خمس کے صرف ذمہ داری اس نہر کی آمدنی سے ہو - یہہ سچ ہے کہ اسمعیل پاشا کو بہت سی جائداد وراثتہً ملی اور بہت سی اُنہون نے خود ہی خرید کی اور اسیطرح اُنکے خاندان مین اور لوگون نے بہی عادتاً بہت سی جائداد حاصل کی لیکن یہہ عمارتون کا کام جسپر اسقدر زرخطیر صرف ہوا اسیطرح آن مقامات مین نفع رسانی کے لئے محدود نہ تہین جہان خدیو کے املاک و جائداد واقع تہی بلکہ کم بیش تمام مصر اون سے منتفع بہ تہا - اسمعیل نے نہ توکسیکو بید خل کیا اور نہ کسیکی زمین بغیر قیمت کے خرید کی - اور نابوتہ کے انگور کی باغ مین بہی ایسی بات نہین ہوی جسکی نسبت انصافانہ طور سے اسمعیل سزاوار الزام ہو - تاہم سخت تر بدنامی اوسکی اس وجہ سے ہوئی کہ تمام جائداد مقبوضہ اسکی اور اسکے خاندان کے لوگون کی ملکی قرضہ کی ذمہ داری مین مکفول ہوگی - اگر اسکے وقت مین دیہاتی رعایا زیادہ خراج دئے ہوتے تو بمقابل زمانہ حال کے سود کی بہت حفاظت ہوتی - سابقاً جو اہتمام اور انتظام آب پاشی زراعت کا تہا اوس سے انلوگون کی حالتین بمقابل زمانہ حال کے بہت درست ہوگی تہین اور وہ لوگ بخوبی بار خراج کو اگر زیادہ کیا جاتا تو بہ نسبت اس زمانہ کے اُٹھا لیتے - اور رعایا کو خراج کا وصول کرنا فصل کے وقت مین زیادہ پسندیدہ تہا بمقابل اسکے کہ وہ ابواب ماہواری اور سہ ماہیون پر وصول کیجاتی تہی - مثل مشہور ہے کہ مصری کسان شدے فضول خرچ ہوتے ہین اور یہہ لوگ اپنے محاصل زمین کے صرف کرنے مین بہت آزاد ہین اور جب تک سرمایہ انکے پاس موجود ہے خراج بہی وصول ہو سکتا ہے ورنہ مثل سابق کے دیہاتی قرضہ دینے والون کے ہاتہہ یہ لوگ تباہ

* سابق حکمران مصر کی نسبت انصافانہ طور سے جو مسٹر مکون کی بے طرفدار کتاب حالات مصر مین تحریر ہے - حسب ذیل مختصراً اوس زرخطیر کے نسبت نقل کیجاتی ہے جو اوس نے عمارات کے کام مین صرف کیا اور اوسنے رفاہ ملکی کے ساتہہ تعبیر کیا - عمارات کے کامون مین سے ایک نہر سویز ہے - (جسمین تیاری نہر آب شیرین اور خریداری وادی وہ مین بہی داخل ہے) اسکی تعمیر مین خزانہ مصر سے اصل معہ سود ۱۶۰۸۲۷۴۴۷ پونڈ یا ان حصص کو مہیا کرکے جو برٹش گورنمنٹ کے ہاتہہ فروخت کیا گیا ۰۰۰ ۴۲۳ ۱۳ پونڈ صرف ہوا - ۸۴۰۰ میل نہر بحساب اوسط فی میل ۱۵۰۰ جملہ ۱۲۶۰۰۰۰۰ پونڈ میر اور ۴۳۰ پل بحساب فی پل ۴۰۰۰ پونڈ مین بنا ہے ۲۰۰۰ ۱۴ پونڈ آہنی پل جو نیل پر بولاک سے غیضہ تک ہے - ۴۴۰۰۰ ۱۸ پونڈ ۱۰۹۰ میل ریل کی تیاری مین بحساب فی میل ۱۳۰۰۰ پونڈ جملہ ۱۴۱۷۰۰۰۰ پونڈ - اور ۵۲۰۰ میل تار برقی ۰۰۰ ۵۴۳۰ پونڈ مین اور مکانات روشنی بحر احمر اور بیڈی ٹرینین پر ۱۸۸۰۰۰ پونڈ اور بندرگاہ اور چبوترہ بندرگاہ کی تیاری مین اسکندریہ اور سویز پر ۰۰۰ ۲۴۹۰ ۳ پونڈ اور اسکندریہ مین پن چکی کے کام مین ۰۰۰ ۳ پونڈ اور ۶۴ چینی کے کارخانون مین ۰۰۰ ۶۱ پونڈ یا مجموعی کل رقم ۵۱۷۸۰۰۰۰ پونڈ صرف ہوا مقابل ۹۰۰۰ ۹۴۷۷ پونڈ خالص آمدنی کے تمام قرضون جو ۱۸۶۲ء سے ۱۸۷۹ء تک لیا گیا اور یہ بہی بیان کیا گیا ہے کہ جو کچھ بہی اصل زر قرضہ سے تلف ہوا ہوا اسکے علاوہ ۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ تمام تعداد قرضہ سے زیادہ آمدنی ملک سے خرچ کیا گیا اور اسمین جنگ ابی سینیا کا بار بہی داخل ہے جو نیوبار کی استبول وغیرہ مین زیر زمین دفن حکمت علی سے ہوئی تھی -

ہوجاتے ہین۔ عمدہ جواب ان اعتراضات کا جسکا حوالہ دیا گیا ہے یہہ ہے کہ دیہاتیون کا مقروض ہوجانا ہی باعث حکومت کے قرضدار ہونے کا جس زمانے مین اسمعیل پاشا تخت سے اوتارے گئے اور جلاوطن ہوئے اوسوقت تعداد قرضہ کی بیس لاکھ پونڈ تھی اور آج کی تاریخ تک جسروز مین یہہ لکھ رہا ہون بارہ لاکھ اور زیادہ ہوگیا ہے۔ یہہ قرضہ بعد اسمعیل پاشا کے اوسکے بیٹے نے کیا اور بڑہایا اسپر بھی مسٹر والس اسمعیل پاشا ہے کو ذمہ دار ان خرابیون اور بدقسمتیونکا قرار دیتے ہین۔ ظلم و تعدی کے نسبت زمانہ اسمعیل پاشا ہین مسٹر براڈلی لکھتے ہین کہ کرباشش یعنے دُرّی سے مارکے جانے کا رواج اسکے پیشتر سے تھا اور اوسکے جانے کے بعد بھی رہا۔ لیکن ریاض کے دورِ زمانہ حکومت مین اسمعیل پاشا کے عہد سے زیادہ سزا اور جلا دوطنی اور قید کی سزائین ہوئین۔ اگر کسانون کے باتون کے تلوے باپ کے نسبت ظلم ثابت کرتے مین نوئیل ایفض کے کنارے جو بیٹون کے سرپر سختی اور مصیبت گزری اوسکو شاید مین اسمعیل نے اوز فرمان روایون کیطرح کامیابی حاصل کرنے مین غفلت کی اور جب اوسے اپنی غلطی معلوم ہوئی تو یہہ قصد کیا کہ مصریون کو ایک اور عمدہ موقع دوبارہ کوشش اور تجربہ کا دون لیکن انگریزون نے انکار کیا اور اوس کارروائی سے بازرکہا اور جلاوطن کردیا گیا۔ بعد اسکے جانے کے مصر مین اور تاریکی ہوگئی اور ایک مرتبہ اس قومی حکمران کا ہر شخص کو افسوس ہوا۔ چند روز پیشتر جنرل گارڈن کے روانگی کے کہ خارطوم مین پہونچکر مصری فوج محصور اور مصیبت زدہ کو چھڑائی اور سوڈان مین امن قایم کرے ایک شخص جو لیاقت علمی اور ملکی معاملات مین مشہور اور معروف تہے نواح شاد ہمٹن مین گئے اسی مقام پر گارڈن بہی اپنے ہین کے یہان چند روز ٹھہرے ہوئے تہے چنانچہ شخص اول الذکر نے اس نامور اور بہادر سے ملاقات کی اور گفتگو شروع ہوئی اس مقام پر [illegible] بہی موجود تہے جنرل گارڈن نے اس وقت اپنی راے نسبت اسمعیل پاشا کے حسب ذیل ظاہر کی نہ اس سے زیادہ کوئی امر نہ تہا جو مہدی کے رفعت کا باعث ہوا اور وہ کامیاب ہوتا جائے کہ حکومت مصر ضعیف ہوئی اور اسمعیل کے تخت اوتار دینے کے بعد قاہرہ مین ہر قسم کی بدانتظامی اپنا جلوہ دکھلانے لگی۔ عربون کے لئے اس سے زیادہ کوئی امر نہین کہ ان پر کوئی سخت حکمران ہو۔ نیو بار اس حکومت کو پاسکتا ہے اسلئے کہ جو سازشین ہر ایک شخص نے درامین سے اب تک بمقابل توفیق کے کین اوسے وہ روک سکتا ہے اور اسکی قابلیت اسمین ہے۔ مجھے قبل سے توفیق کے ضعف کا علم تہا اور اس امر کو مین قطعی طور سے جانتا تہا کہ وہ ناکامیاب ہوگا چنانچہ اسیوجہ سے چار برس قبل سے مین نے سوڈان کی حکومت چھوڑی تہی۔ جسوقت مین نے سنا کہ مرا دوست اسمعیل تخت مصر سے اوتار دیا گیا اسوقت مین نے یہہ قصد کیا تہا کہ سوڈان پر اسکے نام سے قبضہ کرلینا چاہیے تاکہ دوسرا کوئی یہان نہ آے۔ مین کب ایسے وفادار دوست کو فراموش کرسکتا ہون جسنے انسداد بردہ فروشی اور بردہ فروشون سے جنگ مین ہمیشہ میری کمک کی اور جسکے لئے مین ہمیشہ خداوند عالم سے دست بدعا تہا۔ چونکہ مین نے خونریزی عظیم کی ذمہ داری اپنے ذمہ لینا پسند نہ کی لہذا وہان سے دستکش ہوا نیو بار کے حالات بہی ایسے کہنہ ہوگئے جب اسمعیل پاشا کا زمانہ پیدا نا ہوگیا۔ بہرکیف نیو بار مصر پر اسیطرح حکومت کرنا جیسے ارمینیا مین ایجنٹ یعنے قایمقام بادشاہ کرتا ہے۔ اور اس حکومت کی حصول پر وہ انگریزون کا ضرور

خیر خواہ اور وفادار رہتا - لیکن یہہ امر کسیطرح لایق لفافہ نہ تہا - اگر مصر کے لئے کوئی قومی اور مستقل اور عمدہ حکمران یا قایمقام حکمران تہا جو ملکی حکومت کو عمدہ طور سے قایم رکہتا تو وہ اسمعیل پاشا تہا - یورپ مین اس سے زیادہ کسی کے ساتھہ برا سلوک نہین کہا گیا - اور باوجود ان سب خطا اور عیوب کے بہی اسمعیل سی بہتر اس وقت تک کوئی حکمران مصر مین نہین ہوا - اور یہہ سب مصیبتین اور آفتین ایسے وجہ سے اس ملک پر آئین کہ وہ تخت سے اتار دیا گیا اور دست حکومت اسکا اٹھہ گیا - یہہ گفتگو جسکا اوپر ذکر ہوا ۱۴ جنوری کی ہے یعنے پانچ روز قبل روانگی جنرل گارڈن کے خارطوم کو گیا جنرل گارڈن کی اس قدر سخت سفارش پر لحاظ کرکے مضبوطی کے ساتھہ اس امر کا خیال نہین ہوسکتا کہ باعتبار اپنے مدت دراز کے تجربہ اور رعب اور داب ذاتی کے اسمعیل پاشا اس قابلیت کا شخص ہے کہ مصر مین ہر قسم کی بہبودی کرے اور سوڈان مین بند و بست امن کا کردے جسکی فتح کے لئے افواج انگریزی بیفائدہ کوشش کر رہی ہے اور بے انتہا جان اور روپیہ کا تلوار کے ذریعہ سے صرف ہو رہا ہے انگلستان کا ہمیشہ دوست رہ کر اسمعیل برسون تک تخت مصر پر حکومت کرتا رہا - اگر جنرل گارڈن کی خواہش پوری کیجائین تو انگریزی انتفاع کا بہت بڑا لحاظ رکہنے والا سوا اسمعیل پاشا کے دوسرا نہ تہا اور نہ ایسا کوئی حاکم اور فرمان روا ہوتا جو ایک قوی اور ذی اختیار حکومت قایم کرسکتا - جیسا کہ گارڈن نے کیا تہا کہ بعد دوبارہ تقرری اسمعیل پاشا کے یہہ امور نہ حاصل ہونگے یقین کامل ہی کہ اگر اسمعیل پاشا اب بہی اس عہدہ کے لئے نامزد کے جائین گو اب عمر انکی ۵۴ سال کی ہے تاہم سلطان روم کو وہ برائے نام فرمان روا اس ملک کا بہی پسند کرین گے اور تمام مصر کے لوگ بہی اس سے رضامند اور خوش ہونگے - ایک اور عمدہ ثبوت اس قدر و منزلت کا گارڈن اسمعیل پاشا سابق خدیو مصر کے ساتھہ کرتے تہے آخر ماہ اپریل مین دستیاب ہوا - یعنی چھہ ہفتہ

تصویر اسمعیل پاشا (نقل مطبعہ مصور الیسٹ و فری -

قبل اپنے وفات کے جنرل گارڈن نے ایک خریطہ نہایت ہی تیاری کا مع ایک خط کے جو دستخطی اور مہری
گارڈن بزبان عربی تھا بنام سابق خدیو مصر اسمعیل نیپال مین روانہ کرنے کے ایک سوڈانی ایلچی کے ہاتھ قاہرہ
اعظم اطالیہ کے پاس بھیجا تھا چنانچہ در داتگیر ترجمہ اس خط کا ذیل مین ہے —

ترجمہ خط گارڈن پاشا

بحضور پرنور جناب اسمعیل پاشا سابق خدیو مصر سلمہ اللہ تعالے — جو عنایات کہ آپ نے اپنے عہد حکومت
میرے حال پر مبذول فرمائین اور جنکے ذریعہ سے مری اسقدر عزت افزائی ہوئی مین نہایت ہی ممنون اور مشکور
ہون — مین گورنر جنرل سوڈان مقرر ہوکر فوراً روانہ ہوا اور بخیر و عافیت خارطوم مین پہونچا — دو مہینہ کے بعد
ہر طرف سے آمد و رفت بالکل مسدود ہوگئی اور شہر محصور ہوگیا یہہ میرے مقدر مین تھا کہ زمانہ محاصرہ مین طرح طرح کی
تکلیفات اور مصیبتین جو ملکی اور فوجی لوگون پر اور اہالیان شہر پر پہونچین دیکھون ان لوگون نے بلا شبہ ان کی
برداشت کرنے مین اور دقتون کے اٹھانے مین بہت بڑی جرأت اور بہادری ظاہر کی اور انکی اس خیر خواہی اور
وفاداری کے جلدو مین مین نے تمغے بنوائے کہ انکو تقسیم کرون — قبل اسکے ایک تمغہ اوسمین کا مین نے بذریعہ
دو خانی جہاز کے حضور مین ارسال کیا مگر بخیال اسکے کہ وہ مبادا آپ کے خدمت نہ پہونچا ہو ایک دوسرا تمغہ پیش
کرتا ہون امید کہ آپ اسے میرے خدمات کا یادگار اور اپنے وفادار اور تابعدار کا ہدیہ محقر تصور فرماکر قبول فرمائین

مین مقام خارطوم
۲۲ دسمبر ۱۸۸۴ء

آپ کا فرمان بردار خادم
سی جی گارڈن

تمام شد

اطلاع